1868

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

بفضل خالق دوجہان یہ دیوان خوش عنوان در ثنائے رسول انس وجان
مصنفہ جناب شیخ اسمعیل عرف شیخ لعل صاحب حافظ احمد نگری مقبول جہان اعنی

حافظ الایمان

در نعت

رسول آخر الزمان

مع

مدحیات نعتیہ

باضافہ

جواہر البیان

مصنفہ جناب حاجی سید تجمل حسین صاحب تجمل چشتی نظامی مخبری جلالپوری
باہتمام منیجر جناب سلیمان احمد صاحب ملا سورتی مطبع کریمی بمبئی

در مطبع کریمی واقع بمبئی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترانہ سنجی عندلیب زبان معجز نمائی فصیح البیان کی حمد خداوند بہار آفرین ہی اور نغمہ سرائی صر بر مقطوع اللسان خستہ جان کی نعت نبیؐ صاحب لولاک سید المرسلین ہے جسکے طفیل سے شاخ بوسیدہ خامہ کو توفیق برگ و بار حمد و نعت عطا ہوئی تب اوسنے صفحہ اوراق ہستی کو گوناگون و رنگا رنگ گل حمد و نعت سے رشک خلد برین بنایا جسکا ایک بوٹہ بفحوای لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم انسان ضعیف البنیان ہی سبحان اللہ و الحمد للہ کیا صانع ہی کہ ایک قطرۂ آب صلب حضرت آدم علیہ السلام سے رحم حضرت حوا علیہا السلام مین کیا کیا صورتین غیرتِ ماہ و خور رشک لعل و دُر غارت گر راحت و صبر خورشید خد ماہ پیکر اشرف المخلوقات پیدا کین کہ جنکی دید نظارۂ دارین و ما فیہا بھلا تا ہی صانع ہی صانع کی یاد دلا تا ہی. اما بعد شیخ لعل عرف شیخ اسمعیل المتخلص بحافظ ابن حاجی غلام حسین صاحب مرحوم نور اللہ مرقدہ و طاب ثراہ ساکن بلدۂ احمد نگر پیشتر اس دیوان کے ایک مجموعہ مولفۂ خود الموسوم بہ نجم الضیا خدمتمین جناب قاضی ابراہیم صاحب کی پیش کیا تھا قاضی صاحب اوسکو ملاحظہ فرما کر بہت خوش ہوئے اور بندہ نے حق تالیف و تصنیف لیکر بنام قاضی صاحب موصوف ہبہ بالعوض اپنے تمام حقوق کا لکھدیا تھا تب جناب قاضی صاحب ممدوح نے سنہ ۱۲۸۹ ہجری مین حلیہ طبع کا پہنایا اب بموجب خیالات قدیمانہ کے یہ دیوان الموسوم **بحافظ الایمان** در نعت رسول آخر الزمان بعنایات خلاق زمین و آسمان تالیف و تصنیف کر کے خدمتمین جناب معلی القاب گل گلزار قدر دانی و فیض رسانی سرو باغ جوئے کامرانی روشن قیاس جوہر شناس حاجی الحرمین الشریفین حضرت قاضی ابراہیم صاحب کے لیکر حاضر ہوا اوسکو بھی دیکھکر نہایت محظوظ ہوئے کیون نہ ہو یہ تو گویا آپ مین خلقی بات تھی حمد و نعت کا اشتیاق اونکی سرشت مین روز ازل سے رکھدیا گیا تھا بہت پسند کیا اور مجھسے ہبہ بالعوض کی درخواست کی چنانچہ بندہ نے بھی اپنا حق تالیف و تصنیف لیکر قاضی صاحب کے نام ہبہ نامہ بالعوض اپنے تمام حقوق کا ہمیشہ

کیواسطے لکھدیا اب بعد انتقال فرماجانے دُر دریائی جود وسخا و معدن لطف وعطا کی برادران الحاج قاضی ابراہیم صاحب مرحوم نے مجھسے فرمایا کہ اخویصاحب مرحوم تو انتقال فرما چکے اور اونکی نام جن جن کتابون مؤلفہ تمھاری کا ہبہ نامہ ہی وہ ہمارے نام بدل کر دیجیئے چونکہ مین نے ان دونون صاحبونکو بھی موافق عادات جناب قاضی صاحب مرحوم قدر دان فیض رسان اور اپنا کمال مہربان بے پایان پایا خصوصیات یہہ کتاب حافظ الایمان اور علاوہ اسکے جسقدر کتابین تصنیف اور تالیف وغیرہ سے تحریر کی ہین سب کتابون کے حق تالیف و تصنیف لیکر حسب تفصیل ذیل برادران الحاج قاضی صاحب و مالکان مطبع فتح الکریم اعنی قاضی فتح محمد و قاضی عبدالکریم صاحبان کو ہبہ بالعوض کر دیئے۔ مثل مجموعہ نجم الضیا حافظ الاسلام گلشن حافظ حافظ الخطب ریاض حافظ مخزن حافظ حافظ الخیال خورشید شہا چھیل بٹا و مہنارانی مجموعہ مناقب مجموعہ روایات نقشجات عظمت اللہ شاہی لعل بے بہا الموسوم باسرار سلیمانی۔ اور ہبہ نامہ بالعوض لکھدیا اور تمام حقوق کی اختیارات ہمیشہ کے واسطے مثل خود دیدئے جسقدر چاہین چھاپین اور جسطور چاہین اپنی حقوق کی حفاظت کرین مجھکو دعوی نہین اور نہ میرے ورثا، وکیل کو فقط

اللھم صلِ وسلّم وبارِک علیہ

مسدس مؤلف

مین تیرا بندہ ہون یارب تو میرا رحمان ہی
سب کو تو پیدا کیا تیری عجائب شان ہی

اور محمدؐ کو کیا پیدا عجب ذیشان ہے
اونکی نعت پاک کا تالیف یہ دیوان ہی

جو پڑہے گا اسکو اسپر رحمت سبحان ہے
دوستو دیوان میرا حافظ الایمان ہے

مدح خوانی سرور دین کی جسے منظور ہے
دو جہان مین دوستو بیشک وہی مسرور ہے

جو محمدؐ مصطفٰے سے ہو گیا مغرور ہے
بالیقین وہ دونون عالم مین بنده مجبور ہی

جو پڑھے گا اسکو اوسپر رحمتِ سبحان ہی
دوستو دیوان میرا حافظ الایمان ہی

دوستو کیا افضل و اکمل نبیؐ کی شان ہے
وصف مین جسکے سراسر سب لکھا قرآن ہی

پھر جو کوئی چاہے لکھنے کو بڑا نادان ہے
کسکو مداحی کا اونکے یہان کہو امکان ہی

جو پڑھے گا اسکو اوسپر رحمت سبحان ہی — دوستو دیوان میرا حافظ الایمان ہی

تم شفیع المذنبین ہو ای شہ ہر دوسرا — آپ سا پیدا ہوا کوئی نہ ہوگا دوسرا
آپ کے باعث خدا نے دوجہان پیدا کیا — یا رسول اللہ لکھو مین آپ کی کیا کیا ثنا

جو پڑھے گا اسکو اوسپر رحمت سبحان ہی — دوستو دیوان میرا حافظ الایمان ہی

تم شہ ہر دوسرا ہو تم شفیع امتان — تم شریف انبیا ہو تم رسول انس وجان
تم امام المتقین ہو تم شہنشاہ زمان — تم شب معراج دم مین جا کی پھر آئے یہان

جو پڑھے گا اسکو اوسپر رحمت سبحان ہی — دوستو دیوان میرا حافظ الایمان ہی

اے زہی قسمت ہزارون شکر ہے اللہ کا — امتی مجھ کو بنایا ہے رسول اللہ کا
دوستو حافظ ہون خادم دوجہانکی شاہ کا — یہہ کیا تالیف توشہ عاقبت کی راہ کا

جو پڑھے گا اسکو اوسپر رحمت سبحان ہی — دوستو دیوان میرا حافظ الایمان ہی

اشتہار واجب الاظہار منجانب مالک مطبع فتح الکریم و مطبع کریمی بمبی

خدمتمین ناظرین کتب مذکور و تاجران ذیشعور و اہل مطابع نزدیک و دور عرض ہی کہ مین نے تمام کتب مذکورۃ الصدر مولفہ و مصنفہ شیخ اسمٰعیل المتخلص بحافظ کا حق تالیف و تصنیف دیگر ہبہ نامہ بالعوض لکھوالیا ہی اور بموجب قانون سنہ ۱۸۴۷ء و دوم ایکٹ نمبر بست و پنجم ۱۸۶۷ء کے داخل ہی رجسٹری گورنمنٹ ہو چکی ہین۔ اُمید کہ کوئی صاحب بامید نفع قلیل نقصان کثیر کی زحمت نہ اُٹھائین وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ کیا مبارک نام ہے سبحان کا — پیدا کنندہ ہے وہی جن و ملک انسان کا
خالق اوسی کا نام ہی رازق اوسیکا نام ہی — حافظ اوسی کا نام ہی ہے کون اوسکی شان کا
حاضر ہی اور ناظر ہی وہ ناصر ہی اور قادر ہی وہ — اول ہی وہ آخر ہے وہ سلطان ہی اس شان کا
جبار ہے قہار ہے ستار ہے غفار ہے — دادار ہے دادار ہی اور ہے بڑی امکان کا
ہے قاضی الحاجات وہ ہی رافع الدرجات وہ — ہی سامع الدعوات وہ کیا وصف ہو رحمان کا

عادل ہی وہ حاکم ہی وہ ایساکہ بچون وچرا
انسان سے کیونکرا داشکراوسکی ہو احسان کا
جانے وہی وہ کون ہی سنتے ہین اُسکا نام ہم
پہچانے یا جانے اوسی مقدور کیا انسان کا
اوسنے نہین کسکو جنا اور نا اوسی کس نے جنا
وہ لاشریک و وحدہٗ ہی شاہ ہر سلطان کا
نور اپنے سے پیدا کیا نور نبیؐ معبود نے
پردہ مین رکھا مدتون کیا لطف تھا سبحان کا
اوس نور سے ارض و سما لوح و قلم پیدا کیا
جنؔ و بشر حور و ملک حیوان ہر عنوان کا
لولاک اونکی شانمین فرمایا حق نے بالیقین ہو
ہے کون اونکی آن کا ہی کون اونکی شان کا
پیدا نبیؐ اللہ نے لاکھون کئے بیشبہ و شک
پیدا ہوا نا ہوویگا پھر ایسے عزؔ و شان کا
دنیا مین آکر بالیقین ہمکو بتائی راہِ دین
ورنہ بھلا کیا جانتے ہم حال اس قرآن کا
چارون خلیفہ آپکے من بعد دین روشن کئے
ہمکو بتائے راستہ اسلام کا ایمان کا
وہ سب ہین لائق نار کی دوزخمین ہی انکی جگہہ
پڑہتے ہین جو کلمہ سدا ابلیس اور شیطان کا
یارب تیرے بندے جو ہین ادنیٰ و اعلیٰ سب کو تو
دے اتنی دولت کہ کوئی محتاج ناہو نان کا
یارب یہی تجھسے دعا حافظ کی ہی صبح و مسا
باغ جنان مجھکو ملے صدقہ نبیؐ ذیشان کا

قصیدہ بندہ

کیون نہو کونین بھلا آپ کا
ہوگیا حق جلّ وعلیٰ آپ کا
کیون نہوا ے فخر جہان واہ واہ
اچھون سے اچھا ہی بُرا آپ کا
خلوتِ عالی کی کہون شان کیا
حجرہ ہے ایک عرش عُلیٰ آپ کا
سر سے لے تا ناخن پا یا رسولؐ
نقشہ ہے واللہ نیا آپ کا
حق نے کہا فخر رسُل یا رسُول
رتبہ ہے کیا صلّ علیٰ آپ کا
آئینہ دیکھے نہ کبھی یا نبیؐ
جو کفِ پا دیکھے ذرا آپ کا
کہتے تھے داؤد علیہ السّلام
ادنیٰ ہون ایک نغمہ سرا آپ کا
حضرتِ موسیٰؑ نے کہی کرکے غور
نور تھا اللہ کا یا آپ کا
کہتے تھے سب صلِّ علیٰ انبیا
نام ہے کیا نام خدا آپ کا
رکھتا ہے امید یہی ماہِ نو
چومے کبھی ناخن پا آپ کا

بندہ ہے اے خواجۂ ہر دوسرا
لطف رہے اسپہ سدا آپ کا

قصیدۂ عبد

قابَ قوسین ہے مکان اونکا
کسکو معلوم ہے نشان اونکا

حق تعالیٰ کے ہین یقین مہمان
سب زمین بھی ہے آسمان اونکا

کسکو معلوم جو ثنا لکھے
ہے خدا خوب رتبہ دان اونکا

اون کی خاطر خدائی ہے ظاہر
ہے خدا اور لا مکان اونکا

ہون ازل سے ہین مدح خوانونمین
ذکر کیون ہو نہ بر زبان اونکا

رحمتِ حق یقین ہین سر تا پا
دیکھو قرآن ہین ہے بیان اونکا

ہوتی ہے رحمت خدا نازل
ذکر ہووے جہان جہان اونکا

شکر ہے شکر ہے خدا تیرا
شوق مجھکو دیا بجان اونکا

عبد کر اونکا مجھکو روزِ ازل
کر دیا حق نے مدح خوان اونکا

قصیدۂ مؤلف

آجائے جسے عشق ہو میلاد نبیؐ کا
ہوتا ہے یہان ذکر رسولِ عربی کا

تعظیم سے بیٹھو پڑھو صلوات نبیؐ پر
یہان کام نہین صاحبو بے ادبی کا

یہہ فخر البشر ختم رسل ماہ ہدا ہین
ثانی ہے کہان کوئی بھی والا حسبی کا

مین دل سے غلامان غلام شہِ دین ہون
مذہب ہے میرا یارو امامِ حنفی کا

ہے عشق مجھے رومے رسولِ عربی سے
عاشق نہین شیدا نہین ہین حور و پری کا

کافی ہے میرے واسطے احمدؐ کا وسیلہ
مدّاح ہونمین دل سے اوسی خوش لقبی کا

جز سیّد کونین کے فرماؤ عزیزو
تھا کون خبردار ہر اک سرّ خفی کا

ہان یون تو نبیؐ خوب ہزارون ہوئی لیکن
کب کوئی تھا اس طرح سے شیرین سخنی کا

حافظ ہے دل و جان سے ثناخوان محمدؐ
اور دل سے فدا ہوئے رسولِ عربی کا

قصیدۂ مؤلف

مجھسے ہو کب وصف ادا آپ کا
جب کہ ثناخوان ہو خدا آپ کا

آپ ہو محبوب خدا یا نبیؐ
عشق خدا کو ہے بسا آپ کا

جتنے کہ گذرے ہین نبیؑ وہ سبھی
رکھتے تھے بس شوق لقا آپ کا

آپکے ہم سب ہین طفیلی شہا
ہم پہ ہوا لطف لبسا آپ کا

پاک بتون سے کیئے کعبے کو آپ
آنا مبارک یہ ہوا آپ کا

آپ کے آتے ہی گیا کفر بھاگ
دین منور ہے ہوا آپ کا

حق نے کہا شان ہین لولاک ہے
کیون نہو پھر رتبہ عُلیٰ آپ کا

آپ ہو سردار رسل یا نبیؐ
فیض ہے بر شاہ و گدا آپ کا

اب یہہ ہے معروض میری آپ سے
لطف رہے مجھہ پہ سدا آپ کا

آتش دوزخ سے بچانا مجھے
مین ہون ثنا خوان بخدا آپ کا

اتنی ہو توفیق عطا یا نبیؐ
یہہ جو قصیدہ ہے نیا آپ کا

روبرو خالق کے پڑھون ہو کے خوش
وصف یہ جو کچھ ہے لکھا آپ کا

حافظ کمتر پہ رسول امم
لطف رہے بہر خدا آپ کا

قصیدۂ وفا

قیامت کا جب گرم بازار ہوگا
محمد شفاعت کا مختار ہوگا

وہی پار ہوگا جو دیندار ہوگا
جو بیدین ہے وہ پُل سے کیا پار ہوگا

گل روے احمدؐ کے شیدا کا بلبل
نہ خار الم سے دل افگار ہوگا

ثنا خوان احمد ہے آزاد غم سے
مصیبت مین کب وہ گرفتار ہوگا

شفیع قیامت کے بن روز محشر
نہ حامی نہ کوئی مددگار ہوگا

بچا وینگے دوزخ سے جب عاصیونکو
کرم اوس گھڑی شہ کا اظہار ہوگا

وِلاے نبیؐ روشنی لحد ہے
سیہ خانہ اس سے پُر انوار ہوگا

میری چشم واہین اسی آرزو مین
شہ دین کا کس روز دیدار ہوگا

حبیب خدا سے جسے ہے محبت
وہ دوزخ مین داخل نہ زنہار ہوگا

کہا ہے نبیؐ نے شفاعت ہی واجب
میری قبر کا جو کہ زوار ہوگا

جو شیدائے چشمان خیر البشر ہے
وہ دیکھے گا نرگس تو بیمار ہوگا

ہمیشہ محمد کی مدح و ثنا کر
تو فا مورد لطفِ غفار ہوگا

قصیدہ سُنّی

بڑا مشتاق ہے مدت سے دل میرا محمدؐ کا
بتادے جلد تر یارب مجھے روضہ محمدؐ کا

نحوست اُٹھ گئی دنیا سی یک لخت ای مسلمانو
دو عالم مین ہوا جسوقت سے شہرا محمدؐ کا

ادا یہ شکر ہو کیونکر پڑے تھی ہم ضلالت مین
ہدایت ہمکو دی حق نے یہ ہی صدقا محمدؐ کا

چراغ نورِ ایمان سی ہوا ہی دین کا گھر روشن
یہ نورِ ہدایت دلپہ جب چمکا محمدؐ کا

ہمین کیا خوف ہی بارہ و کہو روزِ قیامت سی
چھوڑانے کا گنہگارون کو ہی وعدا محمدؐ کا

نہین ہے فکر ہمکو گرمی خورشید محشر کی
ہمارے سر پہ ہے ای مومنو سایا محمدؐ کا

مُہِم بخشش اُمت نہ کیونکر فتح ہو جائے
کہ شمشیر شفاعت پر تو ہے قبضا محمدؐ کا

تجلی دین اعظم کی ہوئی مشرق سی مغرب تک
جو نورِ حق سے کثرت مین ہوا جلوا محمدؐ کا

ازل سے دل میرا آشفتہ نورِ مجسم سے ہے
کہ خوش آتا ہے جنت سی مجھے صحرا محمدؐ کا

خیالِ زلف عنبر بوئے احمد دل سی کب جاوے
ہوا ہے روز اوّل سے مجھے سودا محمدؐ کا

خدا کا نور اقدس لاشریک وحدہٗ برحق
جمالِ ذاتِ اطہر بھی تو ہے یکتا محمدؐ کا

خدا نے نورِ احمد کو کیا خالقت بین لاثانی
نہین تھا اور نہ ہو ویگا کوئی ہمتا محمدؐ کا

کہان ہم اور کہان یہ دین نزولِ رحمِ حق کب تھا
یہہ جانو موجبِ رحمت ہوا آنا محمدؐ کا

چھوڑائی راہ بد ہم سے عطا کی نعمتِ ایمان
بیانِ فضل و احسان مین کرون کیا کیا محمدؐ کا

ہین سب خواہندہ افعالِ ذاتِ احمد ای سُنّی
یقین جانو کہ سب پر دست ہی بالا محمدؐ کا

قصیدہ بندہ

آپ کے در پہ آئے ہین یا مصطفےٰ
عاجزی نذر لائے ہین یا مصطفےٰ

گرچہ بندہ کہانے کے لائق نہین
پھر بھی کچھ تو کہائے ہین یا مصطفےٰ

المدد ناتوان ہو کے ہم دوش پر
بار عصیان اوٹھائے ہین یا مصطفےٰ

وہ دوا یہان پاوی تو جاوی کہان
جو کہ دردی کہائے ہین یا مصطفےٰ

وہ گنے گر نہ ہم کو تو کس کے گنے	جو فلک کے گنائے ہین یا مصطفےٰ
دیکھی رحمت زیادہ ہی یا معصیت	شرّ با دل لگائے ہین یا مصطفےٰ
دیکھئے کس بھروسے پہ یہ ناتوان	جو تمھارے گنائے ہین یا مصطفےٰ
بندہ کی لو خبر خواجۂ دوسرا	در پہ حضرت کے آئے ہین یا مصطفےٰ

قصیدۂ شاہ

یا رسولِ عربی چہرہ دکھانا اپنا	شمع دل کو میرے پروانہ بنانا اپنا
تن کہین دل کہین اور جان پریشان کہین	عشق حضرت مین یہ ہے اب تو فسانا اپنا
شوق دیدار کا حضرت کے ہمین لایا ہے	ورنہ ہستی مین نہ ہوتا کبھی آنا اپنا
باغ فردوس کی ہرگز نہ کرینگے خواہش	ہو مدینے کے قرین اب کے جو جانا اپنا
مغفرت فضل خدا سے اوسے حاصل ہوگی	جس نے احوال دلِ زار کا جانا اپنا
ہمکو دارین سے کچھ کام نہین ہے بخدا	کام ہے دل کو پیمبر سے لگانا اپنا
کچھ نہ الماس و زمردسی ہی مقصود ہمین	سلسلہ دُر کا یہہ ہے اشک بہانا اپنا
نام حق نام نبیؐ ایک ہین پر رُکن ہین دُو	دمبدم دم سے اودہر ہی یہہ ذکانا اپنا
اپنی الفت کا مزہ اسکو چکھا کر حضرت	دل ہے بیگانہ کرو اس کو یگانا اپنا
ایک مدت سے تمنا ہے کلام حق کی	احمدا ہمکو کلام آج سنانا اپنا
باغ جنت کی طلب ہی نہ ہمین کوثر کی	ایک جام آبِ محبت کا پلانا اپنا
دامِ الفت سے پیمبر کے رہا ہو نہ کبھی	دل نادان جو کہین ہووے سیانا اپنا
ملک مشرق سے غرض ہی نہ ہمین مغرب سے	ہمکو بتلاؤ نبیؐ آپ ٹھکانا اپنا
لوح دل سے میرے ای سرورِ عالی نسبی	غیر کا نام مٹا نام کھدانا اپنا
تشنگی موت کی ہوتی ہی بہت شدت سے	اُس گھڑی آب دہن آپ چکھانا اپنا
شہ گدا آپ کا ہی آپ ہین شاہ عالم	احمدا جلد عنایت ہو خزانا اپنا

قصیدۂ مضطرب

ہوئے دین و دنیا کے مختار پیدا	جمیع انبیاؤن کے سردار پیدا

مریضان عصیان شفا پا گئے ہین | ہوئے ہین شفیع گنہگار پیدا
ہو تھا کفر کا مٹ گیا سب اندھیرا | ہوئے فخر عالم جو یکبار پیدا
ملائک بھی کہتے تھے صلِّ علیٰ یہہ | ہوا چہرہ کتنا پُر انوار پیدا
تمامی صنم سر سے اوندھے گرے ہین | ہوا کعبۃ اللہ کا سالار پیدا
ہے مژدہ یہہ ہو مومنونکو مبارک | ہوئے اپنے حضرت نمودار پیدا
ہے گفتار سودائے احمد مین ہر ایک | ہوا دین احمد کا بازار پیدا
نہ عصیان کا اندیشہ ای مضطرب کر | ہوئے اب یہہ شافی بیمار پیدا

قصیدۂ مؤلف

تم ہو محبوب خدا یا مصطفیٰ | ہو رسول کبریا یا مصطفیٰ
آپ کا حاصل ہوا ہے جسکو عشق | خوش رہا جب تک جیا یا مصطفیٰ
آپ سے جو ہو گیا منکر بشر | وہ ندامت سے مُوا یا مصطفیٰ
آپ کو حق نے کیا شاہ رُسل | آپ ہو خیر الورا یا مصطفیٰ
جو محبت مین تمہاری مر گیا | وہ شہید اکبر ہوا یا مصطفیٰ
آپ کی لولاک آیا شان مین | آپ ہو بحر سخا یا مصطفیٰ
اشرف المخلوق تم ہو یا رسول | مظہر ذات خدا یا مصطفیٰ
آپ کے دشمن کے حق مین یا حبیب | ہے ندا تبت یدا یا مصطفیٰ
آپ کی کس سے ثنا ہووے رقم | ہے ثنا خوان خود خدا یا مصطفیٰ
عکس دندان سے مکان روشن ہوا | تم نے جسدم ہنس دیا یا مصطفیٰ
دو جہان مین حافظ مسکین کو | آپ کا ہے آسرا یا مصطفیٰ

قصیدۂ بندہ

تو مدینے کی جانب کو جانا ہما | کچھ خبر وہان کی پاوے تو لانا ہما
تیرے سایے کے صدقے خدا کے لئے | زیر پائے محمد بٹھانا ہما
اون کے دربان کے سگ کو اگر ہوسکے | استخوان میرے لیجا کھلانا ہما

کوئی پوچھے نہ پوچھے خدا کے لئے	کو بہ کو سب کو پھر کر سنانا ہما
گرچہ خاکِ کفِ پائے احمد ملے	میری آنکھون سے لا کر لگانا ہما
کوئی طیبہ کا باشندہ روٹھا ہو گر	میری خاطر سے اس کو منانا ہما
سنگِ راہِ مدینہ اگر لا سکے	میری مرقد پہ لا کر جمانا ہما
روح بیکس کو پہونچا کے بہرِ خدا	وہان کی بادِ صبا سے ملانا ہما
تیرے پر مین سماوے تو بہرِ خدا	کچھ اودہر کی ہوا لیکے آنا ہما
تختِ بادِ صبا ہے میسر تجھے	مجھ گدا کا بھلا کیا ٹھکانا ہما
بسکہ بے پر ہے یہ بندۂ کمترین	اوسکو خواجہ کے در پر اوڑانا ہما

قصیدۂ مولف

عرض میری بھی یہہ جا سنانا ہما	جب کہ طیبہ مین تیرا ہو جانا ہما
ایک مرتا ہے عاشق پڑا ہند مین	رو رو کہیو یہہ میرا فسانا ہما
کس طرح آوے زر ہے نہ پر ہی اوسے	کہئے سامان سفر کا بنانا ہما
جلد جا جلد جا جلد جا عرض کر	مجھسے مت کر خدارا بہانا ہما
گر نہ بلوائے کر عرض ہمکو وہان	کب تک آنکھون سے آنسو بہانا ہما
توہی لے چل پرون پر بٹھا کر مجھے	ہجر مین جان کہان تک جلانا ہما
رہ جدا روضۂ پاک سے توہی کہہ	رنج دنیا کہان تک اوٹھانا ہما
خاک دہلیز اقدس کی لا کر ذرا	میری آنکھون کا سرمہ بنانا ہما
حافظِ کمترین کی طرف سے بجان	پڑھ کے تو یہہ قصیدہ سنانا ہما

قصیدہ مولف ڈھمنڈون کی تنبیہ مین

حدیث شریف	جزّوا الشوارب وارخوا اللحی خالفوا المجوس -
ترجمہ	مونچھین کتراؤ اور داڑھیان بڑھنے دو خلاف کرو تم آتش پرستونکا

ہو مدینے ترا جبکہ جانا ہما	ڈھمنڈون کی حقیقت سنانا ہما
عرض کرنا کہ ملکِ دکن مین بہت	ڈھمنڈے بنگئے ہو کے دانا ہما

بیس اور تیئس کی عمر کے نوجوان — چہرہ کو ہین بنائے زنانا ہما
یہ بھی کہنا کوئی تو لبون کو بڑھا — ہو رہا ہے خودی مین دیوانا ہما
کچھ کسیکا ادب ہے نہ خوفِ خدا — عکس پر ہو رہا کارخانا ہما
ہو سبیلِ ہدایت اونھین اب عطا — یہ دعا بھی زبان پر تو لانا ہما
ہر طرح اونکو سمجھا کے مین تھک گیا — ہووے تادیب اب غایبانا ہما
یہ قصیدہ ادب سے سُنا کر مِرا — داد حضرت سے مجکو دلانا ہما
عرضیون سے حصولِ فراغت ہو جب — ذکر بخشش مرا لب پہ لانا ہما
مختصر سا قصیدہ یہ تنبیہ مین — چھوڑا ہون یادگار زمانا ہما
ثانیاً عرض حافظ نبیؐ کو سُنا — مجکو فردوس اعلیٰ دلانا ہما

قصیدۂ تجلی

نورِ خدا ہی چہرہ نبیؐ کا — صلّ علیٰ ہی چہرہ نبیؐ کا
چشمِ غزالی ابرو ہلالی — کیسا بنا ہی چہرہ نبیؐ کا
موتی کی لڑیان ہین سلکِ دندان — کیا خوشنما ہی چہرہ نبیؐ کا
رکھتا ہی خوبی یوسفؑ سے افضل — حسن لقا ہی چہرہ نبیؐ کا
حور و ملایک ہون کیون نہ صدقے — راحت فزا ہی چہرہ نبیؐ کا
ہر دو جہان مین فضلِ خدا سے — جلوہ نما ہے چہرہ نبیؐ کا
خالق نے ایسا کس کا بنایا — جیسا بنا ہی چہرہ نبیؐ کا
صلّ علیٰ ہی ہر مُنھ سے بولو — جسکو دکھا ہی چہرہ نبیؐ کا
دستِ کرم شل یداللہ ؓ — شانِ خدا ہی چہرہ نبیؐ کا

خورشید اوترا روئے فلک سے — یہ خوش لقا ہے چہرہ نبیؐ کا
واللیل جیسی ہین زلف مشکین — ماہ ضیا ہے چہرہ نبیؐ کا
پلکونکی نوکین ہین کلکِ قدرت — لوح صفا ہے چہرہ نبیؐ کا
ایسا کسیکو یکتا نہ دیکھا — کیا برملا ہے چہرہ نبیؐ کا
نقاش قدرت ہاتھون سے اپنے — یکتا لکھا ہی چہرہ نبیؐ کا
جلوہ سے جسکے نادم قمر ہے — کشف الدجیٰ ہی چہرہ نبیؐ کا
ہین جسکے تابع سارے پیمبر — سچ حق نما ہی چہرہ نبیؐ کا
جو اونکو دیکھا دیکھا خدا کو — حق کی لقا ہی چہرہ نبیؐ کا
جیسی تجلی شمس و قمر کو — نور خدا ہے چہرہ نبیؐ کا

قصیدۂ سُنّی

آفتاب نور ہے چہرہ رسول اللہ کا — جلوہ کوہِ طور ہے چہرہ رسول اللہ کا
جبہۂ و رخ سے سدا عرقِ ترحم ہے پدید — رحم سے مخمور ہے چہرہ رسول اللہ کا
قوس ابرو تیر مژگان سے بہم چلہ کشان — کفر پر منصور ہے چہرہ رسول اللہ کا

چشم رحمت سے گنہگاران امت کی طرف
روز و شب ناظر رہی چہرہ رسول اللہ کا

فتح دی حق نے شفاعت پرستانِ نگہ کو
ناصر و منصور ہی چہرہ رسول اللہ کا

بینیِ روئے جمالِ دین و دنیا ہے یقین
بلکہ خالص نور ہے چہرہ رسول اللہ کا

عارضِ انور نے بخشی روشنائی مہر کو
نورِ چشمِ حور ہے چہرہ رسول اللہ کا

گوش عالی جوہرِ غیرت کی ہر دو کان ہین
گوہر اطہور ہے چہرہ رسول اللہ کا

ہی زبان و لب سی ہر دم گفتگوئے مغفرت
غافر و مغفور ہے چہرہ رسول اللہ کا

فردِ عصیانِ امم دھونیکو ہی عرقِ ذقن
رکھتا یہ مقدور ہی چہرہ رسول اللہ کا

چشم دل سی دیکھ از روی ترحم پاس ہے
تجھسے کب مہجور ہی چہرہ رسول اللہ کا

دونون عالم ذکر حسنِ پاک سی ہین تر زبان
ہر جگہ مذکور ہے چہرہ رسول اللہ کا

آفتابِ اوجِ رحمت جلوہ وحدت یقین
نور سے معمور ہے چہرہ رسول اللہ کا

جس نے دیکھا اوسنے نقد مغفرت پیدا کیا
فیض سے گنجور ہی چہرہ رسول اللہ کا

مردمک کو رحمت نورِ بصارت کیون نہو
چشم مین مسطور ہی چہرہ رسول اللہ کا

نور احمدؐ دید مین موجود ہی ہر شے مین دیکھ
گو بظاہر دور ہی چہرہ رسول اللہ کا

صاف تر رومال رحمت سی ہوئی لوثِ حدوث
پاک ہی مبرور ہے چہرہ رسول اللہ کا

راغب و ناظر ہے رب العالمین سوئے حبیب
کیا اوسے منظور ہی چہرہ رسول اللہ کا

نور وحدت سے مجلّی و منور بالیقین
حسن سے موفور ہے چہرہ رسول اللہ کا

کونسی جا ہی جہان شہرت نہین اوس حسن کی
ہر طرف مشہور ہے چہرہ رسول اللہ کا

آبِ رحمت سی ہوئی ہی شست و شوئے روی پاک
طاہر و اطہور ہے چہرہ رسول اللہ کا

صفحۂ دل پر میرے حسنِ ہدایت کیون نہ ہو
اوسپہ بس مسطور ہی چہرہ رسول اللہ کا

ماہ تابان جی سوائے سنّی فلک پر اب تلک
دیکھکر مسرور ہے چہرہ رسول اللہ کا

قصیدۂ عید

کہیے تو ہے کیا چہرہ نبیؐ کا
ہے نور حق کا چہرہ نبیؐ کا

قرآن مین حق خود کرتا صفت ہے
ہے ایسا خاصا چہرہ نبیؐ کا

گویا ہوا وہ حق سے مشرف | ہے جس نے دیکھا چہرہ نبیؐ کا
ساری خدائی سے واللہ باللہ | اچھا ہے اچھا چہرہ نبیؐ کا
کوئی خدا کو تھا جانتا کب | گرچہ نہ ہوتا چہرہ نبیؐ کا
اللہ ہردم خود دیکھتا ہے | چہرہ نبیؐ کا چہرہ نبیؐ کا
مہ بھی تھا پھیکا جس کے مقابل | روشن تھا ایسا چہرہ نبیؐ کا
اس عبد کے بس دل مین کھبا ہے | چہرہ نبیؐ کا چہرہ نبیؐ کا

قصیدۂ مولف

ہے اسم اعظم کلمہ نبیؐ کا | بے شک مکرم کلمہ نبیؐ کا
بھولو نہ یارو پڑھتے رہو تم | ہان دل سے ہردم کلمہ نبیؐ کا
زخم گنہ کا لاریب جانو | ہے یارو مرہم کلمہ نبیؐ کا
واللہ باللہ اے صاحبو ہے | خالق کا محرم کلمہ نبیؐ کا
ہرورد سے یہہ بہتر ہے بہتر | یعنے مقدم کلمہ نبیؐ کا
باب جنان کی مفتاح جانو | بے شک ہی محکم کلمہ نبیؐ کا
یارو نہ غافل رہیے کسیدم | پڑھیے دمادم کلمہ نبیؐ کا
کرتا ہے دل سے ہان دور اپنا | سب درد اور غم کلمہ نبیؐ کا
حافظ پڑھا کر دل سے ہمیشہ | ہو شاد و خرم کلمہ نبیؐ کا

قصیدۂ بندہ

تا در شاہ لولاک جانا صبا | اوس در پاک کی خاک لانا صبا
دیکھکر حال اور بیقراری میری | تو وہان جلد جا کر سنانا صبا
گر ہو تیرا گذر ای نسیم سحر | جلد بہر خدا وہان سی آنا صبا
میری جانب سی تو جا کی یہہ عرض کر | شاہ تم اس گدا کو بلانا صبا
سلسلہ اس گذارش کا بہر خدا | انکساری سے اوسجا ہلانا صبا
بعد آداب کے تو بڑے عجز سے | میری جانب سے سر کو جھکانا صبا

چادر اشکو نکے گلہائے بمثیل کی
تو مزار نبیؐ پر چڑھانا صبا

تو غبارِ درِ پاک خیر الورا
میری چشمو نمین لاکر لگانا صبا

اُس مزارِ مبارک کے زیر زمین
فرش چشمون کا میری بچھانا صبا

تو مزارِ نبیؐ مین طرف سے میری
عجز اور انکساری لیجانا صبا

گرچہ بندہ ہی اے خواجۂ دوسرا
دل کے مقصد کو اوسکے ملانا صبا

قصیدۂ عبد

تو مدینے کو اب یہان سے جا ای صبا
روضۂ پاک کی بولے آ اے صبا

جبکہ دیکھے تو اوس روضۂ پاک کو
رو رو یون کیجیو التجا اے صبا

ایک گنہگار ہے امتی آپ کا
اوسکو بخشو یہہ ہے مدّعا اے صبا

کہیو رو رو نچھوڑ واسے ہند مین
کرکے یون عرض مجھکو بلا اے صبا

تنگ آیا ہون اب ہند مین جان سے
جا بُلا جا بُلا جا بُلا اے صبا

مدح خوان آپ کا ہے خدا کی قسم
یون سُنا یون سُنا یون سُنا اے صبا

خواہشِ خلد ہرگز نہین یا نبیؐ
عرض کر یون مدینہ دلا اے صبا

روضۂ پاک پر میرا جا کر سلام
تو رسول خدا کو سُنا اے صبا

اپنے مدّاح کو دو مدینے مین جا
عبد کو التجا کر بُلا اے صبا

قصیدۂ مؤلف

جا مدینے کی جانب ذرا اے صبا
حال مجھ بے نوا کا سُنا ای صبا

کرکے معروض جانب سے میری بجان
مجھ گدا کو وہان تک بلا اے صبا

جان بلب ہون غم ہجر مین وائے غم
کوئی صحّت کی صورت بتا اے صبا

تشنہ لب مدتون سے ہون دیدار کا
شربتِ وصل مجھکو پلا اے صبا

مقصدِ دل جو تجھ سے کیا ہون بیان
جا سُنا جلد بہر خدا اے صبا

دو جہان مین نہین ہے مجھے یا نبیؐ
جز تمھارے کہین آسرا اے صبا

صدمۂ ہند سے ہون مین گھبرا رہا
مجھکو چمین دے اپنے جا اے صبا

واکیئے چشم رہتا ہون مین منتظر
اپنے حافظ کو للہ یا مصطفیٰ
طالب وصل صبح ومسا اے صبا
دو مدینے مین رہنے کو جاے صبا

قصیدۂ بندہ

خدا کو ہوا جس سے ایک عشق پیدا
خدا نے کیا جس سے قدرت کو زیبا
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا

نتھا وہ تو کچھ بھی نتھا یہانسے وہانتک
تصوّر سے سب مل کے سونچو خدا را
ہوا وہ تو سب کچھ ہوا وہانسے یہانتک
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا

نشان اوسکے رہنے کا کس کو بتاؤن
ملا جسکے باعث سے آدم کو رتبا
بیان اوسکے رہنے کا کسکو سناؤن
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا

ہوا جبرئیل امین اوس کا دربان
مشرف ہوا جس سے عرش معلّیٰ
کیا جسکو اللہ نے اپنا مہمان
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا

نبوت نے بھی جس سے پائی ہے عزت
ملا جس سے ہر ایک درجہ کو درجا
ولایت نے بھی جس سے پائی فضیلت
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا

مجسم نہ تھا وہ مگر تھا مجسم
کہ تھا جسم لیکن نتھا جسکا سایا
مجسم بھی تھا وہ تو کیسا مجسم
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا

مقدم ہوا وہ مؤخر کہایا
کہین منھ چھپایا کہین منھ دکھایا
بنا سب کا اور سب کو اپنا بنایا
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا

رسالت کا موقع جو اسکو خوش آیا
مقرب رہا اور مرسل کہایا
جو پہنچا تھا اوسکو بھی ہمراہ لایا
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا

ہوا جو کہ مشہور خلقت مین امّی
کیا جسپہ فرقان نازل خدا یا
کھلا اسپہ اسرار علم لدنّی
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا

اطاعت سے کی جسنے قبضے مین قدرت
جو ہوا انبیاؤن کا ملجا و ماوی
نبوت کی اسکو نہین کچھ فضیلت
وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا

وہ خواجہ دو عالم کا مقصد کہا یا — مجھے جس نے بیدام بندہ بنایا
شرف میرا اہل سخن مین بڑھایا — وہ کوئی نہین ہے تو کوئی تو ہوگا

قصیدہ ممنون

برحق ہی جاننا کلمہ نبی کا — نعمت ہے عظمیٰ کلمہ نبی کا
ظاہر نہوتی ساری خدائی — آدم نہ پڑھتا کلمہ نبی کا
خانۂ دین کا بیشک ہے پایہ — حق کا ہے حق کا کلمہ نبی کا
ہو ویگا بیشک جنت مین داخل — جو کہ پڑہے گا کلمہ نبی کا
فرزند و زن کو تم غیر سمجھو — ساتھی ہے اپنا کلمہ نبی کا
دنیا مین آکر کیا ہمنے پایے — الحمد للہ کلمہ نبی کا
جب دم ہو آخر تب تو عطا کر — ہمکو خدایا کلمہ نبی کا
ممنون اپنا کر تو وظیفہ — کلمہ نبی کا کلمہ نبی کا

قصیدہ مؤلف

رسول پاک کو خالق نے ذو الکمال کیا — نگاہ لطف سے جسوقت تک خیال کیا
کہا ہے شان مین خلق عظیم خالق نے — خدانے دیکھیے کسطور بیمثال کیا
نہ دیجیے ماہ کو تشبیہ روے انور سے — خدانے آپ کو ہر شئے سے بیمثال کیا
بلا کے عرش معلیٰ پہ شوق و ذوق کیساتھ — جتا کے سر نہان واصل وصال کیا
ہزارون شکر ہین درگاہِ لایزالی مین — بنا کے امت احمد ہمین نہال کیا
دکھا کے راستہ اسلام کا ہمین یا شاہ — ہزار شکر کہ شیطان سے انفصال کیا
عزیزو اپنے پیمبر بزرگ ہین سب سے — اونھین کے واسطے سب خلق لایزال کیا
خدانے واصف احمد کو دوستو دیکھو — بوعدہاے جنان خوب مالا مال کیا
جہان مین اسم محمد کے جو ہوے حافظ — یہ شیخ لعل نے آپ نے کمال کیا

قصیدہ بندہ

کوئی ہمین اون تک مجھے پہنچاے مسیحا — ارمان مرے دل کا نکل جاے مسیحا
مرجاؤن تڑپ کر ابھی او جیکے اوٹھون مین — گر خواجہ عالم کی صدا آئے مسیحا
کیا کیا کرون کیا کیا کرون بس جانتا ہے جی — احمد کو اگر کوئی ادھر لاے مسیحا
جس جلنے فقط تم سے قسم ہے نہ مرے پھر — احمد میرا جس مردے کو جلواے مسیحا
کچھ کھا کے ابھی سو رہون مرنیکے بہانے — گر خواجہ عالم مجھے بتلاے مسیحا

بھولو نہ مجھے بھی کہو جا کوئی نبیؐ سے — گر باد صبا خاک شفا لائے مسیحا
بیماری جو ہے مجکو محمدؐ پہ ہے ظاہر — پہچانی ہے رگ تمنے تو کیا ہاے مسیحا
سیکھی نہ اگر تم نے محمدؐ کی طبابت — اسے وائے بسا وائے بسا وائے مسیحا
سنتا ہون وہان جاکے پھر آتا نہین کوئی — کوچہ ہے محمدؐ کا عجب جائے مسیحا
احسان ہے اوس خواجۂ کونین کا بندہ — بندے کے سوا کوئی نہ کہلائے مسیحا

قصیدۂ شاہ

ہوجائے ملاقات ذرا آؤ مسیحا — شربت ہمین دیدار کا پلواؤ مسیحا
ہوتا ہون ابھی زندہ اگر آؤ مسیحا — یہہ آرزو مدت کی ہے برلاؤ مسیحا
تشریف میرے دل مین اگر لاؤ مسیحا — اس حسن خداداد کو دکھلاؤ مسیحا
جی جاتے ہین سنکر کہ جیسے مردہ ازل سے — وہ صورت مظہر ہمین دکھلاؤ مسیحا
ایک دل ہے ہمارا وہ دوپارا ہے دوئی سے — تم رشتۂ توحید سے سلواؤ مسیحا
مارا ہے مجھے نفس کی خواہش نے خدارا — پھر قم کی صدا سے کبھی جلواؤ مسیحا
مانند سلیمانؑ ابھی ہوجاؤن مین حاکم — ملک دل وجان کو مجھے دلواؤ مسیحا
ہوتا ہون دل وجان سے مین تمپہ تصدق — پھر شہر مدینہ کو جو بلواؤ مسیحا
ایک لقمۂ نوری مجھے ایک جام محبت — احسان ہے کھلواکے جو پلواؤ مسیحا
بھولے دوجہان آن مین اور آپکو پاوین — ایسا کوئی رستہ ہمین بتلاؤ مسیحا
ہر روز رکھو ذکر مین اور فکر مین اپنی — دنیا سے اسی حال سے اوٹھواؤ مسیحا
لوح دل وجان پاک ہو نقشو نسے جہانکے — نقش آیہی کے عشق کا بٹھلاؤ مسیحا
مشتاق ہے شاہ اسکو ہو دیدار الٰہی — وہ صورت انور ہمین دکھلاؤ مسیحا

قصیدۂ مؤلف

مین عشق مین مرتا ہون ذرا آؤ مسیحا — دیدار مبارک مجھے دکھلاؤ مسیحا
مرجاؤن گا رو رو یونہین فرقت مین تمھاری — کچھ رحم میرے حال پہ فرماؤ مسیحا
ہین آپکی فرقت سی نہین ہند مین ہی چین — طیبہ مین مجھے جلدی سے بلواؤ مسیحا

لایا ہے بلب جان مرض عشق یہہ میری — دے شربت دیدار جلا جاؤ مسیحا
گر رہنے کے قابل نہین طیبہ مین ہون لیکن — اکبار تو روضہ مجھے دکھلاؤ مسیحا
ہین عشق مین مرتا ہون میری جلد خبر لو — محروم نہ دیدار سے فرماؤ مسیحا
بیحد ہون گنہگار مگر آپ کا ہون مین — گر حق سے شفاعت مجھے بخشاؤ مسیحا
ہون گرچہ برا پر ہون غلامون سے تمہارے — ہان مجھکو غلامون مین ہی گنواؤ مسیحا
ہون حافظ کمترین ثناخوان تمھارا — ارمان ہے بس نعت ہی لکھواؤ مسیحا

قصیدۂ بندۂ فانی

ہیگا کہون کیا روضہ نبی کا — کچھ ہی نرالا روضہ نبی کا
کیا پوچھتے ہو مجھ سی عزیزو — کیا بولون ہی کیا روضہ نبی کا
خلد برین کی ہی کیا حقیقت — ہی ایسا والا روضہ نبی کا
ساری جہان سی ہی تم باللہ — برتر و بالا روضہ نبی کا
دنیا مین آکر کیا ہمنے دیکھا — جبکہ نہ دیکھا روضہ نبی کا
دنیا مین ایسا کوئی نہین ہے — جیسا کہ ہیگا روضہ نبی کا
حور و ملائک ہوتے ہین صدقے — ایسا ہی ایسا روضہ نبی کا
نور خدا سی یون ہے منور — ہون عرش اعلی روضہ نبی کا
حق اوس سے راضی ہوگا سقر — جو جاکے دیکھا روضہ نبی کا
جان اپنی اوسپہ صدقہ کرینگے — گر ہم نے دیکھا روضہ نبی کا
اب بندہ فانی کی یہ دعا ہی — یارب تو دکھلا روضہ نبی کا

قصیدۂ مؤلف

ہر شے سے بہتر روضہ نبی کا — ہی بلکہ خوشتر روضہ نبی کا
عرش برین سی نظر مین اپنی — بس ہیگا برتر روضہ نبی کا
نور خدا سے معمور ہے گا — یارو سراسر روضہ نبی کا
افسوس اپنی اس زندگی مین — دیکھا نہ چلکر روضہ نبی کا
جنت سی اکمل اور ہیگا افضل — بیشک منور روضہ نبی کا
خورشید آگے جسکے خجل ہے — ہی ایسا انور روضہ نبی کا
واقف وہی ہی دیکھا ہی جسنے — آنکھونسے جاکر روضہ نبی کا
یارب وہان پر پہنچا مجھے تو — دیکھون نظر بھر روضہ نبی کا
دکھلا دی یارب حافظ کو اپنی — اپنا کرم کر روضہ نبی کا

قصیدۂ بندہ

مرتا ہون ذرا بچا دینا — احمد کو خبر سنا دینا
وہ ابرو اگر خمیدہ ہے — مجھکو بھی ذرا خما دینا
سوتون سی نبی نہین ملتے — ازبہر خدا جگا دینا
گر زلف نبی مسلسل ہے — دیوانہ مجھے بنا دینا
وہ آنسو کسکے جاری ہین — مجھکو بھی ابھی بہلا دینا
جاگون سے نبی نہین ملتے — ازبہر خدا سلا دینا

پہچاننے سے بھی پہچانے نہین | یہ صورت اونھین دکھا دینا
| خواجہ سے کمینہ بندہ کو

گر بزم نبی میسر ہو | پیمانہ مجھے بنا دینا
ہان یارو ذرا ملا دینا |

قصیدہ مولف

احمد سے مجھکو ملا دینا | درِ آنحضرت کا دکھا دینا
از بہرِ خدا از بہرِ خدا | کوچے مین تھوڑی سی جا دینا
سردار رسل محمد بیکس سے | گر روٹھے ہون تو منا دینا
عاشق وہ تمہارا مرتا ہے | یہ کہکے آنسو بہا دینا
دنیا کی محبت دل سے اوٹھا | مستانہ اپنا بنا دینا
| پُرجرم تنہا یہ حافظ ہے

مرتا ہون غمِ دوری مین مین | کوئی جاکے خبر یہ سنا دینا
للہ درِ اقدس پہ مجھے | یا احمد تھوڑی جا دینا
کوئی جاکے کہو آنحضرت سے | یہ عرضی میری سنا دینا
ہو شافعِ روزِ قیامت تم | مجھ اہلِ خطا کو بچا دینا
جو کچھ ہے جہان کا لہو و لعب | سب دل سے میری بھلا دینا
دوزخ سے اسکو بچا دینا |

قصیدہ عبید

احمد کی شفاعت پر اب ہیگا مدار اپنا | کام اس لئے مداحی ہے لیل و نہار اپنا
احمد کے ہین مداحی ہم ہمکو یقین کامل | صدقے سے محمد کے جنت ہو قرار اپنا
صدقے سے محمد کے بخشیگا یقین خالق | کالا جو گناہون سے نامہ ہے ہزار اپنا
کیون کس لئے خالق نے قرآن مین کہا ترضیٰ | امید شفاعت پر پھر کیون نہ ہو کار اپنا
محبوب ہین خالق کے باعث ہین خلایق کے | عشاق ذرا دیکھو کیسا ہے نگار اپنا
معراج کو بلوا کر مختار کیا کُل کا | کیا خوفِ قیامت ہے مختار ہے یار اپنا
مسجود ملایک جو آدم تھے سبب کیا تھا | پیشانی مین احمد خود رکھتے تھے شرار اپنا
آنکھون مین لگا لیوین خاکِ درِ احمد کو | قسمت سے مدینے مین ہو وے جو گذار اپنا
بے چین سدا ہیگا طیبہ کی تمنا مین | اس عبد کو یا مولا دکھلا دو مزار اپنا

قصیدہ مولف

بروزِ جزا یا شفیع الورا | مجھے لو بچا یا شفیع الورا
مجھے نارِ دوزخ سے لینا بچا | برائی خدا یا شفیع الورا
غلام آپکا ہون غلام آپکا | نہین دوسرا یا شفیع الورا

بجز آپکے دو جہان مین نہین | مجھے آسرا یا شفیع الورا
رہے مجھ گنہگار پر روز و شب | کرم آپ کا یا شفیع الورا
تمہاری ثنا آپ قرآن مین | کیا خود خدا یا شفیع الورا

مجھے اپنی خدمت سے اکالحظہ تم ... نہ رکھو جدا یا شفیع الورا
بہت مدتون سے یہان ہند مین ... پڑا ہون جدا یا شفیع الورا
مدینے مین اپنے بلا لیجیے ... یہ ہے التجا یا شفیع الورا
مدینے مین ہو دفن لاشہ میرا ... یہی ہے دعا یا شفیع الورا
خدارا مدینے مین حافظ کو تم ... بلا لو بلا یا شفیع الورا

قصیدہ ضیغم

کفر کو ہم سے چھوڑا یا مرحبا ... اور طریق دین بتایا مرحبا
تم ہوئے پیدا خدا کے نور سے ... مرتبہ تمنے یہہ پایا مرحبا
یا نبی عالم تمھارے نور سے ... حق تعالی نے بنایا مرحبا
دیکھکر تمکو فرشتون نے کہا ... مرحبا یا مرحبا یا مرحبا
بارہا پیغام حق روح الامین ... آپکے نزدیک لایا مرحبا
یہہ محبت تم سے تھی اللہ کو ... تم کو پاس اپنے بلایا مرحبا
مرگئے تھے طفل جابرؓ یا نبیؐ ... تم نے دونون کو جلایا مرحبا
کر دیا شق القمر یہہ معجزہ ... یا نبیؐ تم نے دکھایا مرحبا
بد دعا تم نے نہ کی اُنکے لیے ... مشرکون نے گر ستایا مرحبا
پانی تھوڑا تھا پر اوسکو آپنے ... سارے لشکر کو پلایا مرحبا
دین کو عالم مین ظاہر کر دیا ... کفر کو تم نے مٹایا مرحبا
تم سے اب دین خلیلؑ اللہ نے ... از سر نو زیب پایا مرحبا
حضرت ابراہیم کے انداز پر ... تم نے یہہ کعبہ بنایا مرحبا
ہم تھے اُمی محض ہمکو یا رسولؐ ... بس کلام حق سنایا مرحبا
دین کے احکام بتلا کر ہمین ... تم نے دوزخ سے بچایا مرحبا
آپ کے باعث ہوئے خیر الامم ... مرتبہ یہہ ہم نے پایا مرحبا
تم خبر لینا میری تب یا رسول ... ہوئے جب اپنا پرایا مرحبا
مشکلین اب بیکسون کی حل کرو ... مرحبا حاجت روا یا مرحبا
دور ضیغم کے کرو سب رنج و غم ... مرحبا خیر الورا یا مرحبا

قصیدہ مؤلف

تم ہو محبوب حق تم ہو خیر الوریٰ — یا نبی مصطفےٰ مرحبا مرحبا
معجزہ یہ تمہارا ہے سب کو خبر — یا نبی جانتے ہین سبھی سربسر
ہے جو شق القمر آپکا معجزہ — اسمین بالکل نہین کچھ ہے شک و شبہ
کیا لکھون آپکا وصف یا مصطفےٰ — کب بشر سے تمہاری ثنا ہو ادا
بولا بوجہل گر تم نبی ہو بجا — تو شجر سنگ سے مجھکو دیجے دکھا
آپکے خلق ہوتے ہی سارے صنم — گر لئے اوندھے سر اور کئے سر کو خم
ظلمت کفر سب آپ ہی کے سبب — یا رسول خدا مٹ گئی ہے گی سب
جتنے پیدا کئے ہین خدا نے نبی — تمسے تبے مین بڑھکر نہین ہے کوئی
مجھکو دوزخ سے شاہا بچا لیجیے — باغ فردوس مجھکو دلا دیجیے
اور ہو سر نبی کی تمہین پیشوا — یا نبی مصطفےٰ مرحبا مرحبا
تم نے جابر کے بیٹونکو زندہ کیا — یا نبی مصطفےٰ مرحبا مرحبا
یعنے اونگلی سے شق ماہ تمنے کیا — یا نبی مصطفےٰ مرحبا مرحبا
جبکہ مداح ہو خود خدا آپکا — یا نبی مصطفےٰ مرحبا مرحبا
حبذا آمنے کی اسکی حاجت روا — یا نبی مصطفےٰ مرحبا مرحبا
لات و عزیٰ کا بالکل مٹا نا پتا — یا نبی مصطفےٰ مرحبا مرحبا
اور ہوا آپکا دین کیا پرضیا — یا نبی مصطفےٰ مرحبا مرحبا
مقتدی سب ہین اور آپ ہو مقتدا — یا نبی مصطفےٰ مرحبا مرحبا
یہی حافظ کی تم سے ہے اب التجا — یا نبی مصطفےٰ مرحبا مرحبا

قصیدہ مؤلف

تم شہنشاہ زمان ہو یا محمد مصطفےٰ
مدح طٰہٰ اور یٰسین مین لکھی ہے آپ کی
عکس دندان نے مکان روشن کیا تھا آپکے
ہو شب معراج مین شک جسکو وہ مردود ہے
اہل ایمان کا عقیدہ بس یہی لاریب ہے
کوئی کچھ ہے کوئی کچھ ہے الغرض تم یا نبی
حق نے فرمایا تمہاری شان مین لولاک ہے
دفتر عصیان مٹا دو حشر مین پیش خدا
بخشوا لو حافظ کمتر کو روز حشر مین

صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

تم شفیع دو جہان ہو یا محمد مصطفےٰ
تم یقین عالی نشان ہو یا محمد مصطفےٰ
آپ وہ گوہر فشان ہو یا محمد مصطفےٰ
آپ شاہِ لامکان ہو یا محمد مصطفےٰ
تم خدا کے میہمان ہو یا محمد مصطفےٰ
سرورِ کل انس وجان ہو یا محمد مصطفےٰ
تم شہِ ہر این و آن ہو یا محمد مصطفےٰ
آپ ہم پر مہربان ہو یا محمد مصطفےٰ
تم یقین صاحب امان ہو یا محمد مصطفےٰ

قصیدہ مؤلف

تم نے جب جلوہ دکھایا مرحبا — راستہ دین کا سکھایا مرحبا
غلغلہ سنسن آپ کی مولود کا — سب بتون نے سر جھکایا مرحبا

قصر کسریٰ ہل گیا یکسر تمام
اور شیطان تھر تھرایا مرحبا

جو خدا جھوٹے تھے حضرت آپنے
دعویٰ ان سب کا مٹایا مرحبا

نور سے پُرنور عالم ہوگیا
آپ کا جب دین آیا مرحبا

جزو و کُل نے آپ ہی سے سربسر
یا محمد فیض پایا مرحبا

شکر ہے صد شکر ہے اللہ کا
آپ کی امت بنایا مرحبا

اب رہا خوفِ قیامت کیا ہمین
تم سا ہادی جبکہ آیا مرحبا

نعت مین حافظ نے ای رب کے حبیب
یہہ قصیدہ ہے بنایا مرحبا

قصیدہ داڑھمنڈون کی تنبیہ مین

وَفِرُوا اللُّحیٰ وَخُذُوا مِنَ الشَّوَارِبِ ؎

کثیر کرو داڑھیان اور لو موچھون مین سے

اے جوان خوبرو امتِ مصطفا
تو نہ داڑھی منڈا تو نہ داڑھی منڈا

دل مین رکھہ پاس دینِ رسول امم
ہو نہ یون بیحیا ہو نہ یون بیحیا

ولے افسوس کچھ بھی نہین ہی تیرے
دل مین خوفِ خدا دل مین خوفِ خدا

منکر قول حضرت بنا ہے جو تو
تجکو کیا ہوگیا تجکو کیا ہوگیا

خوب مضبوط ہاتھون سے اپنے پکڑ
سنت مصطفا سنتِ مصطفا

چھوڑ دے اپنی داڑھی تو لب پست کر
ہے یہی مدعا ہے یہی مدعا

گر ہے تو اہل اسلام پابندِ دین
مت لبون کو بڑھا مت لبونکو بڑھا

چاہتا عاقبت کی ہے گر خیر تو
ڈھونڈھ حق کی رضا ڈھونڈھ حق کی رضا

کام وہ کر جسے دیکھکر اہل دین
سب کہین مرحبا سب کہین مرحبا

کیا ہوا اب بھی توبہ تو کرلے اگر
بخشدے کبریا بخشدے کبریا

سُنکے حافظ سے وعظ ونصیحت کے سخن
ہو نہ دل مین خفا ہو نہ دل مین خفا

قصیدۂ وفا

دل مین ہے ہردم خیالِ مصطفیٰ
آنکھین ہین محو جمالِ مصطفیٰ

دین و دنیا مین وہی ہے سرفراز — ہوگیا جو پایمال مصطفےٰ
چشم انجم دیکھکر پتھرا گئین — لمعہ انوار جمال مصطفےٰ
سیکڑون مُردونکے تنمین آئی جان — ہے یہہ اک اعجاز قال مصطفےٰ
روز و شب قربان ہین خورشید و ماہ — دیکھکر حسن وجمال مصطفےٰ
ایک اونگلی سے کیا شق القمر — سب پہ روشن ہے کمال مصطفےٰ
شیر یزدان فاطمہ حسنؓ و حسینؓ — ہین یہہ چارون خاص آل مصطفےٰ
ہوگئے حیران جبلیل اللہ بھی — دیکھکر خوان نوال مصطفےٰ
رشک عنبر ایک ہر اک رشک مشک — ہین جو دونون زلف و خال مصطفےٰ
پھینکدے تلوار مریخ فلک — دیکھے گر رعب وجلال مصطفےٰ
ہین ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ — چار یار خوش خصال مصطفےٰ
سرگروہ نکتہ چینان ہوگیا — جب لکھے اوصاف خال مصطفےٰ
امت عاصی کی بخشش کے لئے — حق سے تھا ہردم سوال مصطفےٰ
میرے کانون کی تمنا ہے یہی — گوش زد ہو قیل وقال مصطفےٰ
مشک چین مشک خطا مشک ختن — ہین فدائے زلف وخال مصطفےٰ
حضرت قطب زمان غوثؓ الورا — نور حق ہین خاص آل مصطفےٰ
بندہ عاجز وفا کو شاد رکھہ — یا الٰہی بہر آل مصطفےٰ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

صلی اللہ علیہ وسلم

قصیدہ عبد

اپنا سایہ ہم پہ ڈالا مرحبا — اور دوزخ سے بچایا مرحبا
راستہ ہمکو بتا کر مستقیم — اپنی امت مین کہا یا مرحبا
آپ نے طیبہ کو محبوب خدا — رشک جنت ہے بنایا مرحبا
اوٹھہ گیا یکسر جہان سے کفر سب — جبکہ ڈالا تم نے سایا مرحبا
ہوگئے منسوخ سب نبیونکے دین — آپ کا جب دین آیا مرحبا
مرسلون کا تمکو حق کرکے امام — مقتدی سب کو بنایا مرحبا

تم حبیب حق یقین ہو یا نبی عشق رکھتا ہے خدا یا مرحبا
اپنے مداحون مین رکھو عبید کو اسنے بھی تکو سراپا مرحبا

قصیدہ نور

خوانم برخت سورۂ والشمس ضحیٰ را واللیل کنم در کشا زلف دوتا را
این غنچۂ دل وا نشود در چمن تن تا حکم کشایش نہ دہی باد صبا را
از یاد تو صیقل شدہ در قلب سیاہم در مرآت عشقت بنما چہرہ خدا را
مخدوم ملائک شدہ در صف اقصیٰ مملوک تو گردست خدا ہر دو سرا را
در مرقد ہا شور ز آواز لغال است اعجاز مسیحا ست بجان این کف پا را
دہلیز مکانت بود آن عرش معلیٰ چون کار نیفتد بدرت شاہ و گدا را
دیدی ید بیضا اگر اعجاز شہادت می گفت بہ موسیٰ کہ بینداز عصا را
راضی برضائے تو خدا بود ولیکن رد کردی نہ ہرگز بدعا حکم قضا را
تقدیم اجابت کند از درگہ باری چون پیش کنی بہر طلب دست دعا را
نیکست تفول شود امراض بدن دور تعویذ گلو نقش کف پاست شفا را
آشفتۂ روئے تو شدم احمد مرسل خوش کن بہ لقائے تو دل نور خدا را

مربع عبید

صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

نور خدا توئی توئی محمدا محمدا راز خدا توئی توئی محمدا محمدا
فضل خدا توئی توئی محمدا محمدا لطف خدا توئی توئی محمدا محمدا
راہ نما توئی توئی محمدا محمدا عقدہ کشا توئی توئی محمدا محمدا
شاہ ہدا توئی توئی محمدا محمدا مالک ما توئی توئی محمدا محمدا
صاحب عز و شان توئی محمدا محمدا والی ہر مکان توئی محمدا محمدا
حامی عاصیان توئی محمدا محمدا باعث این و آن توئی محمدا محمدا
کار جہان تو ساختی محمدا محمدا عقدہ بسا شگافتی محمدا محمدا
بہر امان تو تاختی محمدا محمدا قدر ہمہ شناختی محمدا محمدا

صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

بر تو نثار جان ما محمدا محمدا
باشد ہر یک روان ما محمدا محمدا

از تو علو چہ شان ما محمدا محمدا
از تو نشان جان ما محمدا محمدا

ہادیٔ انس و جان توئی محمدا محمدا
صدر بہ لامکان توئی محمدا محمدا

باعث جملہ جان توئی محمدا محمدا
بر ہمہ مہربان توئی محمدا محمدا

عاصیان را امان توئی محمدا محمدا
صاحب ہر جنان توئی محمدا محمدا

ساقیٔ تشنگان توئی محمدا محمدا
شافع بے گمان توئی محمدا محمدا

امتی گو تو راستی محمدا محمدا
دافع ہر بلاستی محمدا محمدا

بخشش ما تو خواستی محمدا محمدا
فکر ز ما گذاشتی محمدا محمدا

راحتِ جان ماستی محمدا محمدا
صحتِ جان ماستی محمدا محمدا

فرحتِ جان ماستی محمدا محمدا
قوتِ جان ماستی محمدا محمدا

ہست سرم فدائے تو محمدا محمدا
جان و تنم فدائی تو محمدا محمدا

آرزویم برائے تو محمدا محمدا
ہست دلم سرائے تو محمدا محمدا

عبد فدا بپائے تو محمدا محمدا
مدح کند برائے تو محمدا محمدا

زود نما لقائے تو محمدا محمدا
خواہد ہمین گدائے تو محمدا محمدا

قصیدۂ بندہ

کیا جانے ہوا کچھ یا نہ ہوا
اے شوق نبیؐ کیا کیا نہ ہوا

آیا جو خیال زلفِ نبیؐ
دیوانہ ہوا دل شانہ ہوا

جو چشم نبیؐ کا ہوا عاشق
مستانہ ہوا مستانہ ہوا

جس دل مین نہ پایا شوق نبیؐ
آباد نہین ویرانہ ہوا

جو شوق نبیؐ مین اشک گرا
دُردانہ ہوا دُردانہ ہوا

تھا بزم نبیؐ کے تصور مین
دل کسکے لئے پیمانہ ہوا

حیرت ہے مجھے ای شوق نبیؐ
اپنا جو ہوا بیگانہ ہوا

احمدؐ سے ہمارے کیون نہ ملے
موسیٰؑ کیلئے اچھا نہ ہوا

یوسف نے ذرا پردہ نہ کیا
چرچا تو ہوا سودا نہ ہوا
جو حق کا ہوا احمد کا ہوا
کیونکر نہ ہوا ایسا نہ ہوا
یہہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا
خواجہ کا اگر بندہ نہ ہوا

قصیدہ مؤلف

ہین معظم مکرم رسول خدا
واہ صل علیٰ واہ صل علیٰ
کوئی اونسا ہوا اور نا ہوویگا
واہ صل علیٰ واہ صل علیٰ

شان مین اونکی لولاک حق نے کہا
وہ ہین ای یار وسلطان ارض وسما
اونکی خاطر ہوا ہے یہہ ہر دو سرا
واہ صل علیٰ واہ صل علیٰ

خاتم الانبیا ہین محمد نبیؐ
دو نون عالم مین ہے نام اونکا جلی
نور سے اونکے دو جگ ہویدا ہوا
واہ صل علیٰ واہ صل علیٰ

کون ہے اونسا دو جگ مین عالی وقار
جو ہو شافع امت بروز شمار
اور جنت مین لیجاوے ہو پیشوا
واہ صل علیٰ واہ صل علیٰ

رحمۃ العالمین ہین وہی بالیقین
حق نے انکو کیا خاتم المرسلین
اونکی خود رب نے قرآنین کی ہے ثنا
واہ صل علیٰ واہ صل علیٰ

ایسے والاحسب ایسے شاہ امم
ایسے دیکہا اور ایسے صاحب نعم
واسطے جنکے حق نے دو عالم کیا
واہ صل علیٰ واہ صل علیٰ

اونکی کب ہمسے حافظ ثنا ہو ادا
جنکا خود وصف کرتا ہو آپہی خدا
ہو درود و سلام اونپہ ہر دم سدا
واہ صل علیٰ واہ صل علیٰ

قصیدہ خیر

محمد سا سرور ہوا ہے نہ ہوگا
اور ایسا پیمبر ہوا ہے نہ ہوگا
محمد نبیؐ کی طرح کوئی پیدا
فلک اور زمین پر ہوا ہے نہ ہوگا
معظم مکرم زمانے مین ایسا
شفیع و مطہر ہوا ہے نہ ہوگا
پیمبر ہزارون ہین اسطور واللہ
کوئی خلق پرور ہوا ہے نہ ہوگا

وہ زلفِ معنبر کے مانند کوئی / سیہ مشک و عنبر ہوا ہے نہ ہوگا
اگرچہ معطر ہے گل اور نازک / اس عارض سے بہتر ہوا ہے نہ ہوگا
وہ دندان و لبہائے گلگون کے مانند / کوئی لعل و گوہر ہوا ہے نہ ہوگا
عرق سینہ کا اس طرح سے تھا خوشبو / گلاب ایسا خوشتر ہوا ہے نہ ہوگا
خدا کی خدائی مین ان خوبیون کا / بشر کوئی اظہر ہوا ہے نہ ہوگا
حرم ہے اگرچہ مقدس جہان مین / مدینے کے ہمسر ہوا ہے نہ ہوگا
مدینے کی ہجرت کے مانند کوئی / کوئی خیر مضطر ہوا ہے نہ ہوگا

قصیدہ بندہ

نہ فقط عدم سے رہا کیا / ہمین لا کے ہستی مین کیا کیا
کہان نور یوسف مصر مین / بکمال تھا میرے باصفا
تھے سبھی ستارگان امر مین / تھین اختیار تھا ہر نمط
زمقام سدرۃ المنتہیٰ / تھہان جبریل امین تھے
ہوا مہر و ماہ سے جلوہ گر / کیا حق نے انکو بلند سر
یہ تمہارا سارا طفیل تھا / کہ ازل سے ربِّ کریم نے
بہ این موہبت و موافقت / بہ این اختیار و وصلت
کوئی گر تمہاری ثنا کرے / تو بتاؤ تم کہ وہ کیا کرے
ہوئی تم ہو خواجۂ دوسرا / مین تمہارا بندہ ہون کمترین

تیرے فیض عام نے احمدا / جو کرم تھا حق کا ادا کیا
تیرے عکس نور جمال نے / دلِ آئینہ کو صفا کیا
جسے چاہا شمس ضحیٰ کیا / جسے چاہا بدر دجیٰ کیا
تھین پہنچے اپنے کمال سے / وہان کسنے تمکو رسا کیا
تیری آستان پہ بہ آرزو / جو فلک نے خیمہ بپا کیا
ہمین چشم شوق عطا ہوئی / تھین اپنا جلوہ عطا کیا
کوئی کام اپنا ہے رضا / نہ کیا کیا تو بھلا کیا
ولی ہر کے حق ذخود آپکا / جو بجا تھا وصف و ثنا کیا
میرے ساری عقدہ کشا کرو / تھین حق نے عقدہ کشا کیا

قصیدہ مؤلف

دوستو مداح ہون مین احمد مختار کا / عالم بالا پہ چرچا ہے میرے اشعار کا
دولت دنیا کی خواہش ہے نہ عقبیٰ کی مجھے / ہون مین خواہان یا نبی بس آپکے دیدار کا
کیونکہ تشبیہ دیجئے محراب کعبہ سے بھلا / ہے عجب نقشہ تمہاری ابروئے خمدار کا
گرچہ تھے موسیٰ و عیسیٰ اور تھے جتنے نبیؑ / کون ثانی تھا بتا دوستو سید ابرار کا
مین ثنا خوان نبیؐ ہون جان و دل سے دوستو / قبر مین کیا خوف مجھ کو مور کا اور مار کا

قبر مین بھی اسم اعظم کا وسیلہ ہے مجھے
مجرمون کے واسطے ہین رحمۃ للعالمین
ذرۂ بیقدر ہون پر نعت احمدؐ کے سبب
حشر مین فردوس لے ہی لونگا مین اللہ سے

غم نہین مجھکو نکیرین آپ کی تکرار کا
خوف دل سے مٹ گیا بالکل عزیزو نار کا
مرتبہ میرا جو ہے ایسا نہین سردار کا
مین ہون حافظ نام پاک احمدؐ مختار کا

قصیدۂ عبد

رسول خدا یا رسول خدا ۔ مجھے ہو شفا یا رسول خدا
اگر آپ سے نا کہون کیا کرون ۔ مجھے دو بتا یا رسول خدا
نہ چھوڑو خدا کیلیے ہند مین ۔ مجھے لو بلا یا رسول خدا
برا ہون برا ہون برا ہون برا ۔ بنا دو بھلا یا رسول خدا

نہین آپکے در سے کوئی پھرا ۔ بجز مدعا یا رسول خدا
خبر گر نہ لو تم تو پھر کون لے ۔ کہون کس سے جا یا رسول خدا
سبھی اچھے ہین آپکے امتی ۔ مین ہون اک برا یا رسول خدا
غلام اپنا کیسا ہی ہووے برا ۔ نہین چھوڑنا یا رسول خدا

بلا لو بلا لو بلا عبد کو ۔ برائی خدا یا رسول خدا

قصیدۂ مولف

کہان ہو کہان یا رسول خدا ۔ مجھے دو نشان یا رسول خدا
میرے حال بیکس پہ کیجے کرم ۔ مین ہون ناتوان یا رسول خدا
وظیفہ ہے بس آپکے نام کا ۔ سدا ہر زمان یا رسول خدا
تمھین حقنے پہونچایا ایک آئین ۔ کہان ہے کہان یا رسول خدا
عنایات سے آپکی اے حبیب ۔ ہے امن و امان یا رسول خدا
میسر ہو مجھکو بروز جزا ۔ تمھارا نشان یا رسول خدا
میری آرزو ہے یہی آپ سے ۔ رہون مدح خوان یا رسول خدا

مکان اپنے دل کا سنوارا ہون مین ۔ قدم رکھو یہان یا رسول خدا
وسیلہ تمھارے سوا ہے کہان ۔ مجھے دو امان یا رسول خدا
تمھارے لئے سب ہوا ہے عیان ۔ ہو شاہ جہان یا رسول خدا
کیا ہے رسالت کو ختم آپ پر ۔ ہو آخر زمان یا رسول خدا
در فیض کو چھوڑ کر آپ کے ۔ مین جاؤن کہان یا رسول خدا
نہ بھولو خدا را مجھے یا رسول ۔ فدا ہون بجان یا رسول خدا
تمھاری ثنا مین یہ حافظ سدا ۔ ہے گوہر فشان یا رسول خدا

قصیدۂ بندہ

اللہ نے کیا ہے روز ازل سے مرتبہ اعلی پھولون کا
اس واسطے تربت پر بھی کیا رہتا ہے سایہ پھولون کا
جبرئیل کو تھا یہ حکم خدا ہر صبح مدینے مین جا کر
روضے پہ محمدؐ کے تو چڑھا آداب سے دونا پھولون کا

سب جتنے کہ ہوئے ہین پہلے نبی تھی اونکی اومین عین خوشی
رکھتے تھے مزار مبارک پر گوندہا ہوا گجرا پھولون کا
حضرت کی ضریح مبارک بس پھولون سی معطر کیون نہ ہے
روضہ وہ جناب محمد کا اللہ نے بنایا پھولون کا
دنیا مین نہین کوئی چیز ایسی جس چیز کا رتبہ ہو اعلیٰ
نزدیک خدا نزدیک نبی ہے درجہ اعلیٰ پھولون کا
پڑھتے تھے درود حضرت اکثر آتے تھے کہین جو پھول نظر
اس واسطے اس دنیا مین رتبہ ہیگا دوبالا پھولون کا
باشوق جناب آن سرور بس سونگھتے تھے ان پھولون کو
اوس پر تو نور محمد سے کیا صاف ہے چہرا پھولون کا
توصیف شفیع قیامت مین کیا خوب خیال بندہا ہے تیرا
تحقیق ملے گا آج تجھے بہ غیب سے طرّہ پھولون کا
صدقے سے جناب محمد کے کیا خوب بنایا بندہ تو
ہے دل مین لجاکر رکھدینا روضے مین قصیدہ پھولون کا

قصیدہ عبد

کہتے ہین خدا نے رنگ بنایا اچھا لعلون کا
پر لعل لب حضرت کے آگے رنگ ہی پھیکا لعلون کا
دھیان آتا ہے جسدم سرخی لب حضرت کا تو ہوتا ہی شوق یہی
کر ڈالون تصدق اوسپر سے گر ہووے سہرا لعلون کا
دندان نبی پر موتی صدقے اور کرون لاکھون ہیرے
رخسار نبی پر صدقے کردون گوندھ کے سہرا لعلون کا
حضرت کے موئے مبارک پر سب وارون مین مشک و عنبر
اور سنبل و ریحان صدقے کر کر وارون گچھا لعلون کا

پیشانی ہے وہ نورانی روشن ہین جس سے دونون جہان
کر برق فدا اورشمس و قمر پھر وارون لچھا لعلون کا
ابروے نبیؐ مژگان نبیؐ پر صدقے جہان کے تیر و کمان
چشمان نبیؐ پر آنکھین ہرن کی وارون مین ڈیدا لعلونکا
بینی نبیؐ اور گوش نبی اور گردن بھی تھی لاثانی
اوس جنبش مطہر کے آگے کب مول ہے بالا لعلون کا
تھے دست مبارک دست کرم اور سینہ بے کینہ ایسا
تھا سرِ خدا جو اوس مین بھرا کب بھید ہے ایسا لعلون کا
تھی پشت نبیؐ اور ایسا شکم اور ساق سے لیکر تا بقدم
ہے عبد اسی توصیف مین گم کچھ دھیان نہ آیا لعلون کا

قصیدہ مولف

نہ پہونچا آہ مدینے ہزار سر پٹکا
نجانون کون سے باعث سے ہون پڑا اٹکا
الٰہی آرزو دل کی رہی سبھی دل مین
کیا کہان کا ارادہ کہان کہان بھٹکا
نہ روح قبض میری کر تو قابض ارواح
میرا رسول خدا مین ہے دل ابھی اٹکا
غم رسول خدا مین جہان تلک رویا
گہر وہ بن گیا آنسو جو آنکھ سے ٹپکا
رسول پاک کے عاشق جو جاہی کہتے ہین
نہ بے گناہ کو جلاد دار پر لٹکا
نہ ایک بار بھی جانا ہوا مدینے کو
ہزار بار مکان سے مین بستر اجھٹکا
الٰہی مجھکو مدینہ ملے یہی ہے دعا
نہین مین طالب زرہون نہ مین چھپر کھٹکا
در رسول پہ پہونچون گا جس گھڑی یارب
کبھی نہ ہاتھ سے چھوڑونگا سنگ چوکھٹکا
تڑپ رہا ہون مین فرقت مین صورت بسمل
نہ لیٹنے کی ہے طاقت نہ زور کروٹ کا
مدام چشم سے بہتا ہے آب کی جا خون
میری یہہ آنکھ ہے یا خون کا بھر امٹکا
الٰہی حافظ کمتر کو جلد پہونچا دے
مدینہ پاک مین در در نہ اب لیے بھٹکا

قصیدہ وفا

وسیلہ ہے جناب مصطفےٰ کا — نہین کچھ خوف ہر روز جزا کا
محمد پیشوا ہے دوسرا کا — محمد تاج ہے شاہ و گدا کا
محمد نور ہے بیشک خدا کا — اُجالا ہے وہ بزم انبیا کا
وہی ہے خسرو اقلیم لولاک — ظہور اوس سے ہوا ارض و سما کا
کلاہ فرق عرش کبریا ہے — وہ رتبہ ہے نبی کی کفش پا کا
ق
ہو جسکے گھر مین نقش نعل حضرت — نہین ڈر اوسکو آفات و بلا کا
وہ گھر بے شبہ و شک دار الامان ہی — کھلے در اوسپہ لطف کبریا کا
پتنگا ہون چراغ حسن کا مین — فدائی شہ کے ہون روشن لقا کا
کہان ذرہ سی ہوگی مدح خورشید — مجھے کیا حوصلہ تیری ثنا کا
فدا ہی آپ پر یا شاہ کونین — دل و جان مال و زر مجھ بینوا کا
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ — ہے ہر ایک رکن دین مصطفےٰ کا
دماغ کلک ہے عرش برین پر — لکھے ہے وصف شہ کی خاک پا کا
محب ہون اور ثنا خوان ہون ازل سے — رسول پاک کی آل عبا کا
ق
چراغ زندگی گل ہو تو گل ہو — جو داغ عشق ہی شمس الضحیٰ کا
رہے دل مین بہ شکل شمع روشن — یہی ہے مدعا یارب وفا کا

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

قصیدہ بندہ

مانند محمد عزت دار نا ہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا — واللہ خدائی کا مختار نا ہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا
بہتیرے ہوئی بہتیرے ہین اور ہونگی خدا کی خدائی مین — پر مثل محمد عالی وقار نا ہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا
ہر چند کہ عیسیٰؑ روح اللہ تھی کچھ کچھ واقف بھید و ستی — لیکن احمد سا واقف کار نا ہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا
عیسیٰؑ کو خرامداد ہوا اور تخت سلیمانؑ نے پایا — پر احمد سا رفرف کا سوار نا ہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا
موسیٰؑ سے کوئی تحقیق کری جز ذات محمد صل علیٰ — دریائے نور خدا کا پار نا ہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا
موسیٰؑ جب نور تجلی سے بیہوش ہوئی واقف بھی نہ تھے — واللہ محمد سا ہشیار نا ہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا
گلشن مین نور الٰہی کے گل ایک سی بہتر ایک کھلا — احمد سا زیب دہ گلزار نا ہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

صلی اللہ علیہ وسلم

کونین کی خلقت گر مجھ سے پوچھی کہ محمدؐ کیسے ہین
کہدون گا محمدؐ ساز نہار ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

افعال سے امت کی آگاہ ہان و زازل سی محمدؐ تھے
یون ذی ہمت عالی کردار ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

مقدور حکومت کا رکھکر محکوم رہے احمدؐ واللہ
اللہ کا ایسا مرضی دار ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

بندہ تو کرے گا وصف اونکا پر سوچ بھی کچھ پاس خواجہ کا
امت کیلئے مشکل مین یار ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

قصیدۂ عبد

مانند محمدؐ عالی وقار ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا
اور سرِ خدا سے واقف کار ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

احمدؐ کو ایسا رتبہ ملا حق آپ کہا لولاک لما
جز ذاتِ محمدؐ آخر کار ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

کیا موسیٰؑ عیسےٰؑ ساری نبیؑ رکھتے تھی خواہش انکی سبھی
واللہ رسولون کا سردار ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

حق کسکو اپنا حبیب کیا اور کس پر عاشق آپ ہوا
کوئی حق کا ایسا مرضی دار ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

جبریلؑ امین سے دربان تھی وہ ذات محمدؐ تھی ایسی
بل جن وملایک کا سالار ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

کچھ حسن و ملاحت تھی ایسی دنیا مین تھا نہ کوئی ثانی
تھے ماہ و خور اور یوسفؑ بھی نثار ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

ہر چند رسولؑ خدا کے سب تھی حق کی مقرب پر احمدؐ
کچھ ایسے تھے عالی مقدار ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

تھے جتنے قریشی انصاری اون سب مین محمدؐ تھی افضل
اس طور کے تھے وہ عالی تبار ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

او عبد ثنا خوان رہ ہر دم اونکا جو ہین افضل تیری نبیؐ
کہہ صلِ علیٰ پھر ایسا یار ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

قصیدۂ مؤلف

مانند محمدؐ کوئی بشر ناہے نہ ہوا نہ کوئی ہوگا
اور اونسا کوئی بھی عالی قدر ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

اللہ نے آنحضرتؐ کیلئے ہی دونون جہان تیار کیا
محبوب خدا کوئی ایسا دِگر ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

لولاک کہا خود خالق نے درشان محمدؐ صلِ علیٰ
یون کوئی دِگر اونسا سرور ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

ہر چند تھے عیسیٰؑ اور موسیٰؑ اللہ کی نبیؐ اللہ کے نبیؑ
احمدؐ سا مگر شہ جن و بشر ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

اللہ کا ایسا حبیبؐ کوئی اللہ کا ایسا قریب کوئی
اللہ کا ایسا کوئی دلبر ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

وہ جسم مبارک صلِ علیٰ جس کا نہ زمین پر سایہ گرا
یون اونسا کوئی واللہ دِگر ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

اے حافظ کر تو شکر خدا جو ایسا ملا ہی تجھکو نبیؐ
کوئی تیرے لئے ایسا رہبر ناہی نہ ہوا نہ کوئی ہوگا

قصیدۂ بندہ

اسم والا مصطفےٰ ہے آپ کا
قاصدا بس یہہ پتا ہے آپ کا

قاصدا روز ازل سے بیگمان
ایک چرچا ہو چکا ہے آپ کا

قاصدا نبیون کے جیسے ہین نبی
لیک وہ چرچا نیا ہے آپ کا

بھولنا مت قاصدا بہر خدا
کیونکہ چرچا ہو چکا ہے آپ کا

جا چلا جا قاصدا یہہ بولدے
جو سخن ہے با مزا ہے آپ کا

یا تو ہے نور خدا کا آئینہ
نور حق یا آئینہ ہے آپ کا

کان مین کہتا ہون تیرے یاد رکھ
قاصدا عاشق خدا ہے آپ کا

کیا بتاؤن مصطفےٰ کا قاصدا
جسکو دیکھا مبتلا ہے آپ کا

خواجۂ کونین وہ مشہور ہین
جو ملا بندہ ہوا ہے آپ کا

قصیدۂ مؤلف

یا رسول خدا مرحبا مرحبا
یا نبی مصطفےٰ مرحبا مرحبا

تمسا کوئی نہین اور نہ ہوگا کوئی
یا شفیع الورا مرحبا مرحبا

سارے نبیون سے حق نے ہی برتر کیا
آپ کا مرتبا مرحبا مرحبا

آپکے واسطے یہ زمین و زمان
حق نے پیدا کیا مرحبا مرحبا

شان لولاک ہے آپکی بیگمان
یا نبی مجتبےٰ مرحبا مرحبا

کس مین طاقت ہے لکھے تمھاری ثنا
تم ہو شمس الضحیٰ مرحبا مرحبا

تم ہو فخر البشر تم ہو محبوب حق
تم ہو خیر الورا مرحبا مرحبا

یا رسول خدا آپ ہو بالیقین
باعث ابتدا مرحبا مرحبا

آپ پر حق نے قرآن نازل کیا
ای خلیل خدا مرحبا مرحبا

تم نہوتے تو کچھ بھی نکرتا خدا
ای شہ دوسرا مرحبا مرحبا

نور سے اپنے حق نے بنایا تمھین
ای امام الورا مرحبا مرحبا

آپ کا وصف کرتا ہے قرآن مین
یا نبی خود خدا مرحبا مرحبا

کب کسی سے ثنا حافظ بے نوا
اونکی ہو وے ادا مرحبا مرحبا

قصیدۂ بندہ

صاحبو خواجہ نام ہے اونکا
جب تو بندہ غلام ہے اونکا

جسکو تم ہم خدائی سے کہتے ہین
یہہ بھی ایک انتظام ہے اونکا

یون جو وحدت ہی بندہ کثرت مین
موجب اہتمام ہے اونکا

یہہ کلام شریف تو گویا
مطلقًا لا کلام ہے اونکا

اونکے کہلائے بخشے جاوینگے
یہہ تو ایک فیض عام ہے اونکا

جان اون کو کوئی خبر حق کی — طرفہ ترا ور مقام ہے اونکا
گر مدینے کا شہر ظاہر ہے — سب سے مخفی مقام ہے اونکا
عبدیت مین خدائی کرتے ہین — انبیا ایک مقام ہے اونکا
رہ کے اظہر کے عشق کو سمجھے — خلق خالق کہ دام ہے اونکا
کلِ شئ محیط کے رو سے — جائے سرِ خیام ہے اونکا
یہہ وہ عالم مین ایک خواجہ ہین — جب تو بندہ غلام ہے اونکا

قصیدۂ مؤلف

قیامت کا جب گرم بازار ہوگا — ہر ایک بندہ اوسوقت ناچار ہوگا
نہ اوس روز کام آوے بھائی کو بھائی — یگانہ بھی اوسوقت اغیار ہوگا
کرے استعانت نہ کوئی کسی کی — غرض باپ بیٹے سے بیزار ہوگا
سبھی نفسی نفسی پکارینگے اوسدم — کسیکا نہ وہان کوئی غمخوار ہوگا
بروز جزا ای گنہگار و اپنا — بجز آپ کے نا کوئی یار ہوگا
گذرنا ہے لاریب پُل سے ہر ایک کو — وہ پُل تیز تر مثلِ تلوار ہوگا
جو ظاہر و باطن کئے ہو عزیزو — وہ اوس وقت ہر ایک اظہار ہوگا
وہ پاویگا دوزخ سے بیشک رہائی — وسیلہ جسے شاہِ ابرار ہوگا
جو روز قیامت کا قایل نہین ہے — وہ لاریب مرتد گنہگار ہوگا
سُنے گا نہ فریاد کو اسکی کوئی — اگرچہ بلا مین گرفتار ہوگا
ارے پوجنا چھوڑ دے بُت کا احمق — یہہ ہرگز نہ تیرا مددگار ہوگا
بجز اپنے رب کے نہ پوجے گا پتھر — جو مومن مسلمان دیندار ہوگا
پکارے گا جو رام لچھمن کو ہر دم — قسم ہے وہ مرتے ہی فی النار ہوگا
نہ لاوے گا نام اون بتون کا زبانپر — جسے باغ فردوس درکار ہوگا
فقط ساتھ اعمال آوین گے تیرے — یہہ جنوا گلے مین نہ زنار ہوگا
وسیلہ محمد کا تجھکو ہے حافظ — تو دریائے غم سے یقین پار ہوگا

قصیدۂ مؤلف

کچھ نہ دنیا مین ہمنے آ دیکھا / ہان مگر قدرتِ خدا دیکھا
کُلِ شیئٔ قدیر اے یارو / ہم نے قرآن مین لکھا دیکھا
کفر و اسلام مین بڑا ہے فرق / کون کہتا ہے ایک جا دیکھا
خانۂ دل خدا کا گھر پایا / چشم باطن سے جب ذرا دیکھا
ہے فقط ذات ایک غنی تیری / جسکو دیکھا اوسے گدا دیکھا
ہم نے مانگا جو تجھسے پایا وہی / خوب کر کر کے التجا دیکھا
دل مین جی مین نظر مین سر تا پا / نورِ رب ہم نے جابجا دیکھا
شعر لاکھون سُنے مگر حافظ / یہہ قصیدہ عجب نیا دیکھا

قصیدۂ مؤلف

سب کو مرغوب نام ہے اونکا / لعل تب تو غلام ہے اونکا
یہہ نہ سمجھو فقط یہہ خواجہ ہین / سب سے عالی مقام ہے اونکا
شہد و قند و نبات سے برتر / کیا ہی خورسند نام ہے اونکا
کیون نہ پیارا ہو سب کو دین نبیؐ / کلمہ خوان ہر خنام ہے اونکا
یارو گر چشم غور کر دیکھو / کیسا مقبول کام ہے اونکا
اس سے برتر ہے کون کہتا ہے / لامکان پر مقام ہے اونکا
کچھ بشر پر فقط نہین موقوف / جُزو و کل بلکہ رام ہے اونکا
نار دوزخ سے وہ بچا جسکے / وِرد لب پر مدام ہے اونکا
نامِ احمد کے جو کہ ہین حافظ / خلد گھر لا کلام ہے اونکا

قصیدۂ عبد

لامکان ہے گا ہان مکان اونکا / کسکو معلوم ہے نشان اونکا
نام حق سے ملا ہے نام اونکا / ذکر ہے گا کہان کہان اونکا
اونکا ہیگا خدا خدا کے ہین وہ / کیون نہ ہر اک ہو انس و جان اونکا

میہمان وہ خدا کے ہین لاریب — سارا عالم ہے میہمان اونکا
مشت خاک اونکی قدر کیا جانے — ہے خدا خوب قدر دان اونکا
ہین سراسر وہ رحمتِ عالم — دیکھو قرآن مین ہے بیان اونکا
کون ایسے نبیؐ ہوئے کہدو — کہ زمین ہوے اور زمان اونکا
وہ تھا رتبہ کہ جبرئیلؑ امین — ہوگیا دل سے داربان اون کا
عبد کی ہے خدا سے یہ ہی دعا — کہ دکھا اوسکو آستان اونکا

قصیدہ دڑھمنڈونکی تنبیہ مین

اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی

موچھین خوب پست کرو اور داڑھیون کو بڑھنے دو

بتاؤن کیا نہ تمھین ایسا دڑھمنڈولکا — سبب سے جسکے مٹے روز حشر کا کھڑکا
کروگے دل سے اگر اِتّباعِ حکم نبیؐ — ملیگا خلد مین تمکو مکان چھپرکٹ کا
بتاؤ صاف کہ رکھے ہو یا نہین داڑھی — اوٹھاؤ چہرہ سے تم اپنی پردہ گھونگٹ کا
خدا رسول کے اِحکام مان لینے مین — نہ کام ضد کا ہے کوئی نہ کام ہی ہٹ کا
کھلین گی آپکی آنکھین یقین ہے اوسدم — پڑیگا آن کے سر پر قضا کا جب سٹکا
خدا کے سامنے جب ہوگی آپ کی طلبی — چلے گا کام وہان پر نہ کوئی لٹ پٹ کا
پیادے موت کی جلدی کرین تو کہدینا — مرا رسول خدا مین ابھی ہے دل اٹکا
سُلائین قبر مین جب مل کے اقربا سارے — تو تم ضرور یہ کہدینا یاد رکھہ لٹکا
غلام احمدِ مرسل ہون ای نکیرو مجھے — نہ چھیڑو جاؤ ہٹو چھوڑو ہاتھ چوکھٹ کا
پڑیگی ورنہ بہت مار تمپہ گرزون کی — جو دل تمہارا ذرا بھی ادہر اودہر بھٹکا
یقین ہے مانوگے حافظ کی جب نصیحت تم — جو اوسکے شعر کا لگجائے دڑھمنڈو چٹکا

قصیدۂ بندہ

خواجۂ عالم ہوئے پیدا تو کیا پیدا ہوا — آئینے مین عشق کے نورِ خدا پیدا ہوا
خواجۂ عالم کے ہوتے ہی زمانہ تابماہ — غل ہوا آئینۂ قدرت نما پیدا ہوا

یا محمد آپ وہ بحرِ صفائی ہو کہ خود
آئینہ کا آپ مین ایک آشنا پیدا ہوا

یا محمد آپ کیا پیدا ہوئے بیشبہ و شک
عاشقونکے حق مین حسنِ کبریا پیدا ہوا

نورِ احمد دیکھتے ہی یون فرشتون نے کہا
یا الٰہی نور یہہ کس کا نیا پیدا ہوا

رحمتہ للعالمین کی باعثِ تولید سے
عالم ہر دوسرا کو آسرا پیدا ہوا

نورِ حق تو ہو چکا تھا نور مین احمد کے صرف
نور سے پھر کس کے نورِ انبیا پیدا ہوا

گر نہ تھا کچھ معجزہ حضرت رسول اللہ مین
کیا نبیون مین ہے زور معجزہ پیدا ہوا

عقدہ سمجھو گلشنِ ہستی احمد کے طفیل
ناخنِ غنچہ کشا بہرِ صفا پیدا ہوا

آپکی معراج پر قربان نہون کیون امتی
فرشیون کو عرشیون سے راستہ پیدا ہوا

مین تو بندہ ہون مگر کہتے ہین درکونِ ظہور
خواجۂ عالم کی صورت سے خدا پیدا ہوا

قصیدۂ مولف

السلام اے پیشوائے انبیا
السلام اے رہنمائے اولیا

السلام ای روئی تو شمس الضحیٰ
السلام اے نام تو بدر الدجیٰ

السلام اے خاتمِ پیغمبران
السلام اے شافعِ روزِ جزا

السلام اے مالکِ ہر دوسرا
السلام اے حضرت خیر الورا

السلام ای حق تعالیٰ کے حبیب
السلام ای خلق کے مشکل کشا

السلام اے رازدارِ کبریا
السلام اے مالکِ ارض و سما

السلام اے دستگیر بیکسان
السلام ای صاحبِ جود و سخا

السلام ای پیشوائی جن و انس
السلام ای نور ذاتِ کبریا

السلام ای پشت دیوارِ اُمم
السلام ای منبعِ فیض و عطا

السلام اے موجب ایجاد خلق
السلام اے برزخ نورِ خدا

السلام اے حافظِ سرِ نہان
السلام اے مظہرِ ذاتِ خدا

مستزاد مع دوہرا

واصل علیٰ کیا نام خدا سے نام ملا محمدؐ کا ہے شاہ کوئی ہی میر کوئی ہو نہین تو گدا محمدؐ کا

دوہرا

مین ہون عاشق مین ہون شیدا مین ہون سودائی مین تو خادم احمدؐ کا ہون نئی چہتا ہون شاہی
ہون جان سے فدا محمدؐ کا رتبہ ہے بڑا محمدؐ کا
مدت سے جمال والا کا مشتاق دل ہی خدا کی قسم ہو کونسا دن کہ مین دیکھون وہ ماہ لقا محمدؐ کا

دوہرا

کس کے در مین جاؤن احمدؐ کس سے بولون حال تم بن کوئی نہین ہے میرا ای اللہ کے لال
عاشق ہو دلا محمدؐ کا رتبہ ہے بڑا محمدؐ کا
اب جلد مجھے پہنچا دے خدا مین روضہ پاک سی دور رہا کر آنکھین وا ہون کب سے کھڑا کہ دیکھون لقا محمدؐ کا

دوہرا

میری خبر لے میری خبر لے ای میرے اللہ حال دلی کیا کہنا حاجت تو ہے خود آگاہ
شیدا ہون سدا محمدؐ کا رتبہ ہے بڑا محمدؐ کا
جی جلتا ہی دم رکتا ہی بیچین بہت ہو نہین سرم دل سایل ہی دل نایل ہی بس صبح و مسا محمدؐ کا

دوہرا

کوکت ہی دل روت ہی جان کھووت ہی عشاق ہائے مرت ہون گوری کھبر لو کب سے ہون مشتاق
ہے شوق بھرا محمدؐ کا رتبہ ہے بڑا محمدؐ کا
وہ اکمل ہین وہ افضل ہین اونسا نہوا انکوئی ہوگا ثانی تو کوئی کونین مین مجھکو دیوے بتا محمدؐ کا

دوہرا

وہ یکتا ہی بے ہمتا ہی وہ بہتر اور ہی بہتر سب سے ہی اوصاف مین والا سب سے ہی خوشتر
واصف ہے خدا محمدؐ کا رتبہ ہے بڑا محمدؐ کا
جبرئیل سا بہتر دربان تھا سلطان دو عالم کی در کا اب غور سے دیکھو یار وذرا ہے رتبہ کیا محمدؐ کا

دوہرا

قرآن مین خود اونکی مدحت کرتا ہے اللہ اونکا ثانی ہے نا ہوگا دنیا مین واللہ

واصف ہے خدا احمد کا — رتبہ ہے بڑا محمد کا

وہ شمع ہیں میں پروانہ وہ حافظ ہیں میں دیوانہ — میں عاشق ہوں میں شیدا ہوں اور میں ہوں گدا محمد کا

دوہرا

احمد احمد کر کر دیکھو مرجاؤں گا میں — وہ دن ہوگا کون تمہارا در پاؤنگا میں

ہے دل تو فدا محمد کا — رتبہ ہے بڑا محمد کا

ہی دلمیں میرے امید یہی کہ آگے مزار پاک پہ میں — آواز بلند سی خوب پڑھوں خوش ہو یہ قصیدہ محمد کا

دوہرا

اتنی حافظ کے ہے دل میں یا اللہ امید — اپنی دکھلادیں وہ جلدی اس بیکس کو دید

ہے عشق لگا محمد کا — رتبہ ہے بڑا محمد کا

قصیدہ عبد

مدفن کو زمین طیبہ کی دلوائے خدایا — گر روضۂ اقدس مجھے دِکھلائے خدایا

ہرگز نہ کروں روضۂ رضوان کی میں خواہش — صحرائے مدینہ میں جو پھروائے خدایا

خوشتر ہے مجھے کوئے نبیؐ خلد بریں سے — جنت نہ ملے وہ مجھے مل جائے خدایا

جنت کی نہ خواہش کبھی پھر تجھسے کروں میں — جیتے جی مدینے میں جو پہنچائے خدایا

جاروب کشی پنجۂ مژگان سے کروں میں — بس خواہش دل یہ ہی سو مِل جائے خدایا

بستان جہاں کو میں تصدق کروں اوسپر — گر نخل مدینہ نظر آ جائے خدایا

مدّاح تیرا ہی رہوں اور دوست کا تیرے — یہہ دل نہ کسی اور طرف جائے خدایا

پیاسا ہوں میں دیدار نبیؐ پاک کا تیرے — دِکھلا دے کہ یہ پیاس بھی بُجھ جائے خدایا

درسے تیرے محروم نہیں ہے کوئی سائل — اُمید یہی ہے میری بر آئے خدایا

ارمان ہے دہلیز نبیؐ پر جو پہونچ جائے — یہہ عبد اُسی در پہ گذر جائے خدایا

قصیدہ مؤلف

دلا بس تو بر نام غوث الورا	فدا ہو فدا ہو فدا ہو فدا	کسی کی ثنائے شہ غوث کب	ادا ہوا ادا ہوا ادا ہوا ادا
شہ اولیا سرور بیکسان	بجا ہو بجا ہو بجا ہو بجا	تمامی ولیوں کی افضل تھیں	بسا ہو بسا ہو بسا ہو بسا

ڪ

بتادے کوئی اونسا دیکھا ہو با
بروز جزا سایہ وہ آپ کا
مُریدون پہ شاہا کرم آپکا
سُنا ہو سُنا ہو سُنا ہو سُنا
لوا ہو لوا ہو لوا ہو لوا
ذرا ہو ذرا ہو ذرا ہو ذرا
یہ حافظ کی دل کو تمھاری سدا

مریضانِ عصیان کی یا غوث تم
کرادو عفو حق سے جو کچھ مری
مجھے اپنے کوچے مین تھوڑی سی جا
دوا ہو دوا ہو دوا ہو دوا
خطا ہو خطا ہو خطا ہو خطا
عطا ہو عطا ہو عطا ہو عطا
وِلا ہو وِلا ہو وِلا ہو وِلا

قصیدہ مؤلف

کچھ بھی ہون پر آپ کا ہون یا حبیب ۔۔ ہند مین غم کھا رہا ہون یا حبیب
اپنے کوچہ مین بلا لیجے مجھے ۔۔ مدتون سے مین جدا ہون یا حبیب
آتش فرقت سے بزمِ دہر مین ۔۔ شمع سان مین جل رہا ہون یا حبیب
آج کل سے کیا ازل کے روز سے ۔۔ آپ پر دل سے فدا ہون یا حبیب
خوش ہون جب سے رحمۃ للعالمین ۔۔ آپ کو مین نے سُنا ہون یا حبیب
بخشوانا حشر کے دن یا رسول ۔۔ مین بہت ہی پُر خطا ہون یا حبیب
خوف محشر اوٹھ گیا ہے آپ کا ۔۔ آسرا جب سے کیا ہون یا حبیب
گرچہ ہو شاہی نہ دیکھون آنکھ اوٹھا ۔۔ آپ کے در کا گدا ہون یا حبیب
مجھکو دوزخ مین نہ جانے دیجیو ۔۔ آپ کا مدحت سرا ہون یا حبیب
نارِ دوزخ کیا جلا وے گی مجھے ۔۔ امتی مین آپ کا ہون یا حبیب
مین ہون حافظ آپ ہی کی نعت کا ۔۔ خاص چاکر بن گیا ہون یا حبیب

قصیدہ بندہ

کیا فقط فخر دوسرا ہو آپ ۔۔ سیّد و صدر انبیا ہو آپ
راحتِ خلق رحمتِ عالم ۔۔ یعنے کس کس کے مدعا ہو آپ
کہتے ہین آپ ہی میرے رب ہو ۔۔ یہ نہین ہیچ تو کہیے کیا ہو آپ
مخفیت آپ سے ہوا ہے یہہ ۔۔ یا نبیؐ بسکہ باصفا ہو آپ
یہ آئینہ آپ سے نمایان ہے ۔۔ خوشنما طرفہ ماجرا ہو آپ
آپ سے عرض دل نہین چھپتے ۔۔ سچ کہو دل مین کسکے جا ہو آپ

ہم وہ کب ہین کہ آپکو سمجھین	سنتے ہین قدرت خدا ہو آپ
یا نبی عرض ہیہ اجابت ہو	کہنے سننے کو مصطفیٰ ہو آپ
ہم کو وہ درد ہے رسول اللہ	آہ جس درد کی دوا ہو آپ
ظلمت کفر سے رہائی دو	احمد نور کبریا ہو آپ
خواجۂ دوسرا خدا کے لیئے	اپنے بندے پہ مت خفا ہو آپ

قصیدۂ مؤلف

رخ پرنور سے پردے کو اٹھا دو صاحب	طالب دید ہون دیدار دکھا دو صاحب
مجھ مین اب طاقت دوری نہین باقی اے شاہ	جلد للہ مجھے پاس اپنے بلا لو صاحب
ہند سے تنگ اب آیا ہے نہایت میرا جی	اپنے کوچہ مین مجھے جائے ذرا دو صاحب
کسکے در جاؤن کہون حال دل اپنا کسکو	عاشق زار ہون اپنا ہی بنا لو صاحب
مرض عشق نے بیچین کیا ہے مجھکو	شربت دید ذرا مجھکو پلا دو صاحب
شوق دیدار مین روتی ہین یہ آنکھین شب و روز	خواب مین آؤ نہ دن رات رلاؤ صاحب
کیا کہون جیسے ہین فرقت مین تپان یہ دل و جان	ہند مین اب نہ رکھو جلد بلاؤ صاحب
اپنی مداحی مین الفت مین ثنا خوانی مین	دونون عالم کو میرے دل سے بھلا دو صاحب
اپنے حافظ کو در خاص پہ اب دیجیئے جا	دربدر اسکو نہ للہ پھراؤ صاحب

قصیدۂ وفا

یا مجھے روضۂ اقدس پہ بلاؤ صاحب	یا مجھے خواب مین شکل اپنی دکھاؤ صاحب
چہرۂ غیرت خورشید دکھاؤ صاحب	خانۂ چشم پرانوار بناؤ صاحب
سرخی رخ اسے اب اپنی دکھاؤ صاحب	رنگ رخسارۂ لالہ سے اڑاؤ صاحب
غم دوری سے نہ اب مجھکو رلاؤ صاحب	محو دیدار ہون دیدار دکھاؤ صاحب
ہے قسم عرش کی آنکھونکا کرون فرش اپنی	خانۂ بندۂ عاجز پہ جو آؤ صاحب
کعبۃ اللہ و مدینہ مجھے جلدی دکھلاؤ	دیر اس کام مین ہرگز نہ لگاؤ صاحب
ستم چرخ ستمگر سے ہون پابند الم	اس جفاکار کے ہاتھون سے چھڑاؤ صاحب

آتش ہجر نے پھونکا ہے میرا خانہ دل
وصل کے آب سے اب جلد بجھاؤ صاحب

ایک مدت سے ہون مشتاق جمالِ اقدس
جلوہ روے پرانوار دکھاؤ صاحب

انبیا کی شب معراج امامت کی ہے
پیشواے دوجہان کیون نہ کہاؤ صاحب

چشم رکھتا ہون یہی دیدہ دلکو میرے
عین الطاف سے پرنور بناؤ صاحب

عاشقِ چشم تمھارا ہون نہین اب صورتِ اشک
نظر غیر سے مجھکو نہ گراؤ صاحب

باعثِ ہجر وصال اب تو ہوا جاتا ہے
دور افتادہ کو نزدیک بلاؤ صاحب

تم سے ہے عین تمناے وفاے عاصی
جام کوثر لبِ کوثر پہ پلاؤ صاحب

قصیدہ مؤلف

مجھے بھی روضہ خیر الوری دکھا یارب
یہی ہے صبح ومسا اب میری دعا یارب

الٰہی الفتِ احمد مین رکھہ سدا مسرور
اونھین کے عشق مین اب مار اور جلا یارب

کیا جو امتِ احمد مین مجھکو تو پیدا
تو بس اونھین کا یہان اور وہان کہا یارب

تیرے حبیب جو سلطانِ دوجہان ہین خاص
تو اونکی خواب مین صورت مجھے دکھا یارب

الٰہی کوئے محمد مین رہنے کی خاطر
مجھے ذری سی کہین جاے ہو عطا یارب

الٰہی جلد مدینے مین مجھکو پہنچا دے
دیار ہند مین در در نہ اب پھرا یارب

فراقِ احمدِ مرسل مین مرہی جاؤن گا
مجھے جمالِ نبی جلد اب دکھا یارب

الٰہی ان سے جدا رکھہ نہ ایکدم مجھکو
یہی ہے تجھسے میری التجا سدا یارب

بروز حشر دے توفیق تا کہ دیوان مین
پڑھون یہہ ہو کے تیرے سامنے کھڑا یارب

ہون جس جگہہ پہ رسولِ کریم جلوہ فروز
اونھین کی خدمت عالی مین رکھہ سدا یارب

تمام بخشدے اس حافظِ نحیف کی تو
رسول پاک کی خاطر سے اب خطا یارب

قصیدہ عبد

مدینہ پاک مجھے جلد اب دکھا یارب
نہ ہجر مین مجھے صبح ومسا رلا یارب

فراق روضہ اطہر مین تا جیون چندے
مدینہ پاک مین مدفن میرا بنا یارب

رہون حیات مین جبتک جہانِ فانی مین
نبی کی نعت ہی ہردم مجھے پڑھا یارب

یہی ہے آرزو میری یہی تمنا ہے
در رسول کا خادم مجھے بنا یارب
نہ جیتے جی کبھی یاد نبی سے ہون غافل
ہمیشہ نعت کے اشعار ہی پڑھا یارب
چھوڑا کے مجھکو ہر اک غم سے دین و دنیا کے
نبی کے عشق مین ہردم ہنسا رُلا یارب
ہین انکے کاکل مشکین جو رشک عنبر و مشک
اونھین کے پیچ مین دل کو میرے پھنسا یارب
رہا مین ہند مین جب تک نہ دل کو چین ملا
عرب مین اب مجھے لیجا کے ہان بسا یارب
یہی دعا ہے تیرے عبد کی ہر اک لحظہ
مدینہ پاک مین مدفن میرا بنا یارب

قصیدہ مؤلف

مال و زر والے گئے چلکر مدینے کے قریب
کسطرح پہنچے بھلا بے زر مدینے کے قریب
کونسا وہ روز ہوگا ای میرے پروردگار
کوئے احمدؐ دیکھ لون جا کر مدینے کے قریب
گر مجھے پر دار کر دے لطف سے اپنے خدا
تو ابھی جاؤن چلا اوڑ کر مدینے کے قریب
جب تلک زندہ رہون دنیا مین ای میرے خدا
تب تلک بیٹھا رہون اڑ کر مدینے کے قریب
ہے میرے دلمین نہایت روز و شب یہ آرزو
یا الٓہی مین مرون جا کر مدینے کے قریب
واسطے اللہ کے خاطر رسول اللہ کے
کوئی پہنچا دے مجھے رہبر مدینے کے قریب
کر عنایت کی نظر یارب تو حافظ ہند سے
لے چلے اسدم اوٹھا بستر مدینے کے قریب
یا الٓہی ہے یہی حافظ کے دل مین آرزو
اس قصیدہ کو پڑھون چلکر مدینے کے قریب

قصیدہ عاجز

یا الٓہی جب کریگا تو قیامت واردات
حشر ہو میرا تمنا ہے رسول اللہ کے سات
وسدم دے شوق اپنا یا الٓہ العالمین
روز و شب رکھ دلکو تو میرے کلام اللہ کیسات
غیر کو کر دور اپنے فضل سے دل سے میرے
رکھ زبان میری ہمیشہ ذکر حمد اللہ کے سات
باعث اصحاب نبی کے جاؤنمین جنت منے
یا ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ اللہ کے سات
مین چرن بردار جاؤن حشر مین اللہ کے
وہ شہید کربلا اور فی سبیل اللہ کے سات
آل و اصحابِ محمدؐ سے میری ہے عرض یہہ
روح قالب سے نکل کر جاوے الا اللہ کے سات
برکت و عصمت شرافت حضرت زہرا بتولؓ
نام کرتا ہونمین انکا ورد بسم اللہ کے سات

کیون نہوا اسباب میرا حاصلات بے سبب
اب تو بیٹھا ہون توکل کرکے مین اللہ کے سات

عاجزا تجھکو وسیلہ ہے محی الدینؓ کا
جان میری جاوے خوش وقتی سی ہُوَاللہ کی سات

قصیدۂ مؤلف

رسول خدا کی ہے ہمپر نہایت
عنایت عنایت عنایت عنایت

بھروسا ہے ہمکو کرینگے یہ محشر
شفاعت شفاعت شفاعت شفاعت

ہمین خوف کیا ہے اگر آپ کی ہے
حمایت حمایت حمایت حمایت

ہوا دین روشن ہوئی آپ کی جب
ولادت ولادت ولادت ولادت

ہے کی ختم رحمت سے ہمپر خدانے
رسالت رسالت رسالت رسالت

تمھارے سوا کسکی ایسی ہے رب سے
بشارت بشارت بشارت بشارت

عطا کی تمھین حق تعالےٰ نے اپنی
خلافت خلافت خلافت خلافت

سبھی گمرہون کو ملی تم سے راہِ
ہدایت ہدایت ہدایت ہدایت

ہے کل کی تمھین کو خدا کی طرف سے
وکالت وکالت وکالت وکالت

کسے آپ سے بڑھ کے ہے یا محمد
جلالت جلالت جلالت جلالت

تمھین حق نے بخشی ہے سب مرسلونکی
امامت امامت امامت امامت

رہے لطف حافظ یہ جب ہو وے برپا
قیامت قیامت قیامت قیامت

قصیدۂ عبد

زاہدو تمکو مبارک ہو فضائے جنت
ہے مدینہ کا مجھے شوق بجائے جنت

نہ مدینے کے سوا آنکھ اُٹھاکر دیکھون
شب کو سو بار اگر خواب مین آئے جنت

عاشقون کے لئے محبوب کا کوچہ ہی خوش
دہیان مین انکے کہو کسطرح آئے جنت

احمدِ پاک کا عاشق ہون کرون کیا لیکر
مجھکو خوش جائے مدینہ ہی نہ جائے جنت

کوچۂ احمدِ مختار سے نکلون نہ کبھی
اپنی زیبائی اگر لاکھ دکھائے جنت

واعظو عاشق طیبہ ہون کبھی رُخ نہ کرون
اپنی توصیف اگر آپ سُنائے جنت

خواہش خلد برین مجھکو نہو وے ہرگز
لاکھ خوشبو مجھے گرلا کے سُنگھائے جنت

زاہد و مجھکو بنایا ہے مدینے کے لئے
حق نے تمکو کیا پیدا ہے برائے جنت

عبدؔ ہونگا مین نبیؐ کا ہی مدینہ مجھے خوش
جاؤن ہرگز نہ اگر لینے کو آئے جنت

قصیدۂ مؤلف

زاہد و مین نہین بیتاب برائے جنت
کچھ مدینے سے نہین خوب فضائے جنت

عاشقون کے لئے احمدؐ کے مدینہ بس ہے
کچھ نہین دل کو ہے مرغوب ہوائے جنت

مین نجاؤن گا نجاؤن گا مدینے سے کبھی
اپنی زیبائی جو خود آکے دکھائے جنت

کچھ نہین زاہد و طیبہ کے سوا مجھکو عزیز
تمکو اللہ مبارک کرے جائے جنت

درِ احمدؐ کو کبھی چھوڑ نہ جاؤن ہرگز
بھیج رضوان کو اگر آپ بلائے جنت

گر کہے کوئی مدینہ سے ہے جنت بہتر
مین نمانون گا کبھی وصف و ثنائے جنت

دل پرُغم مین محبت ہی مدینے کی بھری
مجھکو ہرگز نہین مرغوب ہوائے جنت

مجھکو صحرائے مدینہ ہے نہایت مرغوب
ہے مدینہ مجھے خوشتر نہین جائے جنت

دل کو بھایا مرے حافظ ہی مدینے کا دیار
روبرو کیا ہے مدینے کے بہائے جنت

قصیدۂ عبد

روضہ جو نبیؐ کا مجھے دکھلائے گی قسمت
سمجھون گا کہ ہان خلد مین پہنچائیگی قسمت

قسمت جو مدینہ مجھے دکھلائے تو سمجھون
ہان بختِ سکندر سے بھی بڑھ جائیگی قسمت

قسمت نے جو مدّاحِ محمدؐ ہے بنایا
امید ہے جنت مجھے دلوائیگی قسمت

صد شکر قیامت مین خدا پاک کے آگے
مدّاحِ محمدؐ مجھے کہلائے گی قسمت

خوشدل ہون کہ ہون امت عاصی مین نبیؐ کی
احمدؐ کی شفاعت مجھے کروائیگی قسمت

ہیگی مجھے امید کہ دیدار نبیؐ سے
دنیا مین مشرف بھی یہ کروائیگی قسمت

امید یہی ہے کہ مدینہ سے بنے مدفن
یہ آرزو اللہ سے دلوائیگی قسمت

اللہ کی درگاہ سے سائل نہین محروم
محروم کبھی مجھکو نہ کروائے گی قسمت

دنیا مین جو محروم رہا عبدؔ یقین رکھ
دیدار نبیؐ قبر مین دکھلائے گی قسمت

قصیدۂ مؤلف

نہ دیکھی ہو گر اسم اعظم کی صورت ‌ ‌ تو وہ دیکھ لے غوث اعظم کی صورت
تھا فیض اونکے دم مین دمِ عیسوی کا ‌ ‌ عجب کچھ تھی محبوب اکرم کی صورت
جو نقشہ تھا روئے حیات النبی کا ‌ ‌ اسی طور تھی قطب عالم کی صورت
ہمین کام زر سے نہ دولت سے مطلب ‌ ‌ ہمین بس ہے غوث مکرم کی صورت
کرون جان اپنی مین اون پر تصدق ‌ ‌ نظر آئے گر غوث اعظم کی صورت
مین ہون تشنہ لب شربت وصل ہی کا ‌ ‌ کرون دیکھ کیا آبِ زمزم کی صورت
دکھا دے دکھا دے الٰہی الٰہی ‌ ‌ ہمین اپنے محبوب اکرم کی صورت
ہوا ہے غمِ پیر مین حال ایسا ‌ ‌ کہ ہے آب و خور در نظر سم کی صورت
مریدو نمین اونکے جو داخل ہے حافظ ‌ ‌ نہ دیکھے گا محشر مین وہ غم کی صورت

قصیدہ مؤلف

برنام تو مدام درود و سلام ہست ‌ ‌ از نعت تو زعطر معطر مشام ہست
از باعثِ تو ارض و سما ساختہ خدا ‌ ‌ لولاک در ثنائے تو نازل کلام ہست
در وصفِ ذاتِ پاک تو قرآن آمدہ ‌ ‌ از انبیا کہ مثل تو عالی مقام ہست
جن و بشر چہ ارض و سما بہر تست خلق ‌ ‌ غلمان و حور بر ہمہ دار السلام ہست
سردار مرسلان توئی ختم انبیا توئی ‌ ‌ مشہور نام پاک تو در خاص و عام ہست
در ہجر تو قرار ندارد دلم شبہا ‌ ‌ از یاد تو حرام منامِ منام ہست
در فرقتِ تو لمحۂ مارا شکیب نیست ‌ ‌ شوقِ زیارتِ تو مرا صبح و شام ہست
غم دیدۂ تو ہستم و حالم چنان شدہ ‌ ‌ دل بیقرار باشد و راحت حرام ہست
غم میخورد ز بخت زبون وائے الغیاث ‌ ‌ از مدتے بہند فتادہ غلام ہست
برحالِ ما ز لطف شود یک نگاہ تو ‌ ‌ این آرزوئے صبح و مسا بل مدام ہست
مدح تو خود خدا بکلامِ مجید کرد ‌ ‌ حافظ بجان و دل زغلامِ غلام ہست

قصیدہ وفا

رخسار حبیبؐ لاجواب است ‌ ‌ غیرت دہِ ماہ و آفتاب است

بر روئے مطہرِ محمد — قربان ز ہزار جان گلاب است
از ہجر تو سرورِ دو عالم — چون زلف دلم بپیچ و تاب است
دندانِ جنابِ مصطفےٰ دید — گوہر ز خجالت آب آب است
این مصرع ابروِ تو شاہا — از نسخۂ حسن انتخاب است
شد تازہ دماغ جان ز بویش — گیسوئے نبیؐ چو مشک ناب است
مارا ز درِ کرم مکن دور — خلق از کرمِ تو فیضیاب است
از روضۂ تو جدا چو گشتم — ہر دم دلِ من باضطراب است
دادی نہ شرابِ وصل مارا — از آتشِ ہجر دل کباب است
تنگ آمدہ ام ز فکر دنیا — بر جانِ حزینِ من عذاب است
الطاف بکن شفیع عالم — احوال وفا بسا خراب است

قصیدۂ عبد

گر مدینے کے سوا حق مجھے دلوائے بہشت — مین کہون ہائے مدینہ نہ کہون ہائے بہشت
طالب باغ مدینہ ہون جنابِ زاہد — اسلئے دلکو نہین ہی میرے پروائے بہشت
مدح خوان ہو نہین نبیؐ پاک کا دلسے شب و روز — کیا عجب ہی کہ مجھے مرتے ہی ملجائے بہشت
ہو نہین شیدائے مدینہ ہے یہ ارمان مرا — دے خدا مجھکو مدینہ نہین دلوائے بہشت
آرزو ہے کہ شہِ دین کی زیارت ہو نصیب — ہو نہین شیدائے نبیؐ کچھ نہین شیدائے بہشت
ہے مدینہ جو مجھے خلد برین سے خوشتر — بس ہے پروائے مدینہ نہین پروائے بہشت
ہے کبھی دل مین مدینہ کی محبت میرے — کسطرح دھیان مین یارو میرے پھر آئے بہشت
سر مین سودائے مدینہ ہے الٰہی ہو قبول — رہے سودائے مدینہ نہو سودائے بہشت
عبدِ احمد ہون اوٹھا آنکھ نہ دیکھون ہرگز — پاس میرے کبھی سو بار جو آجائے بہشت

قصیدہ مؤلف

ہم مجرم در پر آئے ہین او شافع عصیانی ہوت — جز بار گنہ نہین لائے کچھ او مولا کے دل جانی [illegible] ہوت
جو کرنے کا تھا وہ نہ کئے یون عمر کو خالی کھویا کئے — اب کوئی وسیلہ ہمکو نہین جز آپکے او درمانی ہوت

ہر جزو کل کا خالق نے پاشاہ تمھین مختار کیا — ہم سب کو بچاؤ دوزخ سے او امت کی سلطانی ہوت
ہم مفلس ہین ہم بے زر ہین جز بار گنہ کچھ پاس نہین — اب جاوین کہان چھوڑ آپکو ہم او بے زر کی سامانی ہوت
کونین کی تمکو شاہی ہے یہ عزت تم نے پائی ہے — ہر جا یہی نغمہ سرائی ہے ای دو جگ کی سلطانی ہوت
ہر چند تھے موسیٰ اور عیسیٰ اللہ کے نبی مرغوب سبھی — پر کہتے تھے وہ ہان آپکو بھی ہین یکتا اور لاثانی ہوت
حافظ کی یہی ہر دم ہے دعا جب برپا ہو دن محشر کا — تب اوسکو نہو نے دو رسوا او محبوب سبحانی ہوت

قصیدہ بندہ

دردی بنکر آئے ہین او دردی کے درمانی ہوت — بے سامان آئے ہین مفلس او مفلس کے سامانی ہوت
پونجی سب جو کچھ رکھتے تھے وہ سب کھوئی ہین غفلت مین — اب دامان پھیلائے ہین ہم اونکو نکے سلطانی ہوت
آنحضرت کی طالب ہو کر ہستی تک نابودی سے — اپنے کو پہنچائے ہین ہم او مطلوب سبحانی ہوت
آنحضرتؐ کو حب ہو جس سے حق رکھتا حب اوس سے بھی ہے — ایسا کچھ سن پائے ہین او محبوب ربانی ہوت
حضرت کی ہو رغبت جسپر حق کی بھی رغبت ہو اوسپر — نعلون سے شرمائے ہین او مرغوب رحمانی ہوت
نوری ناری آنحضرتؐ کے فیض و عطا سے ہین ممنون — مائی کے کہلائے ہین ہم بے فیض و احسانی ہوت
عیسیٰؑ روح اللہ ہین شاید عصیان کی بیماری سے — از بسکہ آپہی گھبرائے ہین او دردِ عصیانی ہوت
اوس عالم کے رہنے والے بس مہمانی کی دھوکے سے — یہان آکر کے غم کھائے ہین او خالق کے مہمانی ہوت
گنہ کا جب سے دفتر ٹھہرا تب سے اپنے نامون مین — کیا کیا کچھ لکھوائے ہین ہم اور راز پنہانی ہوت
ظاہر کچھ ہو باطن کچھ ہو کیا ہم سمجھین حضرتؐ کو — آخر کچھ ٹھیرائے ہم او بندون کے ایمانی ہوت
خواجہ خواجہ ہین کہتے مسکین بندے دیوڑھی پر — دردی بنکر آئے ہین او دردی کے درمانی ہوت

قصیدہ عبد

نہین ہے عاشقِ احمدؐ کو خواہش جنت — نہین کو زاہد و ہووے گی خواہش جنت
ہے مجھکو دشت مدینہ کی اسقدر خواہش — کہ اسکو چھوڑ کرون مین نہ خواہش جنت
ہے دل مین شوق مدینہ نبی کی الفت سے — کسیکو ہوگی نہین مجھکو خواہش جنت
نبی کے نام پہ صدقے کرونمین دل او جان — اونھین کی ہے مجھے خواہش خواہش جنت
نبی کے عشق نے جب سے کیا ہے دل مین جا — اونھین کی یاد ہے باقی نہ خواہش جنت

ہوا ہون پی کے سُئے عشق احمدی کو مست
کسی بھی مست کو ہوتی ہے خواہشِ جنت

نہ مجھکو واعظو دلواؤ خواہشِ جنت
مدینہ ہے مجھے کافی نہ خواہشِ جنت

آلٰہی کر تو مدینے مین عبد کو مدفون
ہے آرزوئے مدینہ نہ خواہشِ جنت

قصیدۂ مؤلف

چلو جو دین نبیؐ پر تو مین بھی یار حدیث
سناؤن پڑھ کے تمھین ایک کیا ہزار حدیث

سُناؤن آپ کو لاکھون فضیلت احمدؐ
بنو جو سُنکے دل وجان سے دیندار حدیث

ادب سے بیٹھو سنو مل کے ہمدمو باہم
جہان پہ ہووے اگر ذکر ایکبار حدیث

رسُولِ پاک سا پیدا ہوا نہ ہووے گا
یقین نہو تو سُناؤن مین بیشمار حدیث

قبول کرتے ہین کب منکران دین جو ہین
سنین بھی ہم سے اگر آ کے لاکھ بار حدیث

درود دل سے پڑھو راہ کفر کی چھوڑو
قبول کر لو جو عالم کہے پکار حدیث

ہر ایک عالم و فاضل کو بھی یہ لازم ہے
سناوین جاہل و نادان کو بار بار حدیث

خدا کے فضل سے شاید وہ راہ راست پہ آئین
دلون مین اونکے جو ہو جاوے استوار حدیث

جو اہلِ دل ہین وہ سنتے ہین جان اور دل سے
جو سنگدل ہین نہین سنتے زینہار حدیث

اصُول حدیث کو علمائے غیر مذہب توڑ
عقل سے اپنی بناتے ہین نابکار حدیث

آلٰہی اونکی محبت سے دور رکھہ ہمکو
دروغ کہتے ہین ہر جا جو بدشعار حدیث

عزیز وچاہو اگر دوستیِ پیمبرؐ کی
کرو نہ دشمنِ احمدؐ کی اختیار حدیث

کرو اسی پہ عمل حافظِ نحیف مدام
جو ہوا ائمۂ اربع سے اشتہار حدیث

قصیدۂ وفا

دیکھا نہ ماہِ روئے پُر انوار الغیاث
دل چاک ہجر مین ہی کتان وار الغیاث

کعبہ گئے نہ روضۂ حضرتؐ نظر پڑا
نکلی نہ آرزوئے دل زار الغیاث

اب اسکو آب وصل سے سیراب کیجئے
مرتا ہے لو یہ تشنۂ دیدار الغیاث

ہجر رخ رسول مین مین عمر بھر رہا
نالان برنگ بلبل گلزار الغیاث

للہ اب مدینے مین جلدی بلا لیجئے
کب تک کرون مین یا شہ ابرار الغیاث

یا شاہ اب حضوری اقدس نصیب ہو ہوتی ہے زندگی میری بیکار الغیاث
ہو مرہم وصال عنایت کہ صبح و شام کرتا ہے یہ وفا سے دل افگار الغیاث

قصیدۂ عبد

ہمکو دکھائیے آپ نہ دیدار الغیاث کب تک ندید و ہم رہین سرکار الغیاث
سن لو شتاب یا شہِ ابرار الغیاث کرتے ہین ہر گھڑی یہہ گنہگار الغیاث
عشق نبی مین دل ہوا بیمار الغیاث تا چند یہہ پھرا کرے ناچار الغیاث
کیونکر کہون ہے نعت نویسی کا حوصلہ پر دل کو تاب ہے نہین زنہار الغیاث
مداح آپ کا ہون رہون ہند مین پڑا کہتا ہوا کہ صاحب اسرار الغیاث
بلوا لو اب مدینۂ اطہر مین یا رسول مدت سے کر رہا ہے یہہ ناچار الغیاث
کب تک رہو نہین ماہی بے آب سا تپان دکھلا دو اپنا اب اسے دیدار الغیاث
غفلت مین اب نچھوڑو مجھے رہنمائے دین کر دو نگاہِ لطف سے ہشیار الغیاث
ہے عرض یہہ ہی خدمت عالی مین یا جناب مقبول ہون یہہ عبد کے اشعار الغیاث

قصیدۂ مولف

کون حق سے ملا شبِ معراج جز محمد بھلا شبِ معراج
کون کہتا حجاب تھا اون مین وہ کہان تھے جدا شبِ معراج
ایک ہی پل مین آپ جا پہنچے یا رسولِ خدا شبِ معراج
ہو گیا حق کی ذات سے حاصل آپ کا مدعا شبِ معراج
آپ نے لامکان کی جا کے حضور سیر کی جا بجا شبِ معراج
جو جو امت کی حق سے خواہش تھی ہو گئی وہ عطا شبِ معراج
کیا ہی رتبہ ہے آپ کا واللہ آپ سے رب ملا شبِ معراج
عرش سے فرش تک یہی غل تھا یا نبی مرحبا شبِ معراج
تھے کھلے بابِ رحمتِ باری تھا یہہ فضلِ خدا شبِ معراج
ہو گیا آپ کا خدا کی قسم مرأتِ دلِ صفا شبِ معراج

کنہ خالق سے ہو گئے ماہر
اے شہ دوسرا شب معراج

ہیگی کس کو بھلا خبر حافظ
سے تھے جہان مصطفےٰ شب معراج

قصیدہ مؤلف

اپنا مجھے دکھا دو شہ دین جمال آج
مجھ بے نوا کا تم سے یہی ہے سوال آج

مدت سے ہجر مین ہون تمھارے ملول آہ
کیجے وصال سے مجھے شاہا نہال آج

روضہ کی دیکھنے کی جو ہے دل کو آرزو
ہر ایک لمحہ ہو گیا ہے مثل سال آج

مجھکو دکھا دو اپنا کسی طور سے جمال
دل سے لگائے بیٹھا ہون اپنا خیال آج

کسطرح آوے طالب دیدار کو قرار
اللہ گر نہ کردے تمھارا وصال آج

بیہوش ہو رہا ہون پریشان حال ہون
مرتا ہون یا حبیب مجھے لو سنبھال آج

ای زاہدو تمھین کو مبارک بہشت ہو
مجھکو مدینہ رب کرے فرخندہ فال آج

اس شعر کے صلہ مین مدینہ مجھے ملے
درکار ہے نہ شاہی نہ شال و دوشال آج

کیونکر ثنا ہو حافظ مسکین سے رقم
میری زبان ہے آپکی مدحت مین لال آج

قصیدہ مؤلف

اتنی دولت بھی نہیں رکھتے ہین بے زر محتاج
سر سے کو چہین تیرے آدین جو چلکر محتاج

تم وہ سردار ہوا ے اشرف مخلوق کہ ہان
آپکے در کے ہزارون ہین سکندر محتاج

ہمکو مدفن کے لئے جائے مدینہ مین ملے
نہ پھرین جنت و فردوس کے بنکر محتاج

وہ توانگر تمھین اللہ تعالےٰ نے کیا
یا نبیؐ آپکے لاکھون ہین توانگر محتاج

کچھ نہیں جن و ملک حور و بشر پر موقوف
جز و کل آپکے در کے ہین سراسر محتاج

آپکے در کی غلامی مجھے حاصل ہووے
نہیں افسر کا ہون ای صاحب افسر محتاج

نہ کوئی آپ کا ثانی ہے نہو گا نہ ہوا
یا نبیؐ آپ کے ہین سارے پیمبر محتاج

اپنے کوچہ مین بلا کر اسے کر دیجے غنی
پھر نہ پاوے نہ کہین ہند مین در در محتاج

اپنے حافظ کو در احمد مرسل کے سوا
غیر کا کر نہ کبھی خالق اکبر محتاج

قصیدہ عبد

ہو نہ محمد پہ فدا کس طرح
ہمکو بتائی سبھی ایمان کی راہ
ہمکو ہے لازم کہ کرین جان فدا
ہمکو نہ ملتی کبھی جنت کی بو
آپ کو حق نے شب معراج کو
دیکھو تو کیا مرتبہ ہے دوستو
اپنی خدائی سبھی دکھلاکے پھر
بخشش عاصی اوسے منظور تھی
اوسکی بھی بخشش جو تھی پیش نظر

آپ نے احسان کیا کسطرح
لاکے یہہ قرآن دیا کسطرح
آگ سے رکھا ہے بچا کسطرح
آپ نے داخل ہے کیا کسطرح
عرش پہ بلوا ہی لیا کسطرح
حق نے حبیب اپنا کیا کسطرح
آپ کو مختار کیا کسطرح
عہدہ شفاعت کا دیا کسطرح
عبد کو مدّاح کیا کسطرح

قصیدۂ مولف

یارون کے سدا ہاتھ مین ہے یار کی تسبیح
ہاتھو نمین پھراتے ہین سدا شوق سے عاشق
اسطرح سے بھایا ہی ہمین ذکر کہ ہر حال
ہم ذکر کیا کرتے ہین کلمہ کا بصد شوق
ہے نام خدا صبح و مسا اپنی زبان پر
تسبیح کو رکھتا ہو نمین سُو جانسے مرغوب
بے خوف نہ کیون دل ہو میرا حشر سے یارو
کیا دل کو خوش آیا ہی میرے پڑہنا اب اوسکا
شیطان کے بہکانیکا کیا خوف ہی حافظ

پڑہتے ہین بدل احمد مختار کی تسبیح
پڑہ پڑہ کے درودون کو گہربار کی تسبیح
کرتے ہین بجان سیدِ ابرار کی تسبیح
سو جان سے پھراکر دُرِ شہوار کی تسبیح
کیا خوب ملی ذکر کی اذکار کی تسبیح
ہاتھہ آئی ہے جبسے میرے سرکار کی تسبیح
کافی ہے مجھے احمدِ مختار کی تسبیح
کرتا ہون سدا اب تو اسی یار کی تسبیح
رہتی ہے سدا ہاتھہ مین اذکار کی تسبیح

قصیدۂ مولف

ہاتھہ مین رکھتے ہو گر اپنے دعا کی تسبیح
مرضی حق جو ہو منظور تو پڑہ پڑہکے درود
بعد ہر فرض و تہجد کے پھراتے جاؤ

پھیرتے روز رہو نام خدا کی تسبیح
پھیرتے صدق سے محبوب خدا کی تسبیح
ہر گھڑی اور ہر اک آن رہا کی تسبیح

سورۂ اخلاص و مزمل مدثر کی مدام
سورۂ نور کی والشمس ضحیٰ کی تسبیح

بندۂ حق ہو اگر تم تو نصیحت مانو
ہاتھ مین رکھو شب و روز دعا کی تسبیح

کیونہ خوش اوس سے رہین کہیئے خدا اور رسول
ہاتھ مین جسکے رہے ذکر خدا کی تسبیح

دانہ دانہ پہ پڑھا کیجیے کلمہ ہر دم
یہی کافی ہے قیامت مین دعا کی تسبیح

پلہ نیکی کا گران حشر مین ہو جاوے گا
دل سے پھیرو گے اگر صلِ علیٰ کی تسبیح

مان لو حافظِ کمتر کی نصیحت یارو
پھیرتے روز رہو نام خدا کی تسبیح

قصیدۂ عبد

بہت ہی عشق نبی نے مجھے کیا گستاخ
نہ مین ادب سے نبی کے کبھی ہوا گستاخ

کسی کے آگے اگر مین ہوا ہوا گستاخ
نبی کے سامنے کیونکر ہون بھلا گستاخ

ادب سے پائے مبارک پہ رخ ملا جبریلؑ
جگانے کے لئے کب آپکے ہوا گستاخ

نبی کے حکم سے جب منھ پھرا پھرا ابوجہل
تو کیسے حال سے دیکھو موا موا گستاخ

ہزار بار مجھے بے قرار دل نے کیا
پہ مین قدم نہ بڑھا کر کبھی ہوا گستاخ

الٰہی میری دعا ہے یہ تجھ سے صبح و مسا
کہ مجھکو اب نہ پھرا دربدر بنا گستاخ

مجھے مدینۂ اطہر مین جانے دے یارب
ہزار بار کیا عرض اور ہوا گستاخ

تیری جناب سے کہہ مجھکو کون ہے محروم
گناہ گرچہ ہزارون کیا ہوا گستاخ

تو اسکے جرم و خطا بخش اور گستاخی
بحرمت شہ دین عبد گر ہوا گستاخ

قصیدۂ مؤلف

الٰہی بتا جلد کوئے محمد
بہت دل کو ہے آرزوئے محمد

الٰہی وہ دن کون ہوگا کہ خوش ہو
چلون گا مکان سے مین سوئے محمد

الٰہی دعا تجھ سے یہہ ہیگی میری
دکھا مجھکو یکبار روئے محمد

نہین مشک و عنبر خوش آتا ہی مجھکو
بسی مغز مین میرے بوئے محمد

ہے واللیل وصفِ مبارک مقرر
عزیز و ہر اک ایک موئے محمد

شہد سے ہی میٹھا مٹھائی تو شیرین
کلام و سخن گفتگوئے محمد

کہان انبیا اون کا رتبہ ہے کہئے
کہان کہئے ہے آبروئے محمدؐ

تمھین کیا خبر حال خیرالوری کی
خدا جانتا جو ہے خوئے محمدؐ

شب و روز ہر لمحہ ہر لحظہ حافظ
سدا دل کو ہے آرزوئے محمدؐ

قصیدۂ بندہ

الٰہی ز لطف و عطائے محمدؐ
ہمین بھی دکھادے لقائے محمدؐ

اگر لاکھ جان ہون تو دل چاہتا ہے
کہ اک اک کو کیجے فدائے محمدؐ

گنہ کرنے والون کو بخشانے والا
نہین اور کوئی سوائے محمدؐ

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
یہہ سب کچھ ہوا ہے برائے محمدؐ

قسم ہے کہ آدم کا قالب نہ بنتا
نہ ملتی اگر خاک پائے محمدؐ

نہ ہوتی کبھی عرش کو ایسی عزت
نہ ہوتا اگر متکائے محمدؐ

نبوت سے واقف نہوتے نبی سب
نہ ہوتے اگر نام پائے محمدؐ

پڑا مرغ ایمان عدم مین ہی رہتا
نہ اوڑتا اگر در ہوائے محمدؐ

اگر ہو مقابل تو اپنے کو دیکھے
نہ ہو آئینہ رونمائے محمدؐ

ثنا اونکی اللہ نے خود کیا ہے
یہہ ادنی سی ہے اک ثنائے محمدؐ

وہ ہین خواجۂ ہر دو عالم مین بندہ
ادا مجھ سے کیا ہو ثنائے محمدؐ

قصیدۂ عبد

سونگھا یارب مجھے بوئے محمدؐ
دکھادے مجھکو اب کوئے محمدؐ

تمنا ہے یہی مجھکو شب و روز
کشان یہہ دل رہے سوئے محمدؐ

نہ ہووے ماہ اوس رو کے مقابل
کہان وہ اور کہان روئے محمدؐ

میرا کیا منہہ ہے جو مین نعت لکھون
خدا جب ہو ثنا گوئے محمدؐ

گنہگارون کو بیشک حق سے بخشائین
نہین شک اسمین ہے خوئے محمدؐ

الٰہی شکر ہے صد شکر تیرا
کیا مجھکو ثنا گوئے محمدؐ

نہین ہے مشک و عنبر کی حقیقت
جو ہے خوشبوئے گیسوئے محمدؐ

بیقین ہر شئے سے ہے رتبے مین فایق — خدا کے پاس ہر موئے محمد
گنہ اس عبد کے دے بخش یارب — برائے ذات نیکوئے محمد

قصیدہ سنی

نگین عرش خدا احمد فقلت صلِ علی محمد — فقلت صلِ علی محمد فقلت صلِ علی محمد
شہ مکرم نبی اعظم ظہیر آدم امین عالم — امام ہر دو سرا محمد فقلت صلِ علی محمد
ظہور قدرت شفیع امت نزول رحمت قبول عزت — حبیب صلِ علی محمد فقلت صلِ علی محمد
حبیب رحمان رسول سبحان قبول یزدان سخی دوران — کریم و بحر عطا محمد فقلت صلِ علی محمد
شہ معلی جناب والا امیر بطحی جناب اعلی — جناب روشن لقا محمد فقلت صلِ علی محمد
شہ شفاعت مہ کرامت بصد عنایت بہ ذی جلالت — نمود را اصفیا محمد فقلت صلِ علی محمد
نبی اکبر رسول اطہر جمیع برتر بہ خلق اظہر — جمیع حاجت روا محمد فقلت صلِ علی محمد
شفیق و اشفق بزرگ الحق نعیم مطلق کریم برحق — امام فخر و عطا محمد فقلت صلِ علی محمد
ظہیر دوران خطیر ارمان کبیر انسان امیر رحمان — غفور ذنب و خطا محمد فقلت صلِ علی محمد
ثنائے احمد بخلق بے حد بوصف احمد حصول مقصد — مجیب ہر یک دعا محمد فقلت صلِ علی محمد
بلند درجہ بلا شبہ او دلیل گمراہ ماندگان او — سراج بزم ہدا محمد فقلت صلِ علی محمد
کریم خلقت رحیم امت عمیم الفت عظیم عزت — مشیر رحسم خدا محمد فقلت صلِ علی محمد
خلیل سنی جلیل سنی کفیل سنی جزیل سنی — دلیل سنی بجا محمد فقلت صلِ علی محمد

قصیدہ بندہ

خدا کی شان ہے شان محمد — دو عالم باد قربان محمد
بلندی پست ہی عرش برین کی — بعزم خاکساران محمد
پہنچتے ہین جہان تک چاہتے ہین — زلطف حق غلامان محمد
ید بیضا کا مین قابل ہون لیکن — کجا پائے درخشان محمد
فدا اس سر پہ مین جو سر فدا ہو — بہ نقش پائے دربان محمد
کرون کیا سایہ عرش برین کو — ہے کافی ظل دامان محمد

یا وہ طور کے پر فلک سے چھپکے | مجھے آن روئے خندان محمد
نہین دار و کوئی جز ذاتِ باری | برائے درِ ہندانِ محمد
ہوا ثابت فقط نورِ خدا ہے | لباس جسم عریانِ محمد
حقیقت نوح کے طوفان کی تھی | شفاعت ہست طوفانِ محمد
بیا اے بندہ شو قربان خواجہ | کہ کردت مرتبہ دانِ محمد

قصیدۂ داراب جنگ

اللہ کا دربار ہے دربارِ محمد | دیکھو تو ذرا رتبۂ سرکارِ محمد
جنت سے مجھے کام نہ فردوس طلب | کس چیز کا طالب ہے طلبگارِ محمد
تاثیرِ تجلی نے کیا طور کو سرمہ | اکسیر ہوا کشتۂ دیدارِ محمد
ای ظلِ ہما اور کسی شئے پہ نظر کر | کافی ہے مجھے سایۂ دیوارِ محمد
جس روز کہ میزان مین اعمال تلین گے | دکھلا دے ہمین گرمی بازارِ محمد
دیکھا اونھین جس شخص نے اللہ کو دیکھا | یہہ آیت توحید ہے رخسارِ محمد
کی جسنے زیارت تو سعادت ہوئی حاصل | ہے ظل ہما سایۂ دیوارِ محمد
داراب جنگ اونسے یہ دعا مانگ رہا ہے | اللہ دکھا دے کہین دیدارِ محمد

قصیدۂ وفا

بھرتا ہون دم تمھارا ہر آن یا محمد | ہون جان و دل سے تمپر قربان یا محمد
کرتا ہون یہہ دعا مین ہر آن یا محمد | ہو جان کنی کی مشکل آسان یا محمد
جب تک کہ تن مین میرے ہے جان یا محمد | ہوتا رہون گا تمپر قربان یا محمد
دکھلا جمال روشن اس دل جلے کو اپنا | ہے مثل شمع سوزان ہر آن یا محمد
لبہائے پاک کی گر سرخی کو دیکھ پائے | بہ جائے خون ہو کر مرجان یا محمد
گر دیکھتا سکندر رخ با صفا تمھارا | آئینہ سا وہ ہوتا حیران یا محمد
امت کے عاصیون کی بیماری گنہ کا | جز آپ کے نہین ہے درمان یا محمد
کیا وصف ہو تمھاری ابروئے دلربا کا | سیف زبان کے کم ہین ادسان یا محمد

صدقے تمہاری خاکِ اقدام باشرف پر
ہے چرخ ہفتمین سے کیوان یا محمد

اپنا رخِ مبارک دکھلائیے مجھے اب
کعبے کے دید کا ہے ارمان یا محمد

بندون کے واسطے تو ہے رحمتِ الٰہی
ہے سب جہان پہ تیرا احسان یا محمد

عاجز و فنا پہ کیجے اپنے کرم کا سایہ
خورشیدِ حشر جب ہو تابان یا محمد

قصیدہ مسلم

کرون کس زبان سے بیانِ محمد
خدا نے بڑھائی ہے شانِ محمد

مکان کیا بتاؤن محمد کا تمکو
جو ہے لامکان وہ مکان محمد

بتائی ہمین راہ دین کی عزیزو
تصدق ہو دل ہو وہ شانِ محمد

نہین درد و غم ہر دو عالم مین اونکو
ہین رحمت سے خوش دوستانِ محمد

خدا کا کرین شکر ہم کس زبان سے
دکھایا ہمین ہے زمانِ محمد

اوٹھالو جو کچھ چاہو اے مومنو تم
ہے پُر نعمتِ دین سے خوانِ محمد

نہین نعمتِ دین کی اوسکو کمی کچھ
ہوا جو کوئی میہمانِ محمد

سدا رحمتِ حق سے وے خوش رہین گے
ازل سے جو ہین عاشقانِ محمد

سخن کیون نہ مسلم کا مقبول ہووے
کہ ہے روز و شب مدح خوانِ محمد

قصیدہ شایق

لکھون کیون کر دلا شانِ محمد
خدا خود ہے ثنا خوانِ محمد

یہہ ادنیٰ رتبہ ہے دولت سرا کا
کہ ہے جبریل دربانِ محمد

رفیع الشان ہے وہ فخرِ آدم
ہے فوق العرش ایوانِ محمد

کہا جو وصف مین لولاک اوسکے
یہہ مجمل ہے بیانِ شانِ محمد

ہوئے جو کام عیسیٰ سے نمایان
وہ کرتے تھے غلامانِ محمد

جو کچھ وصفِ نبی یٰسین مین ہے
یہہ روے وصف ہے شانِ محمد

جنابِ حق سے نازل والضحیٰ ہے
بوصفِ روئے تابانِ محمد

رخِ انور تو ہے ماہِ دوہفتہ
مہِ نو ہے گریبانِ محمد

کہا آدمؑ نے نورِ پاک کو دیکھ — عجب کچھ شان ہے شانِ محمدؐ
نبیؑ جتنے کہ گذرے ہین جہان مین — سبھی رکھتے تھے ارمانِ محمدؐ
ملایک چرخ پر آدم زمین پر — دل و جان سے ہین قربانِ محمدؐ
ہین جتنے جزو کل عالم مین موجود — سبھی ہین زیر فرمانِ محمدؐ
نہ برسا ہو نہین ایسی کوئی جا — سحاب فیض احسانِ محمدؐ
لکھین گر لاکھ وصفِ احمدیؐ کو — نہ ہو ہرگز وہ شایانِ محمدؐ
خدا مدّاح ہے خُلقِ نبیؐ کا — بیان کس سے ہو اب شانِ محمدؐ
مہ برجِ خلافت ہین بلاشک (رضی اللہ عنہم) — ستون دین ہین یارانِ محمدؐ
گلِ شاداب گلزار شہادت — وہ ہین ہر دو دل و جانِ محمدؐ (علیہم السلام)
بروزِ حشر از بہرِ شفاعت — نہ ہم چھوڑین گے دامانِ محمدؐ
خدایا عرض ثنابق کی یہی ہے — رہون ہر دم ثناخوانِ محمدؐ

قصیدۂ مؤلف

تم ختم مرسلان ہو صلِّ علیٰ محمدؐ — سلطانِ دوجہان ہو صلِّ علیٰ محمدؐ
تم سا ہوا نہ ہوگا کوئی جہان مین پیدا — تم آخر زمان ہو صلِّ علیٰ محمدؐ
ہے شان مین تمھاری لولاک حق سے نازل — تم شاہ این و آن ہو صلِّ علیٰ محمدؐ
کس سے ثنا تمھاری تحریر ہو کے حضرت — تم رونق جہان ہو صلِّ علیٰ محمدؐ
جتنے نبیؑ ہوئے تھے پیدا زمین مین شاہا — تم اون مین ذی نشان ہو صلِّ علیٰ محمدؐ
لو اب خبر ہماری کتنا تمھین پکارین — فرماؤ تم کہان ہو صلِّ علیٰ محمدؐ
سوتے مین جاگتے مین ہر حال و ہر زمانہ مین — تم میرے وِردِ جان ہو صلِّ علیٰ محمدؐ
نارِ جحیم سے اب کیا ہمکو غم ہے شاہا — تم صاحبِ امان ہو صلِّ علیٰ محمدؐ
حافظ کی آرزو ہے تم سے یہی شہِ دین — تم مجھ پہ مہربان ہو صلِّ علیٰ محمدؐ

قصیدۂ بندہ
صلی اللہ علیہ وسلم

کس رو سے بھلا دل نہ کھنچے سوئے محمدؐ — شد روز ازل صیدِ تگاپوئے محمدؐ

جب تک نہ وہ دکھلاوین کسی کو نہ دکھے گا — ہے پیش خدا آئینۂ روئے محمدؐ
ہے روز ازل سے وہ معطر تو سبب کیا — سونگھی ہے کبھی گل نے کہین بوئے محمدؐ
گلدستۂ خوبان جہان کیون نہون زیبا — باندھا ہے اوسے حق نے زیک موئے محمدؐ
ہو داغ ورق گل کا تو ہو آبلہ شبنم — جب دیکھلے رخسارۂ پُرخوئے محمدؐ
ہو جاوے تیرا مثل کتان کیون نہ جگر چاک — اے بدر کجا سینۂ دلجوئے محمدؐ
ہے طاق حرم خلق کو اور دل کو یہہ مسجد — ہان وضع مین کچھ اور ہی ابروئے محمدؐ
اے خانۂ دل حسن پرستون کو جتا دے — زلفین یہ حسینونکی ہین یا کوئے محمدؐ
ہین حق سے گنہگارونکے خواہانِ شفاعت — پوشیدہ نہین خلق مین خوشخوئے محمدؐ
غیرون کو بھی جنت مین وہ لیجاوینگے بیشک — ہے قوّت حق قوّتِ بازوئے محمدؐ
وہ خواجۂ کونین ہین مین بندۂ مسکین — کس روسے بھلا دل نہ کھنچے سوئے محمدؐ

قصیدۂ مولّف

شفیع ہر دو سرا محمدؐ — امام و تاج الورا محمدؐ
نبیؐ بجا ہین بجا ولیکن — سبھون سے ہین گے سوا محمدؐ
تمھاری خاطر ہر ایک شئے کو — کیا ہی ظاہر خدا محمدؐ
وہ سب سے افضل ہین سب اکمل — وہ ہین حبیبِ خدا محمدؐ
ہوا ہے روشن جہان سارا — ہوئے جو رونق فزا محمدؐ
قریب اپنے مجھے بلا لو — میری یہ ہے التجا محمدؐ

خدا کے ہین وہ خدا ہی اونکا — نہین خدا سے جدا محمدؐ
سبھون نے پایا ہی فیض اونسے — ہین شاہِ جود و سخا محمدؐ
سبھون پہ روشن ہی کیا لکھونمین — عجب ہین مہرِ سخا محمدؐ
شریف ہین وہ عظیم ہین وہ — سبھو نین صلِّ علیٰ محمدؐ
مجھے ہے امید مجھکو دیجے — جمال اپنا دکھا محمدؐ
یہی ہی حافظ کی عرض تمسے — یہی ہے بس مدعا محمدؐ

قصیدۂ وفا

مہِ عید است ابروئے محمدؐ — شبِ قدر است گیسوئے محمدؐ
خجل شد مہر از روئے محمدؐ — شدہ خون مشک از موئے محمدؐ
ندارد کار از گلزار و گلشن — گدائے ساکنِ کوئے محمدؐ
فدا سازد مہ و خور را فلک گر — بہ بیند جلوۂ روئے محمدؐ
شدہ نون والقلم نازل ز خالق — دلا در وصف ابروئے محمدؐ

اگر خواہی پریشانی شود دور ۔ بکن اوصاف گیسوے محمد
دلم چون بلبل باغ ست نالان ۔ بیاد گلشن روے محمد
ہزاران رحمت وصلوٰۃ حق باد ۔ بہ زلف و بر گل روئے محمد
بگو صلوٰۃ و تسلیم و ثنا را ۔ صبا چون بگذری سوئے محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

قصیدۂ مؤلف درھمنڈون کی تنبیہ مین

اُحفُوا الشَّوارِبَ وَاَعفُوا اللُّحیٰ وَلَاتَشَبَّهُوا بِالیَهُودِ ط

مونچھین خوب پست کرو اور داڑھیونکو بڑھنے دو یہودیونکی سی صورت نہ بنو

جہان پر درھمنڈے پاؤ محمد ۔ ہدایت اونکو فرماؤ محمد
حدیثون کے مضامین کی دلون مین ۔ اونہین رغبت دلاجاؤ محمد
جو راہ حق سے منھہ موڑے ہوئے ہین ۔ اونھین اب راہ پر لاؤ محمد
بنے ہین بندۂ شیطان جو اونکی ۔ ذرا اصلاح فرماؤ محمد
نکالو ظلمت عصیان سے باہر ۔ معاون اونکے بن جاؤ محمد
رہِ باطل مین سرگردان ہین جتنے ۔ رہ حق اونکو دکھلاؤ محمد
روان ہے فیض سب ملک عرب مین ۔ دکن مین بھی کبھی آؤ محمد
کبھی تو حافظ بیکس کو اپنا ۔ جمالِ پاک دکھلاؤ محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

قصیدۂ مؤلف

تم ہو شاہِ زمن یا محمد ۔ تم ہو غنچہ دہن یا محمد
زلف واللیل ہے کیا مبارک ۔ آپ کی نسترن یا محمد
نور سے اپنے حق نے بنایا ۔ آپ کا ہے بدن یا محمد
یا نبیؐ زیر فرمان تمہارے ۔ ہے زمین و زمن یا محمد
آپ کی بوے اطہر کے آگے ۔ کیا ہے مشکِ ختن یا محمد
تم یقین تم یقین تم یقین تم ۔ ہو نبیؐ ذو المنن یا محمد
شہد سے اور مٹھائی سے میٹھا ۔ ہے تمہارا سخن یا محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

ہو شفیعِ اُمم تم مقرر — بے شک و شبہ و ظن یا محمد
حق نے قدرت سے سانچے مین ڈھالا — آپ کا گلبدن یا محمد
جرم و عصیان مین مین مبتلا ہون — ہو میرے پر امن یا محمد
عرض حافظ ہے تا مرگ مجھ پر — ہو نہ رنج و محن یا محمد

قصیدہ عبد

ہو جہان کی بہار یا احمد — زینتِ کردگار یا احمد
کر لیا تم نے حق کو ہے راضی — ایسے ہو ہوشیار یا احمد
جسکو چاہو غنی کرو پل مین — رکھتے ہو اقتدار یا احمد
چشمِ رحمت خدا ہے خود رکھتا — تم پہ لیل و نہار یا احمد
گل جنت سے بہتر و خوشتر — ہے مدینے کا خار یا احمد
ہیگی باقی یہ دل مین اب خواہش — ہو مدینے مزار یا احمد
ہند مین اب نہ چھوڑو بہرِ خدا — سُن لو میری پکار یا احمد
دوسرے سے نہین مجھے کچھ کار — ہے فقط تم سے کار یا احمد
عبد کو اپنے جلد بلوا لو — عرض ہے بار بار یا احمد

قصیدہ بندہ

۱ ای صدر عالم بیدست و بے پا کس در پہ جاوین فریاد فریاد
اسی بیکسی مین ہم دل کا مقصد کس کو سناوین فریاد فریاد
۲ طالع کے ویسے چالیکے ایسے کہلاوین کیسے فریاد فریاد
ایسے نکارے خجلت کے مارے کسکو دکھاوین فریاد فریاد
۳ باطن کے وہ کچھ ظاہر کے یہ کچھ سیرت یہ صورت افسوس افسوس
ایسے کسی سے کیا منھ چھپاوین کیا منھ بتاوین فریاد فریاد
۴ آئے ہین کیسے آکر ہین کیسے جاتے ہین کیسے صد ہائے صد ہائے
کیا لینے آئے کیا لے رہے ہین کیا لے کے جاوین فریاد فریاد

دم بھر کی فرصت برسون کی حجت پابندِ غفلت ای وا‌ے ای وا‌ے ۵
اتنے مین اپنی خواہش کے موجب کیا کیا بناوین فریاد فریاد
طاعت کو یہہ کچھ حسرت کو وہ کچھ ای شاہ کونین ہیہات ہیہات ۶
اپنے کو ایسی خدمت گری مین کس کے کہاوین فریاد فریاد
رحمت کی چادر اوڑھین نہ کیون کر عیبی سراسر تقصیر تقصیر ۷
عیبون کو اپنے کیونکر چھپاوین کیون کر بتاوین فریاد فریاد
خالق ہے ناظر حضرت ہین ماہر طاقت ہی آخر ای وائے ای وائے ۸
یہ ناتوانی یہہ اپنا بوجھا کیون کر اوٹھاوین فریاد فریاد
روزِ ازل سے کہلاوین ایسے اب ہو وین کیسے دو داد دو داد ۹
یہانکے کہاکے پھر کس کے آگے سر کو جھکاوین فریاد فریاد
خواجہ ہوئے ہو بندہ کیئے ہو اے صدر عالم ٹک غور ٹک غور ۱۰
اسی بیکسی مین ہم دل کا مقصد کسکو سناوین فریاد فریاد

قصیدۂ مؤلف

دل آپ کی ہم فرقت مین شاہا کب تک جلاوین فریاد فریاد ۱
بے زر و بے پر دار شفا تک کس طور آوین فریاد فریاد
ہم پُرخطا ہین قیدِ بلا ہین لائق سزا ہین ہیہات ہیہات ۲
اس مفلسی مین ہم حال اپنا کس کو سناوین فریاد فریاد
تم بن نہین ہے کوئی وسیلہ دونون جہانمین یا شاہ اپنا ۳
خادم تمہارے کہلاکے اب ہم کس کے کہاوین فریاد فریاد
بارِ گنہ سے اب دل ہمارا گھبرا رہا ہے اے شاہِ والا ۴
یہہ حال اپنا افسوس افسوس کسکو دکھاوین فریاد فریاد
دل آپ کا ہے دل آپ کا ہے جان آپکی ہی ہم آپکے ہین ۵
کوئی کہان ہے تم سا وسیلہ کس کو بلاوین فریاد فریاد

بیت ہے کون وہ جو دے داد تم بن ہم بیکسون کی اے شاہ والا
روروکے ہم گر لاکھون طرحسے بس غل مچاوین فریاد فریاد

بیت دنیائے دون سے دم بھر کی فرصت پاتے نہین ہین افسوس افسوس
نعت نبیؐ مین حافظ قلم ہم کیون کر چلاوین فریاد فریاد

قصیدۂ مؤلف

دوستو جانتے ہو کیا ہے درود — تحفۂ رحمت خدا ہے درود
عرش پر بھی خدا نے ہیگا لکھا — واہ کیا دُرِّ بے بہا ہے درود
اس سے افضل ہے کونسی نعمت — مومنو اپنا پیشوا ہے درود
اہل ایمان کا ہے یہ گلدستہ — ہر نبیؐ نے یہی پڑھا ہے درود
توشۂ عاقبت اسے جانو — بخدا اپنا رہنما ہے درود
قبر روشن ہو اور کشادہ ہو — اوسکی جسنے یہان پڑھا ہی درود
مغفرت کا یہی وسیلہ ہے — آسرا روز حشر کا ہے درود
نور ایمان کا خدا کی قسم — نور ہے نور کی ضیا ہے درود
رکھو ای یار ورد صبح و مسا — پر عجب عقدہ کشا ہے درود
حافظ ایمان کے لئے تجھ کو — دونون عالم مین آسرا ہے درود

قصیدۂ عبد

ہوئی ہے نعت محمد مین وہ لسان لذیذ — کہ رکھتی ہے دل و جان کو ہر ایک آن لذیذ
محمد عربی کا لکھا جو شیرین نام — زبان قلم کی ہوئی اور میرا دہان لذیذ
فقط زبان قلم اور نہ یہہ دہان میٹھا — ہوا ہی نام سے اونکے یہ سب جہان لذیذ
سوائے ذکر مطہر نہ اور ذکر سنا — مجھے ہے نام محمد کا قصہ خوان لذیذ
ہوا ہون جب سے دو لعل نبیؐ کا مین مداح — تبھی سے مجھکو لگے دوستو ہین پان لذیذ
خدا نے اونکو کیا ہے جو صاحب لولاک — نہ اونکا نام ہو کسطرح مہربان لذیذ
مجھے تو جان سے پیارا ہے کوچۂ احمد — لگے تمھین کو تو ای واعظو جنان لذیذ

جو ذکر خوان ہین مولود کے مجھے اونکا
لگے ہے ہر شکر و قند سے لحان لذیذ
جو عبد ہوئے محمدؐ کے نام شیرین کا
سوائے ذکر نبیؐ کیون ہو اسکو جان لذیذ

قصیدۂ مؤلف

بس ہے عاشق کے لئے نام نبیؐ کا تعویذ
اس سے بڑھکر نہ کوئی ہیگا فلیتا تعویذ
یون توکر چھوڑے ہین لاکھون ہی فلیتے گنڈے
اس اثر کا نہ سُنا اور نہ دیکھا تعویذ
کیا ہے مقدور جلاوے اوسے نارِ دوزخ
دلپہ جس شخص کے گنڈہ ہی یہ زیبا تعویذ
اسنے نعتِ شہِ کونین کی بتلائی راہ
دلکو واللہ میرے خوب یہہ بھایا تعویذ
مجرمون کے لئے بخشش کو کفایت ہی یہ
اس سے کوئی نظر آتا نہین اچھا تعویذ
کیا اوسے ہول قیامت سے خطر ہے یارو
نامِ احمدؐ کا ملے جسکو معلّی تعویذ
داخل خلد برین ہوگا وہ بیشک حافظ
حرز جان جسنے کیا نامِ نبیؐ کا تعویذ

مناجات مؤلف

مجھہ کو از بہرِ احمدؐ مختار
وقنا ربّنا عذاب النّار
یا الٰہی بڑا مین مجرم ہون
بخشدے اب تو ہی ہے بخشنہار
امتی ہون حبیب کا تیرے
مدح خوان بھی اونھین کا ہون غفار
بہر صدّیقؓ اور لعدل عمرؓ
اور بہ عثمانؓ و حیدرؓ کرار
واصفانِ نبیؐ مین ہون محشور
جبکہ بر پا ہو حشر کا بازار
اتنی توفیق دے بروزِ جزا
یہہ جو ہے نعت احمدؐ مختار
ہو کھڑا تیرے سامنے خوش خوش
مین سُنا دون تجھے پکار پکار
اور اوسکے صلے مین لون فردوس
آنکھہ سے دیکھون مین نہ صورتِ نار
سب ہون منظور مصطفےٰ کے لئے
یہہ جو حافظ نے ہین لکھے اشعار

قصیدۂ سنّی

شہرت گئی نبیؐ کی زمین آسمان پر
کھایا ہے داغ ماہ مبین آسمان پر
ہم اوسکے کلمہ گو ہی زمین پر فقط نہین
قایم ہے اوس کا رایتِ دین آسمان پر

تیرا ظہور باعث تکوین ہے یا رسول
تجھ سا ہوا نہ ہوگا زمین آسمان پر

تیرا شریک ثانی از شرق تا بہ غرب
ڈھونڈا بہت پہ پایا نہین آسمان پر

اشرف تھا اور گو کہ مشرف ہوا و چند
تیرے کرم سے عرش برین آسمان پر

جس جائے پر کہ روضۂ اطہر تمہارا ہے
رکھتی ہے فخر وہان کی زمین آسمان پر

فخر ملازمت سے تیرے ہو گئے سرفراز
کرتا ہے ناز روح الامین آسمان پر

خورشید وہ نہین ہے جو تابان ہے چرخ پر
ہے وہ نبیؐ کا عکس جبین آسمان پر

ہو کیون نہ تیرے دین کی تجلی زمین پر
روشن ہے تیرا دین مبین آسمان پر

خدمتگذار ہو گئے سب تیرے اہل عرش
جب ہو گیا تو صدر نشین آسمان پر

نعمت سے تیرے فیض کے ہر دم ہے سرفراز
ہے اس لیئے مسیح مکین آسمان پر

اب سنی ذکر پاک نبیؐ سے ہے تر زبان
پاوے گا باغ خلد برین آسمان پر

قصیدۂ وفا

ہر وقت درود احمدؐ مرسل پہ پڑھا کر
یہہ فرض خداوند تعالی ہے ادا کر

دن کو رخ پر نور پیمبرؐ کی ثنا کر
شب کو صفت زلف سیاہی سے لکھا کر

رکھ دل مین محبت رخ پر نور نبیؐ کی
اُس شمع پہ پروانہ صفت جانکو فدا کر

گر روشنی قبر ہے درکار زبان سے
شمع رخ پر نور پیمبرؐ کی ثنا کر

ای سرور کونین ہون مین عین الم مین
اب بہر خدا میری طرف چشم عطا کر

زاری ہے مجھے شمع صفت خوف گنہ سے
ای نور خدا بہر خدا عفو خطا کر

دیدار دکھا دیجئے یا شاہ وگرنہ
مرجائیگا مشتاق لقا اشک بہا کر

کام آئیگی یہہ نعت نبیؐ دونون جہان مین
ہر نحو سے تو اپنی زبان صرف ثنا کر

یارب یہ دعا ہے تیرے درگاہ مین ذرات
شیطان کے فریبونسے مجھے دور رکھا کر

ہر عاصی امت کو شہنشاہِ دو عالم
فردوس مین لیجائینگے دوزخسے چھڑا کر

مدت سے گرفتار غم و رنج و الم ہون
اس دام بلا سے مجھے یا شاہ رہا کر

پہنچیگا وفاؔ منزلِ مقصود کو واللہ
شرعِ شہِ لولاک کے رستے پہ چلا کر

قصیدۂ مؤلف

آتا ہے جبکہ نام نبیؐ کا زبان پر
نازل خدا کی ہوتی ہے رحمت لسان پر
اوسکے طواف کیلئے آتے ہین اہل چرخ
ہوتا ہے وصف پاک نبیؐ جس مکان پر
فردوس کے مکان کا مختار ہے وہی
بخشش ہو خاص ختم شہِ انس وجان پر
لاکھون طرحکے وصف رسول زمانکے ہین
موقوف کچھ نہین ہے میرے اس بیان پر
جسکو کمال احمدؐ مرسل پہ ہو گمان
لعنت خدا کی ہوتی ہے اس بدگمان پر
پیدا کیا ہے رب نے تمھین بار وکسلیئے
لازم ہے اوسکی بندگی پیر و جوان پر
جز مصطفےٰ کسی کی نہین میرے دل کو چاہ
ایمان ہے دل ہو جان ہمارا قرآن پر
مدّاح مصطفےٰ ہون دل جانسے مین یقین
حافظ خدا نہ کیون ہو میرے جسم وجان پر

قصیدۂ عبد

فاتحہ ملکر پڑھو سب مصطفےٰ کی روح پر
اور درودین بھیجو احمدؐ مجتبےٰ کی روح پر
پھر جو ہین صدیق اکبر مصطفےٰ کے یار غار
اور عمرؓ فاروق عادل بیریا کی روح پر
پھر جو ہینگے جان نثار مصطفےٰ اون پر پڑہو
یعنے عثمانؓ صاحب حلم وحیا کی روح پر
پھر جو بازوے نبیؐ جنکا لقب شیر خدا
یعنے وہ حضرت علیؓ خیبر کشا کی روح پر
پھر پڑہو سب مل جگر گوشہ جو ہین بنت نبیؐ
یعنے بی بی فاطمہؓ خیر النسا کی روح پر
پھر پڑہو سب مل زہر سے جو ہوئے ہینگے شہید
یعنے وہ حضرت حسنؓ صاحب رضا کی روح پر
پھر پڑہو سب مل جو ہینگے دوستو سبط نبیؐ
یعنے وہ شاہ شہید کربلا کی روح پر
حمزہؓ وعباسؓ جو حضرت کہ ہین دونون چچا
اور جناب پیر شاہ اولیا کی روح پر
پھر جو ہین سب انبیا و اولیا اور صالحین
عبد پڑہ سب امت خیر الورا کی روح پر

قصیدۂ منشی

۱ در پہ حاضر ہین جبرئیل اگر آپ کا ہیگا مشتاق داور
محفل آسمان ہے منور اُٹھو اُٹھو جناب پیمبر
۲ شمعدان آسمان پر ہے روشن عرش کا بس معلیٰ ہو دامن

۳
آج روشن چراغان ہے اختر اُٹھو اُٹھو جناب پیمبر
جلد اُٹھو حلیمہؓ کے پیارے راہ تکتے ہین قدوس سارے
آپ کے ہین طلبگار یکسر اُٹھو اُٹھو جناب پیمبر

۴
سب ستارے ہین آنکھین کشادہ تمکو ہے دیکھنے کا ارادہ
اونکو دیجے دکھا روئے انور اُٹھو اُٹھو جناب پیمبر

۵
ای نبیؐ آپکی اتہانی آپ کی آج ہے میہمانی
کیجیے پاؤن اب گہر کے باہر اُٹھو اُٹھو جناب پیمبر

۶
آجکی شب ملائک ہین بیدار آج رب ہے تمہارا طلبگار
اس طرح آپ سوتے ہو کیونکر اُٹھو اُٹھو جناب پیمبر

۷
آج جنت مین حورین ہین سب خوش آپسے آج از بس ہے رب خوش
خواب سے ٹک اٹھا دیجیے سر اُٹھو اُٹھو جناب پیمبر

۸
ہو رہا عرش پُر زیب اور زین آجکی ہو مبارک تمہین رین
مثل طاؤس ہے چرخ اخضر اُٹھو اُٹھو جناب پیمبر

۹
چاہتا آج ہے تمسے رفرف آپ کی دید سے ہو مشرف
حق بُلاتا ہے تمکو سما پر اُٹھو اُٹھو جناب پیمبر

۱۰
چرخ اول پہ گویا زحل ہے بادشاہت ہین آجکل ہے
مثل پیادہ ہے تلوار لیکر اُٹھو اُٹھو جناب پیمبر

۱۱
پانچوین آسمان کے سپاہی آپکو اون کی حاصل ہے شاہی
باندھکر صف کھڑا ہے وہ لشکر اُٹھو اُٹھو جناب پیمبر

۱۲
شمس نے نور افشان کیا ہے راستہ آپ کا تک رہا ہے
سات دریا سے آیا نکل کر اُٹھو اُٹھو جناب پیمبر

۱۳
چاند نے داغ سینے پہ کھایا دیکھنے چرخ اوّل پہ آیا
کھولے کر نا نظارا یہ منظر اُٹھو اُٹھو جناب پیمبر

بیت ۱۴ جلد چلیئے نبیؐ آپ مالک منتظر آپ کے ہین ملایک
کیا خوشی ہو رہی ہے سما پر اُٹھو اٹھو جناب پیمبرؐ

بیت ۱۵ منشیِ چرخ کو یہہ سبق ہے شوق کا پاس اوسکو ورق ہی
یاد مین آپ کی ہے معطر اُٹھو اٹھو جناب پیمبر

قصیدۂ مؤلف

یا رزاق و یا غفار یا فتاح و یا ستار
مین بندہ عاصی ہون خوار مجھکو غم سے کر دے پار

عاصی بندہ ہون تیرا تجھ بن کوئی نہین میرا
پر عاصی ہون تو تیرا ہون تو ہی بخشنہار

عرض تو کرا تنی مقبول ای رب میرے بہر رسول
گرچہ رہِ طیبہ ہے طول مجھکو پہنچا دے یکبار

اور یہ رکھتا ہون امید دیکھون مین حضرت کا دید
تا مجھکو ہو جاوے عید ای رب میرے ای دادار

اُنکے در پر پہنچا اب روضۂ اقدس دکھلا اب
اتنی حاجت بر لا اب خاطر احمدؐ کے غفار

مین گر طیبہ کو جاؤن کوئے احمدؐ کو پاؤن
ہند مین پھر نہ کبھی آؤن ای میرے مالک نہار

عمر یونہین اتنی کھویا خوابِ غفلت مین سویا
اس سے نہ دل ابتک دھویا مین شرمندہ ہون بسیار

لطف الٰہی اُس دم کر جب برپا ہووے محشر
حافظ بیکس ہے مضطر مداح شاہِ ابرار

قصیدۂ جمال

یا حضرت پیران پیر یا صاحب روشن ضمیر
کرو دستگیری دستگیر یا غوثؓ اعظم دستگیر

ہو خاص تم اللہ کے پیارے رسول اللہ کے
مقبول ہو درگاہ کے یا غوثؓ اعظم دستگیر

تقویٰ تمھاری ذات سے لینا بچا آفات سے
مجھکو نچھوڑ و ہاتھ سے یا غوثؓ اعظم دستگیر

مجھکو بھروسا ہی بڑا مین عرض کرتا ہون کھڑا
محشر مین تم لینا چھڑا یا غوثؓ اعظم دستگیر

دونون جہان کے شاہ تم ساتون فلک کے ماہ تم
حق کی دکھائے راہ تم یا غوثؓ اعظم دستگیر

یا حضرتِ غوث الورا بر لاؤ تم مقصد میرا
مین عرض کرتا ہون کھڑا یا غوثؓ اعظم دستگیر

ہو بادشہ محشر کے تم میرے اوپر کرنا کرم
رکھ دین و دنیا مین شرم یا غوثؓ اعظم دستگیر

عاصی جمال کمتر اوپر رکھنا محبت کی نظر
تم ہو شفیع روزِ حشر یا غوثؓ اعظم دستگیر

قصیدۂ عبد

شیئاً للہ یا عبدالقادر محی الدین فی القلب حاضر
جیلانی باللہ بادر المدد یا عبدالقادر

پیر میرے تم ہو کامل حق کے پیارے حق سے واصل
جز تمہارے کردو غافل المدد یا عبدالقادر

تمنے مُردون کو جلایا ناؤ ڈوبی کو ترایا
مین بھی عاجز ہو کر آیا المدد یا عبدالقادر

جلد مجکو تم بچالو غرق عصیان ہون نکالو
گرتا ہون مجکو سنبھالو المدد یا عبدالقادر

آپکا قدم ہے برتر اولیون کے چشم وسر پر
سب پیادہ تم ہو سرور المدد یا عبدالقادر

عبد ہے تمہارا خادم بس گنا ہون سے ہے نادم
آپ رکھو اسکو خرم المدد یا عبدالقادر

قصیدہ خود

تیرے سبب عالم اوپر آئی بلا اے بے نماز
فتنہ اوٹھا اندر شہر آئی بلا اے بے نماز

شامت تیری ایسی بُری راحت نہ پائی اک گھڑی
سارے گناہون سے بڑی تیری خطا اے بے نماز

جسنے تجھے بخشا جیا صورت شکل خوشتر دیا
اوسکا فرض تونے نہین کیا اک دم ادا اے بے نماز

کیون پیٹ بھر کھاتا ہی تو کیون نیند بھر سوتا ہی تو
ناحق سے شرماتا ہی تو ای بیحیا اے بے نماز

آدم سے ایک آیا گناہ حق نے غضب سے کی نگاہ
تو کیا کہے پیش اِلٰہ مجھکو بتا اے بے نماز

تجھ خوف نہین رحمان کا کیون رہوی نور ایمان کا
دیکھ حال تو شیطان کا ہانکا گیا اے بے نماز

جب پُل کے اوپر آئیگا دوزخ منے جھیلائیگا
اُسوقت مین تو پائیگا اپنا کیا اے بے نماز

جسجا کے اوپر تو بسے شیطان وہان کھیلے ہنسے
فاقہ فقر اسمین دسے برکت کجا اے بے نماز

مانا نہ تو رب کا کہا وقت فجر تو سو رہا
کھویا تو آپس کا بھلا اب مُنہ چھپا ای بے نماز

جس سو گئی تیری نظر وہان نہین کشایش کا اثر
مین یون حدیثونکے بھتر پایا لکھا اے بے نماز

ایسے گنہ مین مبتلا جس راہ مین جاوے چلا
اوس راہ مین پاوے بلا تو کیون ہوا ای بی نماز

جن اک نماز کیتا نہین تو چھ ہزار برون ستین
ڈالے اوسے دوزخ منے قہر خدا اے بے نماز

غصے سی تجھ دابے قبر آیا ہی یون اندر خبر
سُن بات میری معتبر تک دل لگا اے بے نماز

وقت فجر مین تو خجل اُٹھتا ہی چورونکی مثل
کالا ہوا تیرا اسو دل کیون ہو صفا ای بے نماز

چھوڑی نمازین ہیچ تو ضایع کیا ہی گنج تو
دیکھیگا اسکا رنج تو روز جزا اے بے نماز

شیطان بشکل آدمی تو ہے سو بی زیادہ کمی
لعنت کرے تجھپر زمین اور بد دعا اے بے نماز

وقت فجر بیدار ہو کیا سو رہا ہُشیار ہو | ایمان اب بیزار ہو تجھ سے چلا اے بے نماز
لعنت کرین ساتون فلک بیزار ہین تجھسے ملک | گردنکشی بہہ کب تلک نک سرنوا اے بے نماز
مسجد طرف تو کر گذر ہو حق سی رحمت کی نظر | دایم گذر دایم گذر خود باصفا اے بے نماز

قصیدہ عبد

گر تو چاہے حق ہو راضی شامل ہو جا در نماز | حق اوسی مین ہیگا راضی داخل ہو جا در نماز
گر تو چھوڑے کاہلی کر تجھسے ہوئے رب خفا | مت خفا کر اپنے رب کو داخل ہو جا در نماز
حق نمازی سے ہے راضی بے نماز ونسے خفا | بندگی کر رب کو خوش رکھہ داخل ہو جا در نماز
ڈر خدا سے تو ای بندے تجھکو ہے پیدا کیا | مت کہا شیطان کا سُن داخل ہو جا در نماز
مت نمازین چھوڑ کر تو ہاتھہ سے بات اپنی کھو | مت بنا دوزخمین گھر تو داخل ہو جا در نماز
مان لے میرے سخن کو بھائی جان تو جانکر | مت پشیمان حشر مین ہو داخل ہو جا در نماز
پڑھہ نمازین پنجوقتی وقت پر تو ای عزیز | جب اذان ہو جلد آکر داخل ہو جا در نماز
حق تعالی تجھکو دے گا فضل سی حور و قصور | خوب ہو کر اونسے واقف داخل ہو جا در نماز
فرض واجب اور سنّت مکروہات و مفسدات | خوب ہو کر اونسے واقف داخل ہو جا در نماز
اولیا اور انبیا سب پڑھتے آئے ہین نماز | مان دل سے امر حق کو داخل ہو جا در نماز
ہے نماز فجر آدمؑ نے پڑھی اوپر سلام | تو بھی ہے فرزند آدم داخل ہو جا در نماز
پھر نماز ظہر سُن داؤدؑ نے ہیگی پڑھی | تو بھی امر حق سمجھکر داخل ہو جا در نماز
اور سلیمانؑ نے نماز عصر کی ہیگی پڑھی | تجھ کو بھی تاکید حق ہے داخل ہو جا در نماز
اور گذاری شام کی یعقوبؑ نے ہیگی نماز | افضل و اعلا قدر ہے داخل ہو جا در نماز
اور یونسؑ نے ادا کی ہے نماز خفتنی | چھوڑ مت تو بھی خوشی سی داخل ہو جا در نماز
عبد گر تو چاہتا ہے کہ عقبیٰ کی ہو خیر | سب طرف سے دل پھرا کر داخل ہو جا در نماز

قصیدہ مؤلف

بندگی کر رب کی آ اے بے نماز | بات سُن میری ذرا اے بے نماز
ایکدن جانا ہے تجھہ کو گور مین | چھوڑ دے حرص و ہوا اے بے نماز

دولت و گھر سب یہان رہجائے گا
ہاتھ خالی جائے گا اے بے نماز

حشر مین جب تجھ سے پوچھے گا خدا
کیا کہے گا تو بتا اے بے نماز

تجھ کو کیا کیا نعمتین خالق نے دین
شکر اوس کا کر ادا اے بے نماز

جلد آ سنکر اذان مسجد مین تو
عاجزی سے سر جھکا اے بے نماز

فرض تجھ پر پنج وقتی ہے نماز
جان و دل سے کر ادا اے بے نماز

چھوڑ ہرگز تو نہ رب کی بندگی
مت خدا کو کر خفا اے بے نماز

سنتے ہی تو جلد آوازِ اذان
دوڑ کر مسجد مین آ اے بے نماز

کر نہ شیطان کی متابعت کبھی
چھوڑ دے اوسکی وِلا اے بے نماز

کس لئے پیدا کیا تجھ کو خدا
سونچ تو دل مین ذرا اے بے نماز

یہہ نصیحت مان کر اُس پر عمل
مت خطا کر مت خطا اے بے نماز

بے نمازون کو کرو تم مت سلام
ہے یہی حکمِ خدا اے بے نماز

بے نمازون کے ہے گھر کھانا منع
ہان بقولِ مصطفیٰ اے بے نماز

بے نمازون سے ہین بہتر جانور
کیا بُرا ہے تو بُرا اے بے نماز

تجھ پہ بس کرتے ہین لعنت جن و انس
اور ملائک بھی سدا اے بے نماز

چھوڑ غفلت مت جہنّم مول لے
کر تو استغفار آ اے بے نماز

اس مین تیری خیر خواہی ہے بہت
اس مین تیرا ہے بھلا اے بے نماز

کر وضو مسجد مین آ جلدی سے تو
کر نہ سستی اب ذرا اے بے نماز

تو نمازون کی فضیلت بالیقین
گوش دل سے سُن ذرا اے بے نماز

اسکے پڑہنے مین ملے روزی بخوب
غیب سے ہر دم سدا اے بے نماز

اور برکت ہووے ہر اک کار مین
منفعت پاوے بسا اے بے نماز

اور کرین عزت جہان مین سب بشر
سب کہین اسکو بھلا اے بے نماز

اسکی نکلے روح بھی آسان سے
کر کے بس کلمہ ادا اے بے نماز

اور ہو ایمان مین اوسکے روشنی
اس سے خوش ہون مصطفیٰ اے بے نماز

گور مین ظلمت نہ دیکھے نام کو | ہو وے ایسی پُر ضیا اے بے نماز
اور نہ اوسکو نار دوزخ سے ہو ڈر | خوش رہے وہ جابجا اے بے نماز
با نمازون کا بیان سب نے سُنا | اور تو نے بھی سُنا اے بے نماز
بے نمازون کا بیان کرتا ہون اب | خوب سُن اب دل لگا اے بے نماز
کوئی نا عزت کرین تیری بشر | سب کہین اوٹھ یہانسے جا اے بے نماز
نا تجھے روزی ملے پھرتا رہے | تنگدستون سا سدا اے بے نماز
قبر تیری تنگ ہوگی بالیقین | اور کالی بھی بسا اے بے نماز
وقت جانکندن کے نا ہووے تیرے | مُنھ سے بس کلمہ ادا اے بے نماز
سانپ بچھو آکے کاٹینگے تجھے | تلملے گا تو سدا اے بے نماز
روز و شب جلنا پڑے گا نار مین | ہے تیری دوزخ مین جا اے بے نماز
کوئی تیرا واہان نہ حامی ہوئے گا | تجھ سے سب ہونگے خفا اے بے نماز
اتنی باتین اب سُنا عبرت پکڑ | اوٹھ کھڑا ہو اوٹھ کھڑا اے بے نماز
اب نہ سُستی کر نمازون مین کبھی | بَن نہ بالکل بے حیا اے بے نماز
کر نصیحت پر عمل حافظ کی تو | مت خدا سے ہو بُرا اے بے نماز

قصیدۂ وفا

صدمۂ ہجر پیمبر میرے دلپر ہے ہنوز | چشم اندوہ جدائی سے میری تر ہی ہنوز
صدفِ چشم مین باقی ہین دُرِ اشک ابتک | یاد چشمانِ نبیؐ مین دل مضطر ہے ہنوز
ہون وہی نالہ کنان مثل جرس فرقت مین | غم ہی دلمین میرے فریاد لبو نپر ہے ہنوز
ابتلک خانۂ دل اپنا پھکا جاتا ہے | شعلہ زن آتش دوریِ پیمبر ہے ہنوز
تو نے اعجاز وہ دکھلائے ہین ای شمع رسلؐ | جنکا مذکور خلایق کی زبان پر ہے ہنوز
تو وہ ہے بت شکن و تیغ زن و شیر فگن | دلِ کفار مین یا شاہ تیرا ڈر ہے ہنوز
الفتِ ساقی کوثر سے نہین دل خالی | اس مئی ناب سے لبریز یہ ساغر ہی ہنوز
صندل روضۂ انور نہ وفا نے پایا | اسلیئے دردسری سید اطہر ہے ہنوز

قصیدہ مؤلف

کون ہے رتبے مین ایسا سرفراز / کون ہے احمد سا یون بندہ نواز
کون ہے ایسا حبیب کبریا / کسکا ہے پیارا خدا کو کہیئے ناز
کس کو یون علم لدنی ہے حصول / کونسا پوشیدہ ہے گا اونسے راز
کسکی ہے لولاک آیا شان مین / کسپہ در سر الٰہی کا ہے باز
مالک ہر دوسرا اے صاحبو / گر اونھین کہیئے تو بیشک ہے جواز
کس مین کچھ ہے کس مین کچھ ہے دوستو / ان مین کہیئے کونسا کم ہیگا راز
لامکان کی کون کر آیا ہے سیر / رحمت حق کا ہے در یون کسپہ باز
کونسا ایسا ہی کہیئے سر بلند / جو نہین در پر ہے اونکے با نیاز
دشمن دین نبی جو ہین خبیث / اونسے کروا مجھکو یارب احتراز
یا الٰہی از پئے خیر الوریٰ / دور کر دنیا کی میرے دلسے آز
حشر مین مجھکو بچالو یا نبی / جز گناہونکے نہین رکھتا ہون ساز
اونکا مین مداح ہون ہیگا یقین / وہ در رحمت کرین گے مجھپہ باز
اور اونکا مین ہون بس حافظ غلام / صاحبو وہ ہین میرے بندہ نواز

قصیدہ مؤلف

ابتلک جا کے مدینہ بھی نہ دیکھا افسوس / کہیئے کس کام کا اپنا ہے نصیبا افسوس
نہوئی روضۂ اقدس کی زیارت حاصل / بخت کمبخت یہ کسطور رہے الٹا افسوس
خاک دہلیز مبارک بھی میسر نہ ہوئی / تا خوشی ہو کے مین آنکھو نمین لگاتا افسوس
خواب مین بھی نہین آتے ہین نظر احمد پاک / آہ کس کام کا اپنا ہے نصیبا افسوس
دولت دید ہوئی آپکی ابتک نہ حصول / آرزو دلکی رہی دلمین ہی مولا افسوس
دلکو میرے ہی نہایت ہی ہوائے طیبہ / آہ پوری نہوئی دلکی تمنا افسوس
ہند سے چلکے مدینے مین نہ ای کاش ہوا / روضۂ پاک پہ یکروز بھی رہنا افسوس
ہند چھوٹا نہ مدینے کو گئی لے قسمت / عمر بھر آئیگا دلکو مرے کیا کیا افسوس

آپ کی دلکو ستاتی ہے ہمیشہ فرقت | عشق کا خار ہے بس دلمین کھٹکتا افسوس
دلکی امید رہی دلمین ہی حافظ کے تمام | آہ یکبار بھی روضہ کو نہ دیکھا افسوس

قصیدہ عبد

مین نے ابتک نہ کیا ہند سی ہجرت افسوس | بس اسی بات کی ہے مجھکو ندامت افسوس
دن بدن بڑھتی ہی جاتی ہے ندامت افسوس | چین دیتی ہی نہین ابتو فراقت افسوس
نعت احمدؐ توشب و روز ہے دلمین جاگیر | پر نہین ہوتی کبھی مجھکو زیارت افسوس
جلد بلوالو خدا کے لیئے یا احمدؐ پاک | ہجر مین ابتو زبون ہے میری حالت افسوس
ایک تو بار گنہ پہلے ہی سر پر تھا دھرا | دوسری آکے پڑی ہجر کی آفت افسوس
کوئی محروم نہ آکر پھرا اس در سے مریض | مجھکو ہوتی نہین صحت یہ ہی حیرت افسوس
مدح خوان آپکا دن رات ہون اے رب کے حبیبؐ | پھر یہہ بیماری ہے کیسی کہ نہ صحت افسوس
نہ تو قربت ہے نبیؐ کی نہ حصولِ صحت | ہیگی کسمطور کی یارب میری قسمت افسوس
اپنے اس عبد کو بلوالو شہنشاہ جہان | کب تلک ہند مین کرتا رہی حضرت افسوس

قصیدہ وفا

عرض کر جاکے دلا احمد مختار کے پاس | درد عصیان کی دوا ہے شہ ابرار کے پاس
شافع جرم تیرے جرم کو بخشا وین گے | سرنگون ہوگا نہ تو حضرت غفار کے پاس
ایک طرف حضرت صدیقؓ ہین بعد اوسکے عمرؓ | دونون یہہ دفن ہین قبر شہ ابرار کے پاس
روضہ پاک پیمبرؐ کی زیارت ہو نصیب | بلبل زار ہون پہنچون کہین گلزار کے پاس
خاصہ تھا یہ رسول عربی کا یارو | جاتے پرسی کو ہر اک مردم بیمار کے پاس
ہمدمو خانہ دنیا سے مین جب کوچ کرون | مجھکو دفنائیو اس شاہ کی دیوار کے پاس
نہ پھرایا نہ پھرایا تجھے | جو کہ سایل ہوا اس دین کے سردار کے پاس
ہم بھی پہنچینگے خدا ہم کو بھی پہنچائے گا | روضہ پاک جناب شہ ابرار کے پاس
ای وفا ہم ہین گدائے در سلطان رسلؐ | طالب زر نہین ہم جائین جو زردار کے پاس

قصیدہ مؤلف

ردیف شین

نہ بیٹھو محفل میلاد مین تم آ خاموش ۔۔۔ درود دل سے پڑھو گرچہ ہو گئے تم ذی ہوش
رسول پاک کی آتی ہے روح پاک یہان ۔۔۔ نہ بیٹھنے کی عزیزو یہہ ہیگی جا خاموش
اگر ہے الفت خیر الورا تمھین یارو ۔۔۔ درود صدق سے ہردم پڑھو بجوش وخروش
سُناؤ دشمن احمد کو مدحت احمدؐ ۔۔۔ نمانے گر تو اوسے مارو دوستو پاپوش
جناب سید کونین پر پڑھو صلواۃ ۔۔۔ نہ اونگھو بیٹھکے ہو جاؤ صاحبو باہوش
کرے جو کوئی نصیحت مباحثہ نہ کرو ۔۔۔ بصدق دل یہہ کرو صاحبو نصیحت گوش
میری یہ بات کو سُن لیجئے حافظ اب تو بھی ۔۔۔ درود دل سے پڑھا کر نہو ذرا خاموش

قصیدۂ وفا

ہے رویت سلطان خوش اطوار کی خواہش ۔۔۔ آنکھین ہین کھلی ہے مجھے دیدار کی خواہش
کچھ باغ کی خواہش ہے نہ گلزار کی خواہش ۔۔۔ ہے روضۂ پاک شہ ابرار کی خواہش
دو زخم گناہان کو میرے مرہم بخشش ۔۔۔ یا شاہ یہہ ہے مجھ جگر افگار کی خواہش
کوثر مجھے پلواؤ گنہ کو میرے بخشاؤ ۔۔۔ اے شافع کل ہے یہہ گنہگار کی خواہش
ہو امت عاصی کی ہر اک طرحسے بخشش ۔۔۔ خالق سے یہ تھی احمدؐ مختار کی خواہش
امت مین ہون داخل شہ امی لقبی کی ۔۔۔ تھی جملہ رسل اور سب ابرار کی خواہش
آنکھون کو ملے پردۂ در سے شہ دین کے ۔۔۔ ہے عین وفا کے دل بیمار کی خواہش

قصیدۂ مؤلف

ردیف صاد

ہے لطف عشق احمدؐ مل گیا خاص ۔۔۔ رہے دل کیون نہ اپنا مبتلا خاص
خدا کا دوست ہی پھر کون ایسا ۔۔۔ ہو تم جسطرح محبوب خدا خاص
تمہاری شان مین لولاک آیا ۔۔۔ تمہین ہو مالک ارض و سما خاص
نبی تو سب بجا ہین سب بجا ہین ۔۔۔ مگر سب مین ہین میرے مصطفےٰ خاص
زمین و آسمان سب کچھ خدا نے ۔۔۔ اونھین کے واسطے پیدا کیا خاص
ہزارون شکر ہین ربّ العلیٰ کے ۔۔۔ ہمین شاہ رسل ایسا دیا خاص
نہین ہے کوئی پھر ایسا جہان مین ۔۔۔ ہمین رہبر تمہارے ماسوا خاص

مجھے توفیق یہ ہی بخش یارب　　رہون احمدؐ کا مین مدحت سرا خاص
ثنائے احمدؐ مرسل سے حافظ　　دماغ اپنا معطر ہوگیا خاص

قصیدۂ عبد

بس میرا پیر ہے نبیؐ کا فیض　　مجھ کو اکسیر ہے نبیؐ کا فیض
بہر دلگیر ہے نبیؐ کا فیض　　دل کو زنجیر ہے نبیؐ کا فیض
ملک مدحت کا کردیا مختار　　مجھ کو جاگیر ہے نبیؐ کا فیض
بخشوالین گے اپنی امت کو　　سب مین تشہیر ہے نبیؐ کا فیض
چاہا دوزخ سے جسکو پھیر لیا　　ایسا رہگیر ہے نبیؐ کا فیض
جسکو دل چاہا اپنے سو کھینچا　　ایسا دلگیر ہے نبیؐ کا فیض
اک نگہ جسپہ کی ہوا مقبول　　واہ کیا میر ہے نبیؐ کا فیض
جو وسیلہ لیا نجات ملی　　جان تاثیر ہے نبیؐ کا فیض
مس عصیان کو ہان قیامت مین　　عبد اکسیر ہے نبیؐ کا فیض

قصیدۂ مولف

حسرت یہ میرے دل سے مٹا دو بہر نمط　　اپنا مدینہ پاک دکھا دو بہر نمط
مدت سے آرزو ہے یہی میری یا نبیؐ　　اپنا جمال مجھ کو دکھا دو بہر نمط
عاشق ہون بینوا ہون تمھارا ہون یا نبیؐ　　مجھ کو شراب وصل پلا دو بہر نمط
بحر گنہ مین کشتی میری ہو رہی ہے غرق　　اپنے کرم سے اسکو ترا دو بہر نمط
اے مدح خوانو نعت رسول کریم آج　　للہ مجھکو پڑھکے سنا دو بہر نمط
یا مصطفیٰ یہ عرض میری ہیگی آپ سے　　مدفن میرا مدینہ بنا دو بہر نمط
مین آپکا غلام ہون مجھکو نہ بھولو تم　　دربان اپنا مجھکو بنا دو بہر نمط
اے دوستو جو خلد کی رکھتے ہو آرزو　　نعت نبیؐ سے دل کو لگا دو بہر نمط
جویا ہو گر شفاعت احمدؐ تو صاحبو　　دنیائے دون سے دلکو اوٹھا دو بہر نمط
گرامت رسول کہاتے ہو مومنو　　عشق نبیؐ مین دل کو لگا دو بہر نمط

حافظ کی آرزو ہے یہی تم سے یا نبیؐ
اپنا جمال مجھ کو دکھا دو بہر نمط

قصیدۂ مؤلف

ملا ہے عشق نبیؐ کا مزا خدا حافظ
ہوا ہے شوق رسول خدا خدا حافظ

خدا کے فضل سے پہنچون گا جا مدینہ کو
چلا ہون ہند سے بستر اُٹھا خدا حافظ

تمام چھوڑ کے مین دولت و مکان اپنا
مدینہ پاک کا رستہ لیا خدا حافظ

بجز رسول خدا خوش نہین کچھ آتا ہے
مثال رند کے دل ہو گیا خدا حافظ

جہان کی آج محبت سے مخلصی پا کر
مدینہ پاک کی جانب چلا خدا حافظ

مکان سے قصد مدینے کا جب کیا مینے
خبر یہ جسنے سُنی کہہ اوٹھا خدا حافظ

کسی بھی طور سے حافظ پہنچ ہی جاوے گا
ہوا ہے دل تو نبیؐ پر فدا خدا حافظ

قصیدۂ عبد

ہو چلا پھر دل دیوانا الحفیظ
جان اب کیونکر بچانا الحفیظ

الحفیظ ای جان جانا الحفیظ
پاس تیرے کیونکر آنا الحفیظ

فرقتِ احمدؐ نے کرڈالا ہے تنگ
بحر غم نے جوش مارا الحفیظ

جوش غم سے ہو کے گریان چشم نے
اشک کا دریا بہایا الحفیظ

پھر بہار آئی چمن مین بلبلو
پھر ہوا غم تازہ اپنا الحفیظ

آتشِ عشق اُف جلا ڈالا جگر
پھونک ڈالا پھونک ڈالا الحفیظ

شوقِ طیبہ نے کیا تازہ جنون
گلشنِ دل پھر اُجاڑا الحفیظ

شربت دیدار کا آعشق نے
پھر کیا دل کو پیاسا الحفیظ

عبدؔ کی جلدی خبر لو یا رسول
غم ہوا تازہ دوبارا الحفیظ

قصیدۂ وفا

خوف گناہ کیا ہو کہ ہین مصطفےٰ شفیع
سب خلق کے ہین شافع جرم و خطا شفیع

عاصی کو ڈر گناہ کا بالکل نہین رہا
جسدم سُنا کہ ہین شہ ہر دو سرا شفیع

عصیان مین مین نے عمر گنوائی ہی یا نبیؐ
مجھ روسیہ کے ہونا بروز جزا شفیع

خوف گنہ سے رنج ومصیبت اذیتین
کس سے کہون جو دلپہ گذرتی ہین یا شفیع
زیبا تمہارے سر پہ شفاعت کا تاج ہے
جز آپ کے نہین ہے شہ انبیا شفیع
عاجز ہون پُرخطا ہون گناہونمین غرق ہون
محشر مین ہونا اے دُرِ بحر عطا شفیع
کیونکر نہو وفا کو شفاعت کی اب طلب
تمکو خدائے جن وبشر نے کیا شفیع

قصیدۂ مؤلف

دل کو رکھتے ہو گر نبیؐ سے رجوع
طبع اے عاشقو کرو مطبوع
کوئی ایسا ہوا نہ پیدا ہے
جسکا واصف ہے صانعِ مصنوع
اونپہ بھیجو سدا درود وسلام
ہو کے محفل مین ایک جا مجموع
اونکے فرمان پر ہین سب کرتے
قاعدہ اور قیام اور رکوع
اونکی کس سے ثنا بیان ہوئے
جن کی کرتے تھے جبرئیل خضوع
روشنی بخشی ہے زمین پر یون
جیسا ہوئے سما پہ ماہ طلوع
دل کو نعت نبیؐ مین صبح ومسا
حافظ کمترین رکھہ تو رجوع

قصیدۂ مؤلف

مجھکو ہے کوئے سیّد کونین کا سُراغ
دنیائے دون سے پایا ہی دل اب کہین فراغ
مدح وثنا مین آپکی ای پیشوائے دین
دل بنگیا ہے نعت سے میرا بسان باغ
بالکل نہین ہے چاہ زر وسیم کی مجھے
مجھ کو شراب شوق لقا کا ملے ایاغ
بے چین ہو گیا ہے دل زار یا نبیؐ
ہین ہجر کے جگر پہ میرے داغ داغ
مدّاح آپکا ہون مجھے کیا ہی خوف حشر
بار گناہ سے بھی ہوا دل کو انفراغ
ای منکرانِ دین نہ شک اسمین لاؤ تم
روشن ہے دو جہان مین سدا احمدی چراغ
حاجت نہین ہی عطر کی حافظ نہ مشک کی
ذکر نبیؐ سے ابتو معطر ہے بس دماغ

قصیدۂ عبد

مصطفیٰؐ کی نعت مین رہتا ہون شاغل باغباغ
ہی یقین محشر مین بھی ہو ویگا یہ دل باغ باغ
ہونمین بلبل بوستان نعتِ احمدؐ پاک کا
نعت ہی سے اسلئے رہتا ہی یہ دل باغ باغ

ہی حبیب حق شفیع المذنبین لاریب وشک
ہی شفاعت سی حبیب حق کی یہ دل باغ باغ

ہون درودین اونپہ بیحد اور سلامین بیحساب
ہی درودون اور سلامونسی ہی یہ دل باغ باغ

رحمۃ للعالمین قرآن مین فرمایا خدا
اس سبب سے ہر گھڑی رہتا ہی یہ دل باغ باغ

ہون گنہگاران امت سی نہین جائے خوشی
ہی شفاعت سی فقط احمدؐ کی یہ دل باغ باغ

مدح خوان ہون مجکو بھی طیبہ مین ملجاویگی جا
رہتا امید مدینہ مین ہے یہ دل باغ باغ

ہون ازل سے مدح خوانِ مصطفیٰ اسواسطے
وصف احمدؐ سے سدا رہتا ہی یہ دل باغ باغ

عبدؔ کی یہ التجا ہے نعتِ احمدؐ سے سدا
رہوے روز وشب خداوندا میرا دل باغ باغ

قصیدۂ مولف

پُرنور روز وشب ہے سدا احمدی چراغ
چمکے ہے تا بہ ارض وسما احمدی چراغ

ظلمات کفر رہتی جہان مین اسی طرح
دنیا مین گر نہوتا ضیا احمدی چراغ

جنبش مین قصر آگیا کسریٰ کا ایکدم
روشن جہان مین جبکہ ہوا احمدی چراغ

بُت جتنے تھے زمین پہ گرے اوندھی منہہ سبھی
روشن ہوا جو صلِّ علیٰ احمدی چراغ

قایم ہے تا ابد یہہ اسے کون گل کرے
نور خدا یہہ ہے بخدا احمدی چراغ

طاقت نہین قلم کو جو کچھ لکھ سکے ثنا
پُرنور کچھ ہے ایسا دلا احمدی چراغ

افلاک پر کواکب وشمس وقمر جو ہین
یہہ وہ نہین مگر ہین بجا احمدی چراغ

دونون جہان مین یہ جو تجلی ہے صاحبو
ہی یہہ وہی جو ہیگا ضیا احمدی چراغ

ظلمات قبر سے نہین حافظؔ کو خوف ہے
روشن خدا نے دلمین کیا احمدی چراغ

قصیدۂ مولف

دل سے پڑھ اب سدا درود شریف
مصطفیٰ پر دلا درود شریف

ہے یہہ دفع البلا درود شریف
اور ظلمت رُبا درود شریف

درد عصیان کو دم مین کھوتا ہے
کیا عجب ہے دوا درود شریف

خوف کیا اُسکو نارِ دوزخ سے
صدق سے جو پڑھا درود شریف

باغ جنت جو ہو تمہین مقصود
تو پڑھو بارہا درود شریف

دوستو باادب پڑھے جاؤ
جان و دل سے سدا درود شریف

ہونے دیگا نہ مبتلائے بلا
تم کو درد و سرا درود شریف

خوب بخشش کا یہ وسیلہ ہمین
عاصیو مل گیا درود شریف

کس سے تعریف اسکی ہو تحریر
ہے دُرِ بے بہا درود شریف

عاشقانِ نبیؐ پڑھو ہر دم
دل سے صبح و مسا درود شریف

خوش رہے وہ سدا قیامت تک
دلسے جسنے پڑھا درود شریف

قبر مین جبکہ آپڑا صدمہ
اوسکا حامی ہوا درود شریف

بحرِ غم سے اُتار دیتا ہے
پار بیشک بجا درود شریف

دل کو کرتا ہے ہر کدورت سے
مثل مرآت صفا درود شریف

تجھ کو حافظ اگر ہے خواہش خلد
تو پڑھا کر سدا درود شریف

قصیدۂ وفا

تیری رویت کے ہین ای فخر رسولان مشتاق
رہتے ہین آٹھ پہر دیدۂ حیران مشتاق

گل گلشن کی ہی جون بلبل نالان مشتاق
یون یہ بے پر ہی تیرا ای شہ ذیشان مشتاق

کیا ہی تھے دلکش و شیرین سخن خسرو دین
ابتلک جنکی ہے سننے کا ہر انسان مشتاق

رشک آئینہ جو ہے روئے پیمبر اُس کا
روز اوّل سے ہی اپنا دل حیران مشتاق

جوشش اشک سے ہے نوحؑ کا طوفان پیدا
آپکی درد جدائی سے ہے گریان مشتاق

چمنِ چہرۂ رنگین نبیؐ دیکھے اگر
گل گلشن کی نہو بلبل بُستان مشتاق

اسکو اب روضہ اقدس کے قرین بلوالو
کیونکہ روتا ہی غم دوری سی ہر آن مشتاق

وہ گل شعر تیرے نعت نبیؐ مین ہین وفا
جنکے سننے کے ہزار دن ہین غزلخوان مشتاق

قصیدۂ عبد

الفراق اے حق کے پیارے الفراق
والی و حامی ہمارے الفراق

پاس تیرے کیونکر آؤن وائے وائے
اے میری آنکھونکے تارے الفراق

جان جاتی ہے تیری فرقت مین ہائے
لے خبر حق کے دُلارے الفراق

دور مت رکھو خدا کے واسطے
ای نبیؐ بر حق ہمارے الفراق

کون ہے تم بن ہمارا یا رسولؐ
سارے عالم کے سہارے الفراق

دور افتادون کو دو جلدی دکھا
اپنی صورت آکے بارے الفراق

کہتا تھا ہراک صحابیؓ آپ کا
اس جہان سے جب سدھارے الفراق

تھا غم دوری ہراک کو اسقدر
کہتے تھے ہراک پکارے الفراق

آپ کی فرقت مین اب دل تنگ ہے
عبد نا کیونکر پکارے الفراق

قصیدۂ مؤلف

گر ہے دیدار نبیؐ کا اشتیاق
چھوڑ دے ای دل سبھی یہ طمطراق

ہند کو اب چھوڑ کر طیبہ مین چل
ناگوارا رکھ سدا اون کا فراق

عشق مین کر دے فنا اپنے کو تو
وصل کی امید رکھ مالایطاق

جان و دل سے پڑھ درود روز و شب
گر تجھے جنت مین ہے درکار طاق

صدق دل سے شرع احمدؐ پر چلو
چھوڑ دو اے مومنو راہ نفاق

دشمن دین نبیؐ جو ہین شقی
اہل دین کا اونسے کیون ہو اتفاق

یا الٰہی دشمن دین خوار ہون
یہہ دعا حافظ کی ہے مالایطاق

قصیدہ ضیغم

سرور اتقیا سلام علیک
اکمل اصفیا سلام علیک

افضل انبیا ہو بے شک تم
تم ہو خیر الوریٰ سلام علیک

بعد سب کے ہوئے ہو تم مبعوث
خاتم الانبیا سلام علیک

عرش پر فوقیت زمین کو ہوئی
پا جو تم نے رکھا سلام علیک

نور حق سے بنا خدا کی قسم
جسم پاک آپ کا سلام علیک

گر نہ تم ہوتے تو نہ کچھ ہوتا
ذات حق کے سوا سلام علیک

تم پہ اللہ نے ہے کی نازل
سورۂ فاتحہ سلام علیک

ہین تمھارے ہی تابع فرمان
ارض سے تا سما سلام علیک

کی فرشتون نے عرش اعلیٰ پر — آپ کی اقتدا سلام علیک
ہر صغیرہ سے بھی ہو تم معصوم — اکمل الانبیا سلام علیک
کیا ملاحت تھی روے زیبا پر — واہ وا واہ وا سلام علیک
عکس دندان سے گھر ہوا روشن — تمنے جب ہنسدیا سلام علیک
تیرے دشمن کے حق مین یا احمد — او تری تبت یدا سلام علیک
مریم و آسیہ سے بہتر تھین — دختر مصطفے سلام علیک
دستگیری کرو ہماری تم — صاحب بل اتی سلام علیک
میری جانب سے قبر اطہر پر — جا کے کہدے صبا سلام علیک
بخشوانا ہمین قیامت مین — یا شفیع الورا سلام علیک
جام کوثر ہمین پلانا تم — حضرت مجتبے سلام علیک
بھولجانا ہمین نہ محشر مین — سید انبیا سلام علیک
لو خبر جلد اپنے ضیغم کی — یا خلیل خدا سلام علیک

قصیدہ وفا

مہر برج عطا سلام علیک — ماہ اوج سخا سلام علیک
گل باغ ہدا سلام علیک — نخل جود وعطا سلام علیک
بحر نور خدا سلام علیک — گوہر بے بہا سلام علیک
سرور انبیا سلام علیک — شاہ معجز نما سلام علیک
ہادی و پیشوا سلام علیک — اے شفیع الورا سلام علیک
تاج شاہ و گدا سلام علیک — زیب تخت ہدا سلام علیک
سبکے حاجت روا سلام علیک — کل کے مشکلکشا سلام علیک
فخر کل برگزیدہ خالق — مصطفے مجتبے سلام علیک
حامی دین و ساقی کوثر — رحمت کبریا سلام علیک
صاحب سیف و صاحب لشکر — شاہ کشور کشا سلام علیک

ماہ الطاف و مہر اکرم پر — کہو صبح و مسا سلام علیک
روضۂ شہ پہ ہوا گر جانا — کہہ ہمارا صبا سلام علیک
آسمان سے خدائے پست و بلند — بھیجتا ہے سدا سلام علیک
ہے یہ امید پھر در شہ پر — کہوں رہکر کھڑا سلام علیک
مجھکو توفیق دے خدا وندا — رہوں کہتا سدا سلام علیک
تم ہو غمخوار امت عاصی — کیوں نہ بھیجیں سدا سلام علیک
صادق القول صادق الوعدہ — با حیا با وفا سلام علیک

قصیدۂ شائق

شہ انبیا یا سلامٌ علیک — رسول خدا یا سلامٌ علیک
تو ہی باعث ہر دو عالم شدہ — نبی الوریٰ یا سلامٌ علیک
شہ ذوالکرم سید محترم — کریم السخا یا سلامٌ علیک
بہار ریاضات خلد برین — شہ ہل اتی یا سلامٌ علیک
نجات خلایق ز تو در نشور — تو ہی مقتدا یا سلامٌ علیک
گل باغ عظمت شہ انس و جان — چراغ ہدا یا سلامٌ علیک
رسول مکرم ستودہ شیم — سحاب عطا یا سلامٌ علیک
رسالت شدہ ختم بر ذات پاک — حبیب خدا یا سلامٌ علیک
رفیع المراتب شفیعٌ مطاع — بجود و سخا یا سلامٌ علیک
مہ برج ثروت نبی کریم — امام الہدیٰ یا سلامٌ علیک
سراجٌ منیرٌ قسیمٌ جسیم — امین خدا یا سلامٌ علیک
تو ہی فخر آدم نسیم وسیم — شہ اصفیا یا سلامٌ علیک
محیط کرم سرور پاک دین — نبی مجتبیٰ یا سلامٌ علیک
مفخر بہ ذات زمین و زمان — اے نور خدا یا سلامٌ علیک
کنوز کرامت رسول انام — شہ دوسرا یا سلامٌ علیک

ہمہ فیض کل رحمت العالمین — دُرِ بے بہا یا سلامٌ علیک
زنور تو روشن ہمہ کائنات — اے بدر الدجیٰ یا سلامٌ علیک
توئی مہر عالم رسالت پناہ — اے شمس الضحیٰ یا سلامٌ علیک
شہ دوجہان رحمت انس وجان — شفیع الوریٰ یا سلامٌ علیک
ای مطلوب کل شایق دوجہان — توئی مدعا یا سلامٌ علیک

قصیدہ موٗلف

جواب

الصلوٰۃ علی النبی والسلام علی الرسول — الشفیع الابطحی محمد عربی

تم ہو ہر ایک سی اکمل تم ہو ہر ایک سے افضل — تم ہو ہر ایک سے اوّل شاہا سلامٌ علیک
تم ہو اللہ کے پیارے چاند ہو تم اور سب تارے — تم سلطان شاہ دم سارے شاہا سلامٌ علیک
تم پر قرآن ہی نازل تم ہو ہر اک سے کامل — تم ہو سخی تم ہو عادل شاہا سلامٌ علیک
تم ہو سلطانِ عالم فضل خدا سے ہو باہم — محشر سے کیا ہمکو غم شاہا سلامٌ علیک
تم بن کوئی نہین ہمکو چھوڑین ہم کیونکر تمکو — جاوین کہان بولین کسکو شاہا سلامٌ علیک
اپنے در پر بلوالو روضۂ اقدس دکھلادو — اپنے مدینے مین جادو شاہا سلامٌ علیک
فرقت مین نین بس ہر دم رہتا نہایت ہون پُرغم — بلوالو تا ہون بیغم شاہا سلامٌ علیک
کسکے در پر اب جاؤن حال یہ کسکو دکھلاؤن — تم بن کسکا کہلاؤن شاہا سلامٌ علیک
پھرنے ندو اسکو در در رحم کرو شاہا اسپر — حافظ یہ ہیگا کمتر شاہا سلامٌ علیک

قصیدہ بندہ

کسکے در ہر وقت جاؤن یارسولؐ — حالِ دل کس کو سناؤن یارسولؐ
کسکے گھر سے فیض پایا خاص وعام — کسکے گھر سے فیض پاؤن یارسولؐ
کسنے اپنے کو گنا یا خلق کا — اسکو اپنا بن گناؤن یارسولؐ
کسکے آگے سر جھکاتی ہے رضا — کسکے آگے سر جھکاؤن یارسولؐ
کسکو اس صورت سے آوے دیکھنا — کسکو یہ صورت دکھاؤن یارسولؐ

کون میری عاجزی پر رحم لائے　کس تک اپنی عجز لاؤن یا رسولؐ
میرے حالِ زار پر غم کون کھائے　کس کو اپنا غم کھلاؤن یا رسولؐ
دل میرا اپنے سے کوئی لے گیا　کس سے اپنا دل لگاؤن یا رسولؐ
حق میرا اپنے پہ کوئی کیا جتائے　کس پہ اپنا حق جتاؤن یا رسولؐ
کسکا ایسا آسرا مجھ کو ملے　آسرے مین کسکے جاؤن یا رسولؐ
عرض بندہ کی نہ ہو گر ناگوار　باادب آؤن سناؤن یا رسولؐ

قصیدۂ وفا

بلبل کیطرح ہجر مین نالان ہون یا رسولؐ　گل کی روش مین چاک گریبان ہون یا رسولؐ
مدّاح ہے خدائے دو عالم اور اوسکی خلق　مین ایک کیا تمھارا ثناخوان ہون یا رسولؐ
یاد آئی ہین جو آپ کی چشمانِ تر مجھے　ابرِ فلک کی طرحسے گریان ہون یا رسولؐ
کیجے نگاہ لطف کہ ہو جمع خاطر اب　غم سے مثالِ زلفِ پریشان ہون یا رسولؐ
مورِ ضعیف مین ہون سلیمانؑ آپ ہین　عاجز ہون اور بے سر و سامان ہون یا رسولؐ
تم ہو جو مہربان تو عشرت کے دن پھرین　گردش مین مثلِ گنبدِ گردان ہون یا رسولؐ
پھر روضۂ شریف پہ جانا نصیب ہو　مشتاق باغِ خلد کا ہر آن ہون یا رسولؐ
دکھلائیے لقائے منور کہ غم سے مین　سوزان بشکل شمع شبستان ہون یا رسولؐ
بحرِ الم سے پار لگا دیجیے جناب　کشتی میری تباہ ہے حیران ہون یا رسولؐ
ہین بیحساب میرے گنہ اس سبب سے مین　نادم ہون منفعل ہون پشیمان ہون یا رسولؐ
آیا ہے یاد چہرۂ رنگین جو آپ کا　خندان گلونکو دیکھ کے گریان ہون یا رسولؐ
قربانِ مہ چکور رہے حربا فدائے مہر　صدقے مین آپ پر بدل و جان ہون یا رسولؐ
تقصیروار بندۂ عاجز وفا ہون مین　امیدوارِ لطفِ فراوان ہون یا رسولؐ

قصیدۂ مولف

نہین ہم تیرے در پہ آنے کے قابل　نہین ہم ہین صورت بتانے کے قابل
نہایت گنہگار ہم ہین سیہ رو　نہین تیرے نزدیک آنے کے قابل

اگر لاکھہ دل سے کرین جستجو ہم — کہان آپکے ہون سرانے کے قابل
بلالو مدینے مین اپنے کہ اب ہم — نہین بارِ فرقت اُٹھانے کے قابل
گیا جسم سب آپ کے عشق مین گھل — رہین ہڈیان اب جلانے کے قابل
رسولِ خدا اب ہماری خبر لو — نہین ہم ہین آنسو بہانے کے قابل
نہ چھیڑو عزیزو ہمین اب خدارا — نہین ہم رہے اب ستانے کے قابل
بلالو بہتر طور لیکن تمھین اب — نہین ہم رہے مُنھہ بتانے کے قابل
بہت ناتوان حافظِ کمترین ہے — نہین بارِ غم یہ اُٹھانے کے قابل

قصیدۂ عبد

آپ کو حق نے سراپا یا رسول — اپنی قدرت سے بنایا یا رسول
مجرمون کو بخشوانے کے لیئے — آپ کو ہستی مین لایا یا رسول
عرش پر بلواکے تم کو یا نبی — راز اپنا سب جتایا یا رسول
شکر حق صد شکر شافع آپسا — ہم نے پایا ہم نے پایا یا رسول
کفر باطل ہوگیا یکسر تمام — جب تمھارا دین آیا یا رسول
تاقیامت آپ ہی کا بالیقین — دین رہے گا دین رہیگا یا رسول
سب کے اوّل ہو تمھین ختمِ رُسُل — کون ہے ثانی تمھارا یا رسول
ہوگیا روشن سراسر سب جہان — تم نے ڈالا جبکہ سایا یا رسول
عبد کو مدّاح اپنا ہی رکھو — ہوگیا سب سے پرایا یا رسول

قصیدہ ضیغم

منہ سے بہتر ہی تمھارا روئے زیبا یا رسول — تمسا خالق نے کیا کوئی نہ پیدا یا رسول
وصف کچھ بھی کرسکے انساں کی طاقت ہی کیا — معجزے ظاہر ہوئے ہین تمسے کیا کیا یا رسول
چاند دو ٹکڑے ہوا سُورج پھر آیا ڈوب کر — دونون بیٹونکو کیا جابر کے زندا یا رسول
کفر سے اونکو نکالا دین مین داخل کیا — باپ مان کو آپنے جو کر کے زندا یا رسول
دہوپ مین جسوقت زیر چرخ کرتے تھے خرام — ابر کرتا تھا تمھارے سر پہ سایا یا رسول

نور کا بیشک سراسر آپ کا تھا جسم پاک — اسلیئے اصلا نہین تھا اوسکو سایا یا رسولؐ
مشک و عنبر کی حقیقت کچھ نہین اسکے حضور — یہ معطر تھا پسینہ بس تمھارا یا رسولؐ
وہ گیا سیدھا جہنم مین نہین اسکو نجات — تیری جانب ہاتھ بھی جسنے اُٹھایا یا رسولؐ
ہو شفیع المذنبین تم اسمین ہرگز شک نہین — ہو گا چھٹکارا جہنم سے ہمارا یا رسولؐ
حال اپنے دل کا مین کس سے کہون تیرے سوا — دین و دنیا مین نہین کوئی سہارا یا رسولؐ
رنج مین افلاس مین غربت مین ہتا ہون سدا — کیجیے مجھکو رہا غم سے خدا را یا رسولؐ
قبر اطہر کی زیارت پھر کرون مین ایکبار — روز و شب ہے دلکو یہ میری تمنا یا رسولؐ
دیجیئے اپنے مدینے مین مجھے رہنے کو جا — تا کرون ہر دم تمھارا مین نظارا یا رسولؐ
ساتھ اپنے لیکے جانا گلشن فردوس مین — آتش دوزخ سے تم مجھکو بچانا یا رسولؐ
ضیغم اندوہگین کی دستگیری کیجیے — ہے تمھارا وہ غلام زر خریدا یا رسولؐ

قصیدہ مؤلف

تم رسول انس و جان ہو یا رسولؐ — مالک کون و مکان ہو یا رسولؐ
آپکو حق نے کیا ہے شاہ دین — مجرمون کے تم امان ہو یا رسولؐ
شان مین لولاک آیا آپ کی — تم شہنشاہ زمان ہو یا رسولؐ
عرش پر حق نے بلایا آپ کو — تم خدا کے میہمان ہو یا رسولؐ
اشرف المخلوق تم ہو یا نبیؐ — سرور کون و مکان ہو یا رسولؐ
آپ کی کس سے ثنا تحریر ہو — جب خدا خود مدح خوان ہو یا رسولؐ
ہم گنہگارون کو بخشا لیجیے — حشر کا جب دن عیان ہو یا رسولؐ
آپکے ہم ہین غلامان غلام — تم ہمارے رہنما ہو یا رسولؐ
بخشوا کر خلد مین لیجائیے — ہو کے حافظ پر مہربان یا رسولؐ

قصیدہ مؤلف

شفیق برتر غریب پرور عفیف یکتا شہ مکرم — رحیم امت کریم امت نہ ایسا ہوگا شفیع عالم
خلیل خالق حبیب خالق محب خالق رسول برحق — عظامی یکتا گرامی یکتا فصیح یکتا نبی مکرم

شریف واشرف سراج ایمان ہوا ہی کوئی نہ کوئی ہوگا
نصیب ہین یہ رفیق ہین یہ کریم یہ ہین خلیق ہین یہ
نبی کہینگے سبھی کہ امت مین اونکی ہوتی تو خوب ہوتا
ازل سے ہم تشنہ لب تمہارے جمال والا کی بابتی ہین
خلیل والیاس وخضر اور نوح موسی عیسی نبی تمامی
خدانے تمکو وہان بلایا جہان فرشتہ بھی پر نمارے
یہ حافظِ بینوا کی ہی عرض تم سی ہر وقت یا محمد

مدام اونپر درود بھیجو کہ یہ ہی زخم گنہ کا مرہم
خدانے اپنا کیا ہی اونکو عزیز وبیشک شفیع اکرم
خدانے واحسرتا بنایا نہ امتی اونکا ہی یہی غم
دکھادو چہرہ برای خالق پلادو ہم عاشقونکو زمزم
تمھین سے پائی ہین فیض قبلہ بچے ہوے ہین تمام ازغم
وہانکی تم سیر کرکے آئے ہوا ایک پل مین رسول اکرم
تمہارے الطاف اور کرم سی نہ دیکھو نمین صورت جہنم

قصیدہ مولف

نبی ہین سرور ہر دو سرا خدا کی قسم
نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ ہوگا پھر اُنسا
کسی نے رتبہ احمد کو کیا ہے جان لیا
بھلا کہو تو گیا لامکان پہ ایسا کون
حرام اوسپہ ہے ای یار و آتش دوزخ
جھوٹو لو دل مین ذرا اپنے تم نہ شک لاؤ
شفیع روز جزا ہین وہ بالیقین ان پر
وہ کون ہے کہ نہین اونسے پایا مقصد دل
مجھے جمال خدارا دکھائیے اپنا
حصول مجھکو غلامی ہو آپ کے در کی
مدینہ پاک مین مدفن میرا اپنا دیجے
مین مدح خوان تمہارا ہون یا رسول اللہ
مدینہ پاک مین اپنے بلا لو حافظ کو

نبی ہین مخزن سر خدا خدا کی قسم
یہہ ہین عزیز و رسول خدا خدا کی قسم
نبی ہمارے ہین فیض خدا خدا کی قسم
نبی نے جیسے کہ کی سیر جا خدا کی قسم
نبی کی جسکے ہی دلمین ولا خدا کی قسم
نبی نہین ہین خدا سے جدا خدا کی قسم
مین جان و دلسے تو بس ہون فدا خدا کی قسم
نبی ہین اپنے مجیب الدعا خدا کی قسم
تڑپتی ہیگی میری جان سدا خدا کی قسم
یہی ہے صبح و مسا اب دعا خدا کی قسم
یہی ہے دل سے میری التجا خدا کی قسم
میرا ہے تم پہ دل وجان فدا خدا کی قسم
یہہ مدتون سے پڑا ہے جدا خدا کی قسم

قصیدہ بندہ

اے فخر کائنات تمھین کیا سراہین ہم
اتنا ہے بس ہمین کہ تمھارے کہا ہین ہم

حامی بنے کی شرم تمھین کو ضرور ہے / ہان در پہ دوسرے کہین جانے نہ پائین ہم
تم ایسے یاد آؤ محمد ہمین کہ بس / اپنے کو سر سے پاؤن تلک بھول جائین ہم
یا سید الجمال قیامت مین تم بغیر / صورت خدا کو کونسے منہ سے دکھائین ہم
رحمت کو حق کی اور شفاعت کو آپ کی / کیونکر بجز گناہ کے اب آزمائین ہم
نور خدا سے کون ہے ہم کسکے واسطے / اپنے کو غور کیجیے کسکے گنائین ہم
اعمال نامہ دینگے قیامت مین یا شفیع / کوئی کہے سناؤ تو کیا پڑھ سنائین ہم
اے نور خاص ذات خدا اپنی شان مین / خود چھپ سکے نہ آپ تو کیونکر چھپائین ہم
بیکس نواز تمکو سمجھکر محمدا / پھر بیکسی کے وقت مین کس کو بلائین ہم
لیجا کے کوئی کوئے محمدؐ مین سونپ دے / اتنی سی خاک اپنی کہان بخشوائین ہم
بیکار خوار بندہ ہے ای خواجۂ امم / غیر از امید رحم کے حق کیا جتائین ہم

قصیدۂ مؤلف

گر سر سے چلکے روضۂ اقدس پہ جائین ہم / رو رو کے اپنا حال انھین سب سنائین ہم
اللہ کی قسم جو ملین ہم کو شاہ دین / روٹھے بھی ہون تو عجز کرین اور منائین ہم
جا کر مدینہ پاک اسی وقت دیکھ لین / رخصت جناب پاک سے گر آج پائین ہم
پر بھی نہین ہے زر بھی نہین رکھتے اپنے پاس / ناچار ہین بتاؤ تمھین کیونکر آئین ہم
آراستہ ہے خانۂ دل آپ کے لئے / تشریف لاؤ بھیجکے کس کو بلائین ہم
ہم آپکے غلام ہین ہم کو نہ بھولئے / ہوکر غلام آپکے کس در پہ جائین ہم
خوف عذاب نار جہنم ہو کیا ہمین / سایہ اگر لوائے محمدؐ کا پائین ہم
خواہش کرین نہ جنت اعلیٰ کی دوستو / مدفن کو جائے گرچہ مدینے مین پائین ہم
حافظ ہے نعت احمد مختار کار خیر / جز یاد مصطفیٰ نہ زبان کو ہلائین ہم

قصیدۂ مؤلف

اے امام الہدیٰ صلوٰۃ وسلام / اشرف الانبیا صلوٰۃ وسلام
آپ سا ہے نہ ہوگا پھر کوئی / اے حبیب خدا صلوٰۃ وسلام

تم کو خُلقِ عظیم قرآن مین — حق نے فرمادیا صلوٰۃ وسلام
مجھ کو دکھلائیے جمال اپنا — اے مجیب الدعا صلوٰۃ وسلام
رحمت العالمین ہو آپ ہی — اے شہِ دوسرا صلوٰۃ وسلام
کون ہے اور کہان ہوا اونسا — کانِ حلم وحیا صلوٰۃ وسلام
فیض شاہ وگدا ہو ہان آپ ہی — اے عمیم العطا صلوٰۃ وسلام
آپ سا کون پھر ہوا پیدا — بحرِ جود وسخا صلوٰۃ وسلام
مجھ کو دکھلائیے برائے خدا — اپنی روشن لقا صلوٰۃ وسلام
پڑہو اوس روح پاک پر ہر دم — یارو بے انتہا صلوٰۃ وسلام
میری جانب سے بیعد پہنچے — تمکو اے ذوالعطا صلوٰۃ وسلام
جسکا مدّاح ہو خدا حافظ — اوسکی ہو نعت کیا صلوٰۃ وسلام

قصیدۂ مولف

ہر لحظہ ہر لمحہ ہر دمادم — صلوا علی النبیّ المکرم
ہرگز نہ باتین کرو جہانکی — باندہے رہو اپنے ہاتھ باہم
بھیجو صلوٰۃ وسلام اُنپر — ہین جو رسُولِ خدا اکرّم
زخمِ گنہ کا یقین آپ جانو — ہے یہ درود شریف مرہم
لولاک ہے اونکی شان مین آیا — اونکے لئے سب بنا ہے عالم
اونپر درود وسلام حق ہو — ہین جو رسولِ خدا اکرم
اونپر درود وسلام حق ہو — جو کہ ہین حضرت کے خاص ودعم
اونپر درود وسلام حق ہو — جو تبع اور تابعین ہین اکرم
حافظ کی یہ عرض آپسے ہے

ای عاشقانِ نبیِّ اکرم — پڑہیں درود ہین بدل دمادم
اونگھو نہ تم بیٹھہ کرکے یارو — در بزم میلاد شاہ عالم
عطر وگلاب ور گل سنگھاؤ — ہم سامعین تاکہ ہو وین خرّم
اپنے لئے سرورِ دوجہان ہے — ہول قیامت کا ہیگا کیا غم
علم لدنّی تھا کس نے پایا — اور کون تھا حق کا ایسا محرم
اونپر درود وسلام حق ہو — جو راز دان ہین خدا کے ہردم
اونپر درود وسلام حق ہو — جو اہل بیت نبیؐ ہین اعظم
مقبول فرمائے اسکو شاہا — کب غیر کو ہینگے یہہ مسلّم
دیکھے نہ یہ صورتِ جہنم

قصیدۂ عبد

صلوٰۃ وسلام وصلوٰۃ وسلام — بروح محمد علیہ السّلام
خدا اُنگنت تو درود اُنپہ بھیج — کیا جن پہ نازل تو اپنا کلام

نہین ہے کوئی اون بغیر آسرا
مجھے مدح خوانی کا رتبہ دیا
یہی التجا ہے رسولِ خدا
حبیبِ خدا رحمت العالمین
درودین پڑھو ملکے سب مومنو
خدا عبد کو عہدۂ نعت دے

ازل سے مین ہونگا اونہین کا غلام
ترا شکر ہے اے کریم السلام
بلا کر مدینے مین رکھو مدام
رسولون کے برحق تمہین ہو امام
تمہارے پہ تا ہو جہنم حرام
یہی ہیگا مطلب یہی ہیگا کام

جواب

یا نبیؐ سلام علیکم یا رسولؐ سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم صلوٰۃ اللہ علیکم

قصیدۂ مولف

تم حبیب کبریا ہو تم شفیع دوسرا ہو
تم خدا کے ہو پیارے تم رسول ہو ہمارے
آپ ہو شفیع عالم آپ ہو رسول اکرم
کون ہے تمہارا ثانی تم ہو بخشش کی نشانی
تم شفیع عاصیان ہو مالک کون ومکان ہو
تم ہو رب کے رب تمہارا تمپہ رب قرآن اُتارا
حشر مین ہو جبکہ آنا تو مجھے نہ بھول جانا
مین ہون آپکا ثنا خوان صدقہ تمپہ ہی دل وجان
حافظ غریب کمتر ہند مین بہت ہے مضطر

تم ہمارے پیشوا ہو صلوٰۃ اللہ علیکم
تم پہ جان ہم نثارے صلوٰۃ اللہ علیکم
آپ سب سے ہو معظم صلوٰۃ اللہ علیکم
ہم پہ رکھیے مہربانی صلوٰۃ اللہ علیکم
تم خدا کے میہمان ہو صلوٰۃ اللہ علیکم
آپکا جہان ہے سارا صلوٰۃ اللہ علیکم
مجھ کو دوزخ سے بچانا صلوٰۃ اللہ علیکم
تم سے پایا ہو نمین ایمان صلوٰۃ اللہ علیکم
یا نبیؐ بلالو در پر صلوٰۃ اللہ علیکم

قصیدۂ مولف

شفیع الوراہین رسول کریم
کوئی اونسا ہے او رنا ہو ویگا
ہمین بخشوا دینگے اللہ سے
مریض گناہ انکی ای دوستو

خلیل خداہین رسول کریم
شہِ اتقیاہین رسول کریم
حبیب خداہین رسول کریم
مقرر دواہین رسول کریم

ثنا اونکی کب ہو کسی سے ادا
خوشی سے چلینگے سبھی خلد مین
کئے آپکی اقتدا سب نبیؐ
رسول خدا اور محبوب رب

عمیم العطاہین رسول کریم
امام الوراہین رسول کریم
یقین مقتداہین رسول کریم
بجاہین بجاہین رسول کریم

یقین جانیے دامن حافظ یقین ۰ مہ پُرضیا ہین رسول کریم

قصیدۂ بندہ

محمد کا در چھوڑ کس در پہ جاوین
ہم اونکے کہا کر کے کسکے کہاوین

حفاظت مین رکھہ عاصیون کو خدایا
یہ کوے محمد سے جانے نپاوین

قیامت کے دن یا شفیع امم ہم
تمہارے سوا کس کو صورت بتاوین

شفیع الورا آپ پڑھہ لو سمجھہ لو
ہم اعمال نامہ کسے پڑھہ سناوین

جواب آپ دے لو محمد خدارا
ملک ہم سے جسوقت پرسش کو آوین

گناتے ہین سب نیک اپنے کو حقا
محمد ہم اپنے کو کس کے گناوین

ذرا عاصیو لطف احمد کو دیکھو
کہ تم اون کو بھولو وہ خود یاد آوین

محمد ہمارا یہہ جی چاہتا ہے
کہ پا تم اوٹھاؤ نہ سر ہم اوٹھاوین

عزیز و خدا جانے کیا اون کو جانو
محمد میرے تم کو کیا منہہ بتاوین

حمایت مین ہے خواجہ دوسرائی
عجب کیا کہ بندے کے مقصد برآوین

قصیدۂ عبد

ہم احمد کا در چھوڑ کس در پہ جاوین
بس اونکے کہا کر کے کس کے کہاوین

ہمارا نہین دین و دنیا مین کوئی
کہو حال پھر اپنا کس کو سناوین

خبر یا نبی گر نہ لو تم ہماری
تبہ حال پھر اپنا کس کو دکھاوین

جمال مبارک دکھادو خدارا
سرشک اپنی آنکھون سے کبتک بہاوین

نہ جنت کی واللہ خواہش کرین ہم
مدینے مین گر جاے مدفن کو پاوین

نہین چین دیتی جدائی تمہاری
ہم اس غم سے جان اپنی کیونکر بچاوین

رسول خدا آپ جلدی خبر لو
سنبھالو نہین تاکہ گرنے نپاوین

تمہارے سوا ہم کو کون و مکان مین
نہین آسرا پاس پھر کسکے جاوین

بلا لو خدارا مدینے مین ہمکو
غم دوری کبتک کہو بیٹھے کھاوین

نہین شہر مین مجرمون کے ہو حامی
بھلا پھر چلے کون سے در کو جاوین

بجز مدح خوانی یہہ دنیا کی چیزین
تیرے عبد عاصی کو ہرگز نہ بھاوین

قصیدہ مؤلف ڈھمنڈونکی تنبیہ مین

قصّوا اسبالکم ووفروا عثانینکم وخالفوا اھل الکتاب

مونچھین کترو اور داڑھیون کو کثرت دو یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو

کیا دیکھتے ہو آپ تماشہ تو ہی نہین
یہ ڈھمنڈا ہے غیر نقاشہ تو ہی نہین

کفار کیا منڈاتے نہین اپنی داڑھیان
فقرہ نیا یہ اسنے تراشہ تو ہے نہین

لب کو بڑھالیا ہے مجوسون کی طرحسے
کم اونسے دیکھیے ماشہ تو ہے نہین

جوب شریعت نبوی لیکے ہاتھہ مین
خالی بجا ہے کوئی تاشہ تو ہے نہین

سمجھے تو کیسے حاکم اسلام ہی کہان
پیش نگاہ کوئی بھی لاشہ تو ہے نہین

میٹھی نصیحتون سی فقط کام لین اگر
تو اوسکے واسطے بھی بتاشہ تو ہے نہین

حافظ کو مفت کرتے ہو بدنام آپ کیون
دل ناخنون سی اوسنے تراشہ تو ہے نہین

قصیدہ مؤلف

جب نہ حضور آپ کو پایا کرین
حال کسے اپنا سنایا کرین

آپکی الفت نے اوٹھایا ہے جوش
حکم دو تا سر کے بل آیا کرین

روضۂ اقدس کی جو ہے آرزو
آنکھون کو کس طور دکھایا کرین

آپکی الفت مین کہان تک بھلا
رو رو کے ہم آنسو بہایا کرین

ماہیٔ بے آب سی تڑپے ہے جان
بے کسی یہہ کس کو سنایا کرین

اب رخ جان بخش دکھا دیجیے
اپنے کو تا چند رلایا کرین

ایسی ہو توفیق عطا یا نبی
نعت سوا اب نہ بلایا کرین

آپ کی ہی نعت کی اکسیر سے
کیمیا کیون کر نہ بنایا کرین

آپ کو یا سید عالی ہمم
چھوڑ کے پھر کس کو سرایا کرین

پڑہ کے ثنا آپ کی کیون کر نہ ہم
کافر بے دین کو جلایا کرین

آرزو ہے آپکی ہم نعت مین
روز قصیدہ بھی بنایا کرین

آپ کا جب نام سنین کیون نہ ہم ‎ ‎ عجز سے سر اپنا جھکا یا کرین
حافظ مجروح نہ کیون نعت کو ‎ ‎ مرہم دل اپنا بنا یا کرین

قصیدۂ وفا

نہ اکسیر کی کیمیا چاہتا ہون ‎ ‎ مین خاک درِ مصطفیٰ چاہتا ہون
خطا وار ہون مین عطا چاہتا ہون ‎ ‎ تمھاری شفاعت شہا چاہتا ہون
ہون بیمار عصیان دوا چاہتا ہون ‎ ‎ مسیحاے دین کی عطا چاہتا ہون
پیمبر کے روضے کو آنکھونسے دیکھون ‎ ‎ یہی ربِ ارض و سما چاہتا ہون
ہُما اوجِ دین کا تمھین جانتا ہون ‎ ‎ تمھارا ہی ظلِ عطا چاہتا ہون
الٰہی دکھا نقش پاے محمد ‎ ‎ یہ آنکھین مین اوسپر ملا چاہتا ہون
تمناے دیدار خیر الامم ہے ‎ ‎ مین کب خضر آب بقا چاہتا ہون
فراقِ رخ شاہ مین ہے دم آخر ‎ ‎ مین اب شمع سان گل ہوا چاہتا ہون
نہین مجھکو دنیا کی شادی سے مطلب ‎ ‎ غم عشق خیر الوریٰ چاہتا ہون
تو محبوب رب اور عزیز خدا ہے ‎ ‎ تیری جاہ یوسف لقا چاہتا ہون
خداوند عالم رضا جو ہے جس کا ‎ ‎ مین اوس باوفا کی رضا چاہتا ہون

قصیدۂ نصیر

مین شان محمد خدا دیکھتا ہون ‎ ‎ خدا سے کب اونکو جدا دیکھتا ہون
دکھادے خدا مجکو روے محمد ‎ ‎ دعا کا یہی مدعا دیکھتا ہون
خدا کے لئے دستگیری کرو تم ‎ ‎ تمھین سب کا مشکلکشا دیکھتا ہون
نگہبانِ کشتی امت تمھین ہو ‎ ‎ تمھین باخدا ناخدا دیکھتا ہون
سر کاہ پر کوہ عصیان دھرا ہے ‎ ‎ تمھین کو مین دفع البلا دیکھتا ہون
میرے دشمن جان کو مقہور کیجے ‎ ‎ مین اسکا ستم بارہا دیکھتا ہون
مین کمتر نصیر اے محمد تمھارا ‎ ‎ کرم سب پہ صبح و مسا دیکھتا ہون

قصیدۂ مؤلف

دلکو عشق مصطفیٰ ہے اب ہمارے اندنون — شوق مین ہم وصل کی پھرتے ہین سارے اندنون
دولتِ دیدارِ آنحضرتؐ سے جو محروم ہے — بخت شاید سو گئے ہین اب ہمارے اندنون
آپکے شوق لقا مین روز و شب ای دوستو — پھر رہے ہین کو بکو ہم غم کے مارے اندنون
بار عصیان کے سبب ہین بحر غم مین مبتلا — ہو رہے ہین غرق ہم جملہ بچارے اندنون
یا شفیع المذنبین فریاد ہے بہر خدا — ہاتھ پکڑو قعر دریا مین ہمارے اندنون
جز تمھارے آسرا کسکا ہے یا خیر الوریٰ — بیکسی مین کام جو آوے ہمارے اندنون
دولت دیدار سے کردو مشرف یا نبیؐ — روز و شب بیٹھا ہون مین آنکھین پسارے اندنون
ذکر آنحضرتؐ کا مین دلسے نچھوڑونگا کبھی — گر کرین اعدای دین لاکھون اشارے اندنون
فضل سے اللہ کے حافظ بظاہر دیکھ تو — دشمن دین کسطرح سے ہین اوارے اندنون

قصیدۂ بندہ

فضل حق پر نگاہ کرتا ہون — کچھ سمجھکر گناہ کرتا ہون
کوئی پوچھے رسول برحق سے — کس سبب سے مین آہ کرتا ہون
نامہ اپنا بھروسے پر شہ کے — بے تکلف سیاہ کرتا ہون
یا نبیؐ وہ نکال دیتا ہے — جسکی جانب نگاہ کرتا ہون
شاید اُس سمت آہ جا پہنچے — دل کو اپنے تباہ کرتا ہون
سینہ ہوتا ہے شق رسولؐ اللہ — جب نظر سوئے راہ کرتا ہون
دل مین رکھتا ہون شوق خواجہ کا — ہے گدا اسکو شاہ کرتا ہون
دامن یا حبیب از رحمت — اسکو مین دستگاہ کرتا ہون
یوسف عشق کاش ہو اس مین — یا نبیؐ دل کو چاہ کرتا ہون
شام امید ہے سحر خواجہ — یہ دعا ہر پگاہ کرتا ہون
بندۂ پرگناہ ہون خواجہ — کچھ سمجھکر گناہ کرتا ہون

قصیدۂ مؤلف

نبیؐ جو خلیل خدا ہین بجا ہین — ہمارے نبیؐ سرور انبیا ہین

عدو جو تھے سب اونکو کہتے تھے ساحر　　نہین سب غلط یہہ حبیب خدا ہین
ارے جاہلو تم نے کیا ان کو جانا　　خدا کے محب یہہ شفیع الوریٰ ہین
خدا آپ قرآن مین کہتا ہے ہر جا　　یہ شمس الضحیٰ ہین یہ بدر الدجیٰ ہین
تمھین کیا ہوا کیون سمجھتے نہین ہو　　رسُول خدا کب خدا سے جدا ہین
ہمارے نبیؐ کے نبی مقتدی ہین　　ذرا دیکھئے کیسے یہہ مقتدا ہین
کبھی بیٹھی اوڑکر نہ مکھی بدن پر　　ہمارے نبیؐ کیسے نورِ خدا ہین
کئے شق اٹھا کر کے اونگلی قمر کو　　ہمارے نبیؐ کیسے معجز نما ہین
بھلا کہئے موسیٰ تھے ایسے رسا کب　　ہمارے نبیؐ جس مکان تک رسا ہین
نبیؐ کوئی ایسا ہوا ہے نہ ہوگا　　ہمارے نبیؐ کل کے مشکل کشا ہین
نبیؐ سارے پرُفیض تھے بالیقین پر　　ہمارے نبیؐ فیض شاہ و گدا ہین
نبوت خدا نے ہے کی ختم اونپر　　ہمارے نبیؐ خاتم الانبیا ہین
تو محشور کر اپنے حافظ کو یارب　　اُنھون مین جو مداح خیر الوریٰ ہین

قصیدہ داراب جنگ

جو حضرت کا نقشِ قدم دیکھتے ہین　　تو سر اپنا اوس جا یہ ہم دیکھتے ہین
ہر ایک جائے نورِ محمدؐ کا جلوہ　　عیان اہل دیر و حرم دیکھتے ہین
لکھے ہین کہ امت کو اپنی شہ دین　　عنایت سے بس دمبدم دیکھتے ہین
یقین پاک کرتے ہین دامن سے آنسو　　جو امت کو وہ چشم نم دیکھتے ہین
جہنم مین گر جائے ہے یا نہین ہے　　تو اپنے گنہ ہم بہم دیکھتے ہین
خدا جانے کیا حال ہوگا ہمارا　　جو ترقیم جفّ القلم دیکھتے ہین
ہے داراب جنگ پر نبیؐ کی عنایت　　تو پھر گنبدِ محترم دیکھتے ہین

قصیدہ بندہ

ترستونکو بچادو اوشب معراجکے مہمان　　ذرا صورت بتا دو اوشب معراجکے مہمان
ہمین صورت دکھانیسے تمھین کچھ ننگ آتا ہے　　کفِ پا ہی دکھا دو اوشب معراجکے مہمان

گدا جو بنکے ہم آئے تصدق آجکی شب کا
دلا دو تم دلا دو او شبِ معراجکے مہمان

اُٹھو لے مرغِ دل تم قم باذن اللہ ہے قبلہ
اُٹھو کہکے جگا دو او شبِ معراجکے مہمان

جو دل رازِ خفی تھا سو وہ ظاہر ہوتا ہی سب کچھ
گدا اپنا بنا دو او شبِ معراجکے مہمان

یہ دل مایل ہوا ہی خود بشوقِ آستان بوسی
زیارت اب کرا دو او شبِ معراجکے مہمان

تمھین ہو ساقی کوثر تمھین ہو شافع محشر
ذرا ہمکو شفا دو او شبِ معراجکے مہمان

سُنو اے خواجۂ کونین یہ بندہ تمھارا ہے
سخن شیرین کرا دو او شبِ معراجکے مہمان

قصیدۂ مؤلف

مجھے روضہ دکھا دو او شبِ معراجکے مہمان
غلامومین ملا دو او شبِ معراجکے مہمان

دیارِ ہند مین در در نہ مجھکو پھرنے دو شاہا
ذرا کوچے مین جا دو او شبِ معراجکے مہمان

کہانتک آپکی فرقت مین مین رویا کرون ہر دم
ذرا مکھڑا دکھا دو او شبِ معراجکے مہمان

تمنا ہے یہی میری مزار پاک کا اپنے
مجاور ہی بنا دو او شبِ معراجکے مہمان

نہ حال دل کہو نمین آپسے تو جا کہون کس سے
مجھے آپہی بتا دو او شبِ معراجکے مہمان

نہ جاگونسے اگر ملتے ہو تو سوتے ہی مین مجھکو
جمال اپنا دکھا دو او شبِ معراجکے مہمان

مدینہ پاک کی دلمین نہایت ہی تمنا ہے
مجھے جلدی بلا دو او شبِ معراجکے مہمان

جو کچھ کہ حبِ دنیا ہی تمامی شوق مین اپنے
میرے دلسے بھلا دو او شبِ معراجکے مہمان

یہی ہے عرض حافظ کی ہر اک لحظہ ہر اک دم بس
مجھے روضہ دکھا دو او شبِ معراجکے مہمان

قصیدۂ بندہ

نہ ڈھونڈھو دو عالم مین جائے غریبان
محمد کا در خوب پائے غریبان

ثنا اُون کی لایق ہے جلّ و علیٰ کو
نہین اونکے لایق ثنائے غریبان

صبا کوئے احمد سے جا ایک چٹکی
اٹھا لا تو خاکِ شفائے غریبان

ذرا چشم تو دیکھو شفیع الورا کا
یہ آن رتبہ ہے آشنائے غریبان

نہ وہ بہرور کے نہ گھر کے نہ در کے
خوشا کوئے احمد سرائے غریبان

لباسِ شفاعت مین عریان ہی رہتے
ہوا لطفِ احمد ردائے غریبان

کوئی کچھ بنا کوئی کچھ روز اول ۔۔۔ محمد بنے پیشوائے غریبان
نہوتی ہوائے ترحم گراون کی ۔۔۔ نہ جائی خداتک صدائے غریبان
شہادت کوئی دل مین دیتاہے میری ۔۔۔ اسی گھر مین ہے کچھ شفائے غریبان
نکالو نہ درپرسے بندہ کو خواجہ ۔۔۔ نہین ہے دو عالم مین جائے غریبان

قصیدۂ مؤلف

تمھین ہو شہا پیشوائے غریبان ۔۔۔ نہین ہے کوئی آشنائے غریبان
کسے کہیے مشکل مین شاہا پکارین ۔۔۔ سنے کون تم بن صدائے غریبان
مریضان عصیان کہان چھوڑ جاوین ۔۔۔ ہے درآپ ہی کا شفائے غریبان
نہوتے حمایت کو تم گرچہ شاہا ۔۔۔ نہ مقبول ہوتی دعائے غریبان
جو چاہو کرو ہم غلام آپکے ہین ۔۔۔ ہین آپہی کی امت کہائے غریبان
رہین ہند مین کیسے راحت سے کہیے ۔۔۔ محمد تمھارے سوائے غریبان
نہین جز تمھارے کوئی ہے وسیلہ ۔۔۔ رسول خدا یا برائے غریبان
نہ ہوتے شفاعت کے مختار گرتم ۔۔۔ تو پاتے نہ جنت مین جائے غریبان
چلو اب مدینے کو حافظ یہان سے ۔۔۔ محمد کا درہے برائے غریبان

قصیدۂ عبد

نہین تھی کوئی جائے جائے غریبان ۔۔۔ در مصطفیٰ اب تو پائے غریبان
نہین ہے تمھارے سوا کوئی مولا ۔۔۔ برائے غریبان برائے غریبان
ہراک جائے ہے ہرکسی کیلئے ہان ۔۔۔ محمد کا درہے برائے غریبان
بجز آپ کے کہیئے کس پاس جاوین ۔۔۔ تمھارا تو درہے سرائے غریبان
محمد محمد پکارین نہ کیون کر ۔۔۔ تمھاری تو امت کہائے غریبان
خبرگر نہ لو تم ہماری تو شاہا ۔۔۔ سنے کون آکر ندائے غریبان
شفاعت کے مختار ہوتے نہ احمد ۔۔۔ تو ہوتی نہ جنت مین جائے غریبان
بلاؤ نہ تم گر ہمین یا محمد ۔۔۔ نہ کوئی سنے پھر صدائے غریبان

ندو جائے گر عبد کو کہئے شاہا | تو ہے کونسی جائے جائے غریبان

قصیدہ مؤلف

نہین محفل مین آتے ہین جو کوئی بیاج کھاتے ہین | نہ حق سے دل لگاتے ہین جو کوئی بیاج کھاتے ہین
نہ حب مصطفےٰ رکھین نہ خوف حق تعالےٰ کچھ | جہنم مین وہ جاتے ہین جو کوئی بیاج کھاتے ہین
زبان گدّی سے باہر کھینچی جاویگی یقین اونکی | قرآن سے ہم بتاتے ہین جو کوئی بیاج کھاتے ہین
ملیگا ریم اور خون اون کو پینے آب کے بدلے | حدیثون سی بتاتے ہین جو کوئی بیاج کھاتے ہین
نصیحت کا سخن ان کو کبھی جو کوئی کہتا ہے | اوسے ہنسکر اوڑاتے ہین جو کوئی بیاج کھاتے ہین
معاذاللہ سمجھتے سود کو ہین بیاج مطلق کر | بڑے شیطان کہاتے ہین جو کوئی بیاج کھاتے ہین
یقین سر نیچے پا اوپر وہ سب لٹکائے جائینگے | غریبون کو ستاتے ہین جو کوئی بیاج کھاتے ہین
ستم سے چھین لیکر مال کر اک اک کے پھر دو دو | مکان اپنا جماتے ہین جو کوئی بیاج کھاتے ہین
خدا کو بھول کر کیسی ندامت مین پھنسے ہین وہ | نہ خوف حشر لاتے ہین جو کوئی بیاج کھاتے ہین
نہین وہ موت کا دن یاد کرتے ہین کبھی اپنا | لحد کو بھول جاتے ہین جو کوئی بیاج کھاتے ہین
نہین وہ مانتے ہرگز خدا کے حکم سے بھی ہم | اونھین ہر دم ڈراتے ہین جو کوئی بیاج کھاتے ہین
خدا نے صاف قرآن مین حرام ہے سود فرمایا | خدا کو بھی جھٹلاتے ہین جو کوئی بیاج کھاتے ہین
قیامت آنیوالی ہے یقین مرنا بھی ہے سنکر | نہین کچھ تھرتھراتے ہین جو کوئی بیاج کھاتے ہین
غریبون کو بتاکر دولت دنیا کی لالچ کو | ہمیشہ ور غلاتے ہین جو کوئی بیاج کھاتے ہین
الٰہی انکی صحبت سے بہ حافظ کو بچا رکھہ تو | جو کوئی بیاج کھاتے ہین جو کوئی بیاج کھاتے ہین

قصیدہ مضطرب

نور پاک مصطفےٰ جب آگیا قندیل مین | نور کی قندیل تھی اور نور تھا قندیل مین
یا کہ نور لم یزل نے شوق سے جلوہ لیا | نور جلوہ لے رہا تھا یا خدا قندیل مین
تھی وہ اک قندیل یا تھا قبۂ نور آنہ | نور احد اور نور احمدؐ ایک جا قندیل مین
طالب و مطلوب تھی قندیل مین خلوت گزین | حل عقدہ دوجہان کا ہوگیا قندیل مین
خودنمائی کا تقاضا نور کو از خود ہوا | شوق سی آگرا اوٹھائے مصطفےٰ قندیل مین

کئی برس گذرے نظارے نور کی ہوتے رہے | راز ازلی راز ابدی بھر گیا قندیل مین
کیون نہو قربان جانِ مضطرب قندیل پر | جبکہ فخر انبیا کا گھر بنا قندیل مین

قصیدہ مؤلف

یارو قسم اللہ کی اس موت کی دارو نہین | فرما گئے اپنے نبیؐ اس موت کی دارو نہین
لاکھون ہزارون انبیا پیدا خدا نے تھا کیا | آخر یہی سب نے کہا اس موت کی دارو نہین
قرآن مین ہے سربسر دیکھو عزیزو کر نظر | ہے کل نفس مین خبر اس موت کی دارو نہین
جسکو خدا پیدا کیا وہ دوستو آخر مُوا | بولا یہی وقت قضا اس موت کی دارو نہین
تدبیر لاکھون کیجئے بے نفع ہے سُن لیجیے | نسخے ہزارون بیچیے اس موت کی دارو نہین
چارون صحابان نبیؐ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ | فرما گئے وہ بھی یہی اس موت کی دارو نہین
اللہ باقی ہے عیان من کل فانی ہے جہان | ہے صاف قرآن مین بیان اس موت کی دارو نہین
ہے بات یہ سب مین عیان کیا مین کرون حافظ بیان | بولے نبیؐ آخر زمان اس موت کی دارو نہین

معجزہ آنحضرتؐ بعزادبندہ

سنو دوستو ہے عجب داستان | روایت یہ لکھنا ہے رنگین بیان
رکانا عرب نام اک شخص تھا | شجاعت مین مشہور تھا پہلوان
کسب فن مین نادر تھا کُشتی کی خوب | عجائب جہانگیر تھا پہلوان
سو اک روز کی تم سنو واردات | ہوا مصطفیٰؐ کا گذر ناگہان
کہ یا مصطفیٰؐ سُن میری بات کو | ہتو نکی تو کرتا ہے بد گوئیان
سخن جب بلان سے سُنا بیوفا | مثل شیر شرزکی ہو چست وہان
مگر یہ کہا شمر پشمینہ خوار | تو غالب ہو مجھپر تو دون بکریان
پذیرا کئے بات خیرالورا | نہ کی پیش وپس سرور دوجہان
دعا مانگی حضرتؐ نے خالق سے یون | کہ ای خلق پرور تو رزی سان
پذیرا دعا کبریا مین ہوئی | بسا شاد ہو کر کھڑے پاس آن
قوی فیل دشمن ہوا غمگسار | گرا آ مبارک قدم پر اس آن

کہ تھا فارسی مین سو معجزہ | زبان ہندی مین اب ہوا یون عیان
نہ ہمسر سمجھتا تھا کسکو ذرا | کہ اس عہد مین تھا عجب مرد ہوان
یہ پیشہ نکالا تھا اپنا مدام | چرا تا تھا جنگل مین جا بکریان
ملاقات آپس مین جسدم ہوئی | رکانا لگا کہنے حضرتسے وہان
رسُولِ خدا نے کہے ای لعین | مین کرتا ہون غیبت بتان ہر زمان
کہا مصطفیٰؐ بات میری کو سُن | تمھارے ہمارے ہو کشتی یہان
وگرنہ مین غالب ہوا تجھ اوپر | تو سر کاٹ لونگا تیرا اس ہی آن
کہا اپنے خالق سے کر التجا | کرون لات وعزیٰ کو اب بے نشان
تو اپنے کرم سے مجھے فتح دے | نہو شرم غالب مجھی اس زمان
لگا کرنے حملہ نبیؐ پاک پر | کئے پست دشمن کو شاہ جہان
ہوا اہل اسلام پر مستعد | پڑھا کلمہ طیب کو ہو کے عیان

ہے عاجز غلام خواجہ بندہ کمین | شفیع روز محشر ہو شاہِ شہان

قصیدہ مؤلف

سب اولیوں کے پیشوا قادر محی الدین ہین | اور واقفِ رمز خدا قادر محی الدین ہین
ہین رہنمائے سالکان اور عارفوں کے پیشوا | اور معدنِ جود و سخا قادر محی الدین ہین
دلبند حسن المجتبیٰ اور نور چشمِ فاطمہ | ہم مصطفیٰ ہم مرتضیٰ قادر محی الدین ہین
پائی ہے اُنسے دوستو باغِ کرامت نے بہار | قندیلِ عرشِ کبریا قادر محی الدین ہین
ہے آپکا محبوبِ رب اور قطبِ ربانی لقب | لاریب شاہِ اولیا قادر محی الدین ہین
تم ہو امامِ اولیا تم غوثِ صمدانی بجا | اور مخزنِ سرِ خدا قادر محی الدین ہین
تم سرورِ جیلان ہو تم موردِ رحمان ہو | اور مصدرِ حلم و حیا قادر محی الدین ہین
سب اولیوں سے خوب ہو اللہ کے محبوب ہو | جو کچھ کہو بیشک بجا قادر محی الدین ہین
حافظ سے کب ہووے ادا ہان مدحتِ غوث الوریٰ | بس کاشفِ رمزِ خدا قادر محی الدین ہین

قصیدہ مؤلف

نبی پاک پہ ای حاضرو درود پڑھو | نہ اونگھو بیٹھکے اے غافلو درود پڑھو
یہان پہ روحِ رسولِ انام آتی ہے | ادب سے بیٹھکے ائے واصفو درود پڑھو
یہہ وہ ہے بزم یہان رحمتِ خدا نازل | بفضل ہوتی ہے اے صاحبو درود پڑھو
ادب کی جا ہے نہ تکتک کرو یہہ محفل ہین | خموش بیٹھکے سنتے رہو درود پڑھو
یہ وہ ہے بزم کہ ہوتے ہین یہان ملک حاضر | محبو تم بھی خوشی سے چلو درود پڑھو
یہہ جا درود ہی پڑھنے کی ہے مہربانو | نہ پھیل پھیل کے یہان سو رہو درود پڑھو
سخن جو کوئی نصیحت کے تمسے فرمادے | مباحثہ نہ انھونسے کرو درود پڑھو
اے کم نصیبو یہ کیا گفتگو تمھاری ہے | نہ غیر کسکو زبان سے کہو درود پڑھو
نہ جدِّ امجد و ماجد کا یہہ مکان ہے کچھ | خدا کا گھر ہے یہ لے مسخرو درود پڑھو
درود پڑھنے کی اللہ دے تمھین توفیق | لہابی جیسے نہ منکر بنو درود پڑھو
نہ مفت توشۂ عقبیٰ گنواؤ ہاتھ سے یہہ | خوشی کے ساتھ تم ای مشفقو درود پڑھو

درود پاک کی کیسی بڑی فضیلت ہے | ذرا تو سوچ کرو منصفو درود پڑھو
درود پڑھنے سے روزی مین بس ترقی ہو | مدام صدق سے اے ہمدمو درود پڑھو
نہ مرتدون سے بنو چاہ مت رکھو انکی | خدا کے خوف سے ہردم ڈرو درود پڑھو
نہ دام مین کبھی اعدائے دین کے آؤ تم | لہابیون سے عزیزو بچو درود پڑھو
اُٹھو نہ محفل میلاد سے عزیزو تم | ادب سے ہاتھ کو باندھے رہو درود پڑھو
نہ بہکو گر تمھین شیطان لعین بہکاوے | ہمیشہ حمدِ الٰہی کرو درود پڑھو
ادھر اودھر کی نہ باتین کرو سرِ محفل | دوزانو بیٹھ کے اے عاشقو درود پڑھو
یہ وعظ حافظ مسکین نے جو کیا ہے بیان | محبو اُسپہ عمل تم کرو درود پڑھو

قصیدۂ بندہ

دو عالم اگر متفق ہو تو کیا ہو | بھلا آپ کا وصف کس سے ادا ہو
نبیؐ کیا کہون تم کو اے صدر عالم | حبیب خدا سید الانبیا ہو
خدا کو نجانا نجانے گا ہرگز | نہ جب تک کوئی آپ سے آشنا ہو
فضیلت ہے دونون کی واللہ باللہ | نہ شمس الضحیٰ ہو نہ بدر الدجیٰ ہو
عجب کیا جو عالم کو ہو فیض تم سے | عمیم العطا ہو کریم السخا ہو
رسول خدا اگرچہ ظاہر ہو لیکن | خدا جانے تم اپنے پردے مین کیا ہو
خدا کو نہین تم سے دم بھر جدائی | عجب کیا کہ تم بھی سمیع الدعا ہو
گناہون کو بھی میرے بخشو خدا را | نبئ الہدیٰ تم شفیع الوریٰ ہو
کہو کون حاجت روا ہو ہمارا | ہمارے اگر تم نہ حاجت روا ہو
دو عالم خفا ہو تو ہو یا محمد | برائے خدا ہم پہ تم مت خفا ہو
مین بندہ ہون تم خواجہ دوسرا ہو | رسول خدا میرے مشکل کشا ہو

قصیدۂ مؤلف

یا نبی کانِ ولایت آپ ہو | معدنِ جود وسخاوت آپ ہو
آپسے روشن ہوئے دونو جہان | واقعی ماہِ ہدایت آپ ہو

آپکی لولاک آیا شان مین / مالک ملک ولایت آپ ہو
ہم اگر ہین لاکھ مجرم یا نبیؐ / بس ہمارے کو کفایت آپ ہو
دین اور دنیا کی جو کچھ پوچھئے / یا رسول اللہ نعمت آپ ہو
کس سے ہووے آپکی مدح وثنا / یا نبیؐ ختم رسالت آپ ہو
تم سوا پھر کون ایسا ہے وصی / بس ہمارے حق مین رحمت آپ ہو
اب نہین ہے غم قیامت کا ہمین / ہم غریبون کی حمایت آپ ہو
مین ہون حافظ آپہی کے نام کا / بس میرے حق مین کفایت آپ ہو

قصیدہ مؤلف

حافظ نہ غیر کام مین ناحق خراب ہو / وہ کام کر کہ جس مین حصول ثواب ہو
اچھے برے سے رکھہ نہ غرض نعت لکھہ سدا / موزون ہو شعر یا کہ سراسر خراب ہو
مداح مصطفےٰ ہے تو حافظ نہ کیون بھلا / سب شاعرون مین شعر تیرا لاجواب ہو
ہم تو یہہ جانتے ہین وہی نیک ہے بشر / جسکو مدام عشق رسالت مآب ہو
ہو جسکو بغض میرے پیمبرؐ کے نام سے / اوس اہل کین کا رب کرے خانہ خراب ہو
سن سنکے نعت جلتے ہین جو ہین عدوئے دین / دل اونکا جلکے ایساہی یارب کباب ہو
جس منہہ سے نام پاک نکلتا ہے آپکا / کیونکر نہ منہہ وہ مثل عطر اور گلاب ہو
جنت خدا سے ہم کو دلاؤ گے یا نبیؐ / غم کیا ہے آپ صاحب یوم الحساب ہو
اوسوقت آکے حشر مین امداد کیجئے / ہم عاصیونکا جب کہ حساب وکتاب ہو
حافظ لکھی ہے تونے جو یہ نعت مین غزل / کیا ہے عجب جو قرب رسالت مآب ہو

قصیدہ مؤلف

خالق الخلق لاشریک لہٗ / بےشبہ لا الٰہ الا ہو
ہمسر و مثل آن نہ دیگر ہست / برتر از لا الٰہ الا ہو
نور احمدؐ ز نور خود پیدا / کرد آن لا الٰہ الا ہو
مصطفےٰ گفت این چنین لاریب / وحدہٗ لا الٰہ الا ہو

کردنازل کلامِ خود خالق | بر نبیؐ لا الٰہ الّا ہو
شبِ معراج را طلب کردہ | خود خدا لا الٰہ الّا ہو
بر درِ خلد مصطفیٰ خود خواند | وحدہٗ لا الٰہ الّا ہو
عاشقانِ نبیؐ ہمی گویند | روز و شب لا الٰہ الّا ہو
حافظ این ورد خود بکن شب و روز | ہان بجان لا الٰہ الّا ہو

قصیدۂ عبد

یارسُولِ خدا خبر لیجو
تم سوا آسرا کسیکا نہین
کس سے ہم جاکے اب کہین احوال
چھوڑ در آپکا کدھر جاوین
بطفیل آپکے نواسون کے

یا نبیؐ الورا خبر لیجو
تم ہو حاجت روا خبر لیجو
کون ہے تم سوا خبر لیجو
کون ہے آپسا خبر لیجو
دور ہو یہ وبا خبر لیجو

سخت مشکل پڑی ہے مجھپر آ
تم سوا ہم کو دین و دنیا مین
عاصیونکی تمھین تو حامی ہو
ہمکو دوزخسے تم بچا لیجو
اپنے اس عبد کی برائے خدا

تم ہو مشکل کشا خبر لیجو
کون ہے آسرا خبر لیجو
یا نبیؐ مصطفیٰ خبر لیجو
ہے یہی مدعا خبر لیجو
یا نبیؐ مجتبیٰ خبر لیجو

قصیدۂ مولف

جو نامِ محمدؐ پہ فدا ہووے گا یارو
جو نامِ نبیؐ سنتے ہی صلوٰۃ پڑھے گا
انکار جسے محفلِ میلاد سے ہو گا
صدمے سے قیامت کے اوسے خوف نہین ہے
طیبہ مین پہنچ جاوینگے یک آن مین جاکر
اوس شخص کا سمجھو کہ ہے بیدار مقدر
پھولے نہین جامے مین سماتا وہی ہو گا
خوش رہویگا اللہ و محمدؐ کا جسے نام
حافظ نہین مداح کو دوزخسے یقین غم

لاریب وہ مقبولِ خدا ہوویگا یارو
خالق سے اوسے خلد عطا ہوویگا یارو
رب اوس سے یقین جانو خفا ہوویگا یارو
جو عشقِ محمدؐ مین موا ہووے گا یارو
قسمت مین اگر اپنی لکھا ہوویگا یارو
دیدار نبیؐ جسکو ہوا ہووے گا یارو
رہنا جو وہین صبح و مسا ہوویگا یارو
ہر روز بجان ورد سدا ہوویگا یارو
گر لاکھہ گناہ اوسنے کیا ہوویگا یارو

قصیدۂ بندہ

فقط مرسلون کے نہ سالار تم ہو | خدا کی خدائی کے مختار تم ہو

خدا نے کیا تم کو معشوق اپنا ‏ رسول خدا سب کے سردار تم ہو
عجب کیا خدا آپ ہو ہم سے واصل ‏ کہ ہم عاجزون کے مددگار تم ہو
کسی سے کسیکو نہین فیض حاصل ‏ ہر ایک کے لئے فیض اظہار تم ہو
نہین ہم مین طاقت کہ پہنچینگے تم تک ‏ محمد ہمارے طلبگار تم ہو
کسی سے نہین ہم کو امید شاہا ‏ ہمارے ہر ایک وقت مین یار تم ہو
گنہگار ہین ہم سیہ کار ہین ہم ‏ شفاعت کے مولا کرنہار تم ہو
کسی امر کی حاجت عرض کیا ہے ‏ شناسندۂ راز اظہار تم ہو
گنہگار بندون کا بس دو جہان مین ‏ شفیع کون ہو جب کہ بیزار تم ہو
گنہگار بندہ بکے حشر مین جب ‏ تمنا ہے خواجہ خریدار تم ہو

قصیدۂ مؤلف

مجھکو در رسول پہ جانا نصیب ہو ‏ یارب نہ پھر کے ہند کو آنا نصیب ہو
یارب یہ آرزو ہے میرے دلسے روز و شب ‏ عشق نبی مین دل کو جلانا نصیب ہو
ہے آرزو یہی میری ہر روز یا خدا ‏ آنسو غم نبی مین بہانا نصیب ہو
یارب یہی ہے عرض میری تجھسے اب سدا ‏ نعت نبی مین شعر بنانا نصیب ہو
یارب یہ عرض ہے کہ قیامت کے روز بھی ‏ جز مصطفی نہ خلد مین جانا نصیب ہو
آوین فرشتے قبر مین جسوقت یا خدا ‏ نعت رسول پڑھکے سنانا نصیب ہو
جب جان کنی کا وقت ہو اسوقت یا خدا ‏ کلمہ زبان پر میری آنا نصیب ہو
دنیائے دون کی دلکو نہ یارب رہی ہوس ‏ الفت تیرے حبیب کی پانا نصیب ہو
یارب رسول پاک کے زیر لوائے حمد ‏ مجھکو بھی روز حشر مین جانا نصیب ہو
یارب تو بخش مجھ کو محمد کے واسطے ‏ دوزخ کی سمت مجھکو نہ جانا نصیب ہو
حافظ کو یا آلہ گناہون سے پاک کر ‏ باغ جنان مین شوق سے جانا نصیب ہو

قصیدۂ بندہ

شاد کر دو اس دل ناشاد کو ‏ یا رسول اللہ پہنچو داد کو

یا محمدؐ عام ہین شاگرد لوگ — ڈھونڈھتے پھرتے نہین استاد کو
کہتے ہین اے رحمتِ اللہ صید — دام ہین لاتے نہین صیاد کو
دل ہی نالان دست غم سے یا شفیع — چاہتے ہین صاحب فریاد کو
یا رسول اللہ جائے غور ہے — نقش کھینچے کس طرح بہزاد کو
ماہ مین خانہ کراب ابروئے دل — رکھتے ہین نزدیک خانہ زاد کو
داغ دوات کو اپنے عشق کا — مُہر حاکم چاہیئے استاد کو
سخت دل کی کیا حقیقت یا حبیبؐ — موم سا کر دیتے ہین فولاد کو
بیکسونکی دل دہی ہو یا نبیؐ — توڑیئے مت خانۂ آباد کو
کیا سبب ہے یا نبیؐ فرمائیے — جان شیرین تلخ تھی فرہاد کو
الغیاث ای خواجۂ بندہ نواز — شاد کر دو اس دلِ ناشاد کو

قصیدۂ وفا

جو دلکو خواہش دیدار ہو تو ہونے دو — نبیؐ کے عشق کا بیمار ہو تو ہونے دو
اسیر زلف طرحدار ہو تو ہونے دو — ہمارا دل جو گرفتار ہو تو ہونے دو
شفیع جرم سبکسار مجھ کو کر دین گے — گناہ کا جو گران بار ہو تو ہونے دو
ہجوم داغ فراق رسولؐ اکرم سے — جو سینہ تختۂ گلزار ہو تو ہونے دو
نہ آفتاب نبوت کے عشق سے روکو — جو اس شراب سے سرشار ہو تو ہونے دو
کرے نبیؐ سے جو انکار اوسکو قتل کرو — فدا جو آپ پہ ہر بار ہو تو ہونے دو
ثنائے بحر نبوت سے مت وفا روکو — روان جو کلکِ گہربار ہو تو ہونے دو

قصیدۂ مؤلف

طیبہ میرا وطن بنادو — کوئے محمدؐ صحن بنادو
آپکا مفتون ہون سدا مین — ایسا شاہ زمن بنادو
مدح سرا ہون آپکا شاہا — قند سا میرا سخن بنادو
قبر مین مجھکو دفن کرین جب — لحد کو میری چمن بنادو
چہرۂ انور دکھاکے اپنا — دل کو میرے چمن بنادو
بحر عشق مین غوطہ زن ہون — تن کو سراسر سفن بنادو
جسکو نہ الفت ہووے تمہاری — اوسپر راحت محن بنادو
اپنی ردائے پاک کا مجھکو — قبلۂ عالم کفن بنادو

دشت مدینہ پاک کا اپنے شاہ دو عالم ہرن بنا دو
بوئے معطر اپنی سونگھا کر دلکو مشک ختن بنا دو
عرض یہ حافظ کی ہے شاہا طیبہ میرا وطن بنا دو

قصیدۂ بندہ

ہوئی جب عشق پر رغبت خدا کو
کیا پیدا محمدؐ مصطفٰے کو
معلےٰ ذات ہے ہو کون بہتر
کسی نے پائی ہے کب ابتدا کو
کیا معشوق عاشق حق نے اپنا
ہوئے لایق محمدؐ کبریا کو
سبھون سے رتبۂ والا کیا ہان
ہوا رتبہ گروہِ انبیا کو
مفخر ہے سلاطین جہان پر
رسول اللہ کے ادنیٰ گدا کو
نہون اونکی اطاعت مین شب و روز
نہین طاقت قدر کو اور قضا کو
شفاعت اور نبیون پاس واللہ
نہین ملتی اگر ڈہونڈہو دوا کو
ندیکھا ہو خدا کا نور جس نے
تو بس دیکھے محمدؐ کی ردا کو
بچے عاصی سزا سے روز اوّل
جزا ہو جائے گی روزِ جزا کو
غریب و کمترین مسکین ہے بندہ
کہو اُس خواجۂ ہر دوسرا کو

قصیدۂ مؤلف

سراجِ محبت ضیا کر تو دیکھو
محمدؐ کی الفت بھلا کر تو دیکھو
تمھین فیض ہوتا ہی کسطور حاصل
غلامِ محمدؐ کہا کر تو دیکھو
خدا کی قسم ہو گی فردوس حاصل
رسُولِ خدا کی ثنا کر تو دیکھو
یقین خلد پاؤ گے اے شاعرو تم
قصیدہ کوئی یون بنا کر تو دیکھو
ثنائے رسُولِ خدا مین دبیرو
تم اپنے قلم کو چلا کر تو دیکھو
حیات النبیؐ کی ثنا وصفت مین
محبو دل اپنا جما کر تو دیکھو
ملیگا تمھین حشر مین رتبہ عالی
شفیع الورا کی ثنا کر تو دیکھو
یقین بخشے جاؤ گے ای مجرمو تم
حبیب خدا سے دعا کر تو دیکھو
ہمیشہ یہی دل سے کہتا ہے حافظ
سراجِ محبت ضیا کر تو دیکھو

قصیدۂ عبد

ازل مین حامی کہا چکے ہو نبیٔ علیہ السلام دیکھو
ابد مین ہم کو نہ بھو لجانا شفیع یوم القیام دیکھو

خدا نے بندونکے دلکو حضرت تمہاری قبضے مین دیکھا ہے
تمہارا ذمہ ہوا ہے قبلہ ہمارا بیت الحرام دیکھو

ہماری شر کی تمھین خبر ہے کسی سے یہ شر نہ مٹ سکیگا
خدا کے آگے تمھین مٹانا جناب خیر الانام دیکھو

تمھاری رحمت کے آسرے مین پلے ہوئے ہین بناز و نعمت
ذلیل ہو نہ نپاوین صاحب کہین تمھارے غلام دیکھو

خدا کے بندے سبھی ہین قبلہ خدا سبھو نپر کرم کریگا
رسول اکرم تمھاری بابون تمھارا دامن ہے نام دیکھو

نہ دل ہے ویسا نہ دیدہ ویسی کہ نذر بزم جناب کردون
خلاف مرضی نہو تو لیلون یہ ایک شیشۂ و جام دیکھو

ہم وہی بندے ہین تم ہو خواجہ ازل مین حامی کہا چکے ہو
ابد مین ہمکو نہ بھولجانا شفیع یوم القیام دیکھو

قصیدۂ مؤلف

جلدی سے آج محفل مولد سنوار دو
مداح شب کو آوین نگر مین پکار دو

آوین جو سامعین تو موقع سے دو بٹھا
کوئی کرے نہ بات یہہ پہلے پکار دو

محفل مین آوین جو کوئی عشاق مصطفےٰ
خدمت مین اونکے پہلے یہ عرضی گذار دو

دو زانو بیٹھین اور پڑھین صدق سے درود
بزم ثنائے شاہ مین یہہ اشتہار دو

ہر سامعین اور ہر اک مدح خوان پر
عطر و گلاب ڈالدو پھولونکے ہار دو

گر عاشق نبیؐ کوئی تشریف لاوے یہان
بٹھلا کے دوستوا سے عز و وقار دو

گر وعظ یا ہو مولد خیر الورا بیان
خاموش ہو کے سنتے رہین ہانک مار دو

بھولین نہ سامعین جو نصیحت بیان ہو
تاکید اونکو وعظ کی اے اہل کار دو

آوے جو شوق و ذوق سے بزم رسول مین
اونکو بلا کے جائے کہین ذی وقار دو

محبت رسول پاک مین ہو وین جو معتقد
انکی تشفی خوب کرو اور قرار دو

حافظ کی عرض تم سے یہ ہے ای شہ امم
اوسکو بچا صراط کے پل سے اُتار دو

قصیدۂ وفا

جس شخص کو کہ عشق رسول زمان نہو
اُسکو عذاب قبر سے ہرگز امان نہو

جسپر تمھاری مہر میرے مہربان نہو
زنہار اوس کو قہر خدا سے امان نہو

جس دل مین داغ عشق شہِ دوجہان نہو / وہ بیچراغ گھر ہے وہ روشن مکان نہو
گر آفتاب مہر و عطا مہربان نہو / روزِ جزا عذاب سقر سے اَمان نہو
اُنڈا ہوا جو قلزم طبع روان نہو / غوّاص فکر کو دُرِ مضمون عیان نہو
گلہائے نعت شہ چمن طبع مین کھلین / یارب یہہ باغ موردِ بادِ خزان نہو
جسپر کہ سایۂ عَلَمِ مصطفےٰ پڑے / کیا بات ہے وہ خسرو شوکت نشان نہو
مدح لب و دہان ہمیشہ کیا کرے / مصروف اور کام مین میری زبان نہو
اوس رحمتِ خدا کا نہ برسے جو ابر لطف / سرسبز اے صبا کبھی باغ جہان نہو
گلہائے داغ عشق نبی ہین ہزار ہا / کیون دل ہمارا رشک دہِ گلستان نہو
گر سرخی لب شہِ ابرار دیکھ لے / کیون کر خجل چمن مین گلِ ارغوان نہو
دوزخ مین ہے مقام عدوئے رسول کا / اے دوستو وہ داخلِ باغ جنان نہو
مقبول ہو غزل یہ وفائے غریب کی / محنت گدا کی یاشہ دین رائگان نہو

قصیدۂ مؤلف

کرون مین حمد کس منھ سے تیری اظہار یا اللہ / میری کیا تاب مین ہون ذرہ بمقدار یا اللہ
تو خالق اور مالک ہی تو ہی غفار یا اللہ / تو حاضر اور ناظر ہے تو ہی ستار یا اللہ
ہمارا تو خدا ہی اور ہم بندے تیرے ہین سب / ہین ہم سب پُرخطا اور تو ہی بخشنہار یا اللہ
نظر مت رکھ گناہو نپر ہمارے تو خداوندا / تیرے ہیبسے ڈرتے ہین ہم سب تو ہی جبار یا اللہ
حکم تو جو کیا ہمپر نمانے ہم نہ رکھے ڈر / فضل اپنا تو ہمپر کر تو ہی مختار یا اللہ
سر اپنا ہم جھکا کر توبہ استغفار کرتے ہین / جو چاہی کر کہ تو ہے مالک و مختار یا اللہ
الٰہی ہمنے شیطانکی اطاعت کی ہی بس ہر دم / بچا اب دام سے اسکے ہمین ہر بار یا اللہ
الٰہی کر عطا توفیق ہمکو نیک رستے کی / بدی سے رکھ ہمین اب دور سو سو بار یا اللہ
ہین کرتے بندگی تیری ہین تیری فضل کے طالب / نہین تیرے سوا کوئی ہمارا یار یا اللہ
دیا محبوب اپنا تونے جو اپنی عنایت سے / اوسکی حُب مین تو ہمکو جلا اور مار یا اللہ
کیا تو شان مین اونکی کلام اللہ ہی نازل / اونھین ہم سبکا ہی تونے کیا غمخوار یا اللہ

شفیع المذنبین انکو کیا ہی تونے اور خواجہ
محمد نام رکھہ اونکا کہا لولاک پھر تونے
ہمین امت بنایا اونکی لاکھون شکر ہے تیرا
الٰہی حافظ کمتر کو تو توفیق دے اتنی

تیرا ہے شکر ایسا دید یا غم خوار یا اللہ
کیا ارض وسما اونکے لئے تیار یا اللہ
ہمارا کردے باعث اُنکے بیڑا پار یا اللہ
کہ وقت نزع وہ کلمہ پڑھے للکار یا اللہ

قصیدہ عبد

ہے خدا کا کلام بسم اللہ
ورد جان خاص و عام بسم اللہ

ہی کلید جنان خدا کی قسم
بیشک ولا کلام بسم اللہ

حق کی جانب سے ہی نزول اسکا
ابتدائے کلام بسم اللہ

مخلصی دیگا یہ جہنم سے
دوستو لا کلام بسم اللہ

ہی فرشتونکی بھی زبان پر ہان
ہر گھڑی صبح و شام بسم اللہ

بخشدے واسطے محمدؐ کے
لیتا ہون تیرا نام بسم اللہ

وہ رہیگا خوشی سی جنت مین
جو پڑھیگا مدام بسم اللہ

عبد پڑہ تو خوشی سی ہر لحظہ
تا ہو دوزخ حرام بسم اللہ

قصیدہ مؤلف

یار و پڑھیئے مدام بسم اللہ
ہی عجائب کلام بسم اللہ

ورد ہر ورد سی یہ بہتر ہے
دوستو لا کلام بسم اللہ

کیونکہ دوزخ حرام ہو اسپر
جو پڑھے بس مدام بسم اللہ

دو جہان مین رہی وہ خوش خرم
جو پڑہی صبح و شام بسم اللہ

جو پڑھیگا یقین وہ پائیگا
جائے دار السلام بسم اللہ

در جنت پہ بھی لکھا ہی یہہ
کیا ہی عالی مقام بسم اللہ

ورد اسکا رکھو سدا یارو
ہی عجب فیض عام بسم اللہ

خوف محشر سے کیا اوسے غم ہی
ورد جسکا ہی نام بسم اللہ

کیونکہ مرغوب دل یہ ہو ہمکو
ہی شروع کلام بسم اللہ

ہر ملک ذی بھی ہی خوشی سے پڑھا
تو بھی پڑہ شاد کام بسم اللہ

روز و شب صدق دل سے ای حافظ
پڑہ کہ ہی خوب نام بسم اللہ

قصیدہ مقصد

ہوئے پیدا نبیؐ الحمد للہ
خوشی سب کو ہوئی الحمد للہ

مسلمانو مبارکباد تم کو
ہوئے اب امتی الحمد للہ

ارادہ جب کیا وہ رب عزت
سراج الاحمدیؐ الحمد للہ

ہوئی اظہر زمین پر ختم مرسلؐ
نہ تھا سایا جسے الحمد للہ

نبیؐ کی بنت زہرا فاطمہؓ ہین
ہی عصمت اُنپہ ختم الحمد للہ

گنہگارونکو اب آیا وسیلہ
شفا دوزخ کا غم الحمد للہ

بنا مولود شاہ مرسلین کا
ہوا کس شان سے الحمد للہ

اسی باعث شہنشاہ زمان کو
کیا ظاہر وہ خود الحمد للہ

کئے شق القمر وہ شاہ کونین
کیا معراج حق الحمد للہ

شہید کربلا ہین دو برادر
حسینؓ مجتبیٰ الحمد للہ

جو مقصد کا ہی مقصد ہو شتابی
طفیل پنجتن الحمد للہ

قصیدۂ مؤلف

کہو ہر دم بدم الحمد للہ — کہ تا ہو دور غم الحمد للہ
خبر مولود کی سنتے ہی سارے — گرے اوندھے صنم الحمد للہ
جو نعت احمدی لکھنے کا تھا دھیان — ہوئی مجھ سے رقم الحمد للہ
تمھین بخشاؤگی امت کو اپنی — ز الطاف و کرم الحمد للہ
مسلمانو مبارک ہو مبارک — تمھین شاہ اُمم الحمد للہ
مبارک جسم کا سایہ زمین پر — گرا نہ ایک دم الحمد للہ
ہمیشہ وصف و نعت نبی مین — رہے جاری قلم الحمد للہ
ہوئے محبوب حق پیدا جہان مین — شہ عرب و عجم الحمد للہ
گئی ظلمت تمھارے جب سے قبلہ — ہوئے ظاہر قدم الحمد للہ
ہمارے لوح دلپر نام اقدس — کیا حق نے رقم الحمد للہ
تم اول سب سے ہو آخر بھی تم پر — رسالت ہے ختم الحمد للہ
کئے انگشت سی شق القمر ہے — نبی ذو الکرم الحمد للہ
شب معراج دم مین جا کے آئے — شہنشاہ امم الحمد للہ
خوش و خرم رکھا حق نے ہمیشہ — نہ دکھلایا الم الحمد للہ
پڑھا کر روز و شب تو دلسے حافظ — ہمیشہ دم بدم الحمد للہ

قصیدہ نور

ہون دل سے گدائے در سلطان مدینہ — اللہ بنادے مجھے دربان مدینہ
پھرتا ہون گلی کوچون مین گمراہ کے مانند — ای خضر دکھا دیجیے ایوان مدینہ
ہے جلوہ فزا باغ نبی جبکہ وہان پر — جنت سے بھی افضل ہے بیابان مدینہ
ہے عرش برین پایۂ روضۂ اطہر — پس کیون نہو کرسی سے علوشان مدینہ
ممدوح جہان ہوئے بوجہ شہ احسن — ہوئے جو کوئی دلسے ثنا خوان مدینہ
دیکھون نہ کبھی خلد کیجانب کو اُٹھا چشم — بس ہے مجھے نظارۂ بستان مدینہ
پروانہ ہوئے حضرت جبرئیل امین بھی — روشن ہوئی جب شمع شبستان مدینہ
ایک نقطۂ ابجد مین کھلی ساری ہی توحید — یہہ علم ہے کچھ اہل دبستان مدینہ
دکھلادے خدا نور کو ان آنکھون سے اکبار — رکھتا ہے بہت دلسے وہ ارمان مدینہ

قصیدہ وفا

ہین احمد مرسل گل بستان مدینہ — اُن سے ہے بہار چمنستان مدینہ
پروانۂ دل کیون نہو قربان مدینہ — ہے نور خدا شمع شبستان مدینہ
ای مومنو صلوٰۃ پڑھو صدق و صفا سے — بر روح جناب شہ ذیشان مدینہ

فردوس کوئی کہتا ہے کوئی خلد
وہ ہے شرف روضہ رضوانِ مدینہ

دیکھا جو نظر سے مہ کنعان کو غش آیا
اللہ رے جمال مہ تابانِ مدینہ

مرغوب نہ گلشن ہے گلستان ہے نہ گلزار
ہے دلکو پسند اپنے بیابان مدینہ

پاؤن مین دلا تب مزہ درد محبت
تلوون مین چبھین خار مغیلان مدینہ

ہین زیر نگین تیرے سبھی مرسل و ابرار
تو خاتم مرسل ہے سلیمان مدینہ

یہ اشک وفا کیون تیری آنکھونسے روان ہین
کیا یاد تجھے آئے ہین سلطانِ مدینہ

قصیدۂ فیض

مدت سے مرے سر مین ہے سودائے مدینہ
اللہ دکھادے مجھے صحرائے مدینہ

معمور ہے دل یادِ رسول عربی سے
سینہ ہے مرا مسکن و ماوائے مدینہ

ہرگز نہ کرے دوزخ و جنت کیطرف رخ
جسکو نظر آوے رُخ زیبائے مدینہ

بھولے سے رکھون پاؤن نہ گلزار ارم مین
تھوڑی سی بھی ہاتھہ آئے اگر جائے مدینہ

کیون اوسکی نہ تعظیم ہر اک شخص پہ ہو فرض
ہے ختم رسل انجمن آرائے مدینہ

بس اہل صفا کا یہہ وظیفہ ہے شب و روز
کعبے کی تولا ہو تولائے مدینہ

مخدوم ملایک ہین مقرب ہین خدا کے
جبرئیل امین خادم مولائے مدینہ

ہے آرزوئے خلد نہین مجھ کو الٰہی
رہتی ہے میرے دلمین تمنائے مدینہ

غش جسکی صفا پر دل ارباب صفا ہے
تصویر کا عالم ہے سراپائے مدینہ

ای فیض گریبان کے ٹکڑے نکرو نمین
ہاتھہ آوے اگر دامن صحرائے مدینہ

قصیدۂ مؤلف

ہے دلمین مرے حُب و تولائے مدینہ
دکھلا دے خدایا مجھے صحرائے مدینہ

مشتاق ہون مدت سے شب و روز خدایا
وہ کونسا دن ہو کہ نظر آئے مدینہ

روتی ہین فراق نبوی مین میری آنکھین
ہے کون بجز تیرے جو دکھلائے مدینہ

یا شاہ مجھے ہند سے اب جلد بلا لو
کہتا ہے دل زار سدا ہائے مدینہ

اس ہند مین پھرتا ہون مین دیوانونکے مانند
ای خضر دکھادو مجھے اب جائے مدینہ

مشتاق ہون مدت سے مزار نبوی کا — دیکھون کہ خدا کب مجھے دکھلائے مدینہ
یارب میرا دل مخزن اسرار بنا دے — جاوے نہ کبھی دل سے تولائے مدینہ
اللہ اگر دیوے مجھے خلد مین مسکن — تو بھی مین کہون ہائے سدا ہائے مدینہ
شاہی بھی اگر دے تو نہ لون ہند کا مین نام — اللہ کسی طرح جو پہنچائے مدینہ
ہرگز نہ درپاک سے سرکاونگا مین سر — ہے دل مین مدینہ میرے مولائے مدینہ
بسمل سا تڑپتا ہون نہین اب دید کو اُسکی — کچھ دلکو ہے اسطرح تولائے مدینہ
چھیڑو نہ کوئی مجھ مین نہین طاقت گفتار — سودائی ہون رکھتا ہون مین سودائے مدینہ
حافظ کی یہ ہی عرض شب و روز خدایا — مدفن کیلیئے مجھ کو ملے جائے مدینہ

قصیدہ وفا

دلمین ہے میرے عین تمنائے مدینہ — مشتاق ہین آنکھین نظر آجائے مدینہ
سر مین ہے ازل سے میرے سودائے مدینہ — دل ہے میرا دیوانۂ صحرائے مدینہ
کعبہ مین سدا دھیان رہا قبلۂ دین کا — مکے مین بھی تھی مجھ کو تمنائے مدینہ
سَو قصر فلک کیجیئے ہر اک پہ تصدق — رتبے مین وہ عالی ہین مکانہائے مدینہ
ہر خار جو ہے رشک گل باغ ارم ہے — غیرت دہ فردوس ہی صحرائے مدینہ
کرتے ہین دعا ہاتھ اٹھا کر یہ شب و روز — خلاق دو عالم ہمین دکھلائے مدینہ
سب شہرون پہ خالق نے شرف اسکو دیا ہی — کیون اشرف امصار نہ کہلائے مدینہ
گلشن سے طبیعت کو مری ہوتی ہی وحشت — یاد آتا ہے جسدم مجھے صحرائے مدینہ
خورشید نبوت جو وہان نور فشان ہے — پھر چرخ پہ کیونکر نہ شرف پائے مدینہ
چہرے مہ کامل کیطرح سب کی ہین روشن — خوش خلق ہین خوش وضع جوانہائے مدینہ
مسکن ہے وہان بادشہ عرش مکان کا — دل اسلیئے رکھتا ہے تولائے مدینہ
رضوان جو دربان کو کہون مین تو بجا ہے — ہی باغ جنان روضۂ مولائے مدینہ
یا احمد مختار یہ ہے عرض وفا کی — تھوڑی سی مری لاش کو دو جائے مدینہ

قصیدہ رفیق

مرحبا رحمت العالمین	مرحبا سید المرسلین
آفتاب جہان ہو نبیؐ تم	تم سے روشن ہے شہر مدینہ
جو نہ لایا محمدؐ پہ ایمان	ہیچ دنیا مین ہے اوسکا جینہ
دین و دنیا مین کیا فیض اُسکو	جو رکھے گا محمدؐ سے کینہ
کر سکین کس زبان سے بیان ہم	نعت احمدؐ بھلا با قرینہ
سب نبیّونمین اور مرسلونمین	ہین ہمارے نبیؐ ایک نگینہ
جی مین آتا ہے اسمِ نبیؐ کو	کرکے تعویذ رکھون بسینہ
عرق گل مین کہان ایسی خوشبو	جیسا ہے گا نبیؐ کا پسینہ
کر دعا ہو میسر رفیق اب	دولت دین کا تجھ کو خزینہ

قصیدہ ظہور علی

مرحبا رحمت العالمین	جواب	مرحبا سید المرسلین

تم سے پائی رسالت نے رونق	اوس کی خاتم کے تم ہو نگینہ
پاک کیا جسم کیا ہے معطّر	خط ساتھا تمھارا پسینہ
نور سے اپنے بہرِ خدا تم	کر دو روشن ہمارا ابھی سینہ
وصل کا جو تمھارے ہے پیاسا	اوسکو کوثر سے پانی ہے پینہ
دوستون کو جدائی تمھاری	تلخ کرتی ہے ہر دم کا جینہ
دیکھنے کو تمھارے ہون بیتاب	مجھ کو اپنا دکھا دو مدینہ
مکر شیطان سے دیجے رہائی	آپ ہین حافظ مومنینہ
بیکسی مین خبر لو ہماری	غیب سے دو بہت سا خزینہ
ہے وہ لاریب منکر تمھارا	دل ہین جسکے تمھارا ہو کینہ
مین ہون امت مین عاجز گنہگار	رحم کر رحم کر راحمینہ
ہے دعا یہہ ظہور علی کی	حشر مین ہو مع الصالحینہ

قصیدہ مؤلف در ڈھمنڈ و بکی تنبیہ مین

حدیث شریف

لَا یَأخُذَنَّ اَحَدُکُمْ مِنْ طُوْلِ لِحْیَتِہٖ

ہرگز کوئی اپنی داڑھی کو طول سے کم نہ کرے

کس کی صورت کا اور ہے نقشہ — انکی سبلت کا اور ہے نقشہ
کون دیتا مجوس سے نسبت — یہ نزاکت کا اور ہے نقشہ
بانکپن ان کا کچھہ نرالا ہے — اسمین حکمت کا اور ہے نقشہ
لب بڑھائے ہوئے جو پھرتے ہین — اس شرافت کا اور ہے نقشہ
بیحیائی ہوئی سبب دامنگیر — اسمین حیرت کا اور ہے نقشہ
لاکھہ سمجھائین ہم نہ مانوگے — تم مین صحبت کا اور ہے نقشہ
تمسے ہوگا نہ دور یہ شیطان — اوسکی ذلت کا اور ہے نقشہ
بھیجو لاحول اور رکھو نفرت — یہ عداوت کا اور ہے نقشہ
ہم کہین کیسے ڈھمنڈو تم کو — شرم و غیرت کا اور ہے نقشہ
لب کو ہرگز نہ تم تراشوگے — کیونکہ عبرت کا اور ہے نقشہ
وہ رواج مجوس ہے دیگر — اس شریعت کا اور ہے نقشہ
رسم کفار شرک و بدعت ہے — یان ہدایت کا اور ہے نقشہ
تیرے وعظ و نصح مین ای حافظ — خیر و برکت کا اور ہے نقشہ

ولہ

ہوگئے تم ایسے سیانے واہ واہ — لگ گئے داڑھی منڈانے واہ واہ
واہ صاحب واہ اچھے مرد سے — بن گئے ہو تم زنانے واہ واہ
یہ جوانی اور یہ صورت آپ کی — ہوگئے کیسے دیوانے واہ واہ
کیا اسیکے واسطے پیدا کیا — تم کو دنیا مین خدانے واہ واہ
صاف کر داڑھی لبونکو کر دراز — لگ گئے ہم کو ڈرانے واہ واہ
ہمنے سمجھا تھا کہ ہو مرد جوان — پر لگے امرد کہانے واہ واہ
سنکے یہ مجھ سے نصیحت کے کلام — دوڑتے ہو کاٹ کھانے واہ واہ

دین کے کام مومنین بس بس چپ رہو
کرتے ہو حیلے بہانے واہ واہ
چھوڑو اس عادت کو اور مومن بنو
کیا نہین ہو تم سیانے واہ واہ
سنکے حافظ سے نصیحت کے کلام
تم لگے گالی سنانے واہ واہ

قصیدۂ مولف

ای لعل تیرا حیف ہی کس کام کا جینہ
آنکھوں سے ابھی تک جو ندیکھا ہے مدینہ
ساکن جو مدینے مین ہے وہ شاہ مدینہ
اسواسطے شان اوسکی ہوئی مثل نگینہ
جنت سے فزون کوے رسول عربی ہے
یہان طور نرالا ہے وہان اور قرینہ
ای تشنۂ دیدار نہ بے صبر ہو اس جا
اوسجا پہ جو کوثر کا تجھے آب ہے پینہ
ہر چند کہ عنبر کی ہے اور عطر کی خوشبو
صد مرتبہ اس شاہ کا بہتر تھا پسینہ
مرات کی نہتی تاب جو ہو جاوے مقابل
شفاف تھا اتنا شہ لولاک کا سینہ
اللہ نے بس عالم طفلی مین کرم سے
کرچاک شکم دور کیا بغض و کینہ
بخشا لو خدا سے مرے سب جرم و خطا آپ
ہے عرض یہی آپ سے یا شاہ مدینہ
آپہی کی شفاعت کی تو ہے حشر مین امید
ہے بار گنا ہان سے بھرا میرا سفینہ
مین آپکا حافظ ہون رہی مجھپہ سدا لطف
غالب نہ کبھی مجھ پہ ہو شیطان کمینہ

قصیدۂ مولف

رب کو اب تک نہین پہچانے واہ واہ
اور کہاتے ہو سیانے واہ واہ
علم تو سیکھے عمل بالکل نہین
کیون ہوئے ایسے دوانے واہ واہ
چھوڑ دی تم نے محبت دین کی
لگ گئے پیسے کمانے واہ واہ
وعظ جب ہم آپ کو کرتے ہین آپ
دوڑتے ہو کاٹ کھانے واہ واہ
پنجگانہ جو ادا کرتے ہو تم
محض دنیا کو دکھانے واہ واہ
دل مین تو الفت خدا کی کچھ نہین
کیون ہوئے ایسے دوانے واہ واہ
شوق سے مسجد مین آو دوڑ کر
کیون بناتے ہو بہانے واہ واہ
آپ ہین شاید ہوئے بیدا حضور
خالصًا کھانے پکانے واہ واہ

عمر یون ہی کھو دئے بس اب تلک　　رتبہ احمد نہ جانے واہ واہ
دیکھکر دولت بہت سی لگ گئے　　مفلسون کو تم ستانے واہ واہ
حافظ کمتر کو سودائی سمجھ　　لگ گئے ناحق ستانے واہ واہ

قصیدہ بندہ

یقیناً سب سے بہتر ہے صفی اللہ کا رتبہ　　مگر بار و کہان اپنے رسول اللہ کا رتبہ
بظاہر جسقدر پہنچا رسول اللہ کا رتبہ　　بہ باطن کب وہان پہنچا صفی اللہ کا رتبہ
کریگا جوش جب دریا شفاعتکا تو دیکھینگے　　نہین دیکھے ہین جو میری نبی اللہ کا رتبہ
اوٹھینگے آتش دوزخ سے جب شعلے تو لوگو پھر　　کھلیگا مثل گل میرے خلیل اللہ کا رتبہ
محمد کے نواسونکا دو عالم مرتبہ دان ہے　　سمجھ لے اپنی جا دنبہ ذبیح اللہ کا رتبہ
اگر کھلتا دل موسیٰ پہ کچھ رتبہ محمد کا　　تو بڑھتا طور کے آگے کلیم اللہ کا رتبہ
یہہ رتبہ گو کہ ہے کچھ نہوتا ورنہ اتنا بھی　　سبب سے ہو گیا کچھ ایک روح اللہ کا رتبہ
محمد کل کے ہین مختار کل تابع خدا کے ہین　　کجا مختار کل کا اور مطیع اللہ کا رتبہ
ہوئے سب اُنکے باعث سی تو بیشک سبکے رتبونسی　　زیادہ کیون نہو میرے حبیب اللہ کا رتبہ
نہوتا خواجۂ عالم پہ گر نازل تو یہہ بندہ　　بتا دیتا علانیہ کلام اللہ کا رتبہ

قصیدہ مؤلف

کیا ہون مین نے خطا نہایت الٰہی توبہ الٰہی توبہ　　نہ مجھ بچارے پہ کر عدالت الٰہی توبہ الٰہی توبہ
نہ تیری طاعت مین سر جھکایا نہ یاد تیری کیا کوئی دم　　نہ چھوڑ اب مجھکو در ضلالت الٰہی توبہ الٰہی توبہ
نہ میری عیبون پہ کر نگہ تو بسا گنہگار ہون مین یارب　　نہ دے بروز جزا ندامت الٰہی توبہ الٰہی توبہ
مین لہو بازی مین عمر کھویا جہانکی الفت کا تخم بویا　　پر اب ہی خواہش تیری عنایت الٰہی توبہ الٰہی توبہ
سنا ہون جب سے کلام تیرا کہ منتقم ہیگا نام تیرا　　ہے تب سے دلکو الم بغایت الٰہی توبہ الٰہی توبہ
الٰہی مجھ پر کرم کر اپنا کہ مین نہایت ہی پر خطا ہون　　کہان بجز تیرے پاؤن راحت الٰہی توبہ الٰہی توبہ
الٰہی کر موت مجھ پہ آسان برائے شاہ رسول دوران　　نہ گور کی بھی دکھا صلابت الٰہی توبہ الٰہی توبہ
نبی کا کلمہ بوقت آخر الٰہی میری زبان سے نکلے　　نبی کی اپنی دکھادے صورت الٰہی توبہ الٰہی توبہ

الٰہی پوچھین نکیر و منکر تو او نکو اسیخ جواب و نمین	یہی دی او سوقت پر ہدایت الٰہی توبہ الٰہی توبہ
یہ نفس سرکش قوی ہی دشمن خراب کرتا ہی مجھکو بازآ	دکھلا رہا ہی بڑی شرارت الٰہی توبہ الٰہی توبہ
مین حافظِ پُرخطا ہون یارب نہ عدل کر بلکہ فضل کرکے	گناہ دھو دے بہ آب رحمت الٰہی توبہ الٰہی توبہ

قصیدہ فقیر

اَتقی الاتقیا صلی اللہ علیہ	اصفی الاصفیا صلی اللہ علیہ
ازکی الازکیا صلی اللہ علیہ	یا مجیب الدعا صلی اللہ علیہ
یا رسول خدا صلی اللہ علیہ	مین ہون در کا گدا صلی اللہ علیہ
کیجے کوثر عطا صلی اللہ علیہ	یا مجیب الدعا صلی اللہ علیہ
تم ہمارے نبی ہم تمھارے غلام	ہمکو لازم ہے پڑھنا درود و سلام
ہیگا کافی حشر مین تمھارا ہی نام	یا مجیب الدعا صلی اللہ علیہ
بالطفیل رسول اکرم یا اللہ	رکھہ ہمارے پہ اپنا کرم یا اللہ
ہم ہین قربان بجان و جسم یا اللہ	یا مجیب الدعا صلی اللہ علیہ
تم تو خاص خدا کے پیارے ہوئے	مومنو نکے چھڑانے ہارے ہوئے
حشر مین آپ شافع ہمارے ہوئے	یا مجیب الدعا صلی اللہ علیہ
تم خدا کے ہی قدرت کے مختار ہو	عاصیو نکے حشر مین خبردار رہو
کل پیمبرون پر تم ہی سردار ہو	یا مجیب الدعا صلی اللہ علیہ
مین تمھارا فقیر یا رسول کریم	ہو نمین سب مین حقیر یا رسول کریم
ہو میرے دستگیر یا رسول کریم	یا مجیب الدعا صلی اللہ علیہ

قصیدہ مولف

سرور اتقیا صلے اللہ علیہ	افضل الانبیا صلی اللہ علیہ
شافع دوسرا صلے اللہ علیہ	یا حبیب خدا صلے اللہ علیہ
تم نہوتے نہ ہوتا زمین و زمان	سب یہہ آپہی کے باعث ہی کون و مکان
شان لولاک ہے آپکی بیگمان	یا شفیع الوریٰ صلے اللہ علیہ

تم ہمارے ہو خواجہ رسولِ امم
پُرخطاؤن کی آپہی کو ہیگی شرم
ہمپہ محشر کے دن اپنا رکھو کرم
یا مجیب الدعا صلّی اللہ علیہ

تم ہو محبوب حق یا رسولِ کریم
تم ہو محبوب رب اور رحیم و حلیم
آپکی شان مین ہے کلامِ عظیم
اے امام الورا صلّے اللہ علیہ

تم ہمارے وسیلے ہو خیر الورا
ہمکو محشر کے دن آپ لینا بچا
تم سا کوئی نہ ہے اور نہ پیدا ہوا
یا سمیع الدعا صلّے اللہ علیہ

دونون عالم کے بس آپ مختار ہو
اپنی امت کے شاہا تمھین یار ہو
اور سارے رسولونکے سالار ہو
دافعِ ہر بلا صلّے اللہ علیہ

مین ہون حافظ غلام آپکا یا نبیؐ
مجھ کو محشر مین لو بخشوا یا نبیؐ
مجھ پہ رکھیئے نگاہِ عطا یا نبیؐ
اے کریم السخا صلّے اللہ علیہ

قصیدہ مولف

مین اسکا ہون جو کہ ہے سردارِ کعبہ
وہ میرا ہے جو کہ ہے مختارِ کعبہ
تصدق ہون مین جان و دل سے اوسی پر
ہوا جس کی خاطر ہے تیارِ کعبہ
یہی میرے دلکی ہے امید یا رب
دکھا دے مجھے جلد اکبارِ کعبہ
وہ دن کون ہوگا کہ مین دیکھ لون گا
ان آنکھون سے آکر کے دیوارِ کعبہ
مجھے فضل سے اپنے یا رب دکھا دے
شتابی سے اللہ دربارِ کعبہ
یہی آرزو ہے شب و روز میری
طلب مجکو فرمائے مختارِ کعبہ
نہین جسکی توصیف لکھنے مین آوے
عجب کچھ بنا ہیگا مینارِ کعبہ
ترستا ہون جب وصف سنتا ہون وہانکا
کہ بہتر ہے از دُرِ شہوارِ کعبہ
یہی عرض حافظ کی صبح و مسا ہے
سناوے خدا مجھ کو اخبارِ کعبہ

قصیدہ سعدی علیہ الرحمہ

جان فدائے تو یا رسول اللہ
دل گدائے تو یا رسول اللہ
کاش ہر موئی من زبان گردد
در ثنائے تو یا رسول اللہ

رضی اللہ عنہم اجمعین

از ہمہ خلق گشت بیگانہ — آشنائے تو یا رسول اللہ
گر بیابم بجائے سُرمہ کشم — خاکِ پائے تو یا رسول اللہ
ہمہ شب چون چراغ می سوزم — بے لقائے تو یا رسول اللہ
بخدا از تو راہ مے طلبم — بخدائے تو یا رسول اللہ
بنیم و بشنوم بہر جائے — خوش ثنائے تو یا رسول اللہ
فارغ از مبتلائے کونین است — در ہوائے تو یا رسول اللہ
چون ابو بکرؓ ہم عمرؓ عثمانؓ — مرتضائےؓ تو یا رسول اللہ
ارحم الراحمین بہ بخشاید — بر رضائے تو یا رسول اللہ
سر نہادست بر درت سعدیؒ — در ہوائے تو یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

قصیدہ مؤلف

مین آوارا ہون یا رسول اللہ — بے سہارا ہون یا رسول اللہ
لو برائے خدا خبر میری — مین تمھارا ہون یا رسول اللہ
نامِ اقدس پہ آپکے مین نے — جان نثارا ہون یا رسول اللہ
اس مصیبت مین آپکو مین نے — ہانک مارا ہون یا رسول اللہ
مقصدِ دل سے بھر دو دامن کو — مین پسارا ہون یا رسول اللہ
حُبِ دنیا سے خوب سا مین نے — دل کو مارا ہون یا رسول اللہ
دارِ فانی سے پکڑے مین بیٹھا — خود کنارا ہون یا رسول اللہ
آپ نے مشکلین وہین حل کین — جب پکارا ہون یا رسول اللہ
اب بھی دوزخ سے تم بچا لینا — مین بچارا ہون یا رسول اللہ
کردو اب پار بحرِ غم سے مجھے — بے کنارا ہون یا رسول اللہ
رکھو مجھ پر کرم کی اپنے نظر — مین تمھارا ہون یا رسول اللہ
عشق مین آپکے زروزِ ازل — جان نثارا ہون یا رسول اللہ
مین غلامونسے آپ کے حافظ — آشکارا ہون یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

قصیدۂ فیض

دل مین میرے ہی حد سے سوا ہو دلے مدینہ یا اللہ — مجھ کو دکھا اکبار ذرا صحراے مدینہ یا اللہ
وہ نہ کرے ہرگز ای یار و باغ جنان پر اپنا رخ — جسکو نظر آجاوے رخ زیباے مدینہ یا اللہ
دل ہی میرا معمور ہمیشہ یادِ رسولِ عالم سے — سینہ میرا ہے مسکن اور ماواے مدینہ یا اللہ
بھول کے بھی پانوٗن نرکھون گلزار ارم مین مین ہرگز — تھوڑی بھی ہمدست مجھے ہو جاے مدینہ یا اللہ
فرض نہ کیون ہر شخص پہ ہووے اوسکی مراتب کی تعظیم — ختم رسل ہے انجمن آراے مدینہ یا اللہ
ہیگا ہر ایک یہ اہل صفا کی دل کا وظیفہ لیل و نہار — ذات نبی بیشک ہی سمجھ پیراے مدینہ یا اللہ
وہ تو مقرب ہینگے خدا کے اور ملایک کے مخدوم — خادم ہے جبرئیل امین مولاے مدینہ یا اللہ
خلد کی خواہش دلمین ہر ایک کے ہیگی ہمیشہ اور مدام — رہتی ہے میرے دل مین سدا پرواے مدینہ یا اللہ
وصل سے کر ای بحر بہوت دل کو تئین میری سیراب — ہجر مین تیرے چشم مین تر دکھلاے مدینہ یا اللہ
خلد مین بھی جز یاد پیمبر مجھکو نہوے چین ذرا — جنت والا مین بھی رہون شیداے مدینہ یا اللہ
ہون مین دیوانہ زلف مسلسل گیسوے عنبر کا ہر دم — چاک گریبان ہجر مین ہی لیلاے مدینہ یا اللہ
دامن دل اپنے کو سدا ای فیض کرونگا مین ٹکڑے — ہاتھ مین میرے آوے اگر آلاے مدینہ یا اللہ

قصیدۂ فقیر

خوشا وقتیکہ ہو میرا سفر سوے رسول اللہ — اوران آنکھونسے دیکھون شہر دلجوے رسول اللہ
یقین ہی بھولجاوے آدمی خوشبوی جنت کو — اگر پہنچے دماغ جانکو خوشبوے رسول اللہ
عجب کیا بال بال اسکا بچے نار جہنم سے — کہ جس مومن کو ہاتھ آجاے اِک موی رسول اللہ
یہان بھی جنت الفردوس ہے اور وہان بھی ہی اسکو — ہوا ایمان سی جو ساکن کوے رسول اللہ
تہ تیغ آگئے سلطانِ کفار اور مشرک سب — دکھایا حق نے کیا کیا زور بازوے رسول اللہ
سموم کفر سے گلزار ایمان اونکا ہے محفوظ — روان جنکی زمین دلمین ہی جوے رسول اللہ
الٰہی مجھکو پہنچا منزل مقصود کو جلدی — لگی ہی رات دن مجھکو تگا پوے رسول اللہ
جب ایذا سنگدل دیتے تو کرتے تھے دعای خیر — عجب حق نے بنائی نرم و خوش خوے رسول اللہ
وہ کیا دن ہووےگا جنت مین سارے اہل ایمان جب — کبھی دیکھینگے رب کو اور کبھی روے رسول اللہ

فقیر خستہ دلسے یا خدا لاکھون درود اون پر
اور اُنپر جو کہ ہین مدفون پہلوئے رسول اللہ

قصیدہ مؤلف

مجھے اپنے مدینے مین بلاؤ یا رسول اللہ
مجاور اپنے روضہ کا بناؤ یا رسول اللہ

خدا کیواسطے جلدی خبر لو مجھ بچارے کی
مرض مین عشق کے مرتا ہون آؤ یا رسول اللہ

دیارِ ہند مین مجھکو نہ اب رہنے دو یا حضرت
مجھے اپنا درِ اقدس دکھاؤ یا رسول اللہ

ترستا ہون تڑپتا ہون خدارا ای میرے مَن حبیب
جمال باصفا اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ

یہی ہی آرزو دل کی یہہ ہے بس مدعا اپنا
غلامون مین مجھے اپنے گناؤ یا رسول اللہ

نہایت پُرخطا ہون مین نہایت روسیہ ہون مین
مجھے تم نارِ دوزخ سے بچاؤ یا رسول اللہ

یہی صبح و مسا میری دعا ہے آپسے شاہا
شفاعت کرکے محشر مین چھڑاؤ یا رسول اللہ

زبان ہولِ قیامت سی میری جسوقت سوکھی تب
مجھے تم آب کوثر کا پلاؤ یا رسول اللہ

بفضلِ رب جہانمین جبتلک زندہ رہون قبلہ
مجھے آرام و راحت سی نبھاؤ یا رسول اللہ

کرے قالب سے میری روح جسدم بانئی ہجرت
مجھے اوسوقت پر کلمہ پڑھاؤ یا رسول اللہ

مین حافظ آپہی کے نام کا ہون جان و دلسے
مجھے مرتے ہی جنت تم دلاؤ یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

قصیدہ وفا

دل و جانسے جو ہو بندہ تمھارا یا رسول اللہ
خدا کا ہے وہی بندہ پیارا یا رسول اللہ

ستارہ اوج پر آوے ہمارا یا رسول اللہ
جمال آنکھونسے دیکھین ہم خدارا یا رسول اللہ

تمھارا ہے وہ حُسنِ عالم آرا یا رسول اللہ
جنانسے حورین کرتی ہین نظارا یا رسول اللہ

نہ ہر گز آشنائی درد و غم مونس تمھارا ہو
اوسے بحرِ الم سے ہو کنارا یا رسول اللہ

دکھا دو جلوۂ رخسارِ روشن تم اگر اپنا
تو خجلت سی ہو آدھا چاند سارا یا رسول اللہ

شرف سب آپکو یہ نور کا ہے ورنہ عالم پر
کمالِ مہ نہ ہوتا آشکارا یا رسول اللہ

گئے تو کیا ہوا عیسیٰ زمین سے چرخ چارم پر
پر اتبک بھر رہا ہی دم تمھارا یا رسول اللہ

حواس سرو بستان فاختہ کیطرح اُڑجا دین
قدِ رعنا اگر دیکھے تمھارا یا رسول اللہ

تمھارے روئے رشکِ گل کی فرقت سی میرے حق مین
گلِ گلشن ہی آتش کا شرارا یا رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نہ ہرگز لکھ سکا توصیف گیسوئے مطہر کی | قلم نے سر پٹک کاغذ پہ مارا یا رسول اللہ
خوشی سے باغباغ اب اس دل مغموم کو کردو | دکھا دو روضۂ اقدس خدارا یا رسول اللہ
تمہارے در پہ آبیٹھین ہم اپنی چھوڑ کر گھر کو | یہی اب چاہتا ہی دل ہمارا یا رسول اللہ
اگرچہ لاکھ عاصی ہی وفا پر اسکی بخشش کو | کفایت ہی تمہارا ایک اشارا یا رسول اللہ

قصیدۂ مؤلف

نہ مشک مین ہی نہ عنبر نہ یاسمن مین ہے | جو بو کہ ختم رسالت کے پیرہن مین ہے
جو آپکے لب و دندان مین صفائی ہے | نہ لعل مین ہے نہ ایسی دُرِ عدن مین ہے
خدانے اور بھی پیدا کئے نبی لیکن | زمین پہ آپکا ثانی ہی نہ زمن مین ہے
کبھی نہ آتشِ دوزخ جلاویگی مجھ کو | ہمیشہ نامِ محمد میرے دہن مین ہے
مین مدح خوان شہِ افضل البشر کا ہون | عزیزو اس لئے لذت میری سخن مین ہے
جسے ہو الفت خیر الورا بجان و دل | خدا کے لطف سے وہ روز و شب امن مین ہے
جنابِ سید کونین کی شرافت کا | عزیزو ذکر ہر اک جا پہ انجمن مین ہے
مین اونکا حافظِ کمتر ہون میرے حُبِ نبی | زبان مین جسم مین آنکھو نمین سب بدنمین ہے

قصیدۂ بندہ

یہ وہ شب ہے کہ محمدؐ سے خدا ملتا ہے | دیکھئے دونون کے ملنے ہمین کیا ملتا ہے
کیا مزہ ہے کہ محمدؐ سے خدا ملتا ہے | جسکے سونچے سے عجب دلکو مزا ملتا ہے
سب سمجھتے ہین کہ یہ اپنے سے جا ملتا ہے | مین سمجھتا ہون کہ وہ اپنے سے آملتا ہے
کسکا منہ ہے کہ ملے جلّ وعلی سے اسطور | گویا آئینہ جدا ہو کے پھر آملتا ہے
اونسے ملتا ہے خدا یون بسبب آدم کے | جیسا پانی ہے کہ کچھ ہو کے جدا ملتا ہے
یون بھی ملنا کوئی ملتا ہے ذرا کیجو غور | کیا جدا طرفہ جدا ہے کہ ملا ملتا ہے
یہان تو حجرہ ہے وہان عرش علی کا اوپر | اونکو بلوا کے خدا کونسی جا ملتا ہے
یہان بڑائی کی تجلی نہ ملی آکر اور | ہم بھی دیکھین کہ خدا کونسی جا ملتا ہے
گرچہ خالق ہے وہ خلقت ہی یہ پروانہ ہے | یہ نہ سمجھیو کہ شاہون سے گدا ملتا ہے

جی مین آتا ہے کہ چلا ؤن محمدؐ سے آ جو پھر آتا ہے وہ کچھ ہوئے نیا ملتا ہے
خواجۂ ہر دو سرا منزل ہستی مین ہم سنتے آئے ہین کہ بندونکو صلا ملتا ہے

قصیدۂ مؤلف

حمد اور نعت سے دل کو بھی مزا ملتا ہے اور پس مرگ بھی فردوس جزا ملتا ہے
یہ وہ ہی ذکر کہ گر جاگون سے ملتا ہی نہین تو یقین خواب مین محبوب خدا ملتا ہے
شب معراج یہ ہر سمت سے آتی تھی صدا دیکھ لو آج محمدؐ سے خدا ملتا ہے
خوش ہو کہتے تھے ملک آچکی شب دیکھین تو احمدؐ پاک سے رب کونسی جا ملتا ہے
انبیا جتنے ہین برحق ہین مگر دیکھئے تو کوئی رتبے کو محمدؐ کے بھلا ملتا ہے
صدق سی جو کوئی پڑھتا ہی درود ین اسکو ایک مکان خلد مین نیا رنیا ملتا ہے
احمدؐ پاک کی امت کا ہو کیا وصف بیان رتبۂ شاہ کو ہر ایک گدا ملتا ہے
سرخرو یہان یہ تھے محفوظ سنا ہر اک کو منزل گور مین لو آج مزا ملتا ہے
نعت مین خوب لکھا تو نے قصیدہ حافظ دیکھئے اب تجھے انعام مین کیا ملتا ہے

قصیدۂ خیال

دل کو کیا ذکر محمدؐ سے مزا ملتا ہے ایہا النّاس اُسیدم سے خدا ملتا ہے
یہہ تقید ہے کہ آنسرؐور عالم کے بغیر اور پھر کس سے خدا اونکے سوا ملتا ہے
شب کو رویا مین یہ جبرئیل سکھا تے تھے مجھے جو محمدؐ سے ملے اوس سے خدا ملتا ہے
ہون گنہگار پر امید شفاعت ہے مجھے راہ بھولے کے تئین راہ نما ملتا ہے
کیون دلا ہوتی ہی طرفین مین کیسی شادی کہین معشوق سی عاشق جو نیا ملتا ہے
شب معراج یہ جبرئیل سے کہتے تھے نبیؐ آج سرکار سے دیکھین ہمین کیا ملتا ہے
خود بلایا ہے خدا بندہ نوازی سے اونھین ورنہ بندہ بھی کہین اپنے سے جا ملتا ہے
دل تصدق ہی جو سنگ در احمدؐ پہ خیال یہ وہ آہن ہی کہ خود دوڑ کے جا ملتا ہے

قصیدۂ بندۂ رحمان

محمدؐ عجائب مقام آپ کا ہے نبیؐ جیسے ہو ویسا نام آپکا ہے

خدا کا درود و سلام آپ پر ہے — درود آپکا ہے سلام آپکا ہے
کیا تم پہ قرآن نازل خدا نے — کلامِ خدا لا کلام آپکا ہے
سما ارض و لوح و قلم عرش و کرسی — خدائی ہین جو ہے تمام آپکا ہے
خدا سے قرین ہو نہین دور یکدم — وہ عرش برین خود قیام آپکا ہے
نبی نفسی نفسی کہینگے مقرر — کہ ای امتی یہہ کلام آپکا ہے
خدا نے کیا تم سے عہد شفاعت — جو امت کو بخشاؤ کام آپکا ہے
پلاؤ گے امت کو بھر جامِ کوثر — کہ کوثر تمام اور جام آپکا ہے
جسے چاہو کر دو عطا با تفضل — نعیم اور دار السّلام آپکا ہے
شہد سے جو میٹھا میٹھائی سی شیرین — وہ صلِّ علیٰ پاک نام آپکا ہے
زمانے مین مشہور ہے شاہِ عالم — کہ یہ بندہ رحمان غلام آپکا ہے

قصیدۂ مؤلف

عجب یا محمد مقام آپ کا ہے — لکھا عرش اعظم پہ نام آپکا ہے
کہے قاب قوسین ہی تک کا کوئی — نہین لامکان پر مقام آپکا ہے
دکھا دو جمال اپنا للہ مجھکو — یہی شوق دل کو مدام آپکا ہے
یقین ہم نے لولاک سے ہینگا جانا — زمین آسمان یہ تمام آپکا ہے
ہمین بخشواؤ گے رب سے یقین تم — جناب مکرم یہہ کام آپ کا ہے
بزرگی ملی سب کو آپہی کے باعث — محمد عجب فیض عام آپ کا ہے
ہمین اس مین بالکل نہین شک ہی شاہا — خدا کا جو ہے وہ کلام آپکا ہے
خدا کی خدائی کے مختار تم ہو — عجب کیا جو دار السّلام آپکا ہے
زمین و زمان مین ہے جو کچھ کہ شاہا — خدا کی قسم وہ تمام آپ کا ہے
رسولِ خدا آپ کا وہ ہے رتبہ — کہ روح الامین کرتا کام آپکا ہے
ہمارے گناہون کو تم بخشواؤ — رسولِ خدا اسمین نام آپکا ہے
کہین نفسی نفسی نبی سب بہ محشر — سخن امتی لا کلام آپ کا ہے

بلا لو قریب اپنے طیبہ مین اس کو
شہ دین یہہ حافظ غلام آپکا ہے

قصیدہ بندہ

زمین آپ کی آسمان آپ کا ہے
محمد یہہ کون و مکان آپ کا ہے

بھلا کیون نہ یہہ فرش پابوس ہوگا
کہ عرش علیٰ آستان آپکا ہے

ہر اک جا ہر اک طور ہر ہر زمان مین
ہر اک مین خدا مدح خوان آپکا ہے

فقط اشرف الانبیا ہی نہین ہو
خدا عزّ وجل رتبہ دان آپکا ہے

جسے جبرئیل امین کہتے ہین سب
وہ ادنیٰ سا اک داربان آپکا ہے

جسے لامکان سب سمجھتے ہین شاہا
وہ ہی ثم باللہ مکان آپ کا ہے

کسی سے بیان آپ کا کیا ادا ہو
کہ قرآن سب خود بیان آپکا ہے

شفیع الورا ہر بشر کو سہارا
یہان آپ کا ہے وہان آپ کا ہے

کریم السجایا عمیم العطایا
یہ جو کچھ کہ ہے فیض ہان آپکا ہے

خدا کو بھی دیکھے تو آپہی کو سمجھے
یہہ بندے کو یہانتک گمان آپکا ہے

قصیدہ مؤلف

مکین آپ کا ہے مکان آپکا ہے
رسول خدا دو جہان آپکا ہے

خدا آپ کا مرتبہ خود ہی جانے
خدا آپ کا لامکان آپ کا ہے

نہین انبیا مین ہے تمسا ہمسر
خدا خوب خود رتبہ دان آپکا ہے

نبی گرچہ موسیٰ و عیسیٰ تھے لیکن
کہان اونکا رتبہ کہان آپکا ہے

لکھین ہم ثنا کیا حقیقت ہماری
خدا آپ خود مدح خوان آپکا ہے

خدا نے کیا ایسا تم کو مکرّم
کہ روح الامین داربان آپکا ہے

بروز جزا سب کہین نفسی نفسی
سخن امتی ہر زمان آپ کا ہے

میرے تم ہو مختار ای شاہ والا
میرا یہہ سبھی مال و جان آپکا ہے

کرو اس کو مقبول حافظ نے شاہا
لکھا نعت مین جو بیان آپکا ہے

قصیدہ وفا

یا رسول اللہ روشن ہے وہ طلعت آپکی ‏ مہر و مہ غش کر گئے ہین دیکھ صورت آپکی

دیکھکر حیران ہے حاتم سخاوت آپ کی ‏ ذات ہی یا شاہ دین بحر عنایت آپکی

دلمین ہے ای فخر اسکندر محبت آپکی ‏ آئینے مین ہی میرے تصویر الفت آپکی

تم ہو مختار دو عالم حاکم ارض و سما ‏ دین اور دنیا مین ہی شاہا حکومت آپکی

عفو عصیان کرکے بھیجے خلد مین اوسکو خدا ‏ جسپہ ہو جاوی رسول حق عنایت آپکی

جسطرح غنچہ مین بو پوشیدہ ہی یا شاہ دین ‏ یون میرے دلمین ہی پنہان بوئی الفت آپکی

کیون نہ سنگ آستان پر جبہہ سا ہون مہر و ماہ ‏ شان ہے عالی شہ ملک نبوت آپکی

کانپتے ہین آجتک سارے شجیعان زمان ‏ ای شہ کشورستان وہ ہے شجاعت آپکی

تم ہو قطب آسمان عز و تمکین یا رسول ‏ ہی کلام اللہ سے ثابت کرامت آپکی

مومنو دل مین رکھو عشق سراج الانبیا ‏ روشنی قبر تیرہ ہے محبت آپ کی

ہو نہال آرزوئے دل ہمارا بارور ‏ گر عنایت ہو گل باغ نبوت آپکی

ہی خوشا طالع وہ بیشک ہی بڑا بیدار بخت ‏ خواب مین جسکو میسر ہووے رویت آپکی

اب غم دوری سہا جاتا نہین یا مصطفےٰ ‏ کسطرح رلوا رہی ہے مجھکو فرقت آپکی

جو کہ ہین ابرار وہ تو خلد مین جاوینگے سب ‏ ہی گنہگارونکے حصے مین شفاعت آپکی

احمد آباد اب وفا کے ملک دل کا ہو گا نام ‏ ہے سکونت گیر یا احمد محبت آپ کی

قصیدۂ نور

طالب اوسی کے ہین جو قسیم وجسیم ہے ‏ عاشق اوسی کے ہین جو نسیم وسیم ہے

مختار کیون نہووے خدائی کا وہ بھلا ‏ محبوب کبریا ہے نبی کریم ہے

آخر ہوا ظہور اگر اوس جناب کا ‏ لیکن ازل سی وہ میرا صاحب قدیم ہے

ڈرتا نہین مین نار جہنم سے زینہار ‏ لیکن فراق اوس کا عذاب الیم ہے

جنت کی نعمتون سی نہین مجھکو کچھ غرض ‏ مطلب ہی جس جناب سے وہ ذی نعیم ہے

افتادگون کیواسطے طاقت ہو اس سرے ‏ تنکا تیری گلی کا عصائے کلیم ہے

اون دھجیون پہ کیون نہ شب قدر ہو خجل ‏ گیسوئے عنبرین پہ جو اوڑھے گلیم ہے

آیا خیال رونے مین دندانِ پاک کا
ٹپکا جو اشک چشم سے دُرِّ یتیم ہے

غنچے دلونکے کھلتے ہین جون موسمِ بہار
چلتی جب اوسکے کوچے سے بادِ نسیم ہے

ہے لخلخہ دماغ مسیحا مین بھی ترا
جان بخش تیری ایسی معطر شمیم ہے

بندہ ہے نور گرچہ گنہگار غم نہین
میرے میان کا نام غفور الرّحیم ہے

قصیدۂ مؤلف

ہم بھی اُسی کے ہین جو رسُول کریم ہے
جسکی صفت مین صاف الف لام میم ہے

پیدا خدا نے لاکھون کیئے انبیا و لی
ایسا ہوا نہ کوئی بہ لطفِ عمیم ہے

بزمِ رسُولِ پاک سے انکار جسکو ہے
جانو اوسے عزیز و بڑا وہ لئیم ہے

وہ کون سنگدل ہی جسے کچھ بھی غم نہین
ہجر نبی مین اپنا دل و جان دو نیم ہے

مجھکو شرابِ وصل عنایت ہو یا نبی
روزِ ازل سے دلمین ہوا یہہ قدیم ہے

بیٹھا ہون چھوڑ چھاڑ کے اپنا زر و مکان
عشقِ نبی مین دل کو نہ تابِ کلیم ہے

کیا غم ہے مین اگرچہ گنہگار لاکھ ہون
غفّار میرا کیسا غفور الرّحیم ہے

حامی مِرا شفیع مرا مصطفےٰ ہے بس
ای منکرو نہ تم سے مجھے کچھ بھی بیم ہے

مداح دل سے مین ہون رسالتمآب کا
کیا غم اگرچہ لاکھ عذاب جحیم ہے

ٹہکا نہ مجھکو اور ونکے مانند اے خبیث
یہان دل مین آرزوئے طلا ہی نہ سیم ہے

یا شاہ اسکو دولتِ دین کیجئے عطا
حافظ بچارہ بکیس و بے زر سلیم ہے

قصیدۂ عاصی

صلّ علیٰ نورِ نبی کیا خوب ہی کیا خوب ہے
بدر الدجیٰ نورِ نبی کیا خوب ہی کیا خوب ہے

روشن ہی جس سے دو جہان قایم ہوئے ارض و سما
مہر لقا نورِ نبی کیا خوب ہے کیا خوب ہے

سب انبیا کا پیشوا برحق رسولِ کبریا
شمعِ ضیا نورِ نبی کیا خوب ہے کیا خوب ہے

کیسا قدم بالخیر ہے معراج جسکی سیر ہے
روحِ صفا نورِ نبی کیا خوب ہے کیا خوب ہے

سب معجزے اونکی عیان کس سے ہوئے انکا بیان
جلوہ نما نورِ نبی کیا خوب ہے کیا خوب ہے

انگشت ایما سے بدر پل مین کیئے شق القمر
عقدہ کشا نورِ نبی کیا خوب ہے کیا خوب ہے

عاصی پہ ای شاہِ جہان دایم رہی امن و امان | راحت فزا نورِ نبیؐ کیا خوب ہی کیا خوب ہے

قصیدہ مؤلف

شہِ لامکان کی یہان فاتحہ ہے | رسولِ زمان کی یہان فاتحہ ہے
ادب سے چلو عاشقو بیٹھو باہم | شہِ دوجہان کی یہان فاتحہ ہے
جو محشر مین بخشا دیگا مجرمون کو | اُسی مہربان کی یہان فاتحہ ہے
سبب جسکے سب بخشے جاوینگے عاصی | وہ صاحب امانکی یہان فاتحہ ہے
خدانے کیا جن کو ختمِ نبوت | وہ آخر زمان کی یہان فاتحہ ہے
ہوا جن پہ نازل کلامِ الٰہی | وہ عالی نشان کی یہان فاتحہ ہے
پڑھو حاضرو سب صلوٰۃ و تحیت | کہ شاہِ شہان کی یہان فاتحہ ہے
نہ بک بک کرو بیٹھو خاموش یارو | فصیح اللسان کی یہان فاتحہ ہے
یہان بیٹھنا چُپ نہین خوب حافظ | کہ شاہِ زمان کی یہان فاتحہ ہے

قصیدہ مؤلف

مین عاشق اوس نبی کا ہون مدینہ جسکا مسکن ہے | الٰہی جلد وہان پہنچا جہان وہ سرِ مخزن ہی
مجھے ہی آرزو دل سی مدینہ دیکھ لون جاکر | مگر کسطور سے جاؤن الٰہی یہہ فروتن ہے
مجھے صحرائے طیبہ کے سوا کچھ خوش نہین آتا | ہر ایک شئی ہند کی حق مین میری مانند دشمن ہے
پڑا ہون ہند مین غم کھا رہا ہون حال مضطر ہون | یہان تن ہی پڑا لیکن مدینہ مین میرا من ہے
رسول اللہ کی فرقت نے کر ڈالا ہی ایسا اب | مجھے گریہ و زاری ہر دم و لحظہ تعین ہے
زمین پر خلد جو دیکھا ہو دیکھے مدینے کو | مکان میرے پیمبر کا بہارِ خلد احسن ہے
بنا تو دے بھلا اس جاہ کا کوئی ہمین مرسل | مکانِ لامکان اور عرش جسکا کہ نشیمن ہے
نہ زر سے مجھکو مطلب ہے نہ شاہی کی ہوس مجھکو | مجھے نامِ محمد بس ہمیشہ یار و سُمن ہے
مین حافظ نامِ احمد کا ہون جان و دل سے بس ہان | ثنائے مصطفےٰ حق مین ہی میرے جنت کا گلشن ہے

قصیدہ مؤلف

بندہ شدم عاصی یا الٰہی | واقف تو از حال ما کماہی

من

من عاشقم من گدا درِ تو	مارا نباید کلاهِ شاهی
آرزویم نیست جز مدح خوانی	خود کن عنایت آنچه خواهی
پیش تو چگونه من بیایم	بسیار ما کرده ام خطائی
در مرض جرم مبتلایم	مارا بده یا خدا شفائی
اکنون زمن شد نه هیچ طاعت	هنوز در نفس سرکشائی
جز باب تو من کجا روم رب	از غم تو مارا بده رهائی
مارا حدیقهٔ جنان عطا کن	مقبول این رب تو کن دعائی
از نار دوزخ او را رها کن	حافظ در آمده بداد خواهی

قصیدهٔ بندہ

انبیائی اور کچھ ہے مصطفائی اور کچھ ہے	وہان خدائی اور کچھ ہی یہان خدائی اور کچھ ہی
وہان حکومت سے بڑائی یہان نبوت سے بڑائی	وہان بڑائی اور کچھ ہی یہان بڑائی اور کچھ ہے
وہان صفائی سے صفائی یہان صفاتونکی صفائی	وہان صفائی اور کچھ ہی یہان صفائی اور کچھ ہے
وہان خدائی ایک سر سے یہان نظر کر کے گھر سے	وہان خدائی اور کچھ ہے یہان خدائی اور کچھ ہے
وہان منور جا کے ہونا یہان فقط حجرے مین سونا	وہان سائی اور کچھ ہے یہان سائی اور کچھ ہے
وہانکی ظاہر ہے طبابت یہانکی ظاہر ہی طبابت	وہان دوائی اور کچھ ہی یہان دوائی اور کچھ ہے
وہان ہوا آتش سے گلشن یہان ہوا خون خاک سے تن	وہان ہائی اور کچھ ہی یہان رہائی اور کچھ ہے
وہان خدائی سے گدائی یہان گدائی سے کمائی	وہان گدائی اور کچھ ہی یہان گدائی اور کچھ ہے
وہان فقط دنیا سے سر ہی یہان سر تختِ جگر ہے	وہان سرائی اور کچھ ہی یہان سرائی اور کچھ ہے
حسن خوش سے وہان بھلائی یہان بھلائی زیر پائی	وہان بھلائی اور کچھ ہی یہان بھلائی اور کچھ ہے
ہم ہین بندہ وہ ہین خواجہ یا الٰہی تو ہے دانا	وہان سمائی اور کچھ ہی یہان سمائی اور کچھ ہے

قصیدهٔ عبد

عرب مین جا کر کے کوئی دیکھے کہ نور رحمان چمک رہا ہے
خصوص مکہ معظمہ مین کہ ابر رحمت ٹپک رہا ہے

قدم قدم پر وہان ہی برکت کہ نور کی ہے وہان جو کثرت
نہ گلشنون مین بہار ایسی وہ جیسا صحرا چمک رہا ہے
ہر ایک جا مین ہے قدرت حق نہ اور جا مین ہی ایسی رونق
جبل جبل مین ضیا ہے اتنی کہ جسنے دیکھا وہ تک رہا ہے
پھر ین ہین مردم جو دیکھ ہر دم بگرد کعبہ طواف کرتے
سیاہ پوشی جو در ہے اوسکا مثال خور کے چمک رہا ہے
عجیب روضہ ہے شاہ دین کا جواہر اسمین ہین بیش قیمت
کہ جسنے دیکھی وہ شان شوکت ادب سے اوسکا وہ جھک رہا ہے
نبیؐ کے اقدس مزار اوپر بہت سے طرّے ہین موتیون کے
کہ تینون قبرون کے وہ نشان پر ہر ایک طرّہ چمک رہا ہے
مثال انڈے کے ہی جو موتی وہ یک طرف مین جو لگ رہا ہے
وہ مثل خوشے کے اوس جگہ پر عجب ادب سے لٹک رہا ہے
جو دیکھو قندیل اوس جگہ کی بنے ہین سونیکی ساری کیا خوب
ہے اوسکی جھالر جو موتیون کی وہ گچھا در کا لچک رہا ہے
وہ چاندی سونیکے جھاڑ کیسے مزار زہرا نبیؐ پہ لٹکے
مزار لخت جگر نبیؐ کا نبیؐ کے روضے سے لگ رہا ہے
نگینے ہیرے کے دو بڑے ہین مثال گوہر کے وہ جڑے ہین
کہ ہے وہ جو کور چار انگشت کہ جسنے دیکھا وہ تک رہا ہے
الٰہی پہنچا تو عبد کو وہان کہ جس جگہ ہین رسولؐ اکرم
اوسے بہت ہی خیال اون کا بغیر دیکھے پھڑک رہا ہے

قصیدۂ مؤلف

قسم ہے یا الٰہی یا الٰہی	میرے دل مین تیری الفت سمائی
ندے اب غیر کو دلمین میرے جا	جو دے تو دے نبیؐ کی آشنائی

آلٰہی اور ہے یہہ عرض تجھ سے — نبیؐ کے در کی ہو حاصل گدائی
رہون یارب گدائی مین نبیؐ کی — نہین مین چاہتا ہون تجھسے شاہی
مدینے مین مجھے پہنچا دے یارب — نہین بھاتی مجھے اُون کی جُدائی
فراقِ مصطفیٰ مین مر رہا ہون — میری اب جلدی کر وہانتک رسائی
یہی تجھ سے دعا یارب ہے ہر دم — میرے ایمان کو دے روشنائی
آلٰہی از طفیل مصطفیٰ مین — عذابِ قبر سے پاؤن رہائی
آلٰہی بہر صدیقؓ و عمرؓ اب — میری دہو دے گناہونکی سیاہی
برائے حضرتِ عثمانؓ و حیدرؓ — تو مجھ پر فضل کر اپنا آلٰہی
خداوندا برائے فاطمہؓ اب — میری اب جلد کر مشکلکشائی
آلٰہی از پئے شبیرؓ و شبرؓ — میری کر زود اب حاجت روائی
آلٰہی مین تیرا بندہ ہون حافظ — مجھے قیدِ الم سے دے رہائی

قصیدۂ مؤلف

مین کہان آپکو چھوڑ جاؤن فرمائیے — احمدا حال کسکو سُناؤن فرمائیے
پر بھی رکھتا ہون مین نہ زر بھی رکھون ہون — روضۂ پاک پر کیون کر آؤن فرمائیے
ہجر مین آپکے کب تلک مین چشمونسے اب — رو رو غم مین آنسو بہاؤن فرمائیے
مرض عشق لایا ہے میری اب جان بلب — در پہ بہر شفا کس کے جاؤن فرمائیے
اپنا دیدار مجھ کو دکھا دو یا احمدؐ — ہجر مین دل کب تک جلاؤن فرمائیے
دل دیوانہ اب سنبھلتا بالکل نہین — کتنا سمجھاؤن اور مناؤن فرمائیے
لو مدینے مین اپنے شاہا مجھ کو بُلا — ہند مین غم کب تک مین کھاؤن فرمائیے
کون ہے جز تمھارے ہمارا حافظ شاہا — مقصدِ دل کس کو سناؤن فرمائیے

قصیدۂ وفا

کرو شمس الضحیٰ کی مدح خوانی — خدا کی تم پہ ہوگی مہربانی
نبیؐ کا نام ہے وردِ زبانی — یہی ہے اپنے بخشش کی نشانی

محمد ہے شہ کون و مکانی
نہین کونین مین ہے اوسکا ثانی

دکھا دو روے روشن یا شہ دین
کرو ذرہ پہ اپنی مہربانی

تپ ہجر نبی کی ہے حرارت
بنا ہے رنگ اپنا زعفرانی

اگر دیکھے جمال اوس نور حق کا
بھر آے دیدۂ انجم مین پانی

کرون مدح نبی یا رب ہمیشہ
طبیعت کو زیادہ دے روانی

نہوگا مدح خوان شمس الضحیٰ کا
گرفتار بلاے آسمانی

مُوا جو عشق شاہِ زندہ دل مین
وہ پایا زندگیِ جاودانی

جو ہے وصفِ لبِ احمد سے مملو
سخن اپنا ہے رشکِ لعلِ کانی

جو پڑھتے ہین رسولِ حق پہ صلواۃ
وہ ہین بیشک سعیدِ دوجہانی

شہ دین کا ہے یکتا سرو قامت
نہین ہی کوئی اس مصرع کا ثانی

نہو نعتِ شہِ اطہر قلم بند
سیاہی ہو جو دریاؤن کا پانی

محبتو باعثِ مدحِ محمد
کلام اپنا ہے منظورِ جہانی

عرب مین اور عجم مین مشتہر ہے
میرے سردار کی شیرین زبانی

وفا اشعارِ نعتِ مصطفیٰ لکھ
رہے گی بعد مُردن یہہ نشانی

قصیدہ نور

تشوق دلمین احمد کا نہین میرے سماتا ہے
کہو اے ناخدا دریا کہین کوزمین آتا ہے

زمین لرزمین آوے اور جھوکا عرش بھی کھاوے
یہہ جذبہ عشق احمد کا میرے دلکو ہلاتا ہے

ہوا ہے آشیانہ طائرِ جانکا گلی اون کی
کرے پرواز قالب سے میرا دل بڑبڑاتا ہے

بسانِ پاٹ دریا کیون نہووے دامن صحرا
گریبان چاک کر عاشق یہان آنسو بہاتا ہے

مسلسل گیسوے اطہر کا چھیڑے تذکرہ کوئی
دلِ دیوانۂ عاشق جو زنجیرین تڑاتا ہے

فلک لیچل مدینے کیطرف بہر خدا مجھ کو
دلِ رنجور کو کاہیکو تو ناحق ستاتا ہے

عدم کے ملک مین بھی ہی تیرا فرمان بخشش کا
وہ ہی شہر خموشان کے عذابونسی بچاتا ہے

نہین کہنے کی حاجت قم باذن اللہ عیسیٰ کو
تیرا ذکرِ لبِ جان بخش دنیا کو جلاتا ہے

ہوا کے طور ظاہر پر ہوا معراج باطن مین
کہو خلوت کی باتین کوئی خلوتین سناتا ہے
دفع ہو جاتے ہین امراض اور آفات دنیا کی
زبان پر نور کے جسوقت نامِ احمدؐ آتا ہے

قصیدہ بندہ

اپنے وحشی کو محمدؐ یہان کیا رکھا ہے
درد سینے مین جدائی کا بھرا رکھا ہے
ہجر مین آپکے ای شاہِ جہان ختمِ رسل
طفل اشکون نے تو اک شور مچا رکھا ہے
مجھ گنہگار سے کیون روٹھ گئے ہو احمدؐ
تیغ ابرو پہ تو ابین نے گلا رکھا ہے
خانۂ دل مین میرے شوق سے لاؤ تشریف
آپکے واسطے گھر مین نے نبا رکھا ہے
مین سنا ہون کہ شفائی کے لئے خاکِ قدم
ہم غریبونکے لئے تم نے دوا رکھا ہے
فائدہ کوئی دوا بخشی نہین ای صاحب
سوزشِ قلب طبیبونکو دکھا رکھا ہے
دستِ الطاف نہین پھیرتا بیمارون پر
طرز کسطور کا یہہ تم نے اوٹھا رکھا ہے
خیر گر مر بھی گیا مجھکو بھروسا ہیگا
سنتا ہون آپنے مُردونکو جلا رکھا ہے
نزد اللہ کے مین زور سے بولونگا یہی
اپنے محبوب سے کیون مجھکو جدا رکھا ہے
وصل حاصل اوسے شاہا یہ تمھارا ہووے
جان و دل جسنے تمھاری پہ فدا رکھا ہے
بندہ کو خواجہ فقط اتنا کہو بس ہی شفا
ہمنے اپنا ہی غلام اس کو بنا رکھا ہے

قصیدہ مؤلف

جو بچپن مین شمس الضحیٰ کھیلتے تھے
اندھیریکو روشن بنا کھیلتے تھے
عجب کھیل تھا سرورِ انبیا کا
کہ دل اپنا حق سے لگا کھیلتے تھے
سکھاتے تھے جسطرح جبریلؑ آ آ
اوسیطرح شاہِ ہُدا کھیلتے تھے
نبیونکا تھا کھیل کچھ اور یارو
ہمارے نبیؐ کچھ جُدا کھیلتے تھے
خدا آپ مشتاق ہو دیکھتا تھا
نبیؐ جبکہ صلِّ علیٰ کھیلتے تھے
فلک کیطرف کو اوٹھاتے تھے سر کو
نبیؐ جب بمیدان آ کھیلتے تھے
خدا کھیل سے خوب واقف تھا اونکے
جو حضرت رسولِ خدا کھیلتے تھے
کبھی کھیلتے ساتھ تھے طفل مومن
ملایک کبھی ساتھ آ کھیلتے تھے

خدا کی خوشی جسمین ہوتی تھی بیشک — وہی کھیل صبح و مسا کھیلتے تھے
بتاتے تھے انگشت اکثر اٹھا کر — یہہ رمز نہان بار ہا کھیلتے تھے
لڑکپن سے تھا عشق حق دلمین ایسا — کہ حق سے سدا دل لگا کھیلتے تھے
ہمارے رسول خدا اے عزیز و — عجب کھیل کچھ با مزا کھیلتے تھے
کبھی آپ حافظ رسول مکرم — نہین حق سے ہوکر جدا کھیلتے تھے

قصیدہ نادان

سوتے جھولے مین بدر الدجیٰ تھے پیارے آرام خیر الوریٰ تھے
بولی سعدیہ باجانفشانی اوٹھو اوٹھو حلیمہ رض کے جانی
کیا ہی پائی حلیمہ رض نے رتبت ملی بدر الدجیٰ کی رضاعت
یہ تمنا ہی تھی آسمانی اوٹھو اوٹھو حلیمہ رض کے جانی
بولی صدقے حلیمہ رض یہ دائی تیرے قدمونسے مین فیض پائی
سوتا کب خالق دوجہانی اوٹھو اوٹھو حلیمہ رض کے جانی
اوٹھو تم عرش کے گوشوارے عرش سوتا ہے نہین میرے پیارے
عرش کرسی نہین سے سہانی اوٹھو اوٹھو حلیمہ رض کے جانی
چاند سورج نہین سوتے واری چرخ الفت مین ذرات ساری
مہرا نور یہ ہے قربانی اوٹھو اوٹھو حلیمہ رض کے جانی
دریا سوتے نہین ہین مقرر جوش الفت مین ذرات اکثر
تم ہو ابر کرم کی نشانی اوٹھو اوٹھو حلیمہ رض کے جانی
جھاڑ سوتے نہین اور جنگل درد الفت مین رہتے ہین بیکل
بنا جب سے گیا ہے مبانی اوٹھو اوٹھو حلیمہ رض کے جانی
نیند ارض و سما نہین پائے تب بزرگی قدم کی اوٹھائے
فیض پائے ملی جاودانی اوٹھو اوٹھو حلیمہ رض کے جانی
بحر رحمت کے تم آشنا ہو کل حیّ من الما سنا ہو

بلکہ ماءِ البقا کے ہو بانی اوٹھو اوٹھو حلیمہؓ کے جانی
اٹھو اہلِ مزمل کے شاہا قُمِ اللَّیلَ اِلّا قَلِیلًا
چشم حق بین سے ہو نظر ثانی اوٹھو اوٹھو حلیمہؓ کے جانی
چشم شہلائے حق بین کو کھولو نظر رحمت سے اُمت کو دیکھو
دفع تا اونسے ہووے گرانی اوٹھو اوٹھو حلیمہؓ کے جانی
آب زمزم کا جاکر مین لاؤن اور ہاتھہ منہہ تمہارا دھلاؤن
پانوٗن دھو دھو پیون گی مین پانی اوٹھو اوٹھو حلیمہؓ کے جانی
نور الابصار بی آمنہ ہو جدّا امجد کے تم خاتمہ ہو
تم پہ روشن ہے راز نہانی اوٹھو اوٹھو حلیمہؓ کے جانی
تم تو قسمت جہان کے ہو مولا سوتا قسمت پڑا میرے آقا
اوٹھکے مشکل کرو تم آسانی اوٹھو اوٹھو حلیمہؓ کے جانی
پڑھو صلوٰۃ سب اہل اُمت تا کہ روشن تمھاری ہو قسمت
زادِ عقبیٰ یہہ ہے لاثانی اوٹھو اوٹھو حلیمہؓ کے جانی
روحِ مداحِ الٰہی ہو مسرور نور سے قبر ہو جاوے معمور
وہان بھی ہر دم رہے مدح خوانی اوٹھو اوٹھو حلیمہؓ کے جانی
خوابِ غفلت سے مین ہو کے بیدار دیکھون حضرت کا آنکھونسے دیدار
اتنی نادان پہ ہو مہربانی اوٹھو اوٹھو حلیمہؓ کے جانی

قصیدہ مؤلف ڈاڑھمنڈونکی تنبیہ مین

ذُکِرَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَجُوْسَ فَقَالَ اِنَّھُمْ یُوَفِّرُوْنَ سِبَالَھُمْ وَیَحْلِقُوْنَ لِحَاکُمْ فَخَالِفُوْھُمْ

رسُول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسیون کا ذکر کیا فرمایا وہ اپنی لبین بڑھانے اور داڑھیان مونڈتی ہین تم اون کا خلاف کرو

چھری جب محاسن پہ جاری ہوئی　　تو منحوس صورت تمھاری ہوئی

ذرا دیکھو صورت کو لو آئینہ
زنانون سی آدھی کہ ساری ہوئی

تعجب اوسی کا ہے اسوقت مین
نہ موجود گوٹا کناری ہوئی

بگاڑا لبون نے مگر شکل کو
یہی ایک علت زنکاری ہوئی

نہوتے اگر لب تو کیا خوب تھا
کہ رہتی ادا جان نثاری ہوئی

کرواوسکو بھی آپ صفا صفا
تو بے عیب پھر شکل ساری ہوئی

کہیگا تمھین دیکھ پھر مرد کون
زنانون سی صورت سنواری ہوئی

میان ڈھمنڈو کچھ تو غیرت رکھو
تمھین کیسی عادت یہ پیاری ہوئی

منڈاتے ہو داڑھی بڑھاتے ہو لب
کہو کیا یہی دینداری ہوئی

ذرا دل مین شرماؤ توبہ کرو
یہ کچھ کم نہ ذلت تمھاری ہوئی

نکیون ترک عادت وہ ہو حافظا
اثر جب نصیحت ہماری ہوئی

قصیدہ مؤلف

مجھکو وان لیچلو خدا کے لئے
دل تڑپتا ہے مصطفی کے لئے

آجکل سے نہین ز روز ازل
دل ہے مشتاق مجتبی کے لئے

نظرِ رحم ہم پہ لازم ہے
آئے ہین در پہ ہم دعا کے لئے

کون ہے قدردان سوائے خدا
آپ ایسے دُرِ بے بہا کے لئے

حق تعالی نے جو کیا پیدا
سو کیا شاہ انبیا کے لئے

ہے خدا آپ مصطفی کے لئے
کیون نہ ہو مصطفی خدا کے لئے

جبکہ فرمایا حق نے ہی لولاک
دوستو آپ کی رضا کے لئے

تو خدا کو ہوئی یہ بات ضرور
بخشنے بندونکو مصطفی کے لئے

مجرمون کو بلائے حشر سے کیا
آپ ہو دافع بلا کے لئے

قبر مین یا کریم حافظ کو
نورِ ایمان ملے ضیا کے لئے

قصیدہ بندہ

سب نبی پیدا ہوئے ہین انبیائی کیلئے
یہ نبی پیدا ہوئے یارو خدائی کیلئے

گر ظہورِ خالق والا نہ بنتے مصطفےٰ کسکی صورت تھی خدا سے آشنائی کیلیے
طرفہ جذبِ شوق ہے مطلوب کا وقتِ طلب شوقِ طالب مضطرب ہو پیشوائی کیلیے
وا نہ ہے تاثیرِ عشق حضرت والا سے آپ کبریا ہے اونکی محو خودنمائی کیلیے
وصلِ حق سے ہو چکا تھا آپکو معراج مین حجبِ شرعی رہگیا باقی جدائی کیلیے
کیا یکی کا آئینہ زنگ دوئی سے ہو خراب ذات والائے محمدؐ ہے صفائی کیلیے
مصطفےٰ ہوتے ہی پردہ کھل گیا بس ای خدا تھی فقط تیری خدائی مصطفائی کیلیے
عقدۂ رحمت کھلا جب سیدِ کونین سے وا کشایش ہو گئی مشکلکشائی کیلیے
آستانے سے محمدؐ کے مجھے سیری نہین اور سیری دے الٰہی جبہہ سائی کیلیے
حسنِ یوسف مدتون لے کاسۂ چشم امید سایۂ احمدؐ کے اوپر تھا گدائی کیلیے
آپ خواجہ ہو میرے اور مین ہون بندہ آپکا در پہ منت کیجیے میری حاجت روائی کیلیے

قصیدۂ مؤلف

محبوبِ رب ہین معراج والے شاہِ عرب ہین معراج والے
کوئی ہوا ہے اونسا نہ ہوگا عالی نسب ہین معراج والے
حق نے پکارا محبوب کہکر کیا خوش لقب ہین معراج والے
حامی ہمارے شافع ہمارے جو کچھ ہین سب ہین معراج والے
عیسیٰؑ و موسیٰؑ کیا سارے مرسل سب سے عجب ہین معراج والے
سب انبیاؤن مین ثم باللہ والا حسب ہین معراج والے
مداح اون کا خالق ہے یارو کیا خوش طرب ہین معراج والے
ہر بزم مین ہر محفل مین حاضر جب اور تب ہین معراج والے
دلمین نظر مین جی مین جگر مین ہر روز و شب ہین معراج والے
حافظ کو کافی دونون جہان مین محبوبِ رب ہین معراج والے

قصیدۂ بندہ

تھا جو کچھ ہو چکا مصطفےٰ کیلیے انتہی ہو چکی منتہی کے لیے

یا نبی ہم ابھی تم سے چاہین تمھین کہ اثر دو ہماری دعا کیلئے
سیدا تم اگر دل سے راضی نہین دل بدل دو ہمارا خدا کے لئے
ایک زبان سے ثنا کیا کرین احمدا سو زبانین عطا ہون خدا کیلئے
دل کا مقصد تو حضرت سے چھپتا نہین ہم دعا کیا کرین مدعا کے لئے
کسکی صورت رہی تمسے مخفی شہا لب ہلاتے نہین ہو گدا کے لئے
ہم نہ جانے تھے ای صدر کون و مکان یہ بکھیڑے ہین قالوا بلا کے لئے
دردمندون کی اپنے خبر لیجئے یہ کہان جاوین عاجز دعا کیلئے
مشکلین حل غریبون کی کر مصطفےٰ کیونکہ مشکل ہی مشکلکشا کیلئے
تھا جو بندہ سو خواجہ کا وہ بھی ہوا تھا جو کچھ ہو چکا مصطفےٰ کیلئے

قصیدہ مولف

تھا جو ہونا ہوا مصطفےٰ کے لئے سب یہان اور وہان مجتبیٰ کیلئے
حق نے لولاک انکی کہا شان مین کیا تھا فضل خدا مجتبیٰ کے لئے
الله الحمد پیدا ہوئے مصطفےٰ دوستو دفع کرنے بلا کے لئے
اب خوشی سے چلینگے سبھی خلد مین بادشہ رہنما ہے گدا کے لئے
شکر الله دل سے کرو مومنو ہم کو واصف کیا مصطفےٰ کیلئے
صدقہ کرنے کو یہ دل نہین اور کے ہان مگر روضۂ مصطفےٰ کے لئے
یا الٰہی یہ مقبول کر اب دعا ق در پہ آیا ہون مین التجا کیلئے
دین احمد پہ رکھکر جہان سے اوٹھا مجھکو حضرت رسول خدا کیلئے
عاقبت خیر کر یا الٰہی مری چار یاران اہل صفا کے لئے
نار دوزخ نہ دکھلا مجھے یا خدا حضرت بی بی خیر النسا کے لئے
سرخرو دونون عالم مین رکھ یا خدا شہ حسنؓ اور شہ کربلا کے لئے
ظلمت قبر کر دور اے کبریا حضرت غوثؓ مشکلکشا کے لئے
موت آسان بفضل نبی کر خدا اپنے اس حافظ بینوا کے لئے

قصیدۂ بندہ

کیون نہ ہو ساری خدائی آپ کی — پھر گئی ساری دُہائی آپ کی
کُل سے جز تک جلوہ افزا ہو گئے — واہ خوش جلوہ نمائی آپ کی
عیسوی اور موسوی تحقیق ہین — پر کہان وہ مصطفائی آپ کی
پھر کدورت کو بھی اے کانِ صفا — صاف رکھتی ہے صفائی آپ کی
انبیا سے اولیا تک سب کے سب — چاہتے ہین آشنائی آپ کی
انتہا ہر ایک نے پائی مگر — یا رسول اللہ رسائی آپ کی
حضرتِ مشکلکشا کو یا رسولؐ — بھائی ہے مشکلکشائی آپ کی
کیا کرین شاہی کو ہم فغفور کی — گر نہ حاصل ہو گدائی آپ کی
بے وفاؤن کے لئے بھی حشر مین — ہو گی ظاہر با وفائی آپ کی
یون تو بھیجا ہے مگر اللہ کو — کب گوارا ہے جُدائی آپ کی
مین ہون بندہ دیکھئے خواجہ میرے — مجھ کو بس ہے خوش لقائی آپ کی

قصیدۂ داراب جنگ

یا محمد ہم ہین امت آپ کی — کیون نہو پھر ہم کو ہمت آپکی
لامکان پر آپ کی دعوت ہوئی — ہے وہ حق کے پاس عزت آپکی
حق نے فرمایا وہ میرا دوست ہے — جو بشر رکھے محبت آپ کی
سب پیمبرؑ آپ سے ہین معتقد — ہے انہون کے دلکو قوت آپکی
جسکو چاہو بخشدو ایک آن مین — آپ کا ہے خلد جنت آپ کی
ہے عیان شق القمر کا معجزہ — ہے یہ ادنیٰ سی کرامت آپکی
مر کے جابرؓ کے پسر زندہ ہوئے — کی جو دعوت نے ہدایت آپکی
ہے اوسے آتش جہنم کی حرام — خواب مین دیکھے جو صورت آپکی
لے گئے سب خط ہر اک آئین کے — سب رسولون سے رسالت آپکی
روزِ بعث و نشر کا کیا اوسکو خوف — جسپہ ہے حضرت عنایت آپکی

یا نبیؐ ہے کمترین دار آب جنگ — دی ہوئی ہے اسکو حرمت آپکی
قسمت و اقبال آرا ہو سرور — ہے او سے حاصل بدولت آپکی

قصیدۂ حسرت

افضل ہی مرسلون مین رسالت رسولؐ کی — لازم ہے ہمکو دل سے اطاعت رسولؐ کی
لاریب نیک تھا مجھے صادق نبیؐ یقین — قرآن سے ہی ثبوت صداقت رسولؐ کی
پیغمبرون نے مسجدِ اقصیٰ مین جمع ہو — دل سے قبول کی ہی امامت رسولؐ کی
ختمِ رسل و خاتمِ پیغمبران یقین — قایم ہے تا بہ حشر خلافت رسولؐ کی
احکام حق سُناکے ہمین رہنما ہوا — کیا نیک تر ہوئی ہے ہدایت رسولؐ کی
امت کو ہر نبیؐ کے بزرگی نصیب ہے — لیکن بزرگ تر ہے جماعت رسولؐ کی
امت کو کیا خطر ہی یہان اور وہان کہو — ہے اوسکو دو جہان مین حمایت رسولؐ کی
کیا کیا اُٹھائی محنت و آفت تمام عمر — امت کیواسطے تھی ریاضت رسولؐ کی
تعظیم اونکی چاہیئے ای دوستو بدل — حاصل ہوئی ہے جنکو قرابت رسولؐ کی
دیکھو حضر مین بلکہ سفر مین جہان مین — چھوڑی نہین انھون نے رفاقت رسولؐ کی
مجلس کرو سناؤ فضیلت کہ اہلِ عرش — سنتے ہین تم سے آکے روایت رسولؐ کی
یارب دعا قبول ہو میری تمام عمر — ہوتی رہے ہمیشہ زیارت رسولؐ کی
معجز نما کے صدقے سی ہو معجزہ بیان — افضل یہ خوب تر ہی حکایت رسولؐ کی
مولود کی بڑی ہے فضیلت ای دوستو — رحمت سی بسکہ پُر ہی ولادت رسولؐ کی
کیونکر نہ ہم درود پڑھین روز او رشب — ہے واسطے ہمارے شفاعت رسولؐ کی
حسرت ہمارا غم ہے محمدؐ کو بارہا — ہے عاصیون پہ کب سے عنایت رسولؐ کی

قصیدۂ غنی

کیا دھوم ہے و اصلِ علیٰ فخرِ بشر کی — باقی نہین جا کوئی رہی بحر نہ بر کی
کوہ آب ہوا برف صفت عشق سے دریا — صحرا ہوا دیکھ حُسن کو آتش سے جگر کی
سوزان ہے تپِ عشق سی اُسکے دلِ عالم — ہے مثل تپ برقِ جہان موج شرر کی

رویا سرِ رحمت سے بھی گو چرخ زمین پر
گو تر کیا کوثر سے لب تشنۂ محشر
سودا ہے سرِ زلف سے اوسکے سرِ شب کو
خورشید کو بھی چین نہین درد سے اُسکے
ماتم مین دلا اوسکے تو دل کھو لکے رولے
جلوہ سے نہین طور کے کم اوس کی تجلّی
جبتک کہ سرِ خلق پہ طالع تھا وہ خورشید
دنیا مین نتھی ڈھونڈ ہوا گر نام کو ظلمت
کیا ذکر کرے فرق کوئی زاغ و ہما مین
جس خویش نگر کی طرف ایکبار بھی دیکھا
باوصف کہ تھے شاہ سلیمان و سکندر
تھے دوست خدا رکھتے تھے وہ ہمّتِ عالی
مہر و قمر و حور و پری آدم و ملکوت
شاہانِ جہان آتے تھے تسلیم کو اوسکی
اوصاف پیمبر ہے لکھے کسکا یہہ مقدور
لکھتے ہین کہ ایک روز کہین سرورِ عالم
تب اتنے مین نازل ہوئے جبرئیل فلک سے
حضرت نے وہین پھر کے یہ جبرئیل سے پوچھا
تب عرض کیا اوسنے کہ ای سیّدِ کونین
دیکھو نمین اوسے ایسے کہان میرے مقدّر
حسرت کا کلام اونکا یہ سُن فخرِ بشر نے
پردہ کو اُٹھا دیکھہ ذرا آج تو جا کر
ارشاد پیمبر سے وہ مشتاقِ خدا دوست

پر کم نہ ہوئی آتشِ دل بحر و بر کی
حسرت نہ گئی پھر بھی تو اوسکے لبِ تر کی
کی بخیۂ خورشید سے شق جیب سحر کی
جل جل کے شبِ ہجر مین ہر رات بسر کی
ہے روشنی واللہ یہی میرے بصر کی
پر جلتے ہین پرواز نہین مرغِ نظر کی
ذرّے کو بھی دعویٰ تھا تجلّی کا قمر کی
جاروب کشی کرتا تھا مہ اوسکے مقر کی
تاثیر بھی تھی اوس سے کم اوسکے مقر کی
رہتی تھی خبر پھر نہ اوسے پاؤن نہ سر کی
رکھتے تھے تڑپ فقرِ محمدؐ کے وہ فر کی
آیت ہے اسی شان مین مازاغ بصر کی
کرتے تھے غلامی شہِ ابرار کے گھر کی
جھلتے تھے مگس تاج سے اوسکے سگِ در کی
ہے درج حکایت یہ کتابون مین سیر کی
تھے باندھتے دستارِ مبارک کو وہ سر کی
جو حکم خدا تھا سو انھین اوسکی خبر کی
دیکھا ہے خدا تمنے کبھی کہیے اُدھر کی
دیکھا نہ کبھی مین نے نہ اوسطرف نظر کی
سنتا ہون پسِ پردہ سے آواز اثر کی
فرمایا کہ جا دیکھو نہین بات خطر کی
ہے دھوم یہ کس پردہ نشین سیر نگر کی
پہنچا وہین پردہ کو اُٹھا اُسنے نظر کی

دیکھا نہ کوئی اوسکے سوا پردہ کے اندر — تھے باندھتے دستار مبارک کو وہ سر کی
پر جلتے ہون جسجا پہ تجلی سے ملک کے — ادراک کہان پہنچے وہان کہیئے بشر کی
جز رب نہین معلوم محمد کی حقیقت — ہے کونسی صورت بھلا وہان اپنی گذر کی
جس دلمین محبت ہو بھلا ایسے نبی کی — کیونکر لگے اوس دل کو بھلا نار سقر کی
ہے آس کہ میدان قیامت مین مجھے وہ — تکلیف سے محفوظ رکھین نار سقر کی
مدت سے ثنا خوان ہے غنی اوسکے دہن کا — ہے آس کہ دین داد مجھے لعل وگہر کی

قصیدۂ مولف

ہے بزم ادب آج یہان فخر بشر کی — ای عاشقو آجاؤ یہ ہے جاے اجر کی
گر آرزوے خلد برین رکھتے ہو یارو — لازم ہے کرو نعت تم اوس رشک قمر کی
خوشبو جو لیا ہو عرق موے نبی کی — ہرگز نہ وہ خواہش کرے پھر مشک وعطر کی
کیا خوف جہنم ہو اگر آپ نے شاہا — الطاف سے جس امت عاصی پہ نظر کی
اللہ رے وہ آپ کا چہرہ تھا مصفا — مرآت تو کیا بلکہ نہ صورت تھی قمر کی
مین تشنۂ دیدار ہون جنت سی غرض کیا — خواہش مجھے ہرگز نہین جنت کے نہر کی
معراجکی شب آپ کو بر عرش بلایا — ای صل علی آپ کی کیا حق نے قدر کی
تم مخزن اسرار ہو تم فخر بشر ہو — شاہی ہے تمھین حور وملک جن وبشر کی
لولاک لما آپ کی ہے شان مین نازل — حاصل ہے تمھین شاہی ادھر اور ادھر کی
اللہ نے وہ آپ کو بخشی ہے شرافت — ہرگز نہ ملک کو تھی کہان قدر بشر کی
اک چشم زدن مین وہان جاکر کے پھر آئے — طاقت نہ تھی جسجاے پہ جبرئیل کے پر کی
وہ جسم کہ مکھی نہین بیٹھی کبھی آکر — وہ جسم معطر کہ نہین قدر عطر کی
وہ جسم کہ سایہ نہ گرا جس کا زمین پر — روشن ہے اوسی سایہ سے ہر چشم بشر کی
جس چہرۂ پرنور سے خورشید خجل تھا — ہوتا جو مقابل نہ تھی یہ تاب قمر کی
محبوب خدا کے لب ودندانکے مقابل — کیا قدر ہے کہیئے تو بھلا لعل وگہر کی
خود کرتا ہے قرآن مین ثنا آپ کی خالق — پھر نعت کے لکھنے کی نہ طاقت ہی بشر کی

اس حافظِ کمتر کو نہین خواہشِ شاہی
کافی ہے گدائی اوسے بس آپکے در کی

قصیدۂ بندہ

عجب ہے ذات والا مصطفےٰ کی
کہ خود اللہ نے جن کی ثنا کی

شرف کسکو نہین ایسا عزیزو
بزرگی جیسی ہے خیر الورا کی

ہمیشہ دلمین یہ رکھتا ہون خواہش
مجھے ہو دید کب اونکے لقا کی

یہ خاکستر ہوا ہے جل کے میرا
کلیجا حُب مین اوس خیر الورا کی

محمد کیون نہ اب رحمت کرینگے
شفقت اون کو لازم ہے گدا کی

حشر مین خوف سے بیباک ہین ہم
عنایت ہم پہ ہے شافع جزا کی

کبھی لفظِ نہین منہ سے نہ نکلا
جنہون نے پاس اونکے التجا کی

نہین خواہش ہے جنت کی عزیزو
گدائی ہے امام الانبیا کی

گنہ گر ہم نہ کرتے تو شفاعت
میسّر پھر نہ ہوتی مصطفےٰ کی

حشر ہوگا نہ ہوگا ہین ہے معلوم
غرض ہمکو ہے بس خیر الورا کی

الٰہی مجھکو تو دوزخ مین مت ڈال
مین کہلاتا ہون امت مصطفےٰ کی

کوئی چھیڑے نہ اسدم مجکو جائے
مجھے سوجھی ہے اب کچھ مصطفےٰ کی

صبا جا بول اُس شاہِ ہُدا کو
بھلا کچھ پرورشن ہو گی گدا کی

برآوے خواجہ اب امید دلکی
یہ بندہ کی معافی ہو خطا کی

قصیدۂ راہی

یارسول اللہ کہون مین کیا بڑائی آپ کی
آپ ہو نورِ خدا ساری خدائی آپ کی

من لَدُنِ العرش الیٰ تحتَ الثریٰ تحتِ الثریٰ
وہان سے یہانتک یا محمد بادشاہی آپ کی

عالمِ ظاہر مین جسدم آپ کا جلوہ ہوا
ماہ سے ماہی تلک فرمان روائی آپ کی

انبیا کا اور ملک کا فضل ہے تمیز ربی
جو خدا کے قرب مین ہیگی صفائی آپ کی

لیلۃ المعراج مین جب مسجدِ اقصیٰ کے بیچ
کی وہان پیغمبرون نے پیشوائی آپ کی

جب ادا [illegible] کیا او سجادہ دوگانہ شکر کا
انبیا نے کی وہان سب اقتدائی آپ کی

حضرت آدمؑ سے تا عیسیٰؑ سبھی پیغمبران — حشر مین چاہینگے سب پشت و پناہی آپ کی
آپ سے بولینگے سارے انبیا اور اولیا — دو جہان مین ہے خدا کے پادشاہی آپ کی
یہ تمنا ہے صبح اور شام اپنی یا رسول — حشر مین راہی کو ہووے رہنمائی آپ کی

قصیدہ مولف

کرون کس منہہ سے ای یارو رقم مدحت محمدؐ کی — خدا خود آپ کرتا ہے ثنا حضرت محمدؐ کی
کرو شکرِ خدا یارو اُٹھاؤ ہاتھ اپنے تم — خدا نے ہے بنایا تمکو اب امت محمدؐ کی
کئے پیدا نبی جتنے خدا نے سب بجا ہین وے — غرض رتبہ کہان اونکا کہان عزت محمدؐ کی
کہان موسیٰؑ کہان عیسیٰؑ کہان داؤدؑ اور یحییٰؑ — کہان عزت سلیمانؑ کی کہان عزت محمدؐ کی
کچھ ایسی تھی بھری یارو ملاحت روی احمد مین — خدا بھی خود تھا عاشق دیکھکر صورت محمدؐ کی
فقط انسان ہی بس مدح خوان مین نہین کچھ ہی — زمین و آسمان پر ہوتی ہے مدحت محمدؐ کی
ہوا ہی طور موسیٰؑ کو اُنہونکو لامکان دیکھو — خدا کو دیکھئے کس طور تھی الفت محمدؐ کی
کہا ہے شان مین لولاک اونکی جبکہ خالق نے — بھلا پھر کیون نہ ہو یہ سب کی سب خلقت محمدؐ کی
ملا ہے فیض ہر اک کو رسول اللہ کے باعث — رہا محروم وہ جسنے نہ کی الفت محمدؐ کی
الٰہی دے مجھے الفت حبیبِ پاک کی اپنے — زیارت بھی میسر کر مجھے حضرت محمدؐ کی
ہزارون جاتے آتے ہین مگر محروم اک ہو مین — الٰہی مجھکو بھی دکھلا دے اب تربت محمدؐ کی
بس اب حافظ کو یارب جلد پہنچا دے مدینہ مین — جلاتی ہے کلیجا رات دن فرقت محمدؐ کی

قصیدہ مولف

نہ رکھو دوستی اوس بیحیا کی — نہین جسکو محبت مصطفیٰ کی
یہی فرمائے ہین خیر الورا نے — یہ ہی تاکید ہے بس کبریا کی
وہ لایق نارِ دوزخ کے بشر ہے — نہین الفت جسے خیر الورا کی
عدوئے مصطفیٰ ہین دشمنِ رب — نصیحت ہے یہ شاہِ انبیا کی
ارے او جاہلو کیا اون کو جانا — خدا نے اونکی قرآن مین ثنا کی
کہا ہے شان مین لولاک اونکی — تو کیا جانے ہی عزت مصطفیٰ کی

شب معراج دم مین جا کے آئے — یہ حرمت دیکھ تو شمس الضحیٰ کی
ہے ظاہر معجزہ شق القمر کا — ثنا کیا لکھون اُس معجز نما کی
موئے فرزند جابرؓ کے جلائے — رسولِ حق نے رب سے جب دعا کی
جنابِ مصطفیٰ کو کیا ہو جانے — نہین ابتک خبر خیر الوریٰ کی
مدینے مین مجھے اپنے بُلا لو — یہی ہے عرض اب حافظ گدا کی

قصیدہ وفا

الٰہی یہی ہے دعا مجھ گدا کی — شفاعت ہو محشر مین خیر الوریٰ کی
محمدؐ پہ نازل ہو رحمت خدا کی — خطا بخشوائی ہر اہل خطا کی
کوئی چاہیے دنیا مین جنت کو دیکھے — زیارت کرے روضۂ مصطفیٰ کی
الٰہی نہ ہو دور دل سے ہمارے — ولا کعبۂ ابروئے مصطفیٰ کی
غنی کر دیا دولتِ دین سے دم مین — ذرا جسپہ شہ نے نگاہ عطا کی
ثریا سے لے تا ثریٰ سب ہے روشن — تجلی وہ ہے روئے شمس الضحیٰ کی
شہ بحر و بر ناخدائی کرو اب — کہ طوفان مین آئی ہے کشتی گدا کی
کوئی شخص سونے مین دیکھے نظر سے — ق — اگر شکلِ پُرنور شمس الضحیٰ کی
مٹین داغ عصیان بچے وہ سقر سے — ملے خلد ہو مہربانی خدا کی
کوئی خلد کہتا ہے اور کوئی جنت — عجب شان ہے روضۂ مصطفیٰ کی
یہی آرزو ہے مدینے مین جا کر — زیارت کرون قبر خیر الوریٰ کی
ابوبکر صدیقؓ سے پیشوا کی — ق — عمرؓ اور عثمانؓ علیؓ مرتضیٰ کی
ثنا جس کسی نے بصدق و صفا کی — سعادت ملی اوسکو ہر دو سرا کی
ہرا ہو گیا اپنا باغ تمنا — جناب حسنؓ کی جو مدح و ثنا کی
نہ کیون سرخروئی ہو پیش خدا اب — کہ الفت ہے مجھکو شہِ کربلا کی
کنیز ایک ادنیٰ ہے بلقیس جسکی — وہ ہے شان بنتِ رسولِ خدا کی
یقین خاتمہ خیر ہوگا وفا کا — ثنا عمر بھر کی ہے خیر النسا کی

قصیدۂ مؤلف

حضرت کے صحابون نے یہ ہر جائے نقل کی — مولود کے پڑھنے مین نہین بات خلل کی
اور جتنے لہابی ہین وہ کہتے ہین کہ ہے منع — یہ بات غلط بلکہ بناوٹ ہے عقل کی
کہتے ہین یہ ہے راگ نہین راگ جدا ہے — یہ ذکر نبی خوش لحنی آج نہ کل کی
داود خوش الحان تھے محمدؐ تھے خوش الحان — جن سے کہ بزرگی ہوئی آدم کے نسل کی
حق نے بھی کہا تم پڑھو ترتیل سے قرآن — اب کہئے رہی بات ہی کیا اسمین خلل کی
مدّاحو کبھی بات لہابی کی نہ مانو — کیونکر کہ وہ ہے دشمن دین جسنے بخل کی
حضرتؐ نے غلط اوسکو کہا اور ہے جھوٹھا — مانو نہ خبر تمسے کہے جو کوئی کل کی
احمدؐ پہ دل وجان سے بلہار رہو تم — آسانی اگر چاہتے ہو وقت کُبَل کی
حافظ کے گناہون کو سبھی بخشدے یارب — رہتی ہے نہایت ہی اسے فکر اجل کی

قصیدۂ بندہ

جب گوارا نہ ہوئی حق کو جدائی اُنکی — خود بخود ہوگئی وابستہ خدائی اُنکی
کوئی ناظم نہ بنا جبکہ محمدؐ کے سوا — پھیر دی چارون طرف کسنے دُہائی اُنکی
راہ ہستی کی نہ غفلت مین عدم کی ملتی — روشنی کرتی نہ گر جلوہ نمائی اُنکی
باوجودیکہ نبی نور سے تھے سب اُنکے — تسپہ بھی ایک نے پائی نہ صفائی اُنکی
سب نبی ملکے خلایق کی خلاصی چاہے — پر شفاعت مین بھی اول سی بن آئی اُنکی
طور پر حضرت موسیٰؑ نے بصد محنت و رنج — پہنچی وہان حضرت باری سے رسائی اُنکی
کی بہت حضرت عیسیٰؑ نے تگاپو لیکن — اونکے مرکب سے بھی چابک نہ بن آئی اُنکی
غیر ملت کے یہان لاکھ برائی کرلین — ہم بتا وینگے وہان اون کو بھلائی اُنکی
یون تو وہ کونسی شے ہے کہ نہین اونکی پاس — ایک باعث ہے کہ امت مین کہائی اُنکی
ایسی دو چار کتابون پہ نہین کچھ موقوف — بڑھ گئی روز ازل سے ہے بڑائی اُنکی
جب سے خواجہ کا ہوا لطف وکرم بندے پر — ہان مگر مجھپہ کھلی عقدہ کشائی اُنکی

قصیدۂ مؤلف

اس محفل مولد مین کیا بو ہے دیکھو معطر پھولون کی
پڑھ پڑھکے درود مین سونگھتے ہین بو ہراک اکثر پھولونکی

ارواح نبی پھولون سی ہمیشہ خوش رہتی تھی ہر صبح و مسا
اسواسطے بھائی جن و بشر کو بوئی معطر پھولون کی

ہر شئی سے زیادہ بو پھولونکی روح نبی کو تھی مرغوب
اسواسطے ہر مرقد پہ چڑھانا خوب ہے چادر پھولون کی

اب دل مین میرے آتا ہے یہی کہ چلکے مدینہ پاک پہ مین
پڑھ پڑھکے درود مین دلسے چڑھاؤن گوندہ کے چادر پھولونکی

کیونکر نہ بھلا ہان جن و بشر کو بو پھولونکی ہو مرغوب
آتی تھی ہمیشہ عرق نبی سے بوئے معطر پھولون کی

جسجا پہ قدم رکھتے تھے نبی اوسجا سے کئی دن تک کہ چلی
اے صل علی اے صل علی بو آتی تھی اکثر پھولونکی

جب بزم نبی ہوتی ہے کہین تب پھول وہان لاتے ہین تمام
پڑھتے ہین بشر صلوٰۃ سبھی بو سونگھ وہان پر پھولون کی

ایکبار اگر اللہ مجھے پہنچا دے مدینے مین حافظ
تو مین بھی غزل یہ پڑھون روضہ پر خوش ہو ہو کر پھولونکی

قصیدہ وفا

ہے ہیچ رخ احمد کے قرین رنگ اور صفائی پھولونکی
ہے ماند یہان خجلت کے سبب سب جلوہ نمائی پھولونکی

یاد آیا گل رخسار نبی بلبل سا ہوا مین نالہ کنان
ای بھائی چمن مین بو مجھکو زنہار نہ بھائی پھولونکی

مین مست ہوا اور پڑھنے لگا صلوٰۃ رسول اکرم پر
خوشبو جو نسیم سحر نے مجھے کل لاکی سونگھائی پھولونکی

کہتی تھی چمن مین بلبل یہ رخسار رسول اطہر نے
توقیر بڑھائی پھولونکی توقیر بڑھائی پھولون کی

جس چشم نے دیکھا ایک نظر نرگس کیطرح حیران وہ رہی
پردہ پہ در روضہ کے عجب ہے جلوہ نمائی پھولون کی

تھا عطر سے افزون خوشبو مین حضرت کی تن اطہر کا عرق
بو باس نے جسکی اے یارو بوباس اڑائی پھولون کی

گلکاری فرش روضہ شہ جو دیکھتا ہی یہ کہتا ہے
رضوان نے لاکر جنت سے چادر ہے بچھائی پھولون کی

خورشید فلک کی آنکھونکو دیدار کی جسکے ہے حسرت
حضرت کے در دولت پہ ہی وہ تحریر طلائی پھولونکی

احباب نے سنکر محفل مین بیساختہ اپنے منہ سے کہا
شاباش وفا تم نے یہ غزل کیا خوب بنائی پھولونکی

قصیدہ مولف

کیا خوب ہیگا دین ہمارا محمدی
بجتا ہے دو جہان مین نقارا محمدی

ہے ذی عروج کوئی کہان اسطرح سے ہان
چمکے ہے جسطرح سے ستارا محمدی

دوزخ سے بالیقین اوسے ملگئی نجات
جس نے بصدق نام پکارا محمدی

واللہ جز سقر کے نہین اسکی جا کہین
جسکو نہین ہے دین گوارا محمدی

محشر مین عاصیونکی شفاعت کرینگے وہ — کیا مجرمون کو ہیگا سہارا محمدی
کچھہ وصف چاہتے ہو تو مصحف مین دیکھہ لو — بس عاشقو یہی ہے اشارا محمدی
جب دیکھتا ہون آنکھون لگا چومتا ہون مین — ہے ایسا مجھہ کو نام پیارا محمدی
شاہی سے نے غرض ہے نہ شاہانِ دہر سے — کافی ہے بیکسون کو سہارا محمدی
حافظ درود صدق سے پڑھکر کے بالحن — خاموش ہو نہ مارکے نارا محمدی

قصیدۂ نصیرالدین

ہے تمھارا کون ہمسر یا نبیؐ — تم خدا کے ہو پیمبر یا نبیؐ
عالمِ بالا تمھارا ہے مقام — مہرِ حق کے ہو منور یا نبیؐ
آیت انا فتحنا آپ ہو — سورۂ یٰسین اظہر یا نبیؐ
تم الم نشرح ہوئے شمس الضحیٰ — ہو کلامِ حق کے دفتر یا نبیؐ
خضرؑ اور الیاس کے تم راہبر — مرحبا اللہ اکبر یا نبیؐ
نورِ عالی ہے درخشان آفتاب — دو جہان کے آسمان پر یا نبیؐ
مجھہ دلِ برگشتہ کے ناظم ہو تم — ہے نصیرالدین کمتر یا نبیؐ

قصیدۂ سنی

والضحیٰ ہے صبح روئے درخشان نبیؐ — صورت واللیل ہے زلفِ پریشان نبیؐ
سبزۂ فردوس ریش مشک افشان نبیؐ — چشمۂ حیوان ہے چاہِ زنخدان نبیؐ
بوئے فضلِ حق جو آئی ہو گیا دل سے بہم — روح القدس بلبلِ شاخِ گلستان نبیؐ
اے مسلمانو یہ دعوت سی کرو شکرِ خدا — نعمتِ افضالِ حق سی پُر ہے لوخوان نبیؐ
جسنے انگشتِ شہادت راست کی سوئے رسولؐ — پائی اُسنے لذتِ پاک نمکدان نبیؐ
جو مریضِ درد عصیان ہو تو یہ نسخہ کرے — صحّت کلی ملے ہو دوستِ جانِ نبیؐ
لے طباشیر عبادت حسن نیت سے بہم — اور بنفشائی صفات عزت و شان نبیؐ
لیوے یاقوت درود اور کچھہ گل شرع صلوٰۃ — اور عناب تحیّت ہے یہ درمان نبیؐ
ہر گھڑی ہر لحظہ استعمال مین اپنے رکھے — جب شفاعت سے ملیگی جائے امان نبیؐ

کرکے پرہیز گنہ غم دین کا کھایا کرے — مرض عصیان دفع ہو با فضل و احسان نبیؐ
نقد ایمان ہے اگر جنس شفاعت کر خرید — ہے کھلی بازار دین کے بیچ دوکان نبیؐ
بلبل دلکو صفیر لا الہ کیون نہ ہو — ہون گل نعت مقدس پر غزلخوان نبیؐ
سیر جنت واہ خوش آتی ہے ای سنی مجھے — ہے جگر اک لالہ زار داغ ہجران نبیؐ

قصیدۂ عاصی

شمع بزم صفا ہین محمدؐ نبیؐ رہبر اولیا ہین محمدؐ نبیؐ — نور راہ خدا ہین محمدؐ نبیؐ خاتم الانبیا ہین محمدؐ نبیؐ
ہوے باعث محمدؐ کے کون و مکان کیا پیدا خدا نے زمین و زمان — اونکی الفت سے قایم ہے دونون جہان خاتم الانبیا ہین محمدؐ نبیؐ
نور سے اونکے سارے جہان کا ظہور سبکو ہے آسرا انکا یوم النشور — ہوئے دریائے رحمت سے سب کا عبور خاتم الانبیا ہین محمدؐ نبیؐ
معجزے انکو حق نے دئے بیشمار جیسا تارونکا ہین کچھ سما مین شمار — اور شق القمر جگ مین ہے آشکار خاتم الانبیا ہین محمدؐ نبیؐ
قصۂ معراج کا ہے سبھون پر عیان لائے جبریل براق از آسمان — بیٹھکر اوسپہ جبدم شہ مرسلان خاتم الانبیا ہین محمدؐ نبیؐ
حق سے حاصل کئے سارا راز و نیاز پائے جنت و دوزخکو من کرکے باز — وہان ہر اک کا احوال کر امتیاز خاتم الانبیا ہین محمدؐ نبیؐ
وہان فرش زمین کی خواہش کئے اور براق کی پشت پر زین رکھے — طرفۃ العین مین راہ سب طے کئے خاتم الانبیا ہین محمدؐ نبیؐ
آئے جب گھر مین بستر تھا ویسا گرم اور آب وضو تھا رواں دمبدم — گویا جاتا ہے جسطرح جو دو قدم خاتم الانبیا ہین محمدؐ نبیؐ
سر پہ بادل کا سایہ تھا رہتا بلند قد تھا حضرتؐ کا میانہ ای ہوشمند — تا نہ آسیب خورشید سے ہو گزند خاتم الانبیا ہین محمدؐ نبیؐ
ہوتا جس راہ سے تھا انہونکا گذر سجدہ کرتی تھی سب انکو کوہ و حجر — رہتا خوشبو کا وہان تین دن تک اثر خاتم الانبیا ہین محمدؐ نبیؐ
کہان کس سے فضائل ہون انکے بیان سب فضائل ہین انکے خدا پر عیان — عاصیون پر تو ہو لطف سے مہربان خاتم الانبیا ہین محمدؐ نبیؐ

قصیدۂ مولف

غلام نبیؐ ہون غلام نبیؐ — مجھے دل سے پیارا ہے نام نبیؐ
یقین شہد سے اور بھی قند سے — زیادہ ہے میٹھا کلام نبیؐ
غرض مال اور جانسے روز و شب — فدا ہون فدا ہون بنام نبیؐ
خدا خوب واقف ہے ای دوستو — کسے کیا خبر ہے مقام نبیؐ
سناتے تھے خالق کو روح الامین — لیجا کر ہمیشہ پیام نبیؐ
کہین کیسے ہم انمین اور انمین فرق — خدا جانتا ہے کلام نبیؐ

یہ امید رکھتے تھے اہل فلک — فدا جان کرین بر خرامِ نبی
وہین اپنی ملتا تھا آنکھین بذوق — نظر جسکو آتا تھا گامِ نبی
مین حافظ گدا ہون نہین غیر کا — غلامِ نبی ہون غلامِ نبی

قصیدۂ عبد

محمد کی الفت سمائی نہ ہوتی — تو مرآت مین دلکے صفائی نہ ہوتی
خضر اور الیاس رتبہ نپاتے — محمد سے گر آشنائی نہ ہوتی
جو جویائے راہِ محمد نہ ہوتے — تو ظلمات کی راہ پائی نہ ہوتی
خدا اگر نہ کرتا محمد کو پیدا — تو پیدا یہ ساری خدائی نہ ہوتی
نبی اور ولی گرچہ پیرو نہ ہوتے — تو جنت کی بو باس پائی نہ ہوتی
جو ظلِ محمد کو سر پر نہ رکھتا — ہما کو کبھی بادشاہی نہ ہوتی
نہ جبرئیل خادم محمد کے ہوتے — کبھی منتہیٰ تک رسائی نہ ہوتی
جو داؤد مداح احمد نہ ہوتے — کبھی ایسی آواز پائی نہ ہوتی
سلیمان کو شاہی کی بو بھی نہ ملتی — جو احمد کے در کی گدائی نہ ہوتی
خلیل خدا آگ سے کب نکلتے — محمد کی گر رہنمائی نہ ہوتی
جو عہدہ شفاعت کا احمد نہ رکھتے — کبھی مجرمون کی رہائی نہوتی
خدا کی طرف راہ پھر کون پاتا — محمد کی گر پیشوائی نہوتی
نہ ایمان ملتا اگر مدح خوانی — دلِ عبد مین آسمائی نہوتی

قصیدۂ مؤلف

محمد کی گر روشنائی نہ ہوتی — تو دو جگ مین بالکل ضیائی نہوتی
محمد کی گر بادشاہی نہ ہوتی — تو ہمنے یہ عزت بھی پائی نہ ہوتی
نہ ملتا اگر تم کو دینِ محمد — تو ظلمت سی بالکل رہائی نہ ہوتی
نپاتے کبھی ہم یقین رتبہ اعلیٰ — نبی کے جو در کی گدائی نہ ہوتی
شفیع الورا گر نہ ہوتے محمد — تو دوزخسے اپنی رہائی نہ ہوتی

شفاعت کے مختار ہوتے نہ احمدؐ — تو جنت مین ہرگز رسائی نہوتی
رسولِ خدا اگر تولّد نہ ہوتے — کبھی اپنی مشکلکشائی نہوتی
نہ پاتا اگر عکسِ نورِ محمدؐ — تو مرأت مین بالکل صفائی نہوتی
کبھی راہ دین پر نہ گمراہ آتے — اگر ذات احمدؐ کی آئی نہ ہوتی
وسیلہ نہ ملتا اگر مصطفےٰ کا — کبھی اپنی حاجت روائی نہوتی
نہوتا نیرا شعرا سطور حافظ — جو حُبِّ نبی دلمین آئی نہوتی

قصیدہ سنی

محمدؐ کی گر شان آئی نہ ہوتی — تو دوزخ سے جانو رہائی نہوتی
محمدؐ کی پہلے دوہائی نہ ہوتی — تو جانو خدا کی خدائی نہ ہوتی
زمین پر جو پیدا نہ ہوتے محمدؐ — کسی کی یہان جبہہ سائی نہوتی
تولّد نہ مکے مین ہوتے محمدؐ — تو اسطرف قبلہ نمائی نہ ہوتی
نبی دوسرے پیشوائی نکرتے — محمدؐ کی گر پیشوائی نہوتی
معاون اگر تم نہ ہوتے محمدؐ — دو عالم کی حاجت روائی نہوتی
تجلی دو عالم کی ہوتی نہ ہرگز — تمھاری جو رونق فزائی نہوتی
نہوتا اگر ابتدائے محمدؐ — تو کونین کی ابتدائی نہوتی
شفا بخش امراض احمدؐ نہوتے — تو ہر درد کی پھر دوائی نہوتی
محمدؐ کا گر عکس پڑتا نہ ہرگز — نہ و مہر مین روشنائی نہوتی
جو عیسیٰؑ کو فیضِ محمدؐ نہ ہوتا — تو اسکو فلک پر رسائی نہ ہوتی
جو مشکل مین حامی نہوتے محمدؐ — کسی کی بھی مشکلکشائی نہوتی
پہنچتی نہ گر خاکِ پائے محمدؐ — تو آئینے کو یہ صفائی نہوتی
ضلالت سے پھر راہِ دین پر نہ آتے — اگر آپ کی رہنمائی نہ ہوتی
دو عالم تھے محروم امرونہی سے — محمدؐ کی گر بادشاہی نہ ہوتی
خدا کی قسم کیا ہی بہتر تھا سنی — جو ہم سے نبی کی جُدائی نہ ہوتی

قصیدۂ مؤلف

ہان مشعلین اب فکر کی سُلگا وینگے ہم بھی اور چرخ سخن سے مضمون نیا لا وینگے ہم بھی
ہرگز نہین محفل سے ہلین گے نہ چلینگے جبتک نہ زبان تیغ سی چمکا ئینگے ہم بھی
کتنا ہے کہانتک ہے تصوّر تیرا حافظ کہتے ہین سخندان تجھے آزما ئینگے ہم بھی
ہرگز نہ خیالِ رُخِ دنیا کرین یار و عشق شہِ کونین مین جلجا ئینگے ہم بھی
کیا ہوگیا گر ہند مین مدفن ہوا اپنا پھر کوچۂ احمدؐ مین چلے جا ئینگے ہم بھی
مداحِ پیمبرؐ ہین کوئی دن نہ کوئی دن محبوب سے اللہ کے ملجا ئینگے ہم بھی
سلطان ہے کوئی میر کوئی کوئی توانگر خادم شہِ کونین کے کہلا ئینگے ہم بھی
ہین مدح سرا جنّتِ اعلیٰ مین خوشی سے مدّاحون کے ہمراہ چلے جا ئینگے ہم بھی
بھولین نہ کبھی نامِ محمدؐ کے ہین حافظ مدّاح اسی نام سے کہلا ئینگے ہم بھی

قصیدۂ ضامن

محمدؐ نورِ سبحانی محمدؐ فضلِ ربّانی محمدؐ شاہ شاہانی محمدؐ لطفِ رحمانی
محمدؐ جانِ جانان ست محمدؐ ماہِ تابانست محمدؐ دین وایمانست محمدؐ ظلّ یزدانی
محمدؐ مقصدِ اعلیٰ محمدؐ مطلبِ والا محمدؐ راسخن بالا محمدؐ تاج سُلطانی
محمدؐ مجمع خوبی محمدؐ شاہ محبوبی محمدؐ عین مطلوبی محمدؐ مقصدِ جانی
محمدؐ واصل و ماہر محمدؐ عاشق وطاہر محمدؐ باطن وظاہر محمدؐ قربِ حقانی
محمدؐ مظہر عالم محمدؐ مفخر آدم محمدؐ رحمتِ عالم محمدؐ شافع جانی
محمدؐ عارفِ رحمان محمدؐ واقفِ قرآن محمدؐ صاحب غفران محمدؐ ذات رحمانی
محمدؐ اسم او احمدؐ محمدؐ را مکان سرمد محمدؐ افضل مقصد محمدؐ ذکرِ شاہانی
محمدؐ صاحب رحمت محمدؐ اشرف خلقت محمدؐ ضامنِ امت محمدؐ عفوعصیانی
محمدؐ عالم جامع محمدؐ وحی را سامع محمدؐ راسخن لامع محمدؐ لفظ قرآنی
محمدؐ قبلۂ حاجت محمدؐ کعبۂ مقصد محمدؐ ضامن خلقت محمدؐ جسمِ نورانی

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

قصیدۂ مؤلف

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

محمد نورِ ایمانی محمد اہلِ احسانی
محمد فیض سامانی محمد یارِ ربّانی

محمد باعث آدم محمد مفخر آدم
محمد از ہمہ اکرم محمد رازِ پنہانی

محمد فاضل و افضل محمد کامل و اکمل
محمد از ہمہ اوّل محمد نور یزدانی

محمد اوّل و آخر محمد باطن و ظاہر
محمد طیّب و طاہر محمد ظلِّ سبحانی

محمد معنی قرآن محمد گوہر ایمان
محمد واقف پنہان محمد شاہِ شاہانی

محمد شافع امت محمد دافعِ ظلمت
محمد مورد رحمت محمد عفو عصیانی

محمد مخزن ایمان محمد سرورِ ذیشان
محمد شاہِ این وآن محمد فضلِ ربّانی

محمد ختم پیغمبر محمد معدن انور
محمد ہادی و رہبر محمد ماہ تابانی

محمد رحمت برہان محمد مصدر احسان
محمد دافع بہتان محمد حفظِ ایمانی

محمد شاہِ انس و جان محمد گلشن ایمان
محمد حافظِ ایمان محمد جان جانانی

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

قصیدۂ عبد

بے چین کیا مجھکو رسول عربی نے
دل چھین لیا ہاشمی و مطلبی نے

ہین تیر سے لگتے میری سینے مین شب و روز
غربال کیا دل میرا عشق نبوی نے

او عشق تو ہی آکے ذرا راہ نما بن
گھبرایا نہایت مجھے اب مضطربی نے

سینے مین میرے مصحف رخ کی ہے محبت
سیپارۂ دل کردیا پنہان ضربی نے

کچھ کہہ نہین سکتا ہون کہ جو ہے میری حالت
افتادہ کیا خاک پہ درد قلبی نے

جو حضرت عشق آکے ہوئی دلمین جگہہ گیر
تن پھونک دیا آتے ہی آتشِ قربی نے

ہے عشق مین اور عقل مین ہر روز لڑائی
بے جان کیا اس حربِ دو ضربی نے

جلوا دیا دانستہ میری جانکی جان کو
لو کا دیا اکبار ہی سوز جگری نے

تھا ہول قیامت سی میرا دل جو مشوش
مژدائی شفاعت دیا شور حشری نے

دیدارِ نبیؐ قبر مین ہوتا ہے یقیناً
آگاہ کیا مجھکو میری بے بصری نے

اب عبد دل و جانسی ہی موت کا خواہان
آجب سے خبر دی ہے اوسی بے خبری نے

قصیدۂ مولف

حشر مین نفسی نفسی کہین سب نبی اور کہین مصطفےٰ امتی امتی
خوف محشر سے لرزینگے اسدم سبھی اور کہین مصطفیٰ امتی امتی
باپ بیٹے کو اپنے نہ پہچانے وہان بل شفاعت کی خواہان ہین سب وہان
بولین سارے نبی الامان الامان اور کہین مصطفےٰ امتی امتی
آہ مبدان محشر حیات النبی دیکھکر امت مجرمین کو سبھی
غرق بحر گنہ مین بنوحہ گری اور کہین مصطفےٰ امتی امتی
دیکھکر نار دوزخ کو سب انس و جان بل ساکنان زمین و زمان
جزو کل نفسی نفسی کہین سب وہان اور کہین مصطفےٰ امتی امتی
دن قیامت کا جسوقت ہوگا بپا آوینگی جزو کل جبکہ پیش خدا
لب سے ہراک کی نفسی کی نکلے صدا اور کہین مصطفےٰ امتی امتی
نفسی نفسی کا بازار جب ہو گرم تب خدا ہی رکھے وہان ہراک کی شرم
انبیا سب کہین یا خدا کر کرم اور کہین مصطفےٰ امتی امتی
کیا ہی امت پہ ہیگا نبی کا کرم بہر امت خدا سے کہے دمبدم
کر تو امت پہ میری خدا یا رحم اور کہین مصطفےٰ امتی امتی
بخشوا اپنی امت کو اللہ سے باغ فردوس مین لے بڑی جاہ سے
سب کو لے جائینگے پیار اور چاہ سے اور کہین مصطفےٰ امتی امتی
خوش ہو اب دل سے ای حافظ بینوا تجھکو ایسا وسیلہ خدا نے دیا
سب کہینگے نبی نفسی محشر مین آ اور کہین مصطفےٰ اُمتی اُمتی

قصیدۂ حسنی

یا رسول اللہ حمایت کیجیے
ہم غریبون پر عنایت کیجیے

تم شفیع المذنبین ہو بالیقین
عاصیون کی اب شفاعت کیجیے

جو ہین معصوم ازل وہ پاک ہین
مستحق ہم ہین کرامت کیجیے

یہ دعا فضل و کرم سے یا نبی
آپ مقرون اجابت کیجیے

جز تمھارے کون ہے میرا رفیق روز محشر مین رفاقت کیجئے
نورِ بخشش سے منوّر دل میرا آپ اے شمع کرامت کیجئے
گمرہانِ دین کو تم یا نبیؐ جادۂ حق کی ہدایت کیجئے
آپ تو ہو رحمۃ للعالمین عاصیون پر مت ملامت کیجئے
فضل سے چشمِ دلِ سنی کو اب بخشش کحلِ بصارت کیجئے

قصیدۂ مؤلف

یون سب نبیؑ ہین میرے پیمبرؐ کے سامنے ذرّے ہون جیسے مہرِ منوّر کے سامنے
آتا ہے کون شافعِ محشر کے سامنے سب سرنگون ہین میرے پیمبر کے سامنے
شاہونسے کچھ غرض نہ ہے شاہی سی مجھکو کام لایا ہون عرض شافعِ محشر کے سامنے
تدبیر کر رہا ہون شب و روز مین مگر چلتا نہین ہے زور مقدّر کے سامنے
سیراب کر دین گر مجھے آبِ جمال سے مشکل یہ کیا ہے ساقیِ کوثر کے سامنے
جسکو کہ چاہا اُس کو غنی تم نے کر دیا مشکل یہ کیا ہے تم سے تونگر کے سامنے
مداح آپ کا ہون مجھے بخشوائیے آونگا جب مین خالقِ اکبر کے سامنے
اے رہنمائے حشر تمہین جانتا ہون مین تم رہبری کرو میری داور کے سامنے
نفسی کہینگے سارے نبیؑ آپ امتی ناچار ہوگا ہر کوئی محشر کے سامنے
اعمال کی تو ہر کوئی پاویگا وہان سزا کچھ چل سکیگا زور نہ دفتر کے سامنے
حافظ مدینہ پاک پہ چل چھوڑ ہند کو اور بیٹھ آنجناب کے اب در کے سامنے

قصیدۂ مؤلف

مکانپر یا کہ مسجد مین جو کوئی محفل جماتا ہے یقین وہ زادِ عقبیٰ کے تئین اپنے کماتا ہے
فرشتے رحمتِ حق اُس مکانپر لے اوترتے ہین جہان پر ذکر مولود النبیؐ پڑہنے مین آتا ہے
یہان روحِ رسولِ سید الثقلین آتی ہے نزولِ رحمتِ حق سے مکان کیا جگمگاتا ہے
کہا حضرت نے بس مجھپر شفاعت اُسکی ہے لازم جو کوئی سر کے بل درِ محفلِ میلاد آتا ہے
یقین نارِ جہنم سرد ہوگی واسطے اوسکے بُلا کر سامعینونکو جو موقع سے بٹھاتا ہے

جسے انکار بزم مصطفےٰ سے ہو گیا یارو	لہابی منکر و مرتد جہانمین وہ کہاتا ہے
کہین گوشہ مین آکر بیٹھتا ہی منہہ چھپا اپنا	لہابی جب کہین مولود کی مجلس مین جاتا ہے
صدا سنکر درودونکی دل اوسکا ایسا جلتا ہی	کڑاہی گرم مین جسطرح جیسے کھی کڑکڑاتا ہے
یہ کیسی ہے عنایات خدا ای دوستو دیکھو	جدہر جاتا لہابی ہی ادہر ذلت اُٹھاتا ہے
جہالت سے عداوت جو کرے دینِ محمدؐ مین	یہان رخنہ بڑھاتا ہی یقین وہ رنج پاتا ہی
شفیع المذنبین میرے پیمبر ہین یقین برحق	ارے او ناصحا کیا آنکر مجھکو ڈراتا ہے
درود پاک پڑھتے ہین تمامی شایقین خوش ہو	زبان پر میری جب نامِ رسول اللہ آتا ہے
رسول اللہ سے جسکو محبت ہی وہ ای یارو	مبارک نام کے سنتے ہی دلمین تھرتھراتا ہے
ادب سے بیٹھو دو زانو درودین بھیجو احمدؐ پر	لہابی جو کہ ہے مرتد وہ سنکر منہہ چھپاتا ہے
اٹھو تعظیم کو سب مل درودون کو قصیدہ اب	یہ حافظ بیکس و کمتر کھڑا ہو کر سناتا ہے

قصیدۂ مؤلف

در سے ملادو او کملی والے	روضہ دکھادو او کملی والے
مشتاق ہین ہم اپنا خدارا	چہرہ دکھادو او کملی والے
طیبہ مین اپنے ای شاہ والا	ہمکو جگہ دو او کملی والے
اپنے مدینے مین ہمکو شاہا	للہ جادو او کملی والے
ہم مجرمونکو کر عرض رب سی	جنت دلادو او کملی والے
کبتک رہین ہم فرقت مین قبلہ	اب تو بلالو او کملی والے
تمکو کہان ہم کسرو سے پاوین	اپنا پتادو او کملی والے
گمراہ ہین ہم راہِ مدینہ	سیدہی بتادو او کملی والے
ہم پرخطا ہین محشر مین ہمکو	بس بخشوادو او کملی والے
جز مدح خوانی بس دل سے میرے	سب کچھ بھلادو او کملی والے
دونون جہانمین حافظ کو اپنے	اب آسرا دو او کملی والے

قصیدۂ ادب

بطحا دکھادو او کملی والے	طیبہ مین جادو او کملی والے
بے گور عاصی اور بے کفن ہے	دامن اڑہادو او کملی والے
پھر میرے دلکو ہوے کشاکش	ابرو ہلادو او کملی والے
یہ التجا ہی ہم عاصیونکی	بس بخشوادو او کملی والے
آباد کردو اللہ کا گھر	دلکی دوا دو او کملی والے
قدرت کا جلوہ ہووے نمایان	رخ گر دکھادو او کملی والے
ہم عاصیونکو محشر مین اپنا	اب آسرا دو او کملی والے
لطف و کرم سے ہان اس ادب کو	حق سے ملادو او کملی والے

قصیدۂ مؤلف ڈڈھمنڈون کی تنبیہ مین

حدیث شریف

اَوْفُوا اللُّحٰی وَقَصُّو الشَّوَارِبَ

پوری کرو داڑھیان اور تراشو مونچھین

ڈرھمنڈون کو آج محفل مین بلانا چاہیئے
اونکو بس اُحفُوا الشَّوَارِبَ ہین بسین جنکی دراز
جو حدیثِ مصطفٰی کو بھی نمانین دل سے تو
بابِ توبہ ہے کشادہ کرلو توبہ اب بھی تم
لب بڑہانا اور کرنا داڑھیونکو صاف چٹ
اہل دین کو چاہیئے ہر کام اونکے برخلاف
صاحبِ اسلام ہو اسلام کے سیکھو طریق
لاکھ بہکاوے کوئی شیطان کا بندہ اگر
تم مسلمان ہو اگر تو ہی تمھین لازم یہی
خود بچشم غور دیکھو ڈرھمنڈون کی شکل تم
عرض حافظ ہے محبو بہ مرا پڑھہ کر کلام

اَوْفُوا اللُّحٰی کی خوشخبری سنانا چاہیئے
کاہیکو عاقل کو لٹھہ اور تازیانا چاہیے
کہدو اون سے تم کو دوزخ ہی مین جانا چاہیئے
دین مین کاہے کو ضد حیلہ بہانا چاہیئے
عادتِ کفار ہے اسکو نہ مانا چاہیئے
بلکہ صحبت سے بھی اونکی منھہ پھرانا چاہیئے
نقشِ دین احمدی دل پر جمانا چاہیئے
اپنے قدمون کو نہ ہرگز ڈگمگانا چاہیئے
رکھہ کے داڑھی شکل نورانی بنانا چاہیئے
کیا مخنث سے ہین تم پھر کیون کٹانا چاہیئے
ڈرھمنڈونکو شرم اور غیرت دلانا چاہیئے

مثلث مؤلف

نہ تھے حضرت محمد مصطفٰی تو کچھہ نہتا پہلے | بشر تھا نہ ملائک تھے نہتا کچھہ بھی بنا پہلے
نہ تھا ارض وسما تھے یہ نہ کچھہ اُسکے سوا پہلے

خدا عاشق ہوا جسدم محمد کو کیا پیدا | کیا پھر نور اپنے سے یہ بس نور علی پیدا
رہے ہین عاشق و معشوق یہ دو ایکجا پہلے

بنا موتی مین رکھا پھر اوسی طاوس کی صورت | بٹھایا پھر اوسے شجر الیقین پر از رہ شفقت
کیا ستر ہزار اوسنے برس تسبیح ادا پہلے

حیا کا بعد اوسکے پھر کیا اک آئینہ پیدا | رکھا طاوس کے آگے اوسے پھر لاکر وہ مولا
شباہت اپنی جب طاوس نے دیکھا ذرا پہلے

نہایت خوبرو اپنے کو جب طاوس نے پایا | خدائے پاک سے اپنے اُسی دم پھر تو شرمایا

کیا پھر پنجگانہ وہ وہین سجدہ ادا پہلے

نظر جسوقت کی خالق نے اوس نورِ معلّیٰ پر — پسینا اور پسینا ہو گیا وہ شرم سے اکثر

اوسی دم دوستو سر سے عرق اوسکے گرا پہلے

فرشتے عرق سے اوسکے ہوئی ای دوستو پیدا — ہوا ہے چرخ چہرے کے عرق سے انکے پھر برپا

قلم اور عرش و کرسی لوح تھا نہ کچھ بنا پہلے

عرق سے سینے کے ہو گئے تمامی انبیا علما — عرق سے ابرو کے ہو گئے تمامی مشتہر صلحا

غرض سب کچھ ہوا پیدا ویسے نا کچھ بھی ہوا پہلے

انھونکی شان مین اللہ نے لولاک فرمایا — انہونکے وصف مین ایسا جو قرآن ہی آیا

کرے کیا وصف حافظ کر چکا ہے کبریا پہلے

قصیدۂ مؤلف

واللہ وہ ہمارا نبیؐ ذو الکرام ہے — ہر سر بلند جسکا بنا دل سے رام ہی
ورد زبان ہے انس و ملایک کے روز و شب — کیا ہی عجیب سرورِ عالم کا نام ہے
ابتک ہوا نہ ہو گا نبیؐ آپ سا کوئی — عرش برین پہ آپ کا چرچا مدام ہے
ارض و سما پہ جتنی ہے مخلوق یا نبیؐ — ہر جزو کل کے لب پہ تمہارا ہی نام ہے
دونون جہانمین آپکی شاہی ہی یا رسول — وہ کون ہے جو آپ سا خیر الانام ہے
جبرئیل کی بھی تاب نتھی جا سکے وہان — جسجا جناب آپ کا ادنیٰ مقام ہے
وہ رتبہ حق نے آپکو بخشا ہے یا نبیؐ — جبرئیل سا فرشتہ تمہارا غلام ہے
مجلس جہان پہ آپکی ہوتی ہے مدح کی — پڑھتا ہر ایک آکے درود و سلام ہے
پڑھتا ہے سنگدل بھی درود آپ پر بدل — صلِّ علیٰ کہ آپ کا میٹھا وہ نام ہے
آتے ہین شوق و ذوق سے محفل مین معتقد — شیطان کو مار کہتے ہین سونا حرام ہے
ہر سامعین سنتے دو زانو ہین بیٹھ کے — ہر مدح خوانکی بزم مین اک دہوم دہام ہے
ہوتا ہے ایک سمت تحیت کا غلغلہ — ایک سمت آہ واہ کا ہر دم کلام ہے
اس بینوا کی عرض یہ تمسے ہی یا رسول (ق) — اور دلمین ذوق و شوق بہی صبح و شام ہے

طیبہ مجھے ملے تو سبھی کچھ مجھے ملے — دنیا سے دونسے کام نہ دولت سے کام ہے
دونون جہان مین آبرو میری بنا رکھو — حافظ جناب آپ کے در کا غلام ہے

قصیدہ بندہ فانی

باعثِ خلقِ جہان ذاتِ رسولِ عربی — والیِ کون ومکان ذاتِ رسولِ عربی
عرش عالی پہ بُلا باتین کیا خود معبود — ہین خدا کے میہمان ذاتِ رسولِ عربی
گرنہ وہ ہوتے نہ ہوتا کوئی ہرگز پیدا — ہے یقین جان جہان ذاتِ رسولِ عربی
کون ہے ایسا بتا دو کہ جسے سایہ نہو — نور ذات رحمان ذاتِ رسولِ عربی
گرنہ وہ ہوتے نہوتا کوئی ہرگز پیدا — ہر خدائی کا نشان ذاتِ رسولِ عربی
دین وایمان بھی ملا بخششِ عصیان بھی ہوئی — ہے سراسر احسان ذاتِ رسولِ عربی
طور موسیٰ کو ہوا اُن کو ہوا عرش عُلیٰ — وہ کہان اور یہ کہان ذاتِ رسولِ عربی
ملک کی شاہی کے باعث تھے سلیمانؑ ایک شاہ — ہے شہنشاہِ شہان ذاتِ رسولِ عربی
نوحؑ طوفان سے بچے اور جو تھے ساتھی اونکے — ہے شفیع دوجہان ذاتِ رسولِ عربی
کشتی امت عاصی کو کہو کیا ہے غم — کشتیبان جبکہ ہو ہان ذاتِ رسولِ عربی
بندہ فانی کو اللہ وہان پہنچا دے — جلوہ آرا ہے جہان ذاتِ رسولِ عربی

قصیدہ مؤلف

گوہر بحر سخا فریاد ہے — منبع فیض وعطا فریاد ہے
پُرخطا ہین ہم کو بخشا لیجئے — بادشہِ خیر الورا فریاد ہے
دولتِ دین سے مجھے کر دو غنی — مخزنِ سرّ خدا فریاد ہے
حشر مین رسوا نہونے دیجئے — عاجزونکے پیشوا فریاد ہے
آپ کی فرقت مین دل بیچین ہے — اومیرے حاجت روا فریاد ہے
دولتِ دیدار ہو جائے حصول — نورِ ذاتِ کبریا فریاد ہے
تم سوا اب کون لے میری خبر — اے حبیبِ کبریا فریاد ہے
شرم رکھ لیجے ہماری حشر مین — مالکِ ہر دو سرا فریاد ہے

ہر حق سے ہمکو کر دیجے خبر
واقف رمز خدا فریاد ہے

مجھکو دوزخ مین نجانے دو شہا
او میرے مشکلکشا فریاد ہے

حشر مین کوثر عطا فرمائیے
اے یہ جود و عطا فریاد ہے

درد عصیان مین ہے حافظ مبتلا
دافع رنج و بلا فریاد ہے

قصیدۂ وفا

محرم سر ربی تو ہے رسول عربی
کوئی مرسل ہی برابر نہ تیرے کوئی نبی

تیری نعلین ہوئین تاج سر عرش برین
فخر کونین ہے تو اے شہ عالی نسبی

حق نے سب نبیونکے اعجاز عطا تجھکو کئے
تو وہ ہے صاحب اعجاز محمد لقبی

کیون نہ جھک جائین سر اہل جہان تیری طرف
ہے تو ای قبلۂ دین کعبۂ حاجت طلبی

رونق افزا ہوئے معراجکو جب سرور دین
آقدمبوس ہوا آپ کا ہر ایک نبی

بولے عیسیٰ جو ملاقات ہوئی احمد سے
امتی آپکا ہون اے شہ امی لقبی

باغ جنت کو زمین پر نہو جسنے دیکھا
دیکھے وہ روضہ شاہ مدنی و عربی

فرش سے آپکے دی عرش کو نسبت مین نے
سخت نادم ہون بڑی مجھسے ہوئی ذادبی

لائے ایمان محمد پہ یہہ سب خوش ہوکر
گبر و ترسا و یہودی یمنی و حلبی

پھر بوبکر و عمر اور پے عثمان و علی
ہون مین ناچار کرو لطف رسول عربی

پھر حسنین عطا شربت دیدار کرو
جب دم نزع ہو یا شاہ مجھے تشنہ لبی

ہمکو محروم نکر اپنے شفاخانے سے
ہم ہین بیمار گنہ تجھسے ہے درمان طلبی

در پہ شاہان جہانکے نہ وفا جائیگا
وہ گدا آپ کا ہے ای شہ عالی نسبی

قصیدۂ عبد

عشق نبی مین کردی فنا ہو عشق نبی ہو عشق نبی
مجھکو یا رب عطا ہو عشق نبی ہو عشق نبی

بس مجھسے مت پوچھو یارو دل جلتا ہی دل جلتا ہے
درکار نہین کچھ اسکے سوا ہو عشق نبی ہو عشق نبی

دل جلتا ہے جو ہر ہر دم بس مجھکو غنیمت ای یارو
جز یاد محمد کر نہ کیا ہو عشق نبی ہو عشق نبی

عاشق تو بہت ہین صل علی پر کثرت سے ہو مین اک
بھولا ہون خودی کو آگے کیا ہو عشق نبی ہو عشق نبی

عشق مین اونکے ہون بے چین کبھو نمین حد حسین | مطلوب یہی ہے صبح و مسا ہو عشق نبی ہو عشق نبی
یا مولا عشق محمد مین مدام رہے دن رات سدا | یہ عبد سدا یہ عبد سدا ہو عشق نبی ہو عشق نبی

قصیدۂ مولف

حُبِّ جہان سے دلکو عزیزو اُٹھا ئیے | اور عشق مصطفےٰ مین دل اپنا لگائیے
وہ کام کرے جسمین کہ عقبیٰ بخیر ہو | دولت کو لیکے جو ٹھے کے اندر جلائیے
ہرآن اور ہردم و ہر لحظہ مومنو | خوف عذاب قبر سے آنسو بہائیے
امید مغفرت کی جو رکھتے ہو دوستو | تو سر خدا کے روبرو اپنا جھکائیے
غفلت مین جو کہ سوتے ہین شیطان کے مرید | ٹھوکر لگا کے دین کی اونکو جگائیے
اور برخلاف دینِ نبی جو ہین واعظو | پھر کر اُنھونکو کلمۂ طیب پڑھائیے
اور جسقدر رلہابی مرتد جہول ہین | نعتِ رسول پڑھکے اونھین بھی سنائیے
آجا وین راہِ راست پہ شاید کہ وہ سبھی | محفل مین اون کو بھیجکے رقعہ بلائیے
گھبرا کے اوٹھکے بھاگین نہ محفل سے وہ کہین | نرمی سے وعظ و اعظو اُن کو سنائیے
بعد از سلام مومنو پڑھکر کے فاتحہ | خوشبو گلاب و عطر کی اُنکو سنگھائیے
بہتر یہی ہے بلکہ اسی مین ہے بہتری | دنیائے دوں سے دلکو نہ حافظ لگائیے

قصیدۂ مولف

آج سلطان زمان رحلت ہوئے | افتخار انس و جان رحلت ہوئے
رو رو کہتے تھے صحابانِ نبی | سرورِ کون و مکان رحلت ہوئے
جنکے تھا لولاک آیا شان مین | وہ شہنشاہِ زمان رحلت ہوئے
رحمتِ عالم تھا جن کا کہ لقب | وہ نبی آخر زمان رحلت ہوئے
جن سے کارِ دین کو تھی تقویت | وہ امامِ دو جہان رحلت ہوئے
نور سے تھا جنکے سب روشن جہان | وہ مہِ امن و امان رحلت ہوئے
دو نون عالم مین یہی غل تھا بپا | شافعِ کل انس و جان رحلت ہوئے
حشر اوسدن ہو گیا تھا اک بپا | جبکہ وہ صاحب امان رحلت ہوئے

کب ہو حافظ سے رقم اس کا بیان	آہ وہ شمع جہان رحلت ہوئے

قصیدہ اختر

جنابِ غوثِ صمدانی	محی الدین جیلانی	بہارِ باغِ ایمانی	محی الدین جیلانی
چراغِ فیضِ احسانی	محی الدین جیلانی	ظہورِ خاص حقانی	محی الدین جیلانی
تمھارا حسن عالی سب	بیان کس طرح وہ ہواب	تمھین ہو یوسف ثانی	محی الدین جیلانی
فنا ہمین جو دہشت سے	پشیمان ہو ہمین آفت سے	کرو وہان مشکل آسانی	محی الدین جیلانی
تمھارا روضۂ اطہر	دکھا دو جلد ای سرور	ہوئی فرقت مین حیرانی	محی الدین جیلانی
خدایا رحم کر ہمپر	گناہون سی بچا یکسر	طفیلِ رازِ پنہانی	محی الدین جیلانی
تمھاری یہان عنایت ہو	وہان ہمکو حمایت ہو	تمھین ہی قربِ حقانی	محی الدین جیلانی
تمھاری ذات ہی عالی	کرین کیا وصف ہم خاکی	ملک کرتے ثنا خوانی	محی الدین جیلانی
کری یہ ذکر روز و شب	نہو وی اسکو کچھ مطلب	تمھاری مین جو ہو فانی	محی الدین جیلانی
خدا تک کب رسائی ہو	نہ جبتک فیضِ عالی ہو	کلیدِ سرِ انسانی	محی الدین جیلانی
خزانے سے تمھاری اب	تمنا ہی یہ روز و شب	ہماری ہوئے مہمانی	محی الدین جیلانی
اخیر وقت ایمان ہو	عذابِ حشر آسان ہو	طفیلِ اسمِ نورانی	محی الدین جیلانی
ہماری عرض ہی ہر دم	یہ تمسے ای شہِ عالم	رہے ہمپر مہربانی	محی الدین جیلانی
نہو وی دو جہان مین غم	زبان پر جسکے ہو ہر دم	محی الدین جیلانی	محی الدین جیلانی
تمھارے نام کی صدقے	کرو تم دور اب ہمسے	ہوا و حرصِ نفسانی	محی الدین جیلانی
میری سرور میری بہتر	میرے خوشتر میری برتر	میرے ہو امن و امانی	محی الدین جیلانی
فضایل آپکے حضرت	بیان کی ہی نہین طاقت	ہو تم محبوبِ سبحانی	محی الدین جیلانی
گدا ہے یہ شہِ اختر	تمھارا رحم ہو اسپر	تمھین ہو شمس نورانی	محی الدین جیلانی

قصیدہ وفا

غوث اعظم ہی قطب ربانی	قطب عالم ہی غوث صمدانی	زمرۂ اولیا مین لاثانی	ہی بلا شبہ شاہ جیلانی
ابد اللہ کا ذروہ بلند	خلق حسنہ مین ہی حسن ثانی	بلبل سدرہ اسکی گلشن مین	کرتا ہی شوق سے غزلخوانی

باغ فردوس اوسکا روضہ ہی	جسکی رضوان کرے ہی دربانی	دیکھکر اوسکی تیغ صولت کو	زہرہ مریخ کا ہوا پانی
مثل خورشید سب پہ روشن ہے	فیض والطاف قطب ربانی	ورد اسمای غوث اعظم سے	دور ہوتی ہی سب پریشانی
مطلب دل بر آتے ہین فی الفور	ہوتی ہی مشکلونکی آسانی	منہ پہ جب خاکپای غوث ملی	ہوگیا روے ماہ نورانی
منتظر ہون تمہاری رویت کا	شکل دکھلاو شاہ جیلانی	اپنی کشتی کو کچھہ نہین دہشت	ناخدا ہین حبیب سبحانی
مہربان ہین سدا مریدون پر	ذرہ پرور ہین پیر جیلانی	حشر مین جاے دیجئے زیر علم	چاہتا ہون یہ غوث صمدانی
	عبد قادر وفا دل و جان سے	ہی ثناخوان شاہ جیلانی	

قصیدہ خلق

سراپا نور رحمانی محیؒ الدین جیلانی	کمال حسن ربانی محی الدین جیلانی
بیان ہو کسطرح رتبہ تمھارا ای شہ عالم	ہو تم محبوب سبحانی محیؒ الدین جیلانی
کواکب اولیا سارے ہین بیشک دریقین حضرت	تمھین ہو ماہ تابانی محیؒ الدین جیلانی
علوم ظاہر و باطن عطا ہی سب تمھین حق سے	تمھارا ہی کہان ثانی محیؒ الدین جیلانی
تمھارے قلب کے اوپر کیا ظاہر خدا نے سب	جو ہے اسرار قرآنی محیؒ الدین جیلانی
مقام لطف اواعلیٰ نہ آوے فہم مین ہرگز	کہ ہم ہین بندہ نفسانی محیؒ الدین جیلانی
بیان مدح مین عاجز تمھارے ہین سبھی عالم	ہو مجھہ سے کیا ثناخوانی محیؒ الدین جیلانی
ہمارے دلمین آتا ہے یہی ہروقت ہر لحظہ	کرین جان تمپہ قربانی محیؒ الدین جیلانی
الٰہی روز و شب ہمکو یہی ہے آرزو دکھلا	مبارک روی نورانی محیؒ الدین جیلانی
ہوا و حرص دنیا کو مٹا کر ہمسے ای سرور	کرو اپنے پہ تم فانی محیؒ الدین جیلانی
توجہ ہو ہمارے پر تمھاری روز و شب شاہا	کھلے تا ستر انسانی محیؒ الدین جیلانی
غلامو نمین تمھارے ہی یہ خلق اک عاجز و بیکس	تصدق سے رکھو بانی محیؒ الدین جیلانی

قصیدہ مولف

خدا کے خاص ہین دلبر جناب غوث صمدانی	یقین ہین معدن گوہر جناب غوث صمدانی
خدا نے آپکا رتبہ تمامی اولیاؤن سے	کیا ہے خوب فاضلتر جناب غوث صمدانی
ہوئی آسان مشکل اوسکی فضل حقتعالی سے	پکارا جسنے خوش ہو کر جناب غوث صمدانی

بچا وہ نارِ دوزخ سے ہوا وہ قابلِ جنت ہوا قربان جو تمپر جنابِ غوثِ صمدانی
جو خدا مومنین یا حضرت تمہاری ہو گیا داخل رہا دو جگ مین وہ خوشتر جنابِ غوثِ صمدانی
مجھے بھی اپنا خادم اب بنا لو یا شہ جیلان میری ہے آرزو اکثر جنابِ غوثِ صمدانی
مجھے بغداد مین اپنے بلا لو یہ تمنا ہے نہ پھرنے دو مجھے در در جنابِ غوثِ صمدانی
مشرف ہو کے مین وہانسے رہون جاکر مدینہ مین کرون مین حج خوشی ہو کر جنابِ غوثِ صمدانی
مدینے سے نہ مجھکو ہند مین پھر کر خدا لاوے یہی ہے آرزو اکثر جنابِ غوثِ صمدانی
تمہارا عشق ہے مجھکو میری جان ہی فدا تمپر رکھو چشمِ کرم مجھہ پر جنابِ غوثِ صمدانی
بچاؤ نارِ دوزخ سے تمہارا ہون تمہارا ہون مین حافظ مدح خوان کمتر جنابِ غوثِ صمدانی

قصیدہ مؤلف ڈھمنڈون کی تنبیہ مین

اَحفُوا الشَّوارِبَ واَعفُوا اللُّحیٰ

مونچھین خوب پست کرو اور داڑھیان خوب بڑھاؤ

سنو غور و فکر سے ڈھمنڈو یہ حدیث فخر انام ہے
رکھے داڑھی پست کرے جو لب وہ عزیز میرا مدام ہے
رکھو اپنی داڑھی بڑی سدا اوسے تیل و کنگھی سے دو جلا
یہی کہہ گئے شہِ انبیا کہ مُنڈانا داڑھی حرام ہے
مرے حکم کی جو مخالفت کرے اور اڑے بہ مداومت
یہی کہدو اُس سے کہ آخرت بہ سقر تمہارا مقام ہے
جو یہ میرے قول کو مان لے نہ منڈائے داڑھی نہ لب رکھے
میرا ایسا امتی جو کہ ہے اوسے کہدو میرا اسلام ہے
لو پڑھو حدیثِ رسول تم ذرا دیکھو اصلِ اصول تم
کرو دور بحثِ فضول تم نہو ضد کہ اوسمین نہ نام ہے
اَحفُوا الشَّوارِب ایکجا اِعفَاءُ اللِّحیَۃ بھی کہا
یہ ہین حکم ہر دو جدا جدا کرو غور معنی سے کام ہے

کرو کم لبون کو کہے نبی نہ منڈاؤ داڑھی کوئی کبھی
رکھو یاد ترجمہ ہے یہی جو حدیث شاہ انام ہے
کہو ڈھمنڈ بسبھی عام تم ہو برعکس کرتے نہ کام تم
رکھے کیون ہو مومنین نام تم یہ تو جھوٹا دعوی تمام ہے
جو رسول حق کے ہو امتی تو ضرور کیجئے پیروی
رکھو داڑھی کم کرو لب کو بھی کہ بڑھانا لب کا حرام ہے
وہ جو تم نے پہلے کئے کئے کرو توبہ اب سے نہ کیجئے
ہے یقین حق تمھین بخشدے وہ غفور رب انام ہے
ولے توبہ کرکے وہ کام پھر نہ کرو یہ عمر تمام بھر
رہو دور صبح و شام بھر یہی تمسے عرض مدام ہے
یہ ہے عرض حافظ بےنوا بجناب خالق کبریا
رہ گمرہی سے ہمین بچا یہ دعا پہ ختم کلام ہے

قصیدہ ہائی دربیان اعجاز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

ہین محمد صبور راہ نما ۔ ہین محمد شکور شکر خدا
ہے روایت محمد عربی ۔ تین دن سے نہ کھائے تھے کچھ بھی
آئے ایک روز فاطمہؓ کے گھر ۔ بولے فاقہ ہے تیسرا مجھپر
بھوکھہ مجھکو لگی ہے نیکو نام ۔ جو کہ حاضر ہو مجھکو لادے طعام
فاطمہؓ روکے بولین زار و نزار ۔ مین تصدق ہون تم پہ سو سو بار
تین فاقے ہوئے ہین تمپہ بہم ۔ ہمپہ گذرے ہین چار دن بہم
سیر آٹا رہا تھا گھر اندر ۔ کیا کرون عرض اوسکا حصہ کر
وہ حسنؓ اور حسینؓ کو بابا ۔ تھوڑا تھوڑا پکا کے مین نے دیا
آج آٹا وہ ہوگیا ہے تمام ۔ ہان مگر ایک رہا خدا کا نام

صبح سے ابتک آپکے پیارے — بلبلاتے ہین بھوکھ کے مارے
چھوٹے چھوٹے نواسے آپکے اب — تلملاتے ہین بھوکھ کے سبب
حال یہ سُنکے فاطمہؓ کا تمام — پلٹے وہان سے رسُولِ عالی مقام
ایک یہودی سے جا کے پوچھا تب — مجھکو مزدوری کچھ بتا دے اب
اُس یہودی نے بولا حضرت کو — ایسی مزدوری ہے قبول کرو
پانی بھر دو جو ہوکے تم مسرور — دونگا ہر ڈول کو مین چار کھجور
راضی ہوکر وہ ویسی حالت سے — بھرتے تھے پانی سخت دقت سے
کھینچے جب پانچ ڈول دین کے شاہ — رسی ٹوٹی وہان سے بس ناگاہ
ڈول پانی مین گر گیا جس دم — اوس یہودی کو آیا غصہ بہم
مارا حضرت کو ایک طمانچہ جب — سرخ گال ہو گیا نہایت تب
گال اپنا پکڑ اُسی حالت — آئے گھر فاطمہؓ کے تب حضرت
بولی تب فاطمہؓ اے باباجان — کیا ہے حالت تمھاری کیجے بیان
آپنے جب سُنائے حال اکبار — روئین تب فاطمہؓ نے ڈاڑھین مار
اوس یہودی کی مان نے سُن یہ بیان — بولی بیٹے سے ہو خفا اُس آن
نہین واقف تو یہ محمدؐ ہین — سرورِ انبیائے امجد ہین
بولی بیٹے سے اپنے ای کمبخت — تونے یہ کیسی کی خطا ہے سخت
وہ خدا کے رسُولِ برحق ہین — رحمتِ عالمین برحق ہین
انکو مارا بڑا گناہ کیا — یعنے اپنے کو تو تباہ کیا
ایسے صابر پہ تونے جبر کیا — دُکھ دیا تونے اوسنے صبر کیا
جو وہ چاہے سو کر سکے فی الحال — لیکن آیا نہ اُسکو اور خیال
بد دعا کا نہ کچھ خیال کیا — اپنی رحمت کو کام فرمایا
بد دعا کا ادسے جو ہوتا خیال — تیرا کیا جانے کیسا ہوتا حال
جب یہودی کو آیا خوفِ خدا — خوف سے دلمین اپنے کانپ اُٹھا

ہاتھ پہنچے سے اپنا کاٹ لیا — وہان سے حضرت کے روبرو آیا
پہلے وہ ہاتھ اپنا نذر کیا — بعد ازان عرض کی کہ اے آقا
میری تقصیر تم معاف کرو — دل کو میری طرف سے صاف کرو
مین نہ واقف تھا یا رسول اللہ — اسلئے یہ گنہ ہوا واللہ
سُنکے فرمایا اوس سے حضرت نے — مُقبل بارگاہِ عزت نے
مین نے لے کی معاف تیری خطا — تجھہ کو ایمان حق کریگا عطا
ہاتھ اوسکا کٹا ہوا لے کر — رکھا حضرت نے اُسکے پہنچے پر
ہاتھ کو پہنچے سے دیا جو ملا — حق تعالیٰ نے اسکو بخشی شفا
ہاتھ آگئے سے ہوگیا بہتر — طاقت آئی وہ ہاتھ کے اندر
تب یہودی وہ صدق سے ناگاہ — بول اُٹھا لا الٰہ الا اللہ
پڑھکے کلمہ بصدق احمدؐ کا — یعنے اوس پاک ذاتِ امجد کا
دونون مان بیٹے کیا کہون اُس آن — ہوگئے دل سے صاحبِ ایمان
میری بھی آج یا رسول خدا — فضل سے کیجئے معاف خطا
دست قدرت کٹا ہوا ہے میرا — اسمین طاقت دو تم برائے خدا
اور جماعت کو بھی تمہاری یاد — مدح خوانی کا شوق ہووے زیاد
اور سنی کی یہہ دعا ہو قبول — ہون مقاصد تمام اسکے حصول
ختم کر اب یہان سے ای سنی — فاتحہ پڑھہ زبان سے ای سنی

معجزۂ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

ہین نبی مصطفےٰ حبیب خدا — ہین محمدؐ امام ہر دوسرا
کوئی اُن سا ہوا نہ ہو ویگا — خاتم الانبیا ہین شاہِ ہُدا
لکھتا اک معجزہ ہون انکا عجب — دوستو دل لگا سنو تم اب
ایک روایت ہے برمحل افضل — ہے صحابی سے مصطفےٰ کے نقل
ایک اندھا یہودی تھا کافر — سخت دشمن نبیؐ کا تھا ظاہر

تھا عدوئے نبیؐ وہ مرد شقی — بغض رکھتا تھا اپنے دلمین خفی
یعنے اسطور تھا عدوئے نبیؐ — نام احمدؐ جو کوئی لیتا کبھی
مارتا تھا اوسے خفا ہو کر — اوسپہ کرتا ستم وہ بداختر
دل مین اوسکے حسد نہایت تھا — نام کسکو نہ لینے دیتا تھا
بلکہ ایسی اوسے عداوت تھی — جاتے جس راہ سے وہ پیارے نبیؐ
جمع کر کرکے وہ نجاست کو — راہ مین اُنکی ڈالتا ہر سو
اوسکو ہر روز کام تھا یہ سدا — دیتا تکلیف مصطفےٰ کو بسا
اوسکی لڑکی تھی ایک بڑی عاقل — اور بڑی قابلہ بڑی فاضل
یعنے وہ پارسا نہایت تھی — خوبصورت تھی نیک سیرت تھی
جان و دل مصطفےٰ پہ کرتی فدا — عشق احمدؐ تھا اوسکے دلمین سدا
الغرض اُسکا باپ تھا بد تر — اس لئے اُسکا رکھتی خوف وخطر
حال دل اُس سے اپنا رکھتی نہان — کوئی پوچھے تو کر نہ سکتی بیان
اپنا والد ہے جان کر وہ سدا — اوسکی خدمت بجان کرتی ادا
ایکدن کا ہے ذکر اے یارو — باپ اسکا گیا جو یک شب سو
پاکے لڑکی نے تب وہین فرصت — آئی دوڑی بخدمت حضرت
ق
دیکھہ روئے نبیؐ بسا خوش ہو — کہی یا مصطفےٰ رضا ہو تو
جاؤن اپنے مکان کو مین اب — نکلی پاکر رضا خوشی ہو تب
آئی باہر نکل وہ حجرے سے — دیکھی نعلین مصطفےٰ ہین پڑے
دوڑ کر اون کو سر پہ رکھی اُٹھا — اور لگی چومنے خوشی ہو بسا
کبھی سر پہ اُٹھا کے رکھتی تھی — کبھی آنکھو پہ اون کو ملتی تھی
کبھی سینے پہ اُن کو رکھہ لیتی — کبھی رخسار پر اُنہین ملتی
الغرض اُس سے خاک لی تھوڑی — اور نعلین پھر وہین رکھہ دی
رکھکے نعلین خاک لے خوش ہو — آئی تب جلد اُس گھڑی گھر کو

دیکھتی کیا کہ باپ سویا ہے
خواب غفلت مین ہوش کھویا ہے

خاکِ نعلین لے کے وہ لڑکی
اپنے والد کی آنکھونمین ڈالی

ہوگئی اُسکی آنکھین تب روشن
صبح کو جب اُٹھا ہے وہ دشمن

دیکھتا کیا ہے ہوگیا بینا
دل مین اپنے کہا کہ واعجبا

پوچھا لڑکی کو اُسنے اپنے بُلا
مین نے آنکھونکی کچھ نہ کی تھی دوا

میری آنکھونکو روشنائی اب
کسطرح آگئی تو کہہ مطلب

بولی لڑکی خدا کی قدرت ہے
خاکپائے نبیؐ کی برکت ہے

شب کو مین خدمت نبیؐ مین جا
خاکِ نعلین لائی تھوڑی اُٹھا

ڈالی آنکھون مین آپکی مین نے
اوس سبب بخشی ہے شفا حق نے

سُنکے اتنا سخن غضب ہو کر
اِک چُھری تیز ہاتھ مین لیکر

دونون آنکھین نکال پھینکدیا
بولا لڑکی سے کیسی کی ہے دغا

جسکو دشمن مین جان کا جانون
خاکپا اوسکی آنکھ مین ڈالون

عقل سے یہ بعید ہے بولا
دونون آنکھین نکال کر پھینکا

اپنی قدرت سے وہ خدائے زمان
دونون آنکھین اوسے دیا پھر وہان

پھر بھی اوسنے نکال پھینکدیا
اسطرح تین مرتبہ وہ کیا

الغرض چوتھی بار ہوکے خفا
قصد جو ہین نکالنے کا کیا

آئی تب غیب سے ندا اُسکو
کیون ہے جاہل نہین سمجھتا تو

میرا محبوب ہے نبیؐ اکرم
مین نے اس کو کیا شفیع امم

گر قیامت تک اپنی آنکھین سدا
تو نکالیگا اور کرے گا جُدا

خاکِ نعلین پاکی برکت سے
تجھ کو بینا کرون نئے سر سے

کفر کی راہ چھوڑ ہو بینا
دل سے دھو ڈال اپنے تو کینا

اوسنے جو غیب سے سُنی یہ صدا
اوسکا دل خوفِ حق سے کانپ گیا

اوسنے بغض وحسد سے دل دھویا
اور سر سے جہال پن کھویا

تب رسولِ خدا کے آ در پر عاجزی سے گرا قدم او پر
کہہ اوٹھا لا آلہ الا اللہ تم ہو برحق نبیؐ رسول اللہ
اوسکے پھر خویش واقربا سارے جان اپنی رسولؐ پر وارے
سب وہ ایمان لاے احمدؐ پر پڑھکے کلمہ بصدق خوش ہوکر
معجزہ حافظ اب ہوا اتمام بھیج حضرت پہ تو صلوٰۃ وسلام

معجزۂ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم من تصنیف طالب

کہون ایک قصہ نبیؐ پاک کا ملا جسکو خلعت ہے لولاک کا
کہ یکدن محمدؐ تھے یارونکے سات مدینے کی مسجد مین کرتے تھے بات
کہ ویسے مین ایک فاختہ اوسگھڑی لرزتی بہ پیشِ نبیؐ آ پڑی
عجب ہوکے پوچھے محمدؐ نے تب لرزتی پڑی ہے سو ہے کیا سبب
لرزتی پڑی ہے تو کیون غم منے کہ دم لینے طاقت نہین تجھ منے
کہی فاختہ یا رسولِ خدا کیا باز نے مجھکو گھر سے جدا
ہوے تین دن گھر سے ویران ہون سبب باز کے مین پریشان ہون
میرے دو ہین بچے نہین کچھ خبر بجز رب رکھے کون اون پر نظر
مین بچون کے نکلی تھی چارے کی تئین یہ کھانے لگا مجھ بچارے کی تئین
اسی دکھ سے گذری مجھے تین روز نہین چھوڑتا باز پیچھا ہنوز
وہ بچے میرے کرتے کیا ہونگے وہان رسولِ خدا مجھ پہ ہو مہربان
مین ہوتی تو بچون کی لیتی خبر نبیؐ دور کر دو یہ میرا خطر
میرے سینے مین بھر کے آیا وبال کہ مان بن رہین بچے کیون شادحال
محمدؐ مین تم پر سے قربان ہون میرا جی بچالو مین حیران ہون
میرا جی ہے قربان بس آپ پر ہو تم باپ مان سے مہربان تر
ندو باز کو یا رسولِ خدا جو دوگے تو اعضا کریگا جدا
سبب آپکے جگ ہویدا ہوا نہ تم سا نبیؐ کوئی پیدا ہوا

کہے تب نبیؐ سے یہ احوال سب
یہ سنتے ہی آباز حاضر ہوا
کہا باز نے پھر نبیؐ سے یہ راز
کہ یہ فاختہ دید و مجھکو نکال
پھرا تین دن سے مین جنگل جنگل
دو بچے میرے بھوکھ سے ہین علیل
جو پاؤن مین یہ فاختہ اس گھڑی
نبیؐ تب کہے کہ یہ تیرا شکار
کہ او سنے کیا ہے میرا آسرا
کہا باز نے ای نبیؐ الکبال
کیا جانور ایک دوجے کا قوت
محمدؐ نے بولے تب اُس باز کو
برائے خدا فاختہ دے مجھے
کہا گوشت مین اور کھاتا نہین
کہے باز کو پھر نبیؐ کائنات
کہے پھر میرا گوشت دیتا ہون لے
کہا باز نے بات یہ ہے قبول
چُھری تیز تب کرکے ثابت ہوئے
بدن پر نظر کر ہر ایک جا میرے
کہا باز نے اسگھڑی یون پکار
کہ دو گوشت تم اپنے منہ کا مجھے
چُھری جب لگائے نبیؐ گال کو
کہے بوبکرؓ تو میرا گوشت لے

کہ ایسا ہوا مجھہ پہ رنج و تعب
چھپا تھا سو ایکبار ظاہر ہوا
کرو یا نبیؐ اب مجھے سرفراز
میرا بھوکھ سے ہے پریشان حال
یکایک یہ آئی کہین سے نکل
غرض اسکا شاہد ہے ربِّ جلیل
مین کھاؤن بچونکو لیجاؤن ابھی
تجھے مین بھلا دیون کیون ایکبار
سو مین اُسکو کیون دیون تجھکو بھلا
قرآن مین دیا ہے خبر ذوالجلال
وہ سبحان حی الّذی لایموت
میری بات سُن آج شہباز تو
بہت گوشت دیتا ہون مین اب تجھے
لئے بن شکار اپنا جاتا نہین
ولے مین قبولا وہ حضرت کی بات
غرض فاختہ کے تئین چھوڑ دے
او ٹھے بس اُسیدم خدا کے رسول
کہے باز کو پاس آ تو میرے
وہ دون گوشت جو تجھکو اچھا لگے
سنو بات میری شہ ذی وقار
تو یہ فاختہ آج جی سے بچے
کئے غل یہ یارون نے آر و برو
غرض نام احمدؐ کا تو چھوڑ دے

کہا باز نے سُن ابو بکرؓ کو　　کہ گوشت آپکا مین نہ لونگا کبھو
کہے پھر عمرؓ گوشت دیتا ہون مین　　میری بات سُن باز فی الحال تین
کہا باز نے اُنکو تم چپ رہو　　میری بات مین کچھ بھی تم نا کہو
سو عثمانؓ کہے باز کو یہ جتا　　میرا گوشت لے بات مت کر ذرا
کہا باز پھر کر یہ عثمانؓ کی تئین　　تمھارا کبھی گوشت لونگا نہین
کہے تب یہ مولا علیؓ نے پکار　　میرا گوشت لے بات سُن ایکبار
کہا اون کو خاموش پھر باز نے　　لگا گوشت منگنے نبیؐ کے کنے
پیچھے شاہ حسنؓ اور حسینؓ امام　　کہے باز کو سُن ہمارا کلام
یہ ہم دونون بھائیکا تو گوشت لے　　تو اب دعوئی فاختہ چھوڑ دے
کہا باز نے نین ہے بس کس سے کام　　نبیؐ گوشت بن گوشت سب کا حرام
بڑان پھر نبیؐ نے چھری لیکے ہات　　کہے باز سے آ ادھر سن لے بات
کہان کا تجھے لحم درکار ہے　　مجھے جلد کہہ دے جو کچھ کار ہے
کہا باز نے اے رسولِ خدا　　میری آرزو ہے یہی مدّعا
اگر گوشت رخسار کا دیو تم　　تو مقصد میرا ہوئے سارا ختم
چھری جب نبیؐ گال کے تئین لگائے　　تو وہ باز اُڑ کر کہا وائے وائے
پکڑ کر کے ہاتھ اُن کا منت کیا　　بہت واسطے بھی خدا کے دیا
کہا یون محمّد تو پیارا نبیؐ　　ازل سے تو برحق ہمارا نبیؐ
کہ مین عزرائیلؑ باز ہون یا نبیؐ　　ہوا جبرئیلؑ فاختہ سا ابھی
نبیؐ نے کہے کہ بدل رنگ آ　　جو آئے یہان ہو کہو کام کیا
کہا حکمِ رب یون ہوا جلد جاؤ　　سخاوت محمدؐ کی اب آزماؤ
سخاوت تمھاری کو اب آزمائے　　نہ تمسا سخی کوئی دنیا مین پائے
سخی بہت ہو گئے ہین دنیا منے　　ولے گوشت اپنا دیا نین کنے
تو سچا محمّد تو سچا نبیؐ　　ترا نام سچا حیاتِ النبیؐ

درود او صلوٰۃ بولو ہم — نبیؐ کا پڑھو کلمہ تم دمبدم
کرو یاد طالب کو ہر صبح و شام — درود بر محمدؐ علیہ السّلام

معجزہ در نعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معہ نظم ونثر

روایت ہی کہ آنحضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز مکان مین تشریف رکھتے تھے کہ اتنے مین ایک مرد کافر جناب پاک محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین آکر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس فدوی کا ایک عروضہ ہی حضرتؐ نے فرمایا بیان کرا وسنے کہا یا حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑکی میری نہایت حسین اور خوبصورت مانند آفتاب کے تھی قضا کار طفلی مین دنیا سے طرف عالم جاودانی کے سفر کر گئی اگر آپ اپنے لطف وکرم سے اوسکو زندہ فرماوین تو ہم سب آپ پر ایمان لاوین او رکلمہ طیب سے مشرف ہووین

قصیدہ

تم ہو سبھو نکے پیشوا تم ہو شہنشاہ امم — تمسا ہوا کوئی نہین دنیا مین ای عالی ہمم
تشریف لاتے ہی یہان روشن ہوا سارا جہان — ہے ذات اقدس آپکی ماہ عطا مہر کرم
ایک معجزہ اُس شاہ کا یعنے عرب کے ماہ کا — لکھدے رسول اللہ کا تا ہو وی توصاحب نعم
ہے ایک روایت دوستو سب دل لگا اسکو سنو — اللہ کو حاضر گنو جسکا ہے ہم سب پر کرم
ایک روز بیٹھے تھے نبیؐ آیا یہودی مدعی — تسلیم کرکے باادب بولا کہ ای شاہ امم
ایک حال کرتا ہون بیان سنئے بدل شاہ جہان — گر آپ ہو سچے نبیؐ تو دور کر دو میرا غم
یعنے تھی اک لڑکی میری او رخوبرو جسکے کبھی — ثانی نہ دیکھا حسن مین وہ چل بسی سوی عدم
بیٹھین یہان ہم صبر سی اوسکو اٹھاؤ قبر سے — ایمان ہم سب آپ پر لاوین پڑھین کلمہ بہم

نثر

جب یہ سخن حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سُنا زبان معجز بیان سے فرمایا کہ اے شخص آ اور اپنی لڑکی کی قبر بتا وہ شخص اس فرمان کو سنتے ہی آپکو قبر پر لے گیا اور عرض کی کہ میری لڑکی کی یہی قبر ہے اور یہان دفن ہے

نظم

سنکے سخن وہ شاہِ دو عالم
نکلے مکان سے ہو شاد و خرّم
اوس شخص سے یون فرمائی حضرت
چل تو ہمارے اب ساتھ اسدم
اوس کی لحد کی بتلا نشانی
کس جائے پر ہے دیکھین ذرا ہم
سُنکر چلا وہ حضرت کو لیکر
اور قبر کے پاس پہنچا وہ جسدم
کرنے لگا وہ گریہ و زاری
بولے اوسے پھر سلطان عالم
مت کر تو اپنے دل کو پریشان
حکمِ خدا سے زندہ کرین ہم
اوسکو تسلی دے بولے حضرت
اب تو نہ کھا کچھ اسکا ذرا غم

نثر

آپنے اوس مرد کو تسلّی دیکر قبر کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا ای بندی خدا کی اگر تجھکو دنیا مین آنے کی خواہش ہے تو ابھی حکم خدا سے زندہ کرتا ہون یہ سُنکر لڑکی نے جواب دیا یا شفیع المذنبین یا رحمۃ للعالمین آپ مجھکو زندہ مت کیجیئے گا اگر زندہ کروگے پھر آخر مرنا ہے اس موت نے کسی کو نہ چھوڑا ہے نہ چھوڑے گی اب پھر خدا موت کی سختی مین نہ ڈالو

نظم

دے اوسکو تسلی بولے کیون غمخوار ہے
وہ چاہے جلاوے مارے خود مختار ہے
جا قبر پر اوسکی فرمایا اے سروچمن
اب دیکھ ذرا حکمت تو عجب اسرار ہے
حضرت نے اوسے فرمایا اگر چاہے دنیا
کرتا ہون ابھی مین زندہ تجھے ایکبار ہے
سنکر وہین فرمانِ شہ دین لڑکی نے
بس حال کیا خدمت مین یون اظہار ہے
گر زندہ کرو دنیا مین مجھے یا شاہِ دین
پھر موت مجھے کب چھوڑے آخر کار ہے
اب پھر خدا سونے دو لحد مین مجھکو تو نہین
خواہش ہی نہین اوٹھنے کی مجھ زنہار ہے

نثر

پھر جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اگر تو قبر سے باہر نہ نکلے گی تو تیرے مان باپ کب ہدایت پاوینگے اور کب ایمان لاوینگے تب اوس لڑکی نے جواب دی یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو اونسے کچھہ کام نہین نہ اونکے دین سے مطلب نہ اون کے اعمال سے کام نہ اون کی خوشی سے فائدہ مین زندگی مین آپ پر ایمان لاچکی ہون جب اوس لڑکی کے باپ نے یہہ بات سنی غبار دل کا سب دہو کر کہنے لگا تم برحق شفیع المذنبین ہو تم برحق خاتم المرسلین ہو اور خویش واقارب معہ اطفال روبرو آکے کہنے لگے اشہد ان لا آلہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

نظم

کہنے لگے یون پیمبر آوے نہ گر تو نکلکر
ماں باپ و تیرے برادر لاوین کب ایمان ہم پر
عرض وہ پھر کی نبی سے مجھکو نہ مطلب کسی سے
ماں باپ اور کیا سبھی سے کام نہین ہے سراسر
دنیا مین پھر نہ بلاؤ مجھکو نہ زندہ بناؤ
پردہ دوئی کا اٹھاؤ آپ ہو امت کی رہبر
باپ نے سن یہ سخن کو بولا یہ شاہ زمن کو
یعنے شہ ذوالمنن کو تم ہو مقرر پیمبر
کفر کی سب راہ چھوڑا دلکو ہر ایک سو سے موڑا
کلمہ نبی پڑھکے بولا لایا مین ایمان تم پر
بھیجین درود دین نہ کیون ہم اوپر جو ہین شاہ عالم
تا ہو نہ ہم کو کبھی غم اور بخشدے ہمکو داور
حافظ ہی کمتر تمہارا اوسکو نہ چھوڑو خدارا
حشر مین بھی ہے سہارا آپہی کا ای میرے سرور

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کر ترحم یا خدا خیر الورا کے واسطے
بخشدے مجھکو محمد مصطفے کیواسطے
کر عنایت پیروی دونون جہان کے شاہ کی
یا الہی دی مجھے الفت رسول اللہ کی
دے ابوبکر و عمر عثمان کی بھی الفت مجھے
دے علی مرتضی کے عشق کی دولت مجھے
گرچہ عصیانکا بڑا ہی میری سر پر بار ہے
پر میرے ستار ستاری تیری درکار ہے
یون روایت ہے کہ ایکدن ساتھ لیکر اپنی یار
بوجہل آیا نبی کے پاس سوئے کوہسار
کوہ پر اوس سنگدل نے چڑھکے حضرت سے کہا
ہو اگر سچے نبی یہ معجزہ دیجے دکھا
گر چہ ہین نبی اس جبل کی نہایت سنگ سخت
پر یہاں سے اسطرح کا ہوئے اک پیدا درخت
اوسکی جڑ سونے کی ہو یا حضرت خیر الانام
ڈالیان چاندی کی ہو دین جابجا اوسمین تمام
ہون زمرد کے وہ پتے اسطرح سبزی کی سات
ہو طراوت جسم کو جس سے کہ ای والاصفات

پھل لگین پھر اوسمین ایسے جسمین ستر رنگ ہون / دیکھتے ہی جسکو سب عاقل جہانکے دنگ ہون
یہ بھی برلاؤ ہماری آپ ای حضرت امید / خوبصورت جانور بیٹھا ہوا اک اوسپر سفید
آپکا کلمہ پڑھے اور وہ کہے تم کو رسول / پھر کرونگا مین مقرر دین حضرت کا قبول
سُنکے یہ اوس سے رہے خاموش شاہِ انبیاؑ / کہہ رہے تھے اپنے دلمین دیکھیے ہوتا ہے کیا
سُنتے ہی حیران ہوئے پھر حضرتِ خیر البشر / یون کہے میرے خدا قادر ہے تو ہر چیز پر
اتنے مین روح الامین نے آکے حضرتسے کہا / ای محمدؐ ای نبیؐ ای دو جہان کے پیشوا
یون کہا حق نے نہ تو غمگین ہو میرے حبیبؐ / ہم کرینگے معجزہ یہ بھی تیری حق مین نصیب
بولے حضرت کوہ سے نیچے اُتر آ دیکھ لے / تو میرے مالک کی قدرت کا تماشا دیکھ لے
کوہ سے بوجہل نیچے آیا جس دم دوستو / دیکھتی تھی خلق سوئے کوہ باہم دوستو
معجزہ سے پھٹ گیا وہ کوہ جسدم ایکبار / اک درخت اُس کوہ سے ایسا ہوا پھر آشکار
جڑ تو تھی سونیکی اُسکی ڈالیان چاندی کی سب / اور زمرد کے وہ پتے سبز رنگت کے عجب
وہ شجر تھا خوشنما ای دوستو اس ڈھنگ کا / یعنے تھا اسمین ہویدا پھل بھی ستر رنگ کا
جانور بیٹھا تھا اُوسپر اک سفید ای مومنین / کہہ رہا تھا کلمۂ توحید با صدق الیقین
ہاتھ پر حضرت کے آبیٹھا تو حضرت نے کہا / کون ہین ہون کون مین ہون تو ہی مجھکو جانتا
جانور وہ اِسطرح بولا باآوازِ بلند / تم رسولِ حق ہو بیشک تم شفیع ارجمند
تم امام المتقین ہو تم شہِ ہر دوسرا / تم اگر پیدا نہوتے کچھ نہ کرتا کبریا
جسنے پیدا راہ کی تجھہ احمدؐ مختار سے / داخل جنت ہوا اور بچ گیا وہ نار سے
اور سچا جو آپ پر ایمان لایا یا رسولؐ / جو پھرا تمسے کیا نارِ جہنم کو قبول
جب ہوا یہ معجزہ ظاہر بفضلِ کبریا / سات سَو نے کلمۂ توحید دل سے پڑھ لیا
پر ابوجہل آپ پر ایمان نہ لایا دوستو / معجزے کو سحر اور جادو بتایا دوستو

معجزہ

حافظ تو نکر قصہ ادھر اور اُدھر کا / لکھ حمدِ خدا پہلے کہ ہے کار اجر کا
اور حمدِ خدا بعد تو لکھ نعتِ پیمبرؐ / بعد اوسکے تو لکھ معجزہ جابرؓ کے پسر کا

ہیگی یہ سنو صاحبو راوی سے روایت
تھا کہتے ہین ایک روز کہین وقت فجر کا

دعوت کے ارادے سے گیا نزدِ پیمبرؐ
اور آیا وہین لیکے حکم فخر بشر کا

لاکر کے ذبح کر دیا ایک بکری کا بچہ
اور اوسکو پکایا بھی بہت خوب ہنر کا

بچون نے یہ تب حضرتِ جابرؓ کے جو دیکھا
مذبوح کیا باپ نے بچہ جو بقر کا

یہ کھیل سمجھ دونون برادر نے کہے یون
اے بھائی چلو کھیلین ہم اس ہی قدر کا

مذبوح کرون آپکو ہین آپ میرے کو
جسطرح کیا باپ نے خالق کی نذر کا

یہ کہکے بڑے بھائی نے چھوٹے کو سلایا
اور تن سے جدا کر دیا سر نور بصر کا

بس دوڑی وہین حضرت جابرؓ کی ہی بی بی
یہ دیکھی ہے جو حال وہان اپنے پسر کا

بچہ جو ڈرا اور وہین خوف سے بھاگا
ماڑی سے گرا نیچے وہین پر جو سر کا

گرتے ہی کیا عالم فانی سے وہ رحلت
تب مان کو بہت رنج ہوا اپنے پسر کا

بچونکو وہین حضرت جابرؓ نے چھپایا
تا حال خبر ہووے نہ حضرت کو پسر کا

سن پاوینگے گر آپ یہ بچون کی حقیقت
کھاوینگے نہ کھانے کو کہ ہے کار خطر کا

اس تھوڑے سی عرصہ مین شہنشاہ دوعالم
کر قصد جو آئے ہین وہ جابرؓ ہی کی گھر کا

آتے ہی وہین آپکے جلدی سی دھلاہاتھہ
لا رکھے ہین کھانا جو پکایا تھا ہنر کا

چاہے تھے کہ کچھہ اس سی کرین کھانا تناول
بس اتنے مین جبرئیلؑ کیا ذکر ادھر کا

یہ بعد سلام آپ کو خالق نے کہا ہے
معلوم بھی کچھہ حال ہے جابرؓ کے جگر کا

تم اپنے قرین بچون کو جابرؓ کے بلالو
اور کھاؤ اونھین ساتھ لے وہ کھانا ہنر کا

یہ کہکے گئے حضرت جبرئیلؑ وہان سے
سنکر یہ بڑا رنج ہوا اونکے پسر کا

تب آپنے فرمایا خبر دو ہمین جابرؓ
بچے ہین کہان آپکے کیا حال ہے گھر کا

تب حضرت جابرؓ نے کہا اے شہ عالم
معلوم نہین حال مجھے اونکے مرکا

باشاہ کرو آپ تو کھانے کو تناول
حضرت نے کہے حکم ہے خالق کے ادھر کا

بے ساتھہ لئے بچون کو تم کھاؤ نہ کھانا
یہ سنتے ہی جابرؓ نے کہا حال پسر کا

حضرت نے کہا آپکے فرزند کہان ہین
جابرؓ نے دکھائے وہین تب کپڑے کو سر کا

گریان ہوئے تب دیکھتے ہی سرورِ عالم
باقی نہ رہا نام مسرت کے اثر کا

از حکمِ خدا ایسے مین نازل ہوئے جبرئیل
اور بولے دعا کیجیے نہین وقت فکر کا

یہ سنتے ہی اللہ سے حضرت نے دعا کی
اللہ نے غم کھو دیا جابرؓ کے جگر کا

اُٹھ بیٹھے وہین فضل سے اللہ کے دونون
تب آپ پڑھے وہانپہ دوگانہ ہے شکر کا

اور ساتھ مین لے حضرتِ جابرؓ کے جگر بند
کھائے ہین وہین کھانا وہ خالق کی نذر کا

کھانے کو تئین کھا کے روانہ ہوئے حضرت
کر حق سے دعا آپ نے رستہ لیا گھر کا

بخشا تھا دعا مین یہ اثر آپ کی حق نے
ہے سبکو خبر حال یہ جابرؓ کے جگر کا

یا ربنا یا ربنا از بہر محمدؐ
صدمہ نہ ذرا مجھپہ ہو کچھ نار سقر کا

سب بخشدے حافظ کے گناہونکو الٰہی
مدّاح ہے وہ دل سے شۂ جن و بشر کا

معجزۂ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم من تصنیف خیر

الصلوٰۃ اے سایۂ پروردگار
السلام اے شافعِ روزِ شمار

معجزہ نادر سنو اے دیندار
ایک دن حضرت رسولِؐ کردگار

اپنی بیٹی کے مکانِ پاک مین
لے گئے تشریف شاہِ نامدار

دیکھتے کیا ہین کہ رکھہ چولھے پہ دیگ
فاطمہؓ روتی ہین جون ابرِ بہار

دیکھکر پوچھے ہین زہراؓ سے رسولؐ
کیا پکاتی کیون ہو روتی زار زار

بعد تسلیمات کے زہراؓ کہین
بھوکھ سے حسنینؓ ہین اب بیقرار

تین دن گذرے کہ کچھ کھائے نہین
دیگ خالی مین چڑھائی اشکبار

تاکہ تسکین پائے اُن دونون کا دل
مین نے یہ حیلہ کری ہون اختیار

عرض حضرت سے کیے تب فاطمہؓ
سُنکے حضرت بھی ہوئے ہین اشکبار

وہان سے حضرت نے لی جنگل کی راہ
کوئی نتھا ہمرہ پیادہ نا سوار

تھے وہ جنگل مین کھجور ونکے درخت
تھا یہودی ایک بیٹھا مالدار

اوسکو یون فرمائے ہین حضرت رسولؐ
چاہتا مزدورگر کرتا ہون کار

وہ کہا جھاڑون کے تئین پانی اگر
سینچ کر کوئین سے ڈالے بے شمار

شکر و مصری سے شیرین تر کھجور
سُنکے اوس سے ڈول اور رسّی کو لے
تر بتر وہان کی زمین سب کردے
لیکن آخر وقت رسّی ٹوٹ کر
بے ادب ہو کر لیا رسّی کو چھین
اور کہا جا جلد میرے پاس سے
ایک اشارہ جو کیئے پانی کو آپ
ڈول دیکر لے کھجورین مزد مین
سب کے تئین تقسیم کر وہ مقتدا
اب سنو مردِ یہود ی کی خبر
اسقدر حیرت ہوئی اُسکے تئین
اوسکے ملنے کے لئے اس جا یہود
آکے دیکھے اوسکی حالت ہی عجب
وہ کہا دیکھا عجائب ماجرا
آگے آنے کے ہمارے ای یہود
اس طرح خوشبو ہوا جنگل تمام
نور ایسا چہرہ روشن کا تھا
حسرتِ سنبل ہے کالی اسکی زلف
رشکِ نرگس اوسکی چشم حق نما
ہین ہلالی وہ بھوین مثل کمان
سیبِ جنّت سے ہین بہتر وہ ذقن
مجھ سے رسّی ڈول لیکر باغ کو
وقتِ آخر ٹوٹ کر رسّی گری

تجھکو مین دیتاہون مزدوری مین یار
کھینچ پانی رحمت پروردگار
آن مین حضرت رسُول باوقار
ڈول کوئین مین گرا ہے ایکبار
وہ یہودی کچھ نہ آیا اُسکو عار
کچھ نہ فرمائے اوسے عالی تبار
اوپر آیا ڈول بس بے اختیار
فاطمہؓ کے گھر مین آئے نامدار
آپ بھی کھائے ہین کچھ عالی وقار
جب گئے حضرت وہ بیٹھا شرمسار
مثل پارہ تھا تڑپتا بے قرار
معتبر آئے ہین اوس دم تین چار
آہ کرتا اور روتا سر کو مار
دیکھتا کیا ناسُنا ہون ایکبار
ایک یہان آیا تھا مردِ باوقار
عطر چھڑکا یا کوئی مشکِ تتار
مہر و مہ جسپر سے ہوجاوین نثار
غیرتِ گلزار ہین وہ گلعذار
لعل لب دندان ہین گوہر آبدار
ناوکِ دلدوز ہین پلکون کے تار
قامتِ زیبا ہے وہ شمشاد وار
کر دیا ہے تر بتر وہ نامدار
ڈول کوئین مین جو مین دوڑا پکار

چھین کر رسی کی تئین مین نے کہا — چل چلا جا اب یہان مت کر قرار
سُنکے وہ پانی کے جانب کی نظر — لایا پانی ڈول اوپر ایک بار
جب گیا یہانسے وہ مرد پاک ذات — دل میرا چکر مین ہے دولاب وار
وہ پیمبر یا ولی یا تھا ملک — یا کہ تھا وہ مرد حق کا دوستدار
سنکے وہ بولے کہ ختم الانبیا — ہے محمدؐ نام اون کا آشکار
سنتے ہی وہ کانپتا مانندِ بید — ہاتھ اپنا کاٹ کر بے اختیار
دوڑتا خدمت مین حضرت کی چلا — خون بہاتا آنکھ سے اور اشکبار
دیکھتے ہی اوسکے تئین اس حال سے — آپ فرمائے کہ آ اے دوستدار
ہاتھ اوس کا جوڑ کر مانگی دعا — ہوگیا بہتر ہوا وہ دیندار
کیون نہ بر آوین مطالب خیر کے — ہے رسول اللہ پر دل سے نثار

قصیدہ در بیان کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ العزیز

یا غوث اعظم محبوب سبحان بزم سراج ماہِ درخشان
سر دار عالم سلطان میران تم ہو مقرر غوثِ مریدان
حق کے پیارے تم ہو مقرر سرِ اولیا کے بیشک ہو افسر
اور نور چشم آل پیمبر تم ہو مقرر سلطان دوران
اب اک کرشمہ لکھتا ہون نادر غوثِ زمان کا سنئے بہ آخر
کہتا ہے راوی ایک روز باہر تشریف لائے محبوبِ سبحان
دریا کنارے جب شاہِ عالم پہنچے ہین جا کر باشاد و خرم
دیکھین تو ہو کر عورات باہم بھرنیکو پانی آئین سبھی وہان
بھر کر غرض سب ہل کے پانی اپنے مکان کو ہر ایک لائی
لیکن ضعیفہ جو تھی ایک آئی وہ بیٹھی اوسجا مغموم و نالان
اسکی صدا جب سُن پائے حضرت فرمائے یارونسے باعنایت
کسکی صدائے گریہ نہایت آتی ہے دیکھو جا کر بمیدان

دیکھے تو روتی ہے ایک بڑھیا اوسکے سوا ہی کوئی نہ اوسجا
اوسکو اُٹھا کر اوسجا سے اسجا لائے ہین پیش محبوب سبحان
پوچھا اوسے کہہ اے بڑھیا مضطر تجھپر مصیبت کیا ہی بیان کر
بولی ضعیفہ تب شہ سے روکر احوال سنئے ای شاہ جیلان
فرزند میرا اک نوجوان تھا شادی کا اوسکے کرکے ارادہ
مین اور اقارب فرزند میرا مین لے گئی تھی اونکو بشادان
پہنچے سلامت جب جاکے وہان ہم کرکے ارادہ شادی بجزم
دولہا دولہن اور سب خویش و ہمدم آتے تھی گھر کو سب شادو فرحان
کشتی پہ تھے ہم اسوار سارے آتی تھے گھر کی لے راہ بارے
پہنچے نہین تھے آکر کنارے کہ حکم رب سے آیا جو طوفان
ہم سب براتی اور ناخدا بھی ملاح کیا سب ڈوبے تمامی
پر ایک خود مین ناشادکامی زندہ ہون نکلی یا شاہ جیلان
اوسوقت سے مین ای شاہ عالم دریا کنارے آتی ہون جسدم
یاد آتے ہین وہ سب میرے ہمدم اسلیئے دل ہوتا ہی پریشان
اوس سے بیان یہ حضرت نے سنکر فرمائے بڑھیا اب صبر تو کر
لاویگا مطلب تیرا خدا پر قدرت خدا کی تو دیکھ اب یہان
غوث الوریٰ نے سوئے الٰہی اونچے کیئے ہاتھ ہوکر دعائی
تو جانتا ہی یا رب کماہی تجھپر ہے روشن تو غیب ہی دان
بڑھیا کے ساری خویش و برادر دولہہ دُلہن اور سب مال اور زر
جیسے تھی ویسے کشتی کے اندر سب بھیجدے یہان ای میرے سبحان
کرکر دعا یہ ٹھیرے کئی دم آیا نظر مین پھر کچھ نہ جس دم
تب پھر دعا کی ای رب عالم کیون دیر ہوئی کیا باعث نہ آسان
ہاتف سے آئی اوسدم ندا تب یا غوث تم آزردہ نہو اب

عرصہ کے ہونیکا یہ تھا مطلب ڈوبے ہوئے تھے جتنے کہ انسان
مچھلیاں اونکو بس کھا گئی تھین عرصہ نہو گا اب رکھو تسکین
کشتی و انسان مع ساز و سامان بھیجا تمھارے جانب ہون اب ملن
ویسے ہین جوش ایک دریا کو آیا ڈوبے ہوؤنکو حق نے تیرایا
غوث زمان کی جانب بہایا کشتی وہ دولہہ دلہن وہ سامان
بڑھیا نے دیکھی کشتی وہ جسدم بیٹا بہو اور سب خویش و ہمدم
دریا سے نکلے سب مل بخرم بس دیکھتے ہی ہوئے خوب فرحان
خوش ہوگئی تب بڑھیا نہایت کافر ہزاروں یہ سنکے شہرت
ایمان لائے پائے ہدایت پڑھکر وہ کلمہ ہو گئے مسلمان
ہین خادمان غوث الوراجو محشر سے لاریب کیا غم ہے اونکو
بیشک بجا ہین لے یار و دیکھو غوث الوراہم سب کے مہربان
یا غوث اعظم حافظ بچارا ہے خادمان خادم تمھارا
آیہی کا ہیگا اوسکو سہارا محشر مین اوسکے تم ہو نگہبان

کرشمۂ جناب غوث الاعظم قدس سرہ العزیز

فیض عالم غوث اعظم دستگیر
غوث اعظم ہین مسیحائے زمان
ہے روایت اکدن حضرت کے پاس
بولی حضرت سے میری فریاد ہے
بولے حضرت اس سے سن اے نیکنام
تب کہی عورت نے غم مین ہون اسیر
آج اس غم سے ہوئی ہین دل دونیم
پرورش اب کسطرح بچونکی ہو
سنکے حضرت نے یہ اس سے ماجرا

رحم عالم غوث اعظم دستگیر
جنسے زندہ ہو گئے ہین مردگان
آئی ایک عورت یہ کرامید و یاس
داد کو پہنچو یہ وقت داد ہے
کیا تیری فریاد ہے کہدے تمام
مرگیا خاوند میرا یا دستگیر
مین ہوئی بیوہ ہوا بچہ یتیم
یا محیّ الدین اب رحمت کرو
دی تسلّی اوسکے دل کو کچھ ذرا

جا کے چوتھے آسمان پر ایک دم
پاس ملک الموت کے زنبیل تھی
بولے حضرت اوس سے دے اک روح مجھے
اوس فرشتے نے کہا تم کون ہو
آپ نے فرمایا اُس سے ناگہان
پھر کہا اوسنے یہ ہو کیونکر بھلا
امر حق سے روحین لیجاتا ہون اب
پھر تو حضرت کو جو غصہ آ گیا
مُردے اوس دن کے ہوے زندہ تمام
اوس فرشتے نے کہا فریاد ہے
حق تعالیٰ جب سُنا اوسکی فغان
عرض کی اوس نے خدا سے باادب
حکم سے تیرے زمین پر مین نے جا
ہے تیرا بندہ کوئی اک عالیشان
مجھ سے بولا ایک روح دے تو مجھے
مین اوسے بولا یہ ہے حکم خدا
پھر تو حضرت کو جو غصہ آ گیا
مردہ اوسدن کے ہوے زندہ تمام
تب کہا خالق نے سُن خاموش رہ
ہے تیری تقصیر اس مین سربسر
ایک روح تھی اوسنے مانگی تجھسے آ
وہ اگر چاہے نیا ہووے جہان
وہ میرا محبوب جو چاہے کرے

ہاتھ ملک الموت کا پکڑا ابہم
جسمین تھین روحین بھری اوس روز کی
تب تو جانے دونگا مین آگے تجھے
نام کیا ہے آپ کا اسدم کہو
غوث اعظم اسم میرا ہے عیان
حکم رب پر حکم غالب آپ کا
کسطرح پلٹے کہو اب حکم رب
چھین لی زنبیل اوس کی برملا
لیگئے باالفت محیؒ الدین کا نام
یا الٰہی کیسی یہ بیداد ہے
بولا کیا آفت ہے تجھ پر کر بیان
یہ میری فریاد ہے تجھ سے اے رب
چند روحین لیکے وہانسے چلدیا
آیا چوتھے آسمان پر ناگہان
تب تو جانے دونگا آگے کو تجھے
یہان کہو چلتا ہے کسکا زور کیا
چھین لی زنبیل میری برملا
لیگئے باالفت محیؒ الدین کا نام
جائے خاموشی ہے اسجا کچھ نہ کہہ
ایک کے بدلے دیا زنبیل بھر
تو اگر دیتا نہ کچھ ہوتا گلا
وہ اگر چاہے نیا ہو آسمان
وہ میرا مطلوب جو چاہے کرے

الغرض عورت کا شوہر جی اُوٹھا
رہگئے خدمت مین دونون مرد و زن
ہے میری یا غوث تم سے التجا
دل ہے مُردہ اوسکو زندہ کیجئے
جوکہ ہین اہلِ جماعت سب کے سب
با فراغت خوش رہین دنیا مین یہہ
اور تمامی مؤمنون پر دم بدم
اور اُفتادہ ہے یہ عاجز حقیر
آپکے گر فضل کا ہو سر پہ ہاتھ

ناگہان لے نام حضرت غوث کا
پہنچکر مقصد کو بے رنج و محن
کیجئے سب حاجتین میری روا
سب مرادین حق سے دلوا دیجئے
فضل حق سے خوش رہین وہ روز و شب
آپکے ہمراہ رہین عقبیٰ مین یہہ
یا محی الدّین کر وا اپنا کرم
دستگیری اوس کی ہو یا دستگیر
حشر مین سُنّی کی ہو گی پھر نجات

قصیدہ در بیان کرشمہ حضرت میران ولی صاحب از فرزندان فرزند جناب غوث الاعظم قدس سرہٗ العزیز

سیّد سادات ہین میران ولی
ہین وہ ولی دوستو صاحب کمال
اونکی ہے درگاہ نگر مین عجیب
ہین وہ ولی دوستو عالی وقار
سیّدِ سادات ہین عالی نسب
سارا جہان فیض سے معمور ہے
اولیا کامل ہین وہ آلِ رسول
آپ کی درگاہ گویا نور ہے
لیٹے جہان آپ ہین وہ ہی پہاڑ
چارون طرف چارہ ہن سرو خوشگوار
ایک عجب نور برستا ہے وہان
جوکہ ہو مقبولِ خدا اور رسولؐ
آیا جو لے اپنی مرادِ دلی

نام ہے ہر جائے پر اون کا جلی
کفر ہوا جنکے سبب پایمال
دور نہین دائرہ سے ہی قریب
نام ہر اک جائے پہ ہے آشکار
فیض بھلا اونسے نہ کیون پاوین سب
فیض رسی اونکا تو دستور ہے
کر لیا اللہ نے اُن کو قبول
نور رہے بس نور سے پُر نور رہے
آپکے اطراف بہت سے ہین جھاڑ
اور چنبیلی کی عجب ہے بہار
جسکا نہین ہووے قلم سے بیان
کیون نہ جہاں ملے ہون مقاصد حصول
وہین مراد اوسکی خدا سے ملی

کون ہے اس در سے جو محروم ہے　　خلق کی او سجائے پہ ایک دھوم ہے
روز جمعرات کو وہان خاص و عام　　ہوتا ہے بس خلق کا اک اژدحام
دوستو کیا اونکا کرون مین بیان　　وصف مین قاصر ہی یہ میری زبان
عُرس سا ہر ایک جمعرات کو　　طول مین دے سکتا نہین بات کو
عُرس جو ہوتا ہے عجب شان سے　　لوگ چلے آتے ہین ارمان سے
کھانا کوئی لاتے ہین گھر سے پکا　　راہِ خدا دیتے ہین لا کر کھلا
کوئی یہان آکے پکاوے طعام　　کھاوی کھلاوی ہو بہت شاد کام
عُرس پہ ہوتی ہی بڑی دہوم دہام　　آتے ہین خوش ہوکے سبھی خاص و عام
آپسے سب قوم ہی دل سے رجوع　　آپسے ہر ایک ہین کرتے خضوع
ہوتا ہے مولود شریف ایک جا　　پڑھتے ہین قرآن شریف ایک جا
ایک طرف دہوم ہے بازار کی　　ایک طرف دید ہے گلزار کی
روشنی ہر ایک طرف خوب ہے　　روشنی ہر دل کو تو مرغوب ہے
ایک سُو قندیل ہین ایک سُو چراغ　　دیکھکے دل ہووے جنھین باغ باغ
ہی غرض ہر ایک شئ ایسی لگی　　چشمِ فلک نے بھی نہ دیکھی کبھی
کیون نہو ہر چیز کی اُس جا بہار　　جبکہ ولی ایسے ہون عالی وقار
جو کہ جگر گوشۂ محبوب ہو　　کیون نہ ہر اک اولیا سے خوب ہو
ادنیٰ سی اک بات ہی سُن لیجئے　　جان و دل اُنپر سے فدا کیجئے
ایک ولی اور ہین صاحب کمال　　کشف و کرامات مین ہین بیمثال
یارو ہے اک روز کا یہ ماجرا　　شاہِ عرب نام ہے اونکا بجا
آئے ملاقات کو شاہِ عرب　　اولیا تھے وہ بھی تو عالی نسب
شیر پہ وہ ہوکے سوار آئے تھے　　ساتھ نہین دوسریکو لائے تھے
حضرت میران نے سُنے یہ جو حال　　آتے ہین اسطور وہ صاحب کمال
آتے تھے وہ شیر پہ ہوکر سوار　　آپ ہو دیوار پہ جلدی سوار

کوڑے کی جا پر وہ پکڑا اژدہا — آپ نے آگے کو ارادہ کیا
اور کہا دیوار سے ہان چل تو تو — تا کہ لے آوین یہان مہمان کو
سنتے ہی دیوار وہ اسبات کو — راہی ہوئی دیکھکے اس سمت کو
راہ مین دونون نے ملاقات کی — ملگئے آپس مین وہ دونون ولی
دلمین انہونکے جو کچھ اسرار تھے — دونون نے آپس مین کہا اور سنے
بعد ملاقات وہ تشریف لے — آئے جہانسے تھے اُدھر کو گئے
عمر جب آخر ہوئی طرفین کی — دونون نے فردوس کی پھر راہ لی
اب بہ طفیل شہ ہر دوسرا — حافظ مسکین کو دے جنت مین جا
مین ہون غلامانِ غلامِ نبیؐ — آتش دوزخ کو نہ دیکھون کبھی
اور ہون مین خادمِ غوثؓ الورا — اونکے لئے بخشدے مجھکو خدا
کر دیا حافظ نے قصیدہ تمام — بھیجو پیمبر پہ درود و سلام

قصیدہ در احوال محشر

یا الٰہی بخش مجھکو مصطفٰےؐ کے واسطے — فضل کر اب چار یارِ باصفا کیواسطے
حشر کے دن کا الٰہی خوف بیحد ہے مجھے — فاطمہؓ خیر النسا کے واسطے تو بخشدے
مجھکو رسوا کر نہ یارب جب قیامت ہو بپا — واسطے شبیرؓ و شبرؓ کے میری رکھلے حیا
حال محشر راویون نے جو کتابون مین لکھا — دیکھکر اسکو پریشان ہو رہا ہے دل میرا
ہے عجب تازی حکایت سُن لو ای یارو ذرا — حشر مین نیکی بدی جسوقت تو لیگا خدا
جب بدی ہووے زیادہ کم ہو نیکی ایک بال — اوسگھڑی بندے سے اپنے یون کہیگا ذوالجلال
ایک ذرہ نیکی کمی آئی ہے ای بندے یہان — مانگ لا جا اب کہین سے تا تجھے ہووے امان
حق تعالیٰ کی رضا لیکر وہ بندہ اوسگھڑی — باپ کے نزدیک آوے گا کہے گا یا ابی
سخت مشکل مین پھنسا ہون لطف بابا کیجیے — اک ذرا نیکی خدا کے واسطے اب دیجیے
تب کہیگا باپ اُسکو کون ہے تو کون ہے — مین نہین پہچانتا تجھ کو چلا جا راہ لے
حالِ خستہ دل شکستہ وہ پکارا زار زار — تب پھریگا ڈھونڈھتا مان کو بہر جا دلفگار

دیکھ کر ماں کو کہیگا اے میری ماں مہربان ‌ ‌ ‌ مجھ پہ تو احسان تیرے ہین نہایت لا بیان
تم نے کیا کیا رنج میرے واسطے امان سہے ‌ ‌ ‌ کیا کیا چیزین تم نہین لاتی تھین میرے واسطے
آپ نا کھاتے تھے خوش ہو کر کھلاتی تھے مجھے ‌ ‌ ‌ ہر طرح کی شیرنی میوہ دلاتے تھے مجھے
امان جان اب حال پر میرے کرم فرمایئے ‌ ‌ ‌ ایک ذرا نیکی خدا کے واسطے دلوائیے
مان کہیگی اسگھڑی مین کون ہون تو کون ہی ‌ ‌ ‌ مجھکو میری ہی پڑی یہ کون وقتِ عون ہے
یہ سخن سنکر پھریگا وہان سے وہ مایوس ہو ‌ ‌ ‌ ڈھونڈھیگا پھر اپنی بی بی کے تئین وہ نیکخو
جب ملیگی تو کہے گا اُس کو سُن او ماہ رو ‌ ‌ ‌ تیری خاطر مان کو چھوڑا اور چھوڑا باپ کو
جس مین تو خوش تھی وہی مین کام کرتا تھا مدام ‌ ‌ ‌ جس مین تجھکو رنج تھا اُسکا نہ مین لیتا تھا نام
قصہ کوتاہ مجھ کو ایک آیا ہی ایسا کام پیش ‌ ‌ ‌ کام آتا ہے نہین اسدم کوئی بیگانہ خویش
ایک ذرا نیکی دے مجھپر مہر کی کر کے نظر ‌ ‌ ‌ تا ترے باعث سے ہو جنت مین اب میرا گذر
سنکے بی بی یون کہے گی جا ارے تو کون ہی ‌ ‌ ‌ مین نہین پہچانتی تجھ کو چلا جا کون ہے
بھائی بیٹا اور بہن سب یونہی دینگے جواب ‌ ‌ ‌ تب وہ بیچارا وہانسے حال خستہ اور خراب
آ نہین سکنے کا پیشِ کبریا محجوب ہو ‌ ‌ ‌ حکم ہوگا یون کہ کیون لایا نہین مطلوب کو
تب کہیگا حق تعالیٰ سے کہ اے میرے خدا ‌ ‌ ‌ حال تو سب جانتا ہے کیا کہون مین ماجرا
یا الٰہی نین مجھے نیکی کسی نے دی ذرا ‌ ‌ ‌ اب تو ہی مالک ہی میرا بخش چاہی دے سزا
حکم ہوگا یون کہ دوزخ مین اوسے اب ڈالدو ‌ ‌ ‌ تا اوسے اعمال اپنے کی سزا معلوم ہو
ڈالینگے دوزخ مین اُسکو جب فرشتے بیخطر ‌ ‌ ‌ جبکہ ہووے گی رسول اللہ کو اوسکی خبر
آوینگے اوس وقت پر دونون جہانکے پیشوا ‌ ‌ ‌ التجا کر حقتعالیٰ سے اوسے وہان سے چھڑا
ساتھ لے جنت مین جاوینگے شفیع المذنبین ‌ ‌ ‌ پھر ہمیشہ کے لئے وہ شخص رہویگا وہین
رحمۃ للعالمین ہین دوستو حضرت رسولؐ ‌ ‌ ‌ اونکے صدقے سے یقین جنت ہمین ہوگی حصول
دوستو دنیا دو روزہ ہے کرو نیکی مدام ‌ ‌ ‌ کچھ نہ لایا کچھ نہ لیجاوے گا کوئی لا کلام
حال محشر کو کیا حافظ نے اب یہانسے تمام ‌ ‌ ‌ بھیجو حضرت مصطفٰے پر سب درود اور سلام

مناجات برائے باران رحمت

اے مولا کر کرم تیرا حکم کر آب باران کو   صبر اب اوٹھہ گیا میرا حکم کر آب باران کو
اے مولا خاک اُڑتی ہے خلق سب دیکھ کُڑتی ہے   رحم کی آس دھرتی ہے حکم کر آب باران کو
اے مولا خشک ہے جنگل چلا رحمت کا اب بادل   نہ کر تاخیر پر سون کل حکم کر آب باران کو
اے مولا جھاڑ کُملانے نہ اوگین کھیت مین دانے   ہین سب حیران یہان سیانے حکم کر آب باران کو
اے مولا جھاڑ سب سوکھے قہر کی دہوپ سے لُو کے   تیری رحمت کے ہین بھوکے حکم کر آب باران کو
اے مولا کر مہربانی زراعت کو پلا پانی   زمین کی کر تو مہمانی حکم کر آب باران کو
اے مولا خالق باری ندی نالے تو کر جاری   سبھی کر دور دشواری حکم کر آب باران کو
اے مولا عاقلان ہارے زمین پر ہاتھہ دے مارے   کھڑے ہین ڈہو ربن چاری حکم کر آب باران کو
اے مولا سب بڑے چھوٹے قدیمی قاعدے ٹوٹے   ای صاحب ہمسے کیون روٹھے حکم کر آب باران کو
اے مولا جانور روین پرندے کل بکل ہووین   بچے نا بھوکھ سے سووین حکم کر آب باران کو
اے مولا ماہ دو گذرے شہر پانی بنا اوجڑے   پڑے سونے محل حجرے حکم کر آب باران کو
اے مولا آگا بھادو نہین کچھہ کیچ اور کادو   کرین جب تب سبھی سادو حکم کر آب باران کو
اے مولا رحمتان برسا گنہگارونکو مت ترسا   خلق پر تنگ ہے عرصا حکم کر آب باران کو
اے مولا اب چھپا تارے دکھا بجلی کے چمکارے   کرم اپنا تو کر پیارے حکم کر آب باران کو
اے مولا سب پیاسے ہین یہ باران بن اُداسی ہین   نسا سون پر نسا سے ہین حکم کر آب باران کو
اے مولا کس سے کہون دُکھڑا تیرا دربار آ پکڑا   غریبون کو دلا ٹکڑا حکم کر آب باران کو
اے مولا اب کہان جاوین بندیوان تجھ طرف آوین   بھکاری بھیک یہان پاوین حکم کر آب باران کو
اے مولا یہان نہ حیلہ ہے نہ یہان خویش و قبیلہ ہے   محمد کا وسیلہ ہے حکم کر آب باران کو
اے مولا بھیج باران اب ہوئے گل خشک خاران اب   طفیل چار یاران اب حکم کر آب باران کو
اے مولا رازق اکبر کشایش کر تو عالم پر   طفیلِ آلِ پیغمبر حکم کر آب باران کو
اے مولا ستارُ العیبی خزانے کھولدے غیبی   طفیل فاطمہؓ بی بی حکم کر آب باران کو
اے مولا بہر گُل پیران طفیلِ حضرتِ میران   نکر اس شہر کو ویران حکم کر آب باران کو
اے مولا تو ہی ہے والی تیری درگاہ ہے عالی   یہان سے مت پھرا خالی حکم کر آب باران کو

اے مولا عیداب کردے ندی نالی سبھی بھردے
طبق معمور اب کردے حکم کر آب باران کو

اے مولا بھیج اب رحمت عطا کر خوان پر نعمت
خلق کی دور کر زحمت حکم کر آب باران کو

دُعا برائے استسقاء

سُن میری فریاد ای فریاد رس
اب یہی کہتے ہین ہم رو رو کے بس
اسقنا غیثا مغیثا ربّنا
اسقنا غیثا مغیثا ربنا

نام تیرا ہے الٰہ العالمین
ہم یہہ سب کہتے ہین ملکر مومنین
جز تیرے کوئی ہمارے کو نہین
اسقنا غیثا مغیثا ربّنا

چھوڑ کر جاوین کہان ہم درِ تیرا
ہم یہی کہتے ہین اب صبح و مسا
کوئی جز تیرے نہین حاجت روا
اسقنا غیثا مغیثا ربنا

مینہہ برسا مینہہ برسا یا خدا
العطش الجوع کرتے ہین سدا
رو رو کر اطفال سارے بارہا
اسقنا غیثا مغیثا ربّنا

خشک جنگل ہے نہ اوگا گھاس ہے
رو رو کہتا ہر عوام النّاس ہے
جانور ہر ایک کھڑا با آس ہے
اسقنا غیثا مغیثا ربّنا

خشک نالے اور سب تالاب ہین
تیرے در پر آئے شیخ و شاب ہین
جانور تشنہ کھڑے بے آب ہین
اسقنا غیثا مغیثا ربنا

اپنے در سے پھیر مت اب یا خدا
چھوڑ جاوین در تیرا کیون ہم گدا
عاصیون کی ہے یہ تجھ سے التجا
اسقنا غیثا مغیثا ربنا

مت گناہون پر ہمارے کر نظر
آب رحمت ہم پہ برسا لطف کر
رحم کر ہم سب پہ یارب رحم کر
اسقنا غیثا مغیثا ربنا

توبہ استغفار سب کرتے ہین ہم
ہم یہی کہتے ہین سب مل دمبدم
بخشدے عصیان ہمارے از کرم
اسقنا غیثا مغیثا ربّنا

تیرے در پر آنکر ہم سب گدا
رو رو کر کرتے یہی ہین التجا
ہاتھون کو اپنے اُٹھا کر بارہا
اسقنا غیثا مغیثا ربّنا

ماہ دو گذرے ہین یونہین کبریا
اسلیئے ہم تجھ سے کرتے ہین دعا
آب رحمت کچھ نہ برسا اک ذرا
اسقنا غیثا مغیثا ربنا

قحط ہم سے یا الٰہی دور کر
آب رحمت بھیج یارب زود تر
ملتجی ہین التجا مقبول کر
اسقنا غیثا مغیثا ربنا

صبر اب ہم ہین نہ کچھ باقی رہا
لطف فرما لطف فرما کبریا
اسلیئے بگڑے ہین آگر در تیرا
اسقنا غیثا مغیثا ربنا

نام تیرا ہے رؤف الراحمین
نام تیرا ہے آلہ العالمین
نام تیرا خیر ہے اور ناصرین
اسقنا غیثا مغیثا ربنا

لطف فرما از برائے مصطفیٰ
ہم یہی کرتے ہین تجھ سے التجا
بخش عصیان سب ہمارے ای خدا
اسقنا غیثا مغیثا ربنا

بہر صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ
ہین خدایا ہم اسی کے ملتجی
حکم کردے ابر رحمت کو ابھی
اسقنا غیثا مغیثا ربنا

عرض یہ مقبول فرما اے خدا
ہے یہی حافظ کا بھی بس مدعا
رورو کرتے ہین یہی ہم التجا
اسقنا غیثا مغیثا ربنا

حدیقۂ مدحیات درنعت آنسرورِ کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مسدس

قلم حمد خدا کو پہلے لکھ کر
پھر اوسکے بعد جو ہین دین کے رہبر
جھکا سر بعد لکھ نعتِ پیمبر
قوی جن سے ہوا ہے دین مقرر
یہی ہین چار یاران پیمبرؐ
ابابکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ

ہوا ہے گلشنِ دین اونسے تازا
سبھی گمراہون نے دین اونسے پایا
ہوا دین نبیؐ اون سے زیادا
انھین نے دین احمدؐ کا جگایا
یہی ہین چار یارانِ پیمبرؐ
ابابکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ

یہی محبوب ہین خیرالورا کے — یہی مطلوب ہین شمس الضحیٰ کے
یہی مرغوب ہین بدرالدجیٰ کے — خلیفہ خوب ہین یہہ مصطفیٰ کے
یہی ہین چار یارانِ پیمبر — ابابکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ

محمد مصطفیٰ کے بعد اول — خلیفہ بوبکرؓ تھے یار افضل
عمرؓ تھے بعد عثمانؓ خوب واکمل — علیؓ چوتھے خلیفے تھے مکمل
یہی ہین چار یاران پیمبر — ابابکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ

انھون نے خواب غفلت سے جگایا — انھون نے علم دین ہم کو سکھایا
انھون نے راستہ دین کا دکھایا — انھون نے کفر سے ہم کو بچایا
یہی ہین چار یارانِ پیمبر — ابابکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ

یہی ہین دین کے ارکان چارون — یہی ہین صاحب احسان چارون
یہی ہین دین کے سلطان چارون — یہی ہین حافظ ایمان چارون
یہی ہین چار یاران پیمبر — ابابکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ

نظر رکھو کرم کی اب میرے پر — تمہارا خاص ہون حافظ مین کمتر
میرے تم دین وایمان ہو مقرر — یہی ہے ورد اب میری زبان پر
یہی ہین چار یاران پیمبر — ابابکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ

مخمس مؤلف

رحم کر یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے — مجرمونکو بخش صدیقؓ ہدا کیواسطے
راہ دین دکھلا عمرؓ سے رہنما کیواسطے — شرک سے رکھ دور عثمانؓ باحیا کیواسطے
حل مشکل کر علیؓ مرتضیٰ کے واسطے

ہول محشر سے ہے دل اپنا نہایت بیقرار — دیکھکر بار گنہ کو ہون ہمیشہ اشکبار
وقت پرسش کے جو پوچھیگا مجھے پروردگار — تب یہی کہتا رہونگا فضل کر اے کردگار
رحم کر حضرت حسنؓ شاہ علا کیواسطے

مین ہون اپنی عمر سب حرص و ہوا مین کھو رہا — خواب غفلت مین جہانکے مین ہون آکر سو رہا

یاد کر کے دن قیامت کا سدا ہوں رو رہا	خوفِ محشر سے ہی دل مغموم میرا ہو رہا

کر کرم یارب شہیدِ کربلا کے واسطے

ہے یہی پروردگارا بادشاہا التجا	صدمۂ جانکندنی اور قبر سے کر دے رہا
نور سے ایمان کے میری قبر کر دے پُرضیا	یا الٰہی یہ میری مقبول اب کر تو دعا

از برائے فاطمہؓ خیر النسا کے واسطے

مین نے جو کچھ کہ کیا ہون تجھپہ سب اظہار ہی	تجھ سے کچھ پنہان نہین تو واقفِ اسرار ہے
تو میرا مالک ہے یارب اور تو غفّار ہے	لطف فرما لطف فرمایہ دعا ہر بار ہے

حمزہؓ اور عباسؓ دونون پارسا کے واسطے

عاقبت باخیر کر یارب یہی ہے آرزو	نارِ دوزخ سے بچا جنّت کی دکھلا سیر تو
مین درِ دوزخ نہ دیکھون فضل سے تیرے کبھو	یہ میری مقبول کر یارب دعا اور عجز تو

باقرؓ و جعفر امامِ باصفا کے واسطے

تو میرا مالک ہی یارب مین تیرا بندہ غلام	شغل دے دل کو میرے تیری محبت کا مدام
حرص دنیا کے چھڑا دے دل سے میری بس تمام	تیری الفت کا پلا دے بھر کے یارب مجھکو جام

موسیٰؓ و کاظمؓ علی موسیٰؓ رضا کے واسطے

مجھکو از بہرِ نقیؓ یارب عطا ایمان کر	اور از بہر نقیؓ تو موت کو آسان کر
اور امامِ عسکریؓ کے واسطے احسان کر	دور مجھ سے سب لعین مردود اور شیطان کر

وہ امامِ مہدیؓ ہادی ہدا کے واسطے

اب یہی امید حافظ کی ہے اے بارِ خدا	سُرخرو دونون جہانمین بس اوسی تو رکھ سدا
اور وقتِ مرگ تو کلمہ زبان پر اوسکی لا	کوچ کرتے ہی جہان سے خلد کی دکھلا فضا

یا الٰہی حضرت غوثؓ الورا کے واسطے

مسدّس مؤلف

یہ وہ ہی مجلس کہ یہان عزیز و تشفیع عالم کی فاتحہ ہی	یہ انجمن وہ ہی یار واسجا نبیؐ اعظم کی فاتحہ ہے
یہ بزمِ میلاد وہ ہی اسجا امامِ عالم کی فاتحہ ہے	یہ وہ ہی جا اے نشست کی یہان شہِ معظم کی فاتحہ ہی

یہ بزم وہ ہی کہ یہان ہمارے رسول اکرم کی فاتحہ ہی
یہ وہ ہی محفل کہ یہان حبیب خدا اکرم کی فاتحہ ہی

بشوق دل آپ لاؤ تشریف ای اخی مومنو یہان تم
درود دل سی پڑھو سنو جبکہ نام سلطان دوجہان تم
ادب سے آکر کے بیٹھو ذکر نبی سنو دل سے بھائی جان تم
ادھر اودھر کی کرو نہ باتین بگوش دل سنو یہان تم

یہ بزم وہ ہی کہ یہان ہماری رسول اکرم کی فاتحہ ہے
یہ وہ ہی محفل کہ یہان حبیب خدا اکرم کی فاتحہ ہے

یہ کسکی محفل ہی کسکی مجلس ہی کسکا اسجا ہی تذکرہ ہی
ادب سے بیٹھو اٹھو ادب سے کہ بس یہی حکم کبریا ہے
یہ کسکی مدحت یہ وصف کسکا یہ کسکی تعریف اور ثنا ہے
سنو بدل تم یہان ہو لو داور جو اعجاز مصطفے ہی

یہ بزم وہ ہی کہ یہان ہمارے رسول اکرم کی فاتحہ ہے
یہ وہ ہی محفل کہ یہان حبیب خدا اکرم کی فاتحہ ہے

یہ وہ ہی محفل کہ اسمین ہونے ہین آکی اکثر فرشتے شامل
محبو تم بھی چلو خوشی سے ادب سے ہو جاؤ چلکے داخل
یہ وہ ہی محفل کہ اسمین ہوتی ہی روح اقدس نبی کی نازل
یہ وہ ہی محفل کہ اسمین لاریب اپنا ایمان ہوگا کامل

یہ بزم وہ ہی کہ یہان ہماری رسول اکرم کی فاتحہ ہے
یہ وہ ہی محفل کہ یہان حبیب خدا اکرم کی فاتحہ ہے

نہ ہو وضو بلکہ باوضو بیٹھو آن کر سامعو یہان تم
اسی مین ہی بہتری، دی مین ہی جان لو خیر بھائی جان تم
اگر ہی کچھ علم تو پڑھو یا سناؤ نعت شہ زمان تم
یہان پہ تم آؤ سر سے چلکر یقین ہی پاؤگی امان تم

یہ بزم وہ ہی کہ یہان ہماری رسول اکرم کی فاتحہ ہے
یہ وہ ہی محفل کہ یہان حبیب خدا اکرم کی فاتحہ ہے

کرو نہ انکار اس سے یارو ہو نہ گمراہ مثل شیطان
سنو نہ تم بات کوئی سنکر وہابی مرتد کی ای مہربان
کرو نہ عقبی خراب اپنی وگرنہ ہوگی بہت پشیمان
یہ وعظ جو کچھ کیا ہون مین نے نہین ہے بیجا بجا ہی یہ ہان

یہ بزم وہ ہی کہ یہان ہماری رسول اکرم کی فاتحہ ہے
یہ وہ ہی محفل کہ یہان حبیب خدا اکرم کی فاتحہ ہے

کہو خدا نے کسے بلایا تھا لامکان پر سوای حضرت
کیا تمامی نبی کی کس نے شب معارج کہو امامت

کیا ہی جسنے کہ سیر حافظ تمام تفہیم سما بکثرت
او سی نبی کی یہان ثنا ہے او سی نبی کی یہان ہے مدحت

یہ بزم وہ ہی کہ یہان ہمارے رسول اکرم کی فاتحہ ہے
یہ وہ ہی محفل کہ یہان حبیب خدا اکرم کی فاتحہ ہے

مسدس وفا

ہین جو باغ طبع پر افضال باری اندنون
گل کھلاتی ہے نئے باد بہاری اندنون
گلشن مضمون مین ہے نقش و نگاری اندنون
نخل کلک فکر کی ہے نقشکاری اندنون
صفحہ کی رنگت ہی گلشن کی سی ساری اندنون
شعر رنگین ہی گل لالہ ہزاری اندنون

فکر ہے گلچین گلزار معانی اندنون
کلک ہی شاخ گل معجز بیانی اندنون
صورت مضمون وہ کھینچے ہی کہ مانی اندنون
دیکھلے تو شرم سے ہو جائے پانی اندنون
مصرع موزون یہ ہی وہ آبداری اندنون
سرو گلشن کر رہا ہی جان نثاری اندنون

دامن گل گوہر شبنم سے مالا مال ہے
سبز پوشان چمن مین بھی خوشی کی فال ہے
سر خرو گل ہی ہر اک بلبل کا بھی خوشحال ہے
دور گلشن سے خزان کا ایک قلم جنجال ہے
غنچہ و گل کر رہا ہے زر نثاری اندنون
ہے چمن مین آمد فصل بہاری اندنون

صفحہ ہر اک رشک مہر پر ضیا ہے اندنون
جدول پر نور خط استوا ہے اندنون
کہکشان ہے سطر نقطہ ماہ سا ہی اندنون
نور ہر اک حرف مین حد سی سوا ہی اندنون
منشی افلاک کا ہی کلک جاری اندنون
ہے تجمل فوج مین انجم کی بھاری اندنون

تخت زرین پر شہنشاہ فلک بیٹھا ہی آج
حکم دستور قمر کو اسطرح کرتا ہے آج
ہو تجمل جو طرف دن شادمانی کا ہی آج
کہدو زہرا سے کہ تجھکو حکم شہ ایسا ہے آج
تہنیت مین گا غزلہائے بہاری اندنون
خلق مین پیدا ہوئے محبوب باری اندنون

مرحبا آج اختر برج عطا پیدا ہوا
نور ذات خالق ارض و سما پیدا ہوا
تاجدار کشور جود و سخا پیدا ہوا
نخلبند گلشن دین خدا پیدا ہوا
اہل دین ہین مورد الطاف باری اندنون
ہین جو نافرمان حق انکی ہی خواری اندنون

صفحہ ہستی سے حرف کفر باطل ہو گیا
شق مثال خامہ سب کفار کا دل ہو گیا

چپ ہر ایک حیرت سے مثل شمع محفل ہوگیا
سوختہ دل رشک سے بوجہل جاہل ہوگیا
کفر ٹوٹا کر رہا ہے اشکباری اندنون
ماہی بے آب سے ہے بیقراری اندنون

نار حسرت سے ہین سوزان دشمن دین آجکل
بھڑکی ہے سینے مین اونکے آتش کین آجکل
بھُن رہے ہین بغض سے دلہائے بیدین آجکل
اوندھی منھ بُت گر پڑی ہوتی ہے نفرین آجکل
کفر کے دل پر لگا ہے زخم کاری اندنون
خون ہر اک بیدین کی ہے آنکھوں سے جاری اندنون

غیرت بُرج شرف گھر آمنہؓ کا ہوگیا
مہر سے رتبہ ہر اک ذرہ کا اعلیٰ ہوگیا
نور سے اوس مہر کی پُرنور مکّا ہوگیا
خلقت ارض و سما پر لطف حق کا ہوگیا
گلشن فردوس مین ہے دہوم بھاری اندنون
مدح خوان مصطفیٰ حورین ہین ساری اندنون

ہمدمو ہے روز مولود شہ کیوان جناب
قاضی گردون و جلّاد فلک اور آفتاب
دہوم خوشوقتی کی ہے ہفتم فلک پر بیحساب
زہرہ ناظر میر منشی فلک اور ماہتاب
سب ہین باہم ہوگئی ہے دوستداری اندنون
دشمنی یکدگر ہے دور ساری اندنون

احمد مختار سے اکثر شرف حاصل ہوا
اہل بطحیٰ کو زیادہ تر شرف حاصل ہوا
اب زمین کو آسمانون پر شرف حاصل ہوا
قسمت اونکی ہوگئی یاور شرف حاصل ہوا
ہوگیا جاری رواج دینداری اندنون
شرک و بدعت کی مٹی ہے چال ساری اندنون

یارسولؐ کبریا آل عباؓ کے واسطے
شبرؓ و شبیرؓ اور خیر النسا کے واسطے
اے حبیب حق صحابؓ باصفا کے واسطے
حضرت قطب زمان غوثؓ الورا کیواسطے
حل ہو مشکل ہے وفا کو بیقراری اندنون
باعث اندوہ و غم ہے آہ و زاری اندنون

مسدّس مؤلّف

ہے اُنس میرے دل کو بنام محمدؐی
مشتاق ہون مین دے مجھے جام محمدؐی
یا رب سُنا دے مجھ کو کلام محمدؐی
یارب بنا دے بس مجھے رام محمدؐی
کافی ہے میرے واسطے نام محمدؐی
روز ازل سے ہون مین غلام محمدؐی

عاصی ہون گرچہ اور بھی مجرم ہزار ہون
خادم ہون امتی ہون مین خدمتگذار ہون
نام نبیؐ پہ دوستو لیکن نثار ہون
کہتا یہی زبان سے اب بار بار ہون

کافی ہے میرے واسطے نامِ محمدیؐ　　روزِ ازل سے ہون مین غلامِ محمدیؐ

یا مصطفےٰ جمال مبارک دکھائیے　　تشریف یا کہ خانۂ دل مین لے آئیے
اور یا مدینہ پاک مین اپنے بلائیے　　مین چھوڑ جاؤن آپ کو کس جا بتائیے

کافی ہی میرے واسطے نام محمدیؐ　　روزِ ازل سی ہون مین غلام محمدیؐ

ای دل سفر کی اب کوئی تدبیر کیجئے　　طیبہ یہہ ہے قریب نہ تاخیر کیجئے
بستر اوٹھائیے چلئے نہ تقریر کیجئے　　یہہ مدح نعتیہ وہین تحریر کیجئے

کافی ہی میرے واسطے نام محمدیؐ　　روزِ ازل سی ہون مین غلامِ محمدی

پہنچا دے مجھ کو جلد مدینہ مین یا خدا　　صبح و مسا یہی میری تجھ سے ہے التجا
مجھکو دیا یہ ہند مین درد نہ اب پھرا　　کہتا ہون اب مین تجھسے یہ رورو کی بارہا

کافی ہے میرے واسطے نام محمدیؐ　　روزِ ازل سے ہون مین غلامِ محمدی

کبتک غمِ فراق مین رونا رہون یہان　　کبتک کرون مین بس یونہین فریاد اور فغان
کبتک رہون مین ماہی بے آب سا تپان　　بس اب یہی ہے وِردِ میرا شعر ہر زمان

کافی ہی میرے واسطے نام محمدیؐ　　روزِ ازل سے ہون مین غلامِ محمدیؐ

محروم اپنے در سے نہ حافظ کو کیجئے　　طیبہ مین جا اسے کہین تھوڑی سی دیجیے
بلوا قریب اسکو وہان تک تو لیجئے　　فریاد اس کی آپ ذرا سُن تو لیجئے

کافی ہے میرے واسطے نامِ محمدیؐ　　روزِ ازل سے ہون مین غلامِ محمدیؐ

تضمین مؤلف بر غزل قدسی

تو وہ محبوبِ خدا ہی کہ نہ تجھسا ہے کوئی　　تو نبیؐ وہ ہے کہ تجھسا نہ دگر کوئی نبیؐ
تجھسا ہے والا حسب اور نہ ہی عالی نسبی　　مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

رُخ تیرا رشک دہ ماہ ہے ای شاہ امم　　ماہ و خور بلکہ تیرے حُسن کے آگے ہین کم
تھا تیرے حسن کا مشتاق خدائے عالم　　من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی

بنی آدم تو ہے تو لیک ہے رتبے مین سوا — شا نمین ہے تیری لولاک کہا جلّ و علیٰ
اس سے معلوم ہوا اب ہمین رتبہ تیرا — نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

شب معراج گیا سیر تو بر عرش تمام — تیری گلگشت سے خالی نہ رہا کوئی مقام
باغ فردوس بھی ایسا ہی نہین جیسا نام — نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

انبیا لاکھون ہوئے پہلے تیرے جبکہ مین ظہور — اور بر راہِ خداوند موئے ہوکے سرور
جبکہ اللہ کو مولد ہوا تیرا منظور — ذات پاک تو درین ملکِ عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

تجھ سے رکھتا تھا خداوند بھی کیسی الفت — تجھ کو بلوا کے کرایا ہے سما کی گلگشت
کسقدر کی تیری اللہ نے شاہا عزت — شبِ معراج عروج تو از افلاک گذشت

بمقامی کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

جسنے دیکھا ہے تیرا نسبت مین یاشاہ قدم — اُسکا رتبہ نہین اسکندر و دارا سے کم
حیف ہر ہند مین روتے ہین یہان ہم ہر دم — نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوئی تو شد بے ادبی

حشر کے روز جمع ہوکے سبھی مخلوقات — نفسی نفسی کا کرین شور بہ آہ وہیہات
تشنہ لب ہوکے پیمبر سے کہینگے یہ بات — ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

کیا ہی حاجت ہمین کہنے کی عیان ہے یہ راز — زندہ جابرؓ کے پسر دم مین کئے با اعجاز
اپنا کسطور کرین آپ پہ ہم مطلب باز — بر درِ فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز

ہمچو زنگی حبشی رومی و طوسی حلبی

بخشوا لو مجھے یاشاہ کرم اپنا کر — دامِ عصیان مین گرفتار ہون از پا تا سر
بہر صدیقؓ و عمرؓ اور بعثمانؓ حیدرؓ — چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

ای قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

عرض اس حافظ کمتر کی ہے یا شاہ یہی
مین بھی قدسی کی طرح کرتا ہون حاجت طلبی
بخشد و میری خطا اور جو ہو بے ادبی
سیدی انت حبیبی وطبیب قلبی
آمدہ سوے تو قدسی پئے درمان طلبی

تخمیس بر غزل قدسی من تصنیف مولوی خواجہ محمد پناہ لکھنوی تخلص عبد

تم سے یا شاہ امم ہے میری حاجت طلبی
آپ پیدا ہوئے ہو بہر شفاعت طلبی
تم سوا عرض کرون غیر سے ہرگز نہ کبھی
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

خلق تو نور خدا سے ہے خدا ہی کی قسم
خوبرو سارے جہان کے ہین تیرے حسن سے کم
تیری جانب نگران آپ خدا ہے ہر دم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بو العجبی

باعث ارض و سما خلق تجھے حق نے کیا
کیجیے تعریف بھلا آپ کی تو کیجیے کیا
آپ فرمایا تیری شان مین لولاک لما
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

ہے وظیفہ یہی اس عاصی کا ہر صبح و شام
شاخ دل میری ہری ہوتی ہے جب لیتا ہون نام
مدح خوانی ہو عنایت مجھے اے خیر الانام
نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

پاک کرنا جو بتون سے ہوا کعبہ منظور
خلق گمراہ کی بھی حق کو ہدایت تھی ضرور
اور چاہا کہ یہ ہو ملک عرب سب پرنور
ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

جان فدا ہو میری تم سے ای جان عالم
سگ سے بھی کم ہون اسی بات کا رہتا ہے غم
مثل سگ در کو نہ چھوڑونگا خدا ہی کی قسم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگ کوئی تو شد بے ادبی

دب گیا ہوں میں گناہوں میں نہیں مجھکو خبر | یاد جب مجھ کو گنہ آتے ہیں پھٹتا ہے جگر
ملتجی تجھ سے ہوں اور کہتا ہوں یوں ورد کر | چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

سن ذرا عرض میری اے شہ عالی درجات | ہیں گنہگاروں کی واللہ شفاعت تیری بات
حشر میں پیاس سے للہ ہمیں دیجو نجات | ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

تجھ پہ بیحد ہوں درود اور خدا کی رحمت | دم معراج بھی کہتا گیا امت امت
نہ کیا مثل تیرے کوئی نبی نے گلگشت | شب معراج عروج تو از افلاک گذشت

بمقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

مجھکو دیدار دکھا خواب میں ای عالیجاہ | غم فرقت میں میرا حال نہایت ہے تباہ
ہم گنہگاروں پہ اک لطف کی للہ نگاہ | عاصیانیم زمانیکی اعمال مخواہ

سوئے ماروئے شفاعت بکن از بی سببی

بسکہ اللہ کو جو آپ سے تھا راز و نیاز | شب معراج میں دروازہ مطلب ہوا باز
اور ترا مرتبہ عالی یہ ہوا بندہ نواز | بر در فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز

ہمچو زنگی یمنی رومی و طوسی حلبی

ہمکو واللہ بھروسا ہے تیری ذات کا بس | توہی ہم سارے گنہگاروں کا حامی ہے بس
نہ کہیں غیر سے بس آپ ہمیں بس ہیں بس | نیست مارا بخدا در دو جہان بے تو کس

باز پیش کہ روم بہر شفاعت طلبی

آخری عرض یہ ہے آپسے ای میرے نبی | جلد بلوالو مدینے میں کہ ہے مضطربی
ملتجی عبد یہ ہے اب بزبان قدسی | سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی

مسدس وفا

طالب ہوں سدا کعبہ حاجت طلبی کا | ہے شوق لقائے در عالی نسبی کا

ہے شغل سدا نعتِ شہِ خوش لقبی کا	مداح ہون مہرِ فلک مطلبی کا
دلمین ہی میرے عشق رسول عربی کا	پروانہ ہون مین شمع رخ پاک نبی کا
خورشید رخِ سرورِ عالم پہ فدا ہون	ذرہ صفت اس نیر اعظم پہ فدا ہون
روشن ہی جہان مین شہِ اکرم پہ فدا ہون	ہین باعث پیدائش آدم پہ فدا ہون
دلمین ہی میرے عشق رسول عربی کا	پروانہ ہون مین شمع رخ پاک نبی کا
اللہ رے توقیر شہنشاہِ رسالت	خلاقِ جہان جسکی کرے عزت و حرمت
ہون محوِ جمالِ قمرِ برج نبوت	اوس نور خدا سے ہی مجھے عین محبت
دلمین ہی میرے عشق رسول عربی کا	پروانہ ہون مین شمع رخ پاک نبی کا
سلطانِ رسل خسروِ اقلیم عطا ہے	مقبول ہی اور خاص وہ محبوبِ خدا ہے
سرتاج ہے حامی ہے میرا راہنما ہے	اسواسطے اوس شہ کی مجھے یاد سدا ہے
دلمین ہی میری عشق رسول عربی کا	پروانہ ہون مین شمع رخ پاک نبی کا
وہ فخرِ جہان فخرِ زمان فخرِ امم ہے	وہ احمدِ بے میم شہِ لوح قلم ہے
رتبے مین فزون سب سے ہی اللہ سے کم ہے	یہ قول شب و روز میرا حق کی قسم ہے
دلمین ہی میرے عشق رسول عربی کا	پروانہ ہون مین شمع رخ پاک نبی کا
اوس رونقِ عالم سے ملی دین کو زینت	اوس ابرِ عطا سے چمن دین کی ہے نزہت
خلقت مین ہے مشہور میری شاہ کی خلقت	امید قوی ہے کہ کریگا وہ شفاعت
دلمین ہی میرے عشق رسول عربی کا	پروانہ ہون مین شمع رخ پاک نبی کا
وہ چہرۂ انور تھا محمد کا منور	خورشید کو نظارے سے آجاتا تھا چکر
مہتاب فلک دیکھکے ہوجاتا تھا ششدر	لاتا تھا ہر ایک دم یہ سخن اپنی زبان پر
دلمین ہی میرے عشق رسول عربی کا	پروانہ ہون مین شمع رخ پاک نبی کا
عاجز ہون گنہگار ہون اے خالقِ اکبر	دن رات یہہ کرتا ہون دعا ہاتھ اوٹھا کر
طیبہ مین جو ہے روضۂ پرنور پیمبر	اوس غیرتِ جنت کی زیارت ہو میسر
دلمین ہی میرے عشق رسول عربی کا	پروانہ ہون مین شمع رخ پاک نبی کا

سرزد ہوئی ازبس ہے بہت مجھسے بُرائی — رونا ہون کہ محشر مین نہو میری ہنسائی
عاصی ہون گناہون مین ہی سب عمر گنوائی — یارب ہو میری آتش دوزخ سے رہائی
دلمین ہی میرے عشق رسول عربی کا — پروانہ ہون مین شمع رخ پاک نبی کا

معمور ہی دل عشق شہ جن وبشر سے — روشن ہے زیادہ میرا دل برج قمر سے
الفت ہی نہ اولاد سے مال اور نہ زر سے — سمجھون ہون عزیز آپکو مین جان وجگر سے
دلمین ہی میرے عشق رسول عربی کا — پروانہ ہون مین شمع رخ پاک نبی کا

مجھ پر نظر لطف تیری بار خدا ہو — اب عقدہ کشائی میری ای عقدہ کشا ہو
برآئے امید اور جو حاجت ہے روا ہو — عاصی ہون وفا ہون میری اب عفو خطا ہو
دلمین ہی میرے عشق رسول عربی کا — پروانہ ہون مین شمع رخ پاک نبی کا

مسدس مؤلف

واصل علی اس محفل مین کیا بو ہے معطر پھولونکی — کیا خوب غذاے روح ہی یہ ای دوستو خوشتر پھولونکی
پڑھتے ہین درود دین سارے بشر بو سونگھکے اکثر پھولونکی — کیا حق نے بنائی دیکھو عزیزو قدر ہے برتر پھولونکی
ہی آرزو اب اس دل کی نینن مین جھولی بنا کر پھولون کی
درگاہ نبی پر چلکے چڑھادون گوندہ کے چادر پھولون کی

پڑہ پڑھکے درود دین آنکھون پر پھولونکو لگاتے ہین ہر دم — اور بوے معطر سے اُسکے ہوتے ہین محب سارے خرم
سن نام نبی ہر اہل دین کرتے ہین ادب سے سر کو خم — پھر شعر میرا یہ پڑہتے ہین ہر ایک زبان اپنی سے بہم
ہی آرزو اب اس دلکی نینن مین جھولی بنا کر پھولون کی
درگاہ نبی پر چلکے چڑھادون گوندہ کے چادر پھولون کی

جب نعت نبی شیدای نبی سنتے ہین سبھی کہتے ہین یہی — ای صل علی ای صل علی کیا نعت محمد خوب بنی
برحق ہین نبی سلطان رسل والا حسب عالی نسبی — یہ سب سے فزون اور برتر نا ایسا ہوا نا ہوگا کوئی
ہی آرزو اب اس دلکی نینن مین جھولی بنا کر پھولون کی
درگاہ نبی پر چلکے چڑھادون گوندہ کے چادر پھولونکی

یہ شاہ عرب ہین ماہ عجم ہین اور ہین حبیب خدا یارو — یہ افضل ہین یہ اکمل ہین کوئی ہی نہوا ایسا یارو

قرآن مین اونکا خالق نے خود آپہی وصف کیا یارو ۔ اونکے ہی لئے ہو دونون جہان جو کچھ کہ ہوا پیدا یارو

ہی آرزو اب اس دل کے تئین مین جھولی بنا کر پھولونگی
درگاہِ نبیؐ پر چلکے چڑھا دون گوندہ کے چادر پھولونگی

ہین ختم رسالت ختم نبوت اور ہین خاص حبیبِ خدا ۔ ہی کون نبیؐ ایسا کہ شب معراج خدا سی جا کے ملا
اور علم لدُنّی کا یارو تھا حال کہو یون کس پہ کھلا ۔ ای حافظ کر اب شکر خدا جو ایسا پیمبر تجھکو ملا

ہی آرزو اب اس دلکے تئین مین جھولی بنا کر پھولون کی
درگاہِ نبیؐ پر چلکے چڑھا دون گوندھکے چادر پھولون کی

مُسدّس بندہ فانی

سب نور محمدؐ سے پُر انوار ہے محفل ۔ اور عشق الٰہی سے یہ سرشار ہے محفل
احمدؐ کی ثنا خوانی مین ہُشیار ہی محفل ۔ اسرار ہے اسرار ہے اسرار ہے محفل
کیا کہنے کہ کسطور خبردار ہے محفل ۔ دیندار ہے دیندار ہے دیندار ہی محفل

ہر دم یہ ثنا خوانی احمدؐ مین ہے مسرور ۔ برکت سے درودونکے سدا رہتی ہی پُر نور
مولود پڑھا کرنے کا اسکا تو ہے دستور ۔ شیطان کے فریبونسے یہ رہتی ہی سدا دور
احمدؐ کی ثنا خوان ہی خوش اطوار ہی محفل ۔ گلزار ہے گلزار ہے گلزار ہے محفل

موتی سے کہین بڑھکے ہی ہر اک سخن اسکا ۔ کیون مدح نبیؐ پاک ہے ہر اک سخن اسکا
سردار خلایق مین ہے ہر اک سخن اسکا ۔ لاقیمت ولاثانی ہے ہر اک سخن اسکا
ہر ایک طرح سب سے طرحدار ہی محفل ۔ شہوار ہے شہوار ہے شہوار ہے محفل

کیا کوئی بیان کرسکے جو خوبی ہے اوسکی ۔ محبوب کی مداحی سے محبوبی ہے اوسکی
مشہور ہر اک جائے خوش اسلوبی ہی اوسکی ۔ ہر دل کیلئے خاص ہی مرغوبی ہے اوسکی
کیون ہو نہ نبیؐ جی کی طلب گار ہی محفل ۔ بلہار ہے بلہار ہے بلہار ہے محفل

سنتے ہین سبھی بیٹھے ہوئے ذکر نبیؐ کا ۔ پڑھتے ہین درود اور کرین ذکر نبیؐ کا
ہر حال مین پیارا ہے اُسے ذکر نبیؐ کا ۔ بھاتا ہے دل وجان سے اسے ذکر نبیؐ کا
اسواسطے ہر جا پہ یہ اظہار ہے محفل ۔ پُرکار ہے پُرکار ہے پُرکار ہے محفل

جب

جب نام نبی سنتے ہین تب ہوتے ہین شادان
خوش اونکی شفاعت سے ہراک ہوتے ہین نازان
پڑھتے ہین درود انپہ بہت ہوہو کے فرحان
دشمن اونھین سب دیکھ بہت ہوتے ہین نالان
اعدا کے لئے بسکہ گرانبار ہے محفل
تلوار ہے تلوار ہے تلوار ہے محفل

پڑھتے ہین درود ہوتی ہے اللہ کی رحمت
سب جرم وخطا کھوتی ہے اللہ کی رحمت
چھاجاتی ہے ہر سمت کو اللہ کی رحمت
جنت مین جگہ دیتی ہے اللہ کی رحمت
کثرت سے درودونکی گہربار ہی محفل
انوار ہے انوار ہے انوار ہے محفل

پڑھتے ہین درود ین تو ملک ہوتے ہین حاضر
خوشخبریان جنت کی چلی آتی ہین لیکر
خوشبوئیان جنت سے چلے آتے ہین لے کر
اللہ کی جانب سے چلے آتے ہین لیکر
محبوب خدا کی یہ طلبگار ہے محفل
دلدار ہے دلدار ہے دلدار ہی محفل

صلوٰۃ ہمیشہ پڑہو اے بندۂ فانی
جینے ہو خدا خوش ہو تو اے بندۂ فانی
مقصود جو جنت ہو تو اے بندۂ فانی
مداح محمد رہو اے بندۂ فانی
گر یون ہو تو جنت کی سزاوار ہی محفل
مختار ہے مختار ہے مختار ہے محفل

مسدس مؤلف

ہان دیکھئے کیا صاحبو گلزار ہے محفل
اے صلّ علیٰ خوب پُر انوار ہے محفل
اور بوئے گل وعطر سے سرشار ہے محفل
شہوار ہے شہوار ہے شہوار ہے محفل
احمدؐ پہ دل وجان سے ملہار ہی محفل
دیندار ہے دیندار ہی دیندار ہی محفل

اس محفل انور سے جسے ہوگی عداوت
اور بلکہ بپا ہوویگا جب روز قیامت
واللہ وہ محشر مین اوٹھاویگا ندامت
پاویگا نہ وہ گلشن فردوس سے راحت
اعدا کیلئے وہان بھی گرانبار ہی محفل
تلوار ہے تلوار ہی تلوار ہے محفل

جو محفل میلاد سے مسرور رہے گا
اور اس کا جو حاسد ہے وہ رنجور رہے گا
وہ نار جہنم سے بقین دور رہے گا
با فضل خدا قیصر و فغفور رہے گا
کیا نعت محمد سے یہ خوش کار ہے محفل
سالار ہے سالار ہے سالار ہی محفل

محفل مین درود آگے پڑھا کیجئے ہردم
بیٹھا نہ یہان کیجئے خاموش کوئی دم

بیٹھے بھی تو سر اپنے کو آداب سے کر خم　　کیونکر کہ وہ ہے جائے ادب بلکہ معظم
آجائے یہان جسکو یہ درکار ہے محفل　　سردار ہے سردار ہے سردار ہی محفل

اور جو کوئی محفل مین کرے آکے شرارت　　اوس مشرک و بیدین پہ سب مل کرو نفرت
آنے ندو محفل مین رکھو بلکہ عداوت　　حضرت کا یہی قول ہے مضبوط نہایت
بس قتل کو مشرک کی جو تیار ہی محفل　　تلوار ہے تلوار ہے تلوار ہے محفل

اس محفل میلاد مین جو آئے ہین یارو　　اور شوق سے تشریف یہان لائے ہین یارو
آن سرورِ عالم کے وہ کہلائے ہین یارو　　اون سب نے صلہ خلد برین پائے ہین یارو
ہشیار کہ یہ جنت کی سزاوار ہے محفل　　ہشیار ہے ہشیار ہے ہشیار ہی محفل

گر خلد برین آپ کو مطلوب ہے حافظ　　تو مدح سرائی یہہ بہت خوب ہے حافظ
اللہ کو بھی نعت ہی مرغوب ہے حافظ　　کیا خوب یہ کیا خوب یہ کیا خوب ہی حافظ
کیا عشق محمد مین یہ سرشار ہے محفل　　خوش کار ہی خوش کار ہی خوش کار ہی محفل

مسدس مؤلف

محفل میلاد مین جو شخص آ داخل ہوا　　وہ بشر فردوس مین رہنے کے ہان قابل ہوا
عشق مین جو مصطفےٰ کے دل سے آمایل ہوا　　وہ عنایات خدا سے خوب ہی کامل ہوا
وعظ اور مولود کی مجلس مین جو شامل ہوا　　دو جہانکا اوسکو بیشک مدعا حاصل ہوا

جسکو بزم مصطفےٰ سے دوستو انکار ہے　　وہ شقی بدبخت ہے اُسپر خدا کی مار ہے
دو جہان مین اُسکو یارو رنج و غم بسیار ہے　　اوس عدوئے دین کا کوئی نہین غمخوار ہے
وعظ اور مولود کی مجلس مین جو شامل ہوا　　دو جہانکا اوسکو بیشک مدعا حاصل ہوا

محض یہہ دنیا تو دون ای دوستو مردار ہے　　اسپہ مت کرنا بھروسا خلد اگر درکار ہے
توشۂ عقبیٰ خریدو جس سے آخر کار ہے　　پلۂ میزان مین نیکی کا یہی بار ہے
وعظ اور مولود کی مجلس مین جو شامل ہوا　　دو جہانکا اُسکو بیشک مدعا حاصل ہوا

جسکو یارو مصطفےٰ کا عشق حاصل ہو گیا　　وہ بشر فردوس مین رہنے کی قابل ہو گیا
جو عزیزو شاہِ دین کا دل سے مایل ہو گیا　　دین اور دنیا مین وہ لاریب کامل ہو گیا

وعظ اور مولود کی مجلس مین جو شامل ہوا
دو جہان کا اسکو بیشک مدعا حاصل ہوا

یہ وہ مجلس ہے کہ داخل ہین فرشتے بالیقین
فاتحہ کو آئیگی تحقیق روح شاہ دین
ہی یہی جمع الجوامع مین لکھا ای مومنین
تم بھی سب آئے ہو پاؤ گے یقین خلد برین
وعظ اور مولود کی مجلس مین جو شامل ہوا
دو جہانکا اسکو بیشک مدعا حاصل ہوا

دوستو سلطان عالم پر درود دین بھیجیے
چپ نہ محفل مین کبھی خاموش بیٹھا کیجیے
مفت مین ملتی ہے جنت آن کر لے لیجیے
ای مہربان ہے سخن میرا بجا سن لیجیے
وعظ اور مولود کی مجلس مین جو شامل ہوا
دو جہانکا اسکو بیشک مدعا حاصل ہوا

دوستو آنا سعادت ہے یہانکا بالیقین
کیونکہ اس محفل مین ہے ذکر شفیع المذنبین
اور نازل ہین فرشتے اسجگہ ای مومنین
حافظ الایمان ہے یہ محفل سلطان دین
وعظ اور مولود کی مجلس مین جو شامل ہوا
دو جہانکا اسکو بیشک مدعا حاصل ہوا

مخمس وفا

شاخ شجر حسن ہے بازوئے محمدؐ
بے مثل ہے سرو قد دلجوئے محمدؐ
ہر بلبل گلشن ہے ثنا گوئے محمدؐ
ہے رشک گل باغ جنان روئے محمدؐ
خوشبو مین فزون عطر سے ہے بوئے محمدؐ

ایک نور خدا سرور کونین کا تھا تن
بت دیکھ جھکاتے تھے ادب سے جسے گردن
تم دیدۂ انصاف سے ای شیخ و برہمن
گر سورۂ والشمس مین دیکھو تو ہو روشن
قرآن سے ہے ثابت صفت روئے محمدؐ

اللہ رے صفائی رخ سید اطہر
ارباب صفا دیکھکے سب ہو گئے ششدر
حیرت سے ہر آئینہ یہی کہتے ہین اکثر
سجدے کے لئے جبہ جسے آجائے زمین پر
خورشید فلک دیکھے اگر روئے محمدؐ

ہے زلف جناب شہ اکرم کا عجب رنگ
سنبل مین کہان پیچ کہان خم یہ کہان ڈھنگ
خوشبو سے نہ کیون عنبر سارا کے ہو دل تنگ
پھر نام بھی لینے سے مجھے مشک کو ہو ننگ
سونگھون مین اگر نکہت گیسوئے محمدؐ

ڈھونڈا بہت اور دھیان بھی پہنچا بہت دور	تا دیر رہا سر بگریبان مین رنجور
جب کچھ نہ بنی مجھ سے تو یہ لکھدیا مجبور	ہاتھ آئے اگر خامۂ شاخ شجر طور

تحریر ہو تجھ مدحت بازوے محمد

خال وخط وابرو کے ثنا گر ہین ہزارون	شمشیر زبان صاحب جوہر ہین ہزارون
میدان معانی کے دلاور ہین ہزارون	یون نام کو دنیا مین سخنور ہین ہزارون

شاعر ہے وہی جو ہے ثنا گوے محمد

غیرت دہ افلاک مدینے کی زمین ہے	اور دفن وہان بادشہ عرش نشین ہے
بے پہنچے وہان ابتو مجھے چین نہین ہے	مغموم اسی غم مین میری جان حزین ہے

دیکھا نہ وقار وضۂ دلجوے محمد

مخمس مؤلف

عزیزو جلد ہو داخل نبی صاحبکی مجلس مین	بہم بیٹھو ادب سے مل نبی صاحبکی مجلس مین
درود دین تم پڑہو از دل نبی صاحبکی مجلس مین	نہ بیٹھو کوئی دم غافل نبی صاحبکی مجلس مین

ہو رحمت تا رحق نازل نبی صاحبکی مجلس مین

دل و جان سے کرو ہر دم ثنائے مصطفے یارو	کرو مال اور جان انپر سے سب اپنا فدا یارو
وہی اپنے وسیلے ہین وہی ہین پیشوا یارو	وہی محشر مین بخشا وینگے سب اپنی خطا یارو

چلو ای عاشقو سب مل نبی صاحبکی مجلس مین

عزیزو رحمۃ للعالمین اپنے پیمبر ہین	امام اولیا والمرسلین اپنے پیمبر ہین
زہے قسمت شفیع المذنبین اپنے پیمبر ہین	گنہگارونکی بخشش کو یقین اپنے پیمبر ہین

رہو دل سے سدا شامل نبی صاحبکی مجلس مین

جہالت سے عدو دین کا منھہ ای یارو کالا ہی	اسے تم جانیو بیشک کہ وہ شیطان والا ہی
نہین یہ جانتا جبکا کہ دو جگ مین اُجالا ہی	بھلا پھر رتبہ والا سے اوسکے کون اعلی ہی

نہ کیون ایمان ہو کامل نبی صاحبکی مجلس مین

رسول اللہ کا دونون جہان مین کون ہے ثانی	خدا کی کسپہ ہے حضرت پہ جیسی ہے مہربانی

گنہگارون کی محشر مین کرینگے وہ ہی آسانی
وہی ہر امت عاصی کی رکھینگے وہان بانی
رہو حاضر بجان و دل نبی صاحبکی مجلس مین

انھونکی شان مین ای دوستو لولاک آیا ہے
خدا کا دوست کہئے کون پھر ایسا کہایا ہے
شب معراج کسکے واسطے براق آیا ہے
کسے جبرئل نے پیغام آ رب کا سنایا ہے
عجب کچھ فیض ہے حاصل نبی صاحبکی مجلس مین

یہ دلمین اب ہے آنا آرزو دلکی بیان کیجے
رسول سرور ہر دو سرا کو سب سنا دیجے
خدارا اپنے روضہ پر مجھے حضرت بلا لیجے
مین حافظ بینوا ہون مجکو اپنا آسرا دیجے
نہ کیون ہو مدعا حاصل نبی صاحب کی مجلس مین

مربع مع دہرا من تصانیف میر فیاض الدین بندہ تخلص ساکن حیدر آباد

کہان ہے وہ میری قسمت کہ در پر اونکی جاؤن مین
غبار اُس در کا اس مژگانکے نیچے سے اٹھاؤن مین
اوسی سرمہ بناؤن مین ان آنکھومین لگاؤن مین
یہی بس ہے کہ دیوانہ محمد کا کہاؤن مین

دہرا

یارب ایسی قسمت کر مین تیرے قربان جاؤن
گھر تیرا دل میرا ہو مین اسمین اون کو پاؤن

میری قسمت بھلی ہوتی تو وہانتک مجھکو پہنچاتی
وہ صورت ہے جو اک صورت وہ مجھکو آ کے دکھلاتی
کبھی دیکھے سے وہ صورت کے مجھکو شرم آجاتی
کبھی اُنکو چمٹ جاتی طبیعت میری للچاتی

دہرا

یارب تیرا کیا ہوا گر تو یہ قسمت جو آئے
کوئی انکو یہان لائے یا وہان مجھکو لیجائے

تمنا ہے مدینہ اپنا مسکن جا کرون یارب
تمنا ہے کہ آنحضرت کو مین دیکھا کرون یارب
سنون کچھ اونکے منھ سے اور کچھ پوچھا کرون یارب
غرض قسمت مین نا ہوئے تو پھر مین کیا کرون یارب

دہرا

یارب ایسی قسمت کر مین یا تو اُن کو پاؤن

یا تو اُنکو ڈہونڈہے ڈہونڈہے آپہی کھویا جاؤن

خداوندا میرا منہہ کیا کہ حضرت کا کہاؤنگا
مگر دل بھر کے دیکھونگا اگر مین اُن کو پاؤنگا
مین کس گنتی مین ہون جو اُنکو بھی اپنا گناؤنگا
اوہین دیکھون ندا کر کے خلقت کو دکھاؤنگا

دُہرا

یا رب اونکو دل بھر کے دیکھون گا ایکبار
ہو ہونگا تم اپنے پر سے مجھکو ڈالو وار

شفیع المذنبین تجھسے ملینگے گر خداوندا
کبھو اُس پاکو رکھلون گا مین آنکھون پر خداوندا
تڑپ کر اونکے پاؤن پر رکھونگا سر خداوندا
کبھی دیکھونگا مین حضرت کو ہنس ہنسکر خداوندا

دُہرا

یا رب اُونکا دیوانہ بن جاون گا دیکھ
تجھکو بھی وہ دیوانہ ین دکھلاؤن گا دیکھ

مین اون پاؤنپہ قربان ہون یہانتک مجھکو پہنچادے
مین ان کانونپہ قربان ہون وہ باتین مجھکو سنوادے
مین اون آنکھونپہ قربان ہون وہ صورت مجھکو دکھلادے
خدایا تو اگر چاہی تو وہ قدرت بھی سب پاوے

دُہرا

یا رب میری گر تو چاہے مارے چاہے جان
سب قدرت ہی قبضے مین تیری مت ہو جا انجان

الٰہی تجھکو قدرت ہے میری مشکلکشائی کر
الٰہی تجھکو قدرت ہے میری مقصد برائی کر
الٰہی تجھکو قدرت ہی میری حاجت روائی کر
الٰہی بس بہر صورت وہان میری رسائی کر

دُہرا

یعنے جسکا کہلایا ہون اُس ہی کا کہلاؤن
وہانسے اُنکے پیچھے پیچھے تیرے آگے آؤن

کلیجا اونکی نعلینوں پہ رکھونگا خداوندا
کبھی کچھ اپنا مطلب اونسے پوچھونگا خداوندا
کبھو آنکھونپہ نعلینونکو رکھلونگا خداوندا
کبھی وہان اپنا مین سر جھکے روؤنگا خداوندا

دُہرا

یارب تیرے قربان مجھکو اونسے ملوا دیکھ
یہ بھی اپنی قدرت کا تو ایک تماشا دیکھ

ملونگا اونکی پشت پاپر اپنے دونون رخسارے
کہونگا یا نبی جز تو نمی دانم دگر یارے
رکھونگا اس کلیجے پر کف پا اونکے دوپیارے
سناؤنگا اونہین دُہرا کہونگا ہانک مین مارے

دُہرا

سائین تیری درسنی درسن کرے نکوئے
دُر دُر کرین سہیلیان مُڑ مُڑ دیکھون توئے

ملے گر وہ خداوندا ملے گا مدعا میرا
بحق مشکلکشا میرا بحق حاجت روا میرا
مین جانونگا خداوندا ملا مجھسے خدا میرا
دو عالم مین نہین کوئی وسیلہ اون سوا میرا

دُہرا

اونکے آگے سر رکھکے مین بولونگا خوشحال
اپنا کرکے مت بھولیو ہان اللہ کے لال

کہونگا خواجہ عالم سے میرا مدعا سنئے
ذرا سنئے ذرا او خواجہ ہر دوسرا سنئے
بحق سید الشہدا شہید کربلا سنئے
معہ وہ مصرعہ دوہرا یہ بندیسے ذرا سنئے

دُہرا

سائین تیرے درسنی درسن کرے نکوئے
دُر دُر کرین سہیلیا ن مڑ مڑ دیکھے توئے

مسدس مولف

یہی ہے آرزو یارب مدینہ میرا مامن ہو
الٰہی نفس و شیطان سے مجھے دنیا مین امین ہو
جو برلاوے میری یہ التجا تو کیا ہی احسن ہو
پس مرگ ای خداوندا عطا جنت کا گلشن ہو
مجھے یارب عنایت دست طیبہ ہی کا دامن ہو
جیون جبتک مدینہ ہو مدینہ میرا مسکن ہو

مجھے الفت ہے یا احمد تمھاری آستانے کی
تمنا ہے ان آنکھونکو مدینہ ہی دکھانے کی
مجھے ہے آرزو دل سے مدینہ پاس آنیکی
مجھے امید ہے آکر مسدس یہ سُنانے کی

مجھے یارب عنایت دشت طیبہ ہی کا دامن ہو
جیون جبتک مدینہ ہو مدینہ میرا مسکن ہو

غمِ دنیا سے بالکل تنگ ہونمین یا رسول اللہ
کہانتک آپکی فرقت سہون مین یا رسول اللہ
تمھارے ماسوا کس سے کہونمین یا رسول اللہ
پڑا اس ہند مین کبتک رہونمین یا رسول اللہ

مجھے یارب عنایت دشت طیبہ ہی کا دامن ہو
جیون جبتک مدینہ ہو مدینہ میرا مسکن ہو

مجھے نزدیک اپنے یا رسول اللہ بُلا لیجے
یہ بے زر اور بے پر ہے کرم یا مصطفےٰ کیجے
تمنا ہے ان آنکھونکو مدینہ ہی دکھا دیجے
خبر اس بیکسی مین اپنے عاشق کی ذرا لیجے

مجھے یارب عنایت دشت طیبہ ہی کا دامن ہو
جیون جبتک مدینہ ہو مدینہ میرا مسکن ہو

کرم سے اپنے روضے تک بُلاؤ یا رسول اللہ
مجاور اپنے روضہ کا بناؤ یا رسول اللہ
جمالِ باصفا اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ
بقیعِ پاک مین مدفن بناؤ یا رسول اللہ

مجھے یارب عنایت دشت طیبہ ہی کا دامن ہو
جیون جبتک مدینہ ہو مدینہ میرا مسکن ہو

اگر یا شاہ مین دار الشفا کو آپکے پاؤن
اگر جاؤن یہانسے مین تو بیت اللہ کو جاؤن
قسم رب کی کبھی سر وہانسے مین سر گرنہ سرکاؤن
وہانسے پھر بقیع پاک مین مین آ کے مر جاؤن

مجھے یارب عنایت دشت طیبہ ہی کا دامن ہو
جیون جبتک مدینہ ہو مدینہ میرا مسکن ہو

تمھارے عشق مین یہ حال سودائی بنایا ہون
تمھارے نام کا حافظ جہانمین مین کہایا ہون
سبھونسے دل پھرا کر آپسے مین دل لگایا ہون
تمھارا ہون تمھارا ہون نہین مین کچھ پرایا ہون

مجھے یارب عنایت دشت طیبہ ہی کا دامن ہو

جیون

جیون جبتک مدینہ ہو مدینہ میرا مسکن ہو

مخمس من تصنیف مولوی غنی احمد صاحب المتخلص غنی

ای بفرق تاجداران تاج کفش پائے تو
وی سریر لامکان آرامگاہ جائے تو
ای زمین و آسمان پُر فتنہ و غوغائے تو
وی سر جن و بشر سرگشتہ و سودائے تو
مرہم زخم جگرہا چہرہ زیبائے تو

سرور ملک دو عالم صاحب جاہ جلال
مجلس پیر و جوان دار ذر حسنت قیل و قال
ای بدامت مرغ دلہا را شکستہ پر و بال
دربلا افگند جانہا جذبہ آن زلف و خال
مژدۂ شام غریبان زلف عنبر سائے تو

ذات پاکت کردگارت رحمت عالم بخواند
محمل حکمت بہ پشت ناقہ گردون نشاند
جرم از شادی بفرق رحمت جانہا فشاند
عاصیان امتت را فکرت عصیان نماند
ای دل و دینہا فدائے فرق نقش پائے تو

ای زگیسو و رخت پُر نور روی روز و شب
حاصل ہر دو جہان نسبت بہای خال لب
ای سر سادات عالم سرور عالی نسب
نسبت جاہت بگردون ہست بس سوء ادب
برترست از عرش و کرسی رتبۂ اعلائے تو

ای بذاتت مشرق خورشید عالم نوریاب
کم ز ذرہ پیش حسنت نور ماہ و آفتاب
ہست بر یاد ل زبہر رفعتت گردون جناب
گر نباشد پرتو رویت جہان گردد خراب
بزم گردون روشن است از روی نور افزائے تو

بیگمان از ہر دو عالم زبدۂ عالم توئی
در جوانمردی و ہمت از دو عالم یکسوئی
در دل تجرید و توحیدت نمی گنجد دوئی
در ہمہ اوصاف خود یکتا و بے ہمتا توئی
نخل توحیدی ز بستان خدا بالائے تو

تا قبائے سبز بر بالای طوبی دوختند
ساز و برگ از سبزۂ باغ رخت اندوختند
روئے ہر برگش بنقش نام تو افروختند
وصف بالایت ببیئے حرز روان اندوختند
حرز جانہا دار روئے او مدحت بالائے تو

ای وجودت سعد عالم را زغیب آورده اند | کشت زار خلد ہر معرفت پرورده اند
یار سالار قبای دو جہانت کرده اند | ہر دو عالم از درت الوان نعمت خورده اند

مرنگنجد در زمین و آسمان کالائے تو

ای زابر رحمت سرسبز گشته خاص و عام | بر در بزم نوالت خسرو و جمشید جام
می پرستان را ز جام ساقی لطف و مدام | از تو حاصل ہسروران ملک و مال و احترام

آرزو دارد غنی ہم بخشش والائے تو

تضمین مولف برغزل شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ

گوہر سر خدا ہیگا یقین شاہا توئی | معدن جود و سخا اور گوہر یکتا توئی
اور تمامی مرسلون مین ہی بجا عظمی توئی | عرش پر جا ایک پل مین ہیر کر آیا توئی
یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی | برگزیده ذوالجلال پاک بیہمتا توئی

تم حبیب کبریا ہو تم رسول کائنات | تم شفیع انس و جان ہو ای شہ والا صفات
ہی شفاعت عاصیونکی حشر مین آپہی کی ہات | بس وسیلے سی جنابا آپکے ہوگی نجات
نازنین حضرت حق صدر بدر کائنات | نور چشم انبیا چشم و چراغ ما توئی

لامکان کی آپنے جا سیر کر آئے جناب | آپکا ادنیٰ مکان ہی ہی جو یہ قوسین وقاب
تمپہ ہووے از خدا نازل درود بیحساب | تم وه محبوب خدا ہو کہ نہ گویائی کی تاب
در شب معراج بودی جبرئیل اندر رکاب | پا نہاده بر سر گنبد خضرا توئی

یا الٰہی قید دنیا مین ہو مین محبوس و بند | بخشدے بہر نبی کر عرض میری سودمند
دور کردے ہمسے شیطان کا الٰہی مکر و پھند | التجا ہم عاصیون کی کر خداوندا پسند
یا رسول اللہ تو دانی امتانت عاجز اند | عاجزانرا پیشوا اور رہنمائے ما توئی

یا رسول اللہ یہ حافظ غریب و کم قدر | کیا ثنا لکھے تمہاری اور بھی کوئی بشر
آپکا مداح ہیگا خود خدائے پاک تر | دیکھئے قرآن مین کسکا وصف ہیگا سر بسر
شمس تبریزی چہ داند نعت پیغمبر زبر | مصطفیٰ و مجتبیٰ و سید اعلیٰ توئی

مسدس مولف

الٰہی حال سے تو سب کے آگاہ
دیا ایسا نبی تو ہمکو ذی جاہ
بچے ہم کفر سے واللہ باللہ

تو حاضر اور ناظر سب کا ہے شاہ
کہ دین کی جسنے سکھلائی ہمین راہ
مسلمان ہم ہوئے الحمد للہ

بنایا ہم کو امت مصطفےٰ کی
بدل ہمنے بھی ان کی اقتدا کی
بچے ہم کفر سے واللہ باللہ

کرین کس منہہ سے حمد اس کبریا کی
پھر اوسکے بعد ہم نے یہ دعا کی
مسلمان ہم ہوئے الحمد للہ

نبی ایسا کہ سب نبیونکا سلطان
نہ ایسا ہے نہوگا کوئی انسان
بچے ہم کفر سے واللہ باللہ

بشر ایسا کہ بے سایہ جسم ہان
یہی ہر امتی کہتا ہے ہر آن
مسلمان ہم ہوئے الحمد للہ

زمین کو عرش پر بھی فوقیت ہے
خدا کی تمکو حاصل قربیت ہے
بچے ہم کفر سے واللہ باللہ

وہ عزت آپکی وہ سلطنت ہے
یہ کہتا امتی ہر مکرمت سے
مسلمان ہم ہوئے الحمد للہ

کیا نازل خدا نے تمپہ قرآن
فدا تم پر ملک جن اور ہے انسان
بچے ہم کفر سے واللہ باللہ

تمھارا دو جہان ہے زیر فرمان
یہی خوش ہو کے کہتے ہین مسلمان
مسلمان ہم ہوئے الحمد للہ

تمہاری نعت مداحون سے سنکر
جو عاشق ہین بدل وہ ہو کے خوشتر
بچے ہم کفر سے واللہ باللہ

عدو جلتے تمہارے ہین سراسر
یہی کہتے ہین خوش ہو ہو کے اکثر
مسلمان ہم ہوئے الحمد للہ

نبی جتنے ہوئے پیدا بجا ہین
سبھی ہین مقتدی یہ مقتدا ہین
بچے ہم کفر سے واللہ باللہ

ولیکن یہ نبی سب سے سوا ہین
ہم اونکے امتی فضل خدا ہین
مسلمان ہم ہوئے الحمد للہ

فضیلت اونسے ہی آدم نے پائی
گل ابراہیم پر آتش بنائی

انہون نے نوح کی کشتی بچائی
یہ لب پر مومنون کے بات آئی

بچے ہم کفر سے واللہ باللہ	مسلمان ہم ہوئے الحمد للہ
قدم آیا جہان مین آپ کا جب	کہے خوش ہو ملائک اور بشر سب
ہمارا آج بر آیا ہے مطلب	کرین کس منہ سے ہم شکر خدا اب
بچے ہم کفر سے واللہ باللہ	مسلمان ہم ہوئے الحمد للہ
ہمین کیا نار دوزخ سے خطر ہے	شفیع المذنبین خیر البشر ہے
ہمین ایسا وسیلہ معتبر ہے	کہ جسکا مقتدی ہر ذی وقر ہے
بچے ہم کفر سے واللہ باللہ	مسلمان ہم ہوئے الحمد للہ
الٰہی مین تیرا حافظ ہون بندا	مجھے الفت تیری ہر دم دے مولا
پھر اسکے بعد یہ مقصد ہے میرا	ہمیشہ نعت لکھوا اور یہ کہلا
بچے ہم کفر سے واللہ باللہ	مسلمان ہم ہوئے الحمد للہ

مدح غیر منقوط از وفا

سرور دوسرا ہو اکرم ہو	اور مددگار کل عالم ہو
ماہ کامل ہو اور مکرم ہو	ہمدم کردگار ہر دم ہو
ورد اسم رسول اکرم ہو	دور ہو دکھ ملال دل کم ہو
کر کرم اور مرا مداوا کر	الم و درد دور سارا کر
دو حصہ دل ہرا بھارا کر	ہمکو مسرور امام والا کر
ورد اسم رسول اکرم ہو	دور ہو دکھ ملال دل کم ہو
اوس کا مداح دل اگر ہو گا	گور کا دور سارا ڈر ہو گا
عسکر مدعا کا سر ہو گا	مور د رحم داد گر ہو گا
ورد اسم رسول اکرم ہو	دور ہو دکھ ملال دل کم ہو
محرم سر کل علم اللہ	مہر و ماہ و عطا رسول اللہ
حل کرو دل کا مدعا للہ	کہ سدا ہمکو ہر دم و ہر گاہ
ورد اسم رسول اکرم ہو	دور ہو دکھ ملال دل کم ہو

لعلِ حلم و دُرِ عطا و کرم
حاکم کل ہو راہل ہمم
ورد اسم رسوؐل اکرم ہو

سرگروہ رسل امام اُمم
مدح گر کو عطا ہو دار ارم
دور ہو دُکھ ملال دل کم ہو

ہو اگر مہر سرور عالم
دور ہو اوسکا سارا درد و الم
ورد اسم رسوؐل اکرم ہو

بے تر اللہ کا وہ ہو محرم
صدمہ ہول ہوگا سارا کم
دور ہو دُکھ ملال دل کم ہو

رحم کر رحم کر ملال ہو دور
مرگ کا ہو ہراس و صدمہ دور
ورد اسم رسوؐل اکرم ہو

رو دُکھا کر گدا کو کر مسرور
ہو عطا حور اور ما طہور
دور ہو دُکھ ملال دل کم ہو

ہو اگر ورد مدح آل رسول
ہوگا واللہ سارا کام حصول
ورد اسم رسوؐل اکرم ہو

الم دل کو کس طرح ہو طول
ہو وہ مسرور گر ہو لاکھ ملول
دور ہو دُکھ ملال دل کم ہو

ہمکو راہ ہُدا رسولؐ دکھاؤ
ہمکو مکھڑا وہ ماہ سا دکھلاؤ
ورد اسم رسوؐل اکرم ہو

رحم للہ مہر اکرم کھاؤ
حل مہم کر دوا ور مدد کو آؤ
دور ہو دُکھ ملال دل کم ہو

دو صلہ مدح کا رسول کرام
سرورِ دوسرا صلعم کا مدام
ورد اسمِ رسوؐل اکرم ہو

سارا عالم ہو محو طرح کلام
مدعا دل کا ہو حصول دوام
دور ہو دُکھ ملالِ دل کم ہو

مسدس مؤلف

ای دل رسول پاک کے روضے پہ جائیں چل
رو تجھے بھی ہوں تو عجز کریں اور منائیں چل
روضے پہ آنجناب کی بستر لگائیں چل
رہنے کے گر نہ آپکے لائق ہوں میں قرین

رو رو کے اپنا حال اُنھیں سب سُنائیں چل
کبتک بہانہ بند میں آنسو بہائیں چل
اور مور جھل مزار پہ سردم اڑائیں چل
مجرم ہو نہیں خراب ہوں ہر اک سی بالیقین

لم دونا میں لفظ ع سے سلطانِ عشق مراد لیا ہے

کچھ بھی ہون پر ہون آپکا یا شاہ مرسلین
در چھوڑ کر نہ آپکا جاؤنگا مین کہین
روضے پہ آنجناب کی بستر لگائین چل
اور مورچھل مزار پہ ہردم اڑائین چل

فرقت مین اب نہ آپکی مجھکو رلائیے
بہر خدا مدینے مین اپنے بلائیے
اپنا در لطیف و مبارک دکھائیے
اتنی میری ہے خواہش دل بر لے آئیے
روضے پہ آنجناب کے بستر لگائین چل
اور مورچھل مزار پہ ہردم اڑائین چل

جو آپکے قریب ہین وہ خوش نصیب ہین
اللہ کے خلیل تمھارے حبیب ہین
ہر اک سے خوب اور عجیب و غریب ہین
اعدائے دین جو ہین وہ ہمارے رقیب ہین
روضے پہ آنجناب کی بستر لگائین چل
اور مورچھل مزار پہ ہردم اڑائین چل

ہجر جناب مین شہ والا علیل ہون
دیوانہ مثل قیس کے پھرتا ذلیل ہون
مجرم ہون خستہ حال ہون بے قال و قیل ہون
یہ روبرو حضور کے لایا دلیل ہون
روضے پہ آنجناب کی بستر لگائین چل
اور مورچھل مزار پہ ہردم اڑائین چل

بسمل سی جان تڑپتی ہے ای وای حسرتا
یا شاہ اپنا دیجئے روضہ مجھے دکھا
ناچار ہون مین پہنچون گا کسطرح یا خدا
دل مین خیال بس یہ ہی آتا ہے بارہا
روضے پہ آنجناب کے بستر لگائین چل
اور مورچھل مزار پہ ہردم اڑائین چل

سودائی ہون مجھے ہوا سودا حضور کا
سوجھا خیال ذرہ کو کیا مہر نور کا
حافظ مین مدح خوان ہون حبیب غفور کا
کیا مجھ کو خوف قبر مین اب مار و مور کا
روضے پہ آنجناب کی بستر لگائین چل
اور مورچھل مزار پہ اونکے اڑائین چل

مسدس مؤلف

صحرائے مدینہ مجھے یارب تو دکھا دے
اور شربت دیدار نبی مجھکو پلا دے
اور جنت جہان جنتی ہین سب اسے بھلا دے
اور عشق محمدؐ مین میرے دلکو لبھا دے
یارب مجھے خدام مدینہ تو بنا دے
اور مجھکو قضا دی تو مدینہ مین قضا دے

روتا ہون تڑپتا ہون ترستا ہون خدایا
اور بار غم ہجر مین سہتا ہون خدایا
اور صبح و مسا شمع سا جلتا ہون خدایا
ہر بار یہی عرض مین کرتا ہون خدایا

یارب مجھے خدام مدینہ تو بنا دے
اور مجھکو قضا دے تو مدینہ مین قضا دے

اب حال دل زار بھلا کیسے ہو تحریر
آتی ہے کوئی کام نہ اسوقت بھی تدبیر
افسوس صد افسوس میری وائے رے تقدیر
کرتا ہون زبانسے یہی ہر بار مین تقریر
یارب مجھے خدام مدینہ تو بنا دے
اور مجھکو قضا دے تو مدینہ مین قضا دے

شیدائے مدینہ ہو نمین مدت سے سراسر
آسکتا نہین آہ مین ناچار ہون بے زر
بلوا لو مجھے جلدی سے یا شافع محشر
بس شعر یہی ورد ہے اب میری زبان پر
یارب مجھے خدام مدینہ تو بنا دے
اور مجھکو قضا دے تو مدینہ مین قضا دے

یارب نہ مجھے قیصر و فغفور سے مطلب
لیکن ہے مجھے روضۂ پُر نور سے مطلب
اور مجھ کو نہ غلمان سے نہ حور سے مطلب
اور صبح و مسا ہے اسی مذکور سے مطلب
یارب مجھے خدام مدینہ تو بنا دے
اور مجھکو قضا دے تو مدینہ مین قضا دے

جنت کی ثنا واعظو جو کچھ ہے بجا ہے
اسکو شہ کونین نے مقبول کیا ہے
لیکن نہ مدینے سے وہ رتبے مین سوا ہے
اب رتبۂ طیبہ کو ذرا سوچئے کیا ہے
یارب مجھے خدام مدینہ تو بنا دے
اور مجھکو قضا دے تو مدینہ مین قضا دے

مین حافظ کمتر ہون تیرا بندۂ احقر
عاصی ہون گنہگار ہو نمین ای میرے داور
ای میرے خدا فضل تو کر اپنا میرے پر
بس بخشدی اور عرض یہ مقبول میری کر
یارب مجھے خدام مدینہ تو بنا دے
اور مجھکو قضا دے تو مدینہ مین قضا دے

مسدس ساقی داد خان رسالدار المتخلص بہ شایق

وصف اولی آمدہ لولاک تو
رونق مخلوق نور پاک تو
طوطیائے چشم صلحا خاک تو
جان ما بادا فدا فتراک تو
مرحبا شاہ رسالت مرحبا
مرحبا ماہ شفاعت مرحبا

صاحب طٰہٰ و یٰسین آمدی
سرور عالم شہ دین آمدی
از ہمہ با عز و تمکین آمدی
زینت عرب و عجم چین آمدی
مرحبا ماہ منور مرحبا
مرحبا سالار سرور مرحبا

والضحیٰ آمد بوصف روی تو	شان واللیل آمده گیسوئی تو
چتر از فردوس آمد کوی تو	آمده اشرف مبارک خوئی تو
مرحبا مهر معظم مرحبا	مرحبا ابر مکرم مرحبا
حضرت صدیق اکبر یار تو	آنکه شد همدم رفیق غار تو
کرد اوّل از همه اقرار تو	آفرین باد ابران غمخوار تو
مرحبا صدیق اکبر مرحبا	مرحبا شمع منور مرحبا
ای چراغ روشن ایوان عدل	فخر عالم زینت دیوان عدل
مرحبا اے سرور ذیشان عدل	آفرین ای نور رخشان عدل
مرحبا فاروق اعظم مرحبا	مرحبا اے نور عالم مرحبا
مظهر حلم و حیا کان سخا	آنکه ذی النورین آمد با خدا
جامع القرآن با صدق و صفا	مرحبا ای شمع ایمان و حیا
مرحبا ای کان ایمان مرحبا	مرحبا ای گنج ایمان مرحبا
ای که در شان تو آمد هل اتیٰ	ابر احسان مهر چرخ لافتیٰ
صاحب تیغ دو دم مشکل کشا	مرحبا شاه شجاعت مرحبا
مرحبا ای شیر یزدان مرحبا	مرحبا ای شاه مردان مرحبا
آفتاب صبر دریاے رضا	آنکه نور دیدهٔ خیر النسا
سید اشباب با صدق و صفا	نور چشم مصطفیٰ و مرتضیٰ
مرحبا سبطین احمد مرحبا	مرحبا عینین احمد مرحبا
عرض شایق را پذیرا کن تنها	منفعل باشم نه در روز جزا
از طفیل حضرت خیر الوریٰ	جان غمگین را رها کن از بلا
رحم کن ای خالق ارض و سما	رحم کن ای مالک هر دو سرا

مسدس مؤلف

شکر خدا کہ ہم بھی ہیں امت رسول کی	ہمکو بھی ہاتھ آئیگی قربت رسول کی

پائی ہے دلنے خوب ہی الفت رسول کی
کافی ہر ایک کو ہی ہدایت رسولؐ کی

آپ ہی کے واسطے یہ زمین و زمان ہوا
تشریف آپ لائے تو روشن جہان ہوا
ہم مجرمونکو ہیگی حمایت رسولؐ کی

جن و بشر ہر ایک خوشی خاص و عام تھا
ہر جا ہے ذکر مولد خیر الانام تھا
دونوں جہاں مین ہوئی ہے مدحت رسولؐ کی

خالق سے عرض کرتے تھے امت کیواسطے
آرام بھی نہ کرتے تھے امت کیواسطے
کتنی ہے عاصیونپہ عنایت رسول کی

دختر یہود شام جو سونے چمن گئی
خوراک ماہیونکی وہ بیچاری بن گئی
اظہار سب پہ ہے یہ کرامت رسول کی

دیندار سنتے نام ہین جسجا پہ آپ کا
پڑھتے ہین نعت ہوکے ادب ساتھ ایکجا
کیا مومنونکو ہوگئی الفت رسول کی

لیتے ہین جو کہ نام نبی دل کی شوق سے
فردوس پائینگے وہی ذوق شوق سے
اور جسکے دلمین ہوگی عداوت رسول کی

محشر مین جبکہ قبر سے حافظ مجھے اٹھائین
پہلے تو نعت سید کونین کی سنائین
کیونکر نہ وہان بھی ہوگی حمایت رسول کی

ہے بس ہمارے واسطے مدحت رسول کی
اللہ خوب جانے ہے عزت رسول کی

باطل ہو کفر دین تمھارا عیان ہوا
پیدا سوائے آپکے ایسا کہان ہوا
اللہ خوب جانے ہے عزت رسولؐ کی

ہر ایک کی زبان پہ محمد کا نام تھا
ہر مرحبا کے اور نہ کوئی کلام تھا
اللہ خوب جانے ہے عزت رسولؐ کی

دن رات دم یہ بھرتے تھے امت کیواسطے
زاری بچشم کرتے تھے امت کیواسطے
اللہ خوب جانے ہے عزت رسولؐ کی

دریا مین گرکے ڈوب برنج و محن گئی
معجز نما کے فیض سے پھر زندہ بن گئی
اللہ خوب جانے ہے عزت رسولؐ کی

ہر بزم مین درود وہ پڑھتے ہین برملا
سن سنکے سامعین بھی کہتے ہین مرحبا
اللہ خوب جانے ہے عزت رسول کی

اور پڑھتے ہین درود بہت شوق و ذوق سے
اور زیر ہونگے منکرین لعنت کے طوق سے
اللہ خوب جانے ہے عزت رسولؐ کی

رضوان حورین ساتھ لئے مجھکو لینے آئین
پھر اسکے بعد جنت اعلیٰ مجھے دکھائین
اللہ خوب جانے ہے عزت رسول کی

مخمس عید

لِلّٰہ الحمد ملا پھر تجھے ماہِ مولود خوش ہو خوش ہو کہ ملا پھر تجھے ماہِ مولود
لاکھون کر شکر ملا پھر تجھے ماہِ مولود خوش ہے قسمت کہ ملا پھر تجھے ماہِ مولود
خوش ہو خوش ہو کہ ملا پھر تجھے ماہِ مولود

یہ وہ ہے ماہ کہ اسمین ہوئی پیدا شہِ دین یہ وہ ہے ماہ کہ نازل ہوئے جبرئیل امین
یہ وہ ہی ماہ کہ روشن ہوئے افلاک و زمین یہ وہ ہے ماہ کہ تازہ ہوا مضمون رنگین
خوش ہو خوش ہو کہ ملا پھر تجھے ماہ مولود

کیا لکھون بحر نبوت کا وہ تھا دُرِّ یتیم بے بہا ہوتا وہی دُر ہے جو ہو دُرِّ یتیم
حق تعالیٰ نے کیا علم سب اپنا تعلیم لکھے کیا وصف خدا جسکی کرے خود تعظیم
خوش ہو خوش ہو کہ ملا پھر تجھے ماہِ مولود

بارہوین تھی ربیع اوّل کی دو شنبہ تھا روز اس جہاں مین جو نبی وہ ہوا جلوہ فروز
دوستون کیلیئے وہ دن تھا گویا عید کا روز عاشقون سے یہی ہر دم تھی ندائے دلسوز
خوش ہو خوش ہو کہ ملا پھر تجھے ماہ مولود

نور سے پُر ہوئی ازعرش سے تا فرش زمین تہنیت کو ہوئے سب جن و ملک حور العین
از سر نو ہوا تزئین نما خلد برین ماہ مولود کا دیکھو تو ہوا کیا آئین
خوش ہو خوش ہو کہ ملا پھر تجھے ماہِ مولود

تازہ تر کر دیا ہر ہشت بہشت اور نعیم کی ہے اللہ نے مولود کی کیا کیا تکریم
لکھ سکے وصف نہ اوسکا ہو اگر لاکھ فہیم بل جمع ہو کے اگر آکے لکھے ہفت اقلیم
خوش ہو خوش ہو کہ ملا پھر تجھے ماہ مولود

شکر اللہ کہ پیدا ہوا وہ دل افروز نورِ ایمان ملا کفر پہ ہونگے فیروز
نہ خوشی مین کوئی مولود سی ہوگا نہ روز وصف لکھ روئے منور کا کہو فیض اندوز
خوش ہو خوش ہو کہ ملا پھر تجھے ماہ مولود

روئی انور وہ تہا جسپر کہ ہون سو نہ قربان مین نے دیکھا تو وہین سنکے کیا جان قربان

صدقہ اک اک کو کرون لاکھون ہوین گر تمین جان
میری تو جان وہی ہے وہی ہیگا ایمان
خوش ہو خوش ہو کہ ملا پھر تجھے ماہِ مولود

نور رخسار مبارک کا ہو لب کس سے بیان
نور ہے نور ہے وہ نور ہے نورِ سبحان
عشق اللہ رکھے جسکا وہ ہے عالیشان
اوسکے باعث سے ہوئے پیدا ہر اک انس و جان
خوش ہو خوش ہو کہ ملا پھر تجھے ماہِ مولود

سر وہ تھا سرِّ خدا جسکی نہ ہرگز ہو ثنا
نور پیشانی سے خورشید نے منہ نے پایا
موے اقدس سے گیا آپ تھا سنبل شرما
کیون نہ ایسا ہو کہ وہ نور تھا بس خالق کا
خوش ہو خوش ہو کہ ملا پھر تجھے ماہِ مولود

ابروین اور مژہ جیسے کہ ہون تیر و کمان
ہے وہ محبوبِ الٰہی نہین ہرگز انسان
دل عشاق نہ چھد چھد کے بھلا کیون دے جان
جب نہ تھا سایہ اُسے بس یہی کافی ہے نشان
خوش ہو خوش ہو کہ ملا پھر تجھے ماہِ مولود

چشم اوس چشم خدا بین سے ہے نرگس حیران
سرمگین آنکھ غضب سرخی ہو پھر جسمین عیان
خوبی چشم جو اسکی ہے غزالو نمین کہان
کیون نہ ان آنکھون کا مشتاق بھلا ہو رحمان
خوش ہو خوش ہو کہ ملا پھر تجھے ماہِ مولود

عارض و رخ جو تھے انوارِ خدا سے روشن
کیون گلِ مدح سے بھر لون نہ مین اپنا دامن
کیون تصدق نہ ہر اک گل ہو کہ ہے زیب چمن
تا کہ مقبولِ خدا میرا یہ بن جاوے سخن
خوش ہو خوش ہو کہ ملا پھر تجھے ماہِ مولود

وہ محاسن تھی سیہ اور تھی ایسی خوشبو
لب و دندان کی صفت کیسے رقم مجھسے ہو
مشک و عنبر چھپے صندوق مین شرمندہ ہو
دُر و یاقوت تصدق کرون گر لاکھ بھی ہو
خوش ہو خوش ہو کہ ملا پھر تجھے ماہِ مولود

تھا سراپا یہ نبی غیرت خوبان جہان
جسکا مداح ہو خود خالق ہر شی ہر آن
اوسکی خدمت کو نبی سارے ہین حوران جنان
اوسکی تعریف مین کیون عبد نہ قاصر ہو زبان
خوش ہو خوش ہو کہ ملا پھر تجھے ماہِ مولود

مخمس مولف

تمھین کو فخر رسل خاص و عام کہتے ہین
تمھین کو ختم نبی لا کلام کہتے ہین
تمھین کو حضرت خیر الانام کہتے ہین
تمھین کو ساکن بیت الحرام کہتے ہین
تمھین کو صاحب دار السلام کہتے ہین

لقب جناب حبیب خدا تمھارا ہے
ہمین تو آپ ہی کی ذات کا سہارا ہے
سوائے آپکے کوئی نہین ہمارا ہے
خدا نے آپ کو خیر الوری پکارا ہے
تمھین کو شاہ رسول انام کہتے ہین

خدا نے شان مین خُلقِ عظیم فرمایا
تمھارا وصف الف لام میم فرمایا
رسول پاک تمھین لامکان پہ بلوایا
تمام عرش معلی کی سیر دکھلایا
تمھین کو شاہ جہان خاص و عام کہتے ہین

جمال آپ کا والشمس شاہ والا ہے
کمال آپ کا سب انبیا سے بالا ہی
تمھارے رتبہ اعلا سے کون اعلا ہے
حبیب اپنا خدا نے تمھین بنایا ہی
تمھین کو سارے نبی کے امام کہتے ہین

حبیب خالق یکتا ہو آپ شاہ جہان
ہوا ہے آپ سا پیدا رسول کوئی کہان
کرو نمین آپکی توصیف کیا ہی میری زبان
ثنائے پاک تمھاری ہی صاد والقرآن
تمھین کو طٰہٰ و یٰسین تمام کہتے ہین

غلام سید کونین کے مین در کا ہون
مین مدح خوان شہ افضل البشر کا ہون
مین جان و دل سی فدا اوس رخ بدر کا ہون
مین رہنہار بنام شہر نگر کا ہون
میرے کو حافظ کمتر غلام کہتے ہین

مخمس مولف

کون لکھ سکتا ہے مدحت احمد مختار کی
نعت مین احمد کے طاقت ہی کسے گفتار کی
ہے عجب شان مبارک سید ابرار کی
جنکی قرآن مین ثنا اللہ نے اظہار کی
حق نے اونکے واسطے ہر ایک شی تیار کی

مومنو جب نام حضرت کا سنو بھیجو درود
اوسکی فرمایا فضیلت بعد رب ودود
مرتے ہی جاؤ گی باعث اسکی تم جنت مین ود
مومنو صبح ومسا دلسے پڑھے جاؤ درود
چاہتے ہو دوستی گر احمد مختار کی

آپکی جب شان مین لولاک خود حق نے کہا
آپ گر پیدا نہوتے کچھ نہ کرتا کبریا
آپ ہی کے واسطے ارض وسما پیدا کیا
مالک کون ومکان ہو خاص محبوب خدا
سب خدائی حق نے آپہی کے لئے تیار کی

سب سے یار و رتبہ اعلیٰ ہے رسول اللہ کا
کون ثانی کون ہمتا ہے رسول اللہ کا
دو جہان مین بس اُجالا ہے رسول اللہ کا
آپ خواہان حق تعالیٰ ہے رسول اللہ کا
دیکھئے کیسی بزرگی ہے شہ ابرار کی

کون پہنچا لامکان پر جا شب معراج کو
کس نے کی ہے سیر ہر ہر جا شب معراج کو
کون پھر رب سے ملا ایسا شب معراج کو
کون پل مین جا کے پھر آیا شب معراج کو
کیا بزرگی ہے جناب احمد مختار کی

کس مین طاقت ہی جو لکھے آپکی ثنا ہا ثنا
الغرض اتنی تمنا ہے میرے دلمین سدا
جب کہ خود مدحت تمہاری آپ کرتا ہو خدا
آپہی کے نام پر حافظ ہے دل سے فدا
اور لکھے نعت ہر دم آپ سے سردار کی

مسدس عبد

مداح تمہارا ہون مین یا شافع محشر
مشتاق تمہارا ہون مین یا شافع محشر
عاصی ہون تمہارا ہون مین یا شافع محشر
جو کچھ ہون تمہارا ہون مین یا شافع محشر
ہر طرح تمہارا ہون مین یا شافع محشر
بس تمکو پکارا ہون مین یا شافع محشر

للہ خبر لیجئے میری شہ والا
محشر مین خدا کے لئے تم بھول نجانا
پھر کس سے کہون کون ہی میرے لئے تمسا
اللہ سے سب جرم وخطا لیجیو بخشا
ہر طرح تمہارا ہون مین یا شافع محشر
بس تمکو پکارا ہون مین یا شافع محشر

وہ ذات تیری ذات ہی اللہ کی رحمت
بخشی گئی آدم کی خطا اور بچی حرمت

پھر حشر مین امید یہ ہے تیری شفاعت	بخشا کے گنہ حق سے یہ دلوائیگی جنت
ہر طرح تمھارا ہون مین یا شافع محشر	بس تمکو پکارا ہون مین یا شافع محشر
اللہ کے محبوب ہو تم اور ہو پیارے	تم ماہ ہو اور ساری پیمبر ہین ستارے
تم شاہ ہو سب خلق طفیلی ہین تمھارے	صد شکر کہ ہم امت عاصی بھی ہین بارے
ہر طرح تمھارا ہونمین یا شافع محشر	بس تمکو پکارا ہونمین یا شافع محشر
مولود کی برکت سی خدایا ہون مین مسرور	مداح نبی دنیا و عقبیٰ مین ہون مشہور
اشعار میرے سب تیری خدمتمین ہون منظور	بیماری یہ احمدؐ کے لئے مجھ سی تو کر دور
ہر طرح تمھارا ہونمین یا شافع محشر	بس تمکو پکارا ہون مین یا شافع محشر
ہے کون بجز آپکے مین کسکو سناؤن	اور حال تبہ اپنا بھلا کس کو دکھاؤن
در چھوڑ کے مین آپکا کسجاے پہ جاؤن	امت مین کہا آپ کی پھر کس کا کہاؤن
ہر طرح تمھارا ہون مین یا شافع محشر	بس تمکو پکارا ہونمین یا شافع محشر
تمکو تو خدا سے ہے عطا عہد شفاعت	کرتے ہو تمھین امت عاصی کی حمایت
منظور تمھین بخشش امت ہے نہایت	بخشا لو خدا کے لئے مداح کو حضرت
ہر طرح تمھارا ہونمین یا شافع محشر	بس تمکو پکارا ہون مین یا شافع محشر
گر تم نہ خبر لو میری پھر کون خبر لے	یا شافع محشر مین تیری در کے ہون صدقے
دربان در پاک کا یا شاہ بنا دے	تم سے نہ کرون عرض تو پھر اور مین کس سے
ہر طرح تمھارا ہونمین یا شافع محشر	بس تمکو پکارا ہونمین یا شافع محشر
تم راضی ہو اللہ سے حق راضی ہے تمسے	مقبول خدا ہوتی ہے جو عرض ہو کرتے
بخشا لو خدا کے لئے اس عبد کو اپنے	بلوا لو خدا کے لئے اس عبد کو اپنے
ہر طرح تمھارا ہون مین یا شافع محشر	بس تمکو پکارا ہون مین یا شافع محشر

مخمس مؤلف

تجھ سبب نازل غضب حق کا ہوا اے بے نماز	تو نے کی ہے ہی بڑی رب کی خطا اے بے نماز
راہ بد سے تو ابھی دل کو پھرا ای بے نماز	عاجزی سے رب کی آگے سر جھکا ای بے نماز

فکر ہے کسکے بھروسے کر رہا اے بے نماز

تجھکو نعمت حق نے ہے بہتر سے بھی بہتر دیا
نہ تو ہے فرمان اوسکا تو نے کچھ لا یا بجا
حیف تو نے نا کیا اوسکا شکر دل سے ادا
اے شقی کیا سخت تو نے یہ کیا رب کی خطا
ایسی کیون چھوڑا ہے تو شرم و حیا ای بے نماز

پیٹ بھر کھانا صبح اور شام جو کھاتا ہی تو
فضل سے اوسکے ہزارون نعمتین پاتا ہی تو
کیون نہین احسان سے مولیٰ کی شرماتا ہی تو
کیون اطاعت مین بھلا پھر اوسکی سستاتا ہی تو
جان و دل سے فرض اوسکا کر ادا اے بے نماز

خوف تو اللہ کا کیون چھوڑ کر جاہل ہوا
اور گنہ کے کام مین کیا جلد جا شامل ہوا
تو نمازِ پنج وقتی چھوڑ کیون غافل ہوا
عالمون سے وعظ بھی سنکر نہ تو قایل ہوا
کسلیئے بدمست ایسا بنگیا اے بے نماز

طاعتِ حق مین کیا کرتا ہے کیون تو کاہلی
یہ جہان دو روز کا ہے اسمین مت کر غافلی
ای شقی تو دور کر اب دل سے اپنے جاہلی
بندگی تجھ سے جہانتک ہو سکے کر از دلی
ہر گھڑی ہر لحظہ ہر لمحہ ادا اے بے نماز

حشر مین اوّل نمازین سب سے پوچھیگا خدا
کیا جواب اوسکا وہان تو دیویگا پیش خدا
بول اے بندے نمازین تو کیا کیسی ادا
پھر وہان کیا حال ہو ویگا تیرا اے ناسزا
دل سے دھو دے بغض اور کر دل صفا ای بے نماز

حکم ہے یہ بے نمازی کو کرو تم مت سلام
بلکہ منہ اوسکا دیکھو صبح کو اوٹھکر مدام
اوسکے گھر کھانے نجاؤ اور لو اوسکا نہ نام
جانور ہین بے نمازونسے کہین بہتر تمام
کیون نہ تجھ سے رب ہمیشہ ہو خفا ای بے نماز

بے نمازون سے ملک جن و بشر بیزار ہین
اون سے اللہ و محمد بھی سدا بیزار ہین
بے نمازی دونون عالم مین ہمیشہ خوار ہین
وہ بروز حشر یارو قابلِ فی النار ہین
سب تجھے کرتے ہین ہر دم بد دعا ای بے نماز

یا الٰہی عرض حافظ کی یہ ہے تجھ سے سدا
از برائے حضرت غوث الوریٰ شاہ علا

دے بھی توفیق مجھکو تو نمازین مین ادا ‌‌ دل سے بس کرتا رہون اتنا ہی میرا مدعا
تو بھی اب سر جلد اپنا دے جھکا اے بے نماز

مسدس مؤلف

وہ آشنا عزیز و ہمارے کدھر گئے ‌‌ کچھ بھی لگی نہ دیر زمین مین بکھر گئے
بر وقت مرگ آہ نہ اک بات کر سکے ‌‌ داغ فراق دل پہ لگا نونکے دھر گئے
سوئے عدم جہان سے کر کے سفر گئے ‌‌ آئے جہان مین جو کہ وہ آخر کو مر گئے

دارا رہا نہ جم نہ سکندر سا شہریار ‌‌ حاتم رہا نہ کوئی مثال اُس کے نامدار
نوبت مکان پہ بجتی تھی جنکے شب و نہار ‌‌ وہ بھی جہان کو چھوڑ گئے سوئے کردگار
شاہ و گدا امیر کہا گر گذر گئے ‌‌ آئے جہان مین جو کہ وہ آخر کو مر گئے

باقی سوا خدا کے نہین کسکی ذات ہے ‌‌ سارا جہان فنا ہے یہ مشہور بات ہے
اُلفت جہانکی دوستو سب واہیات ہے ‌‌ دولت کسی کی آئی نہ آوے گی سات ہے
دنیا سے خالی ہاتھ سبھی اہل زر گئے ‌‌ آئے جہان مین جو کہ وہ آخر کو مر گئے

عشق خدا مین اپنے کو جس نے فنا کیا ‌‌ بس اوسنے اپنے واسطے یارو بھلا کیا
دنیائے دون سے جسنے دل اپنا جدا کیا ‌‌ فردوس اوسکے واسطے حق نے جزا کیا
مشرک رہ خدا سے پھرے در بدر گئے ‌‌ آئے جہان مین جو کہ وہ آخر کو مر گئے

جنکے مکان مین فوج تھی بے حد و بے شمار ‌‌ فیل و شتر کی رہتی تھی ہر دم بندھی قطار
خدمت مین جنکی رہتے تھے لاکھون شتر سوار ‌‌ وہ بھی رہے نہ صاحبو دنیا مین برقرار
سب عیش چھوڑ چھاڑ بخاک بسر گئے ‌‌ آئے جہان مین جو کہ وہ آخر کو مر گئے

روغن ملائی جو کوئی کھاتے تھے صبح و شام ‌‌ اونکا بھی اس جہان مین باقی رہا نہ نام
جو سوکھی روٹیون پہ ہی رہتے تھے شاد کام ‌‌ وہ بھی جہان سے ہو گئے نابود لا کلام
آئے جو جس جگہہ سے اوسی جا گذر گئے ‌‌ آئے جہان مین جو کہ وہ آخر کو مر گئے

مسکین رہا نہ کوئی یہان اہل زر رہا ‌‌ مومن رہا نہ کوئی نہ کافر بتر رہا
حافظ رہا نہ اوس کی طرح سے دگر رہا ‌‌ قایم رہا تو نام خدا سر بسر رہا

فرعون سے لعین ہزارون گذر گئے
آئے جہان مین جو کہ وہ آخر کو مر گئے

مسدس مؤلف

وصف لکھ اے دل خدائے پاک کا
مت بھروسا کر زر و املاک کا
کچھ بھروسا ہے نہ روح پاک کا
ہے وہ مالک ارض اور افلاک کا
اور نہ دکھلا فخر ان پوشاک کا
حکم سے پھرتا ہے بندہ خاک کا

ایک دن مرنا ہے برحق جان لے
درد عصیان کے لئے درمان لے
کچھ بھروسا ہے نہ روح پاک کا
توشۂ عقبیٰ کما اس آن لے
یہ نصیحت میری دل سے مان لے
حکم سے پھرتا ہے بندہ خاک کا

کل نفس دیکھ تو قرآن مین
چاہیے بس یہ ہر اک انسان مین
کچھ بھروسا ہے نہ روح پاک کا
حق نے فرمایا ہے یہ فرقان مین
روشنی پیدا کرین ایمان مین
حکم سے پھرتا ہے بندہ خاک کا

کس کی ہے جاگیر کیون لڑتا ہے تو
مثل دیوانون کے کیون پھرتا ہے تو
کچھ بھروسا ہے نہ روح پاک کا
کیون یہ پیسے کے لئے مرتا ہے تو
موت کا دن یاد بھی کرتا ہے تو
حکم سے پھرتا ہے بندہ خاک کا

جبکہ مرجاویگا تو اے اہل زر
بعد ایک جامے ہی مین ملفوف کر
کچھ بھروسا ہے نہ روح پاک کا
چھین لینگے زر تیرا اسب سر بسر
قبر مین تجھ کو سلاوین بند کر
حکم سے پھرتا ہے بندہ خاک کا

کیمیا کے فن مین کیون ہے تو خراب
کام وہ کر جس مین حاصل ہو ثواب
کچھ بھروسا ہے نہ روح پاک کا
اسمین لاکھون ہو گئے خانہ خراب
زندگی کتنی ہے تیری دے جواب
حکم سے پھرتا ہے بندہ خاک کا

حرص کیون کرتا ہے اتنی اے فقیر
بوریا اک ہے گا کافی اے امیر
کچھ بھروسا ہے نہ روح پاک کا
کیا کرے گا پہنکر مخمل حریر
بات میری ہے یہ پتھر کی لکیر
حکم سے پھرتا ہے بندہ خاک کا

کس کی ہے جاگیر کس کا گھر یہان	کسکی عورت کسکے لڑکے اور مکان
فکر کر عقبیٰ کی اپنے بھائی جان	موت آئی تو کہان تم ہم کہان
کچھ بھروسا ہے نہ روح پاک کا	حکم سے پھرتا ہے بندہ خاک کا
بس جو کہنے کا تھا حافظ نے کہا	گر نہ مانوگے تو پاؤگے سزا
چھوڑ دو کبر و ضلالت اور ریا	بندگی رب کی کرو صبح و مسا
کچھ بھروسا ہے نہ روح پاک کا	حکم سے پھرتا ہے بندہ خاک کا

مسدس مؤلف

رحم کر ہم عاصیونکے حال پر ای کبریا	ہم تیری بندی ہین عاجز خاکسار و پُرخطا
جز تیرے کوئی نہ بخشنہارا ہے یارب بجا	بخشدے ہم سب کو بس تجھسے یہی ہے التجا
یا الٰہی آج ہے سیوم کی جسکے فاتحہ	بخشدے اسکی خطاؤنکو برای مصطفیٰ
یا الٰہی نام تیرا ہے غفور الرّاحمین	یا الٰہی نام تیرا ہے رؤف الرّاحمین
یا الٰہی نام تیرا ہیگا خیر الناصرین	لطف فرما لطف فرما ہمپہ ربّ العالمین
یا الٰہی آج ہے سیوم کی جسکی فاتحہ	بخشدے اوسکی خطاؤنکو برای مصطفیٰ
توہی خالق ہے خدایا اور توہی غفار ہے	ہے توہی جبّار یارب اور توہی ستار ہے
توجلاوے توہی مارے توہی پالنہار ہے	توہی مالک اور حاکم اور توہی مختار ہے
یا الٰہی آج ہے سیوم کی جسکی فاتحہ	بخشدے اوسکی خطاؤنکو برای مصطفیٰ
قبر اسکی نور سے پُرنور کر اے کبریا	دور ظلمت قبر کی کردے برای مصطفیٰ
گرچہ عاصی بھی ہین پر بندی ہین تیری یا خدا	جز تیرے یارب نہین اُن کو کسی کا آسرا
یا الٰہی آج ہے سیوم کی جسکی فاتحہ	بخشدے اوسکی خطاؤنکو برای مصطفیٰ
دوستو اب مرگ کا اوسکے ذرا سُنئے بیان	جب ہوا بیمار وہ از حکم خلّاق جہان
سب علاج اُسکا کئے آیا نہ صحت کا نشان	چھوڑ دنیا چل بسا سوئے بقا اے بھائیجان
یا الٰہی آج ہے سیوم کی جسکی فاتحہ	بخشدی اوسکی خطاؤنکو برائے مصطفیٰ
حسن و خوبی کا کرون کیا اوسکی ہین کمسے بیان	وصف مین اوسکے نہین چلتی ہے اب میری زبان

خُلق اور حلم وحیا تھی کسطرح اسمین عیان
گر بیان لکھوں سبھی تو اک بڑی ہو داستان

یا الٰہی آج ہے سیوم کی جسکی فاتحہ
بخشدے اوسکی خطاؤنکو برای مصطفےٰ

یا الٰہی ایک دن مرنا تو برحق ہے بجا
لیکن اس سے پرورش بچونکی تھی صبح و مسا
قول تیرا کُلُّ نفسٍ ذائقہ ہے برملا
الغرض تیری رضا پر ہے ہماری بھی رضا

یا الٰہی آج ہے سیوم کی جسکی فاتحہ
بخشدے اوسکی خطاؤنکو برای مصطفےٰ

ای عزیزو کچھ نہین رونیمین اب اپنی حصول
سب کو مرنا ایک دن ہے بات یہ کرلو قبول
سب دعا ملکر کرو تا رحمت حق ہو نزول
ہیچ ہے دنیا کی الفت ڈالو اسکی پر یہ دھول

یا الٰہی آج ہے سیوم کی جسکی فاتحہ
بخشدے اُسکی خطاؤنکو برای مصطفےٰ

حافظ کمتر کے ای خالق برائے مصطفےٰ
بعد مردن باغ مین جنت کی دیرہنے کی جا
بخشدے اوسنے کیئے جو جو کہ ہین جرم و خطا
عرض یہ مقبول فرمائے جناب کبریا

یا الٰہی آج ہی سیوم کی جسکی فاتحہ
بخشدے اوسکے خطاؤنکو برای مصطفےٰ

مسدس مؤلف

ہے میری یہ عرض تجھ سے یا الٰہ العالمین
ہے جہاں مسکون شاہِ اولین و آخرین
فضل سے اپنے دکھا مجھکو مدینے کی زمین
تا کرون مین عرض یہ اونسے بہ تصدیق الیقین

آج ہے جسکا یہ جہلم یا شفیع المذنبین
لطف سی اوسکو دلا دو روضۂ خلد برین

چھوڑکر ماں باپ و زن فرزند ہو بیکس غریب
حق تعالیٰ اُس بچارے کو کری جنت نصیب
جا بسا ویران مکان مین سخت جا جوئی مہیب
ہو وسیلے سے نبیؐ کے یہ دعا میری مجیب

آج ہی جسکا یہ جہلم یا شفیع المذنبین
لطف سی اُسکو دلا دو روضۂ خلد برین

جب قضائے رب سے ای یارو وہ بندہ مرگیا
دولت و حشمت جہاں مین چھوڑکر بیزر گیا
ہر یگانے اور بیگانے کو پُرغم کر گیا
مبتلائے غم جدائی مین ہر اک کو کر گیا

آج ہی جسکا یہ جہلم یا شفیع المذنبین
لطف سے اوسکو دلا دو روضۂ خلد برین

جب بدن سے روح نے اوسکی کیا ہی انتقال
پر نہین سوجھا کسی کو اوسکی صحت کا خیال
دیکھتے ہی رہ گئے سب مرد و زن اسکا جمال
رو اوٹھے بیساختہ اُسکے یگانے سب بحال

آج ہے جسکا یہ جہلم یا شفیع المذنبین — لطف سے اوسکو دلادو روضۂ خلد برین

چھوڑ کر سبکو رہا سو قبر مین آرام سے — اب نہین ہے کام اوسکو مال سے اور بام سے
خوف سے اب حشر کے افکار اور آلام سے — دو غریبونکو خدارا اوسکے اب تم نام سے
آج ہے جسکا یہ جہلم یا شفیع المذنبین — لطف سے اوسکو دلادو روضۂ خلد برین

پھول سا منہہ چھپ گیا اوسکا زمین مین حسرتا — کاہیکو دنیا مین وہ آویگا اب پھر کر بھلا
حسن و خوبی اب تلک آنکھونمین اوسکی ہے بسا — اور مین کیا کیا لکھون اوسکے الم کا ماجرا
آج ہے جسکا یہ جہلم یا شفیع المذنبین — لطف سے اوسکو دلادو روضۂ خلد برین

کتنا سر مارا اطبا نے مگر اے دوستو — پر نہ آئی صورت صحت نظر اے دوستو
روح اوسکی کر گئی پل مین سفر اے دوستو — سب رہے منہہ دیکھتے اوسوقت پر اے دوستو
آج ہے جسکا یہ جہلم یا شفیع المذنبین — لطف سے اوسکو دلادو روضۂ خلد برین

کل نفس رب نے قرآن مین کہا ہے جان لو — ایکدن مرنا ہے برحق سب کو تم پہچان لو
توشۂ عقبیٰ خرید و بات میری مان لو — واسطے بخشش کے نیکی کا کوئی سامان لو
آج ہے جسکا یہ جہلم یا شفیع المذنبین — لطف سے اوسکو دلادو روضۂ خلد برین

رونے اور سر پیٹنے مین کچھ نہین ہے فائدہ — صبر کرنا ہے ہر ایک کو واسطے یارو بھلا
ایک دن ہر ایک کو ہونا ہے دنیا سے فنا — مان لو حافظ نے جو کچھ ہے کہا سب ہے بجا
آج ہے جسکا یہ جہلم یا شفیع المذنبین — لطف سے اوسکو دلادو روضۂ خلد برین

مخمس مؤلف

عزیزو شافع محشر محمدؐ ہین تو کیا غم ہے — گنہگارونکے اب سر پر محمدؐ ہین تو کیا غم ہے
کمر بستہ شفاعت پر محمدؐ ہین تو کیا غم ہے — شفیع و مالک دفتر محمدؐ ہین تو کیا غم ہے
تیری حافظ حمایت پر محمدؐ ہین تو کیا غم ہے

اگر مین لاکھ مجرم ہون مگر مجھکو نہین پروا — مجھے کافی وسیلہ ہے محمدؐ کا محمد کا
مجھے کیا بلکہ ہر ایک کو یقین ہے آسرا اونکا — شفاعت سے اُنہین کی پائینگے سب قصر جنت کا
ہمارے دوستو سر پر محمدؐ ہین تو کیا غم ہے

رسول اللہ کا بیشک ہمارے کو وسیلہ ہے
ہمارا ماسوا اونکے نہین خویش وقبیلہ ہے
شہنشاہِ دو عالم دولتِ دین کا سجیلا ہے
گنہگاران امت کا یہی آخر وسیلہ ہے
قیامت مین ہمین رہبر محمدؐ ہین تو کیا غم ہے

سبھی نبیون نے فیض احمدی سے فیض پایا ہے
کہ جنکی ثنا مین ای دوستو لولاک آیا ہے
رسول اللہ کے باعث یہ این وآن بنایا ہے
بھلا پھر کس نبیؐ نے مصطفے سا رتبہ پایا ہے
ہمارے روز وشب لب پر محمدؐ ہین تو کیا غم ہے

ہمارا دل معطر ہو گیا ذکر پیمبر سے
نہین کچھ کام ہے ہمکو گلاب ومشک وعنبر سے
لگا ہے عشق ای حافظ ہمین اتو پیمبر سے
نہین الفت ہمین ہے اس جہان کے مال اور زر سے
عزیزو اپنے پشتی پر محمدؐ ہین تو کیا غم ہے

مسدس مؤلف

سر قرآن پہ ہے خالق نے لکھا بسم اللہ
تو بھی پڑھ مدح سے اب پہلے دلا بسم اللہ
دین وایمان کی یارو ہے بنا بسم اللہ
سب کو جنت کا چکھاویگی مزا بسم اللہ
جسکے دروازہ دل پر ہے لکھا بسم اللہ
رد کرے آئی ہوئی اوسکی بلا بسم اللہ

ورد شام وسحر اسکا جو رکھے گا یارو
خوف محشر سے امن مین وہ رہیگا یارو
جان ودل سے جو کوئی اسکو پڑھیگا یارو
وارثِ خلد برین وہ ہی بنے گا یارو
کیا ہی یہ ہیگی عجب عقدہ کشا بسم اللہ
آفت ورنج سے دیتی ہے بچا بسم اللہ

حق نے دروازہ پہ جنت کے لکھا ہے یہ کلام
اور ہے عرش کے ماتھے پہ لکھا بس یہ کلام
ہر ملک کی بھی زبان پر ہے یہی ورد مدام
واہ یہ کیا ہی عجب شہد سے میٹھا ہے کلام
فیض گر دیکھنا چاہے یہ دلا بسم اللہ
انکے صندوق مین رکھ دل کی سدا بسم اللہ

اس وظیفہ کی جسے دوستو ہوگی کثرت
حشر کے روز وہ جنت مین چکھیگا نعمت
نار دوزخ سے نہ کچھ اوسکو رہیگی دہشت
فضل اللہ سے پاویگا سدا وہ راحت
حقتعالی سے ملاویگی بجا بسم اللہ
اور فردوس مین دلوائیگی جا بسم اللہ

ہے میرے دلکو اسی نام سے الفت یارو
خوب اس نام کی ہے واہ برکت یارو

یہی کافی ہے میرے واسطے مدحت یارو
یعنے حافظ کو یہی بس ہے کفایت یارو
دلسے پڑہتا ہی ہر اک آن سدا بسم اللہ
ہی یہی ورد اسے صبح ومسا بسم اللہ

مسدس مؤلف

جو ہے امید یا نبی اللہ
تم سے پنہان نہین ہی کچھ واللہ
بخدا لا الٰہ الا اللہ
خوب واقف ہے خوب تو آگاہ
دل سی ہر بار یا رسول اللہ
مین پڑہون لا الٰہ الا اللہ

یا رسول خدا ہو عرض قبول
از طفیل علیؑ و بہر بتولؓ
ہووے جس روز موت مجھپہ نزول
تب وظیفہ یہہ مین نجاؤن بھول
دل سی ہر بار یا رسول اللہ
مین پڑہون لا الٰہ الا اللہ

جب قضا آوے بر رضا دادار
اور رگ رگ سے روح کو ایکبار
جبکہ کھینچے تو پھر یہ عاشق زار
شعر ثانی پڑہے وہین للکار
دل سی ہر بار یا رسول اللہ
مین پڑہون لا الٰہ الا اللہ

اور جسوقت مجھکو دفنا کر
فاتحہ پڑھکے سب پھرین ملکر
آوین منکر نکیر تب وہان پر
پوچھین تجھہ تو پڑہون یہ خوش ہوکر
دل سی ہر بار یا رسول اللہ
مین پڑہون لا الٰہ الا اللہ

آرزو ہے یہی میری ہر بار
جبکہ برپا ہو حشر کا بازار
آپ کا ہووے یون کرم اظہار
مین پڑہون شعر یہ پکار پکار
دل سی ہر بار یا رسول اللہ
مین پڑہون لا الٰہ الا اللہ

اور یہہ عرض دوسری میری
میری بخشش مین کچھ نہ ہو دیری
ہے گناہون سے دل کو مجبوری
ہے مگر اتنی ایک مسروری
دل سی ہر بار یا رسول اللہ
مین پڑہون لا الٰہ الا اللہ

حال دل اور کیا کرون اظہار
کیا نہین تم ہو واقف اسرار
مجھہ کو دلواؤ خلد کا گلزار
مین ہون حافظ تمہارا عاشق زار

دل سی ہر بار یار سُول اللہ
ہین پڑہون لا آلہ الا اللہ

مسدّس مؤلف

دوڑا نہ عشق سر پہ تو میرے فرس فرس
حُبِّ نبیؐ کی دلمین ہی باقی ہوس ہوس
دل مُردہ بنگیا ہے مدینہ ترس ترس
نالہ کنان ہے دل یہ برنگ جرس جرس
ترسانہ ای فلک مجھے اب ہر برس برس
بیمار ہوگیا ہے یہ دل بس ترس ترس

یاد نبیؐ مین رہتی ہے ہر وقت چشم نم
کیسا یہ سر پہ ٹوٹا میرے آہ کوہِ غم
سودائی بن گیا ہے دل اللہ کی قسم
طاقت نہین جو حالِ دلِ زار ہو رقم
ترسانہ ای فلک مجھے اب ہر برس برس
بیمار ہوگیا ہے یہ دل بس ترس ترس

حُبِّ نبیؐ کا دلمین نہایت ہی جوش ہے
مانند شمع کے دل سوزان خموش ہے
مے عشق کی پیا ہون نہین مجھ مین ہوش ہے
بیتاب ہون مگر یہی جوش وخروش ہے
ترسانہ ای فلک مجھے اب ہر برس برس
بیمار ہوگیا ہے یہ دل بس ترس ترس

پہنچا رسُول پاک کے در پر خدا مجھے
یارب دیارِ ہند سے بس کر جدا مجھے
اپنے حبیب پاک کا روضہ دکھا مجھے
اور کوئے مصطفٰے کی دکھادی ہوا مجھے
ترسانہ ای فلک مجھے اب ہر برس برس
بیمار ہوگیا ہے یہ دل بس ترس ترس

کب تک بھلا فراق مین آنسو بہاؤن مین
اور داغ دل کہو تو کسے جا دکھاؤن مین
کب تک غم اونکا بیٹھا ہوا یہان پہ کھاؤمین
مجبور ہون زبان پہ یہ کیونکر نہ لاؤن مین
ترسانہ ای فلک مجھے اب ہر برس برس
بیمار ہوگیا ہے یہ دل بس ترس ترس

یا مصطفٰے یہ آپ کا حافظ غلام ہے
آپ ہی کا عشق دل مین بسا لا کلام ہے
مدّاح آپ ہی کا بدل صبح وشام ہے
ہر دم یہی فلک سے اب اپنا پیام ہے
ترسانہ ای فلک مجھے اب ہر برس برس
بیمار ہوگیا ہے یہ دل بس ترس ترس

مخمس مؤلف

پڑہو محبو بدل جان سدا درودِ شریف
یقین ہے دوستو مشکلکشا درود شریف
شفیع تا ہو بروز جزا درود شریف
عجیب تر ہے دُرِ بے بہا درود شریف

بلا خلاف ہے حاجت روا درود شریف

خدا سے اپنے گناہوں کو بخشوا دے گا
مرے کے بعد یہ جنت مین لے ہی جاویگا
بہار خلد برین دوستو دکھاوے گا
ہزار ون طرح کے وہان پر مزے چکھاویگا

جو کوئی دل سے پڑھیگا سدا درود شریف

عذاب قبر سے بھی اس سے ہوگا امن و امان
اسی درود سے سب ہونگی مشکلین آسان
بچاویگا یہی نارِ سقر سے بیشک ہان
عزیز و چاہیے تم ہم کو بھی یہی ہر آن

پڑھین جہان مین صبح و مسا درود شریف

یہی ہے اپنی شفاعت کیواسطے حامی
یہی ہے اپنی رفاقت کیواسطے حامی
یہی ہے اپنی حمایت کے واسطے حامی
یہی ہے اپنی ہدایت کے واسطے حامی

عزیز و خوب ہے صلّ علیٰ درود شریف

عزیز و محفل میلاد مین جب آؤ تم
یہی ہے حکم خدا و رسول سُن لو تم
پڑھو درود بآواز چُپ نہ بیٹھو تم
ثواب پاؤ گے بیحد نہ اسکو چھوڑو تم

پڑھو بصدق محبت سدا درود شریف

یہی کریگا مدد پُل صراط پر آکر
پھر اوسکے بعد یہی راہِ خلد بتلا کر
سلامتی سے اوتارے گا پار لیجا کر
کریگا خلد مین داخل خدا سے بخشا کر

ہے ہر جگہ بہ غرض رہنما درود شریف

الٰہی اب یہی حافظ کی ہے دعا ہر بار
درود دل سے یہ پڑہتا رہے سدا للکار
تو اپنے فضل سے توفیق دے اسے غفار
نہ ایک لمحہ رہے اسکا دل کبھی بیکار

کرے یہ ورد بدل جان سدا درود شریف

مسدس مؤلف

سردار انبیا کی شفاعت نصیب کر
اوس ماہ پُرضیا کی شفاعت نصیب کر
مختار دوسرا کی شفاعت نصیب کر
یعنے کہ مصطفےٰ کی شفاعت نصیب کر
خواہش نہین کچھ اب یہی نعمت نصیب کر
یارب تیرے حبیب کی رویت نصیب کر

عاجز ہوں میں غریب ہوں مسکین ہوں بینوا
بے پر ہوں اور بے زر و مضطر ہوں یا خدا
اب فضل سے تو اپنے مدینہ مجھے دکھا
یہ التجا ہے میری یہی ہے گا مدعا
عشق رسول پاک کی دولت نصیب کر
یارب تیرے حبیب کی رویت نصیب کر

بے چین ہجر میں ہے دل زار الغیاث
ہر دم رہے ہے غم سے دل افگار الغیاث
کب تک رہوں میں صورت بیمار الغیاث
دل ہو گیا ہے ہند سے بیزار الغیاث
مجھکو مدینہ پاک کی قربت نصیب کر
یارب تیرے حبیب کی رویت نصیب کر

اسطرح کب تلک میں رہوں دور یا اله
دل صبح و شام رہتا ہے رنجور یا اله
مت رکھہ مدینہ پاک سے مہجور یا اله
کردے دل حزین کو تو مسرور یا اله
بار اله اب یہ مسرت نصیب کر
یارب تیرے حبیب کی رویت نصیب کر

شیطان کے دام مکر سے یارب بچا مجھے
ہاں وقت نزع کلمہ طیب پڑھا مجھے
دنیا سے یا الہی بہ ایمان اوٹھا مجھے
اور روز حشر خلد بریں کر عطا مجھے
اور مجھکو مصطفے کی شفاعت نصیب کر
یارب تیرے حبیب کی رویت نصیب کر

مسدس مؤلف

یہ کلمہ عرش اعظم پر لکھا ہے یا رسول اللہ
سبھی کلموں سے یہ کلمہ سوا ہے یا رسول اللہ
یہ کلمہ ہر فرشتوں کی صدا ہے یا رسول اللہ
اسی کلمہ سے دو جگ پر ضیا ہے یا رسول اللہ
یہ کلمہ جسنے خوش ہو کر پڑھا ہے یا رسول اللہ
مکان فردوس میں اوسکو ملا ہے یا رسول اللہ

یہی کلمہ معلی ہے جدھر چاہو ادھر دیکھو
فضیلت پر یہ کلمہ کی ذرا کر کر نظر دیکھو
اسی کلمہ سے آدم کو ملا عز و وقر دیکھو
اسی کلمہ سے کشتی نوح کی آئی بسر دیکھو
یہ کلمہ جسنے خوش ہو کر پڑھا ہے یا رسول اللہ
مکان فردوس میں اوسکو ملا ہے یا رسول اللہ

جو اس کلمہ کا منکر ہے دو عالم میں وہ اندھا ہے
حقیقت میں وہ گو انسان ہے اور اللہ کا بندہ ہے
اگر بندہ بھی ہے لیکن وہ بندہ سب میں گندہ ہے
جہاں میں مرتدوں کی طرح سے سمجھو وہ زندہ ہے
یہ کلمہ جسنے خوش ہو کر پڑھا ہے یا رسول اللہ
مکان فردوس میں اوسکو ملا ہے یا رسول اللہ

جو اس کلمہ سے ہو باغی ہوا وہ دین سے بھی باغی
جو اس کلمہ کا منکر ہی کرے وہ روز و شب زاری

جو یہہ کلمہ پڑہے دلسے ملے رتبہ اُسے عالی ‌ ‌ رہے ہر حال مین اس شخص سے یار و خدا راضی
یہ کلمہ جسنے خوش ہوکر پڑہا ہی یا رسول اللہ ‌ ‌ مکان فردوس مین اوسکو ملا ہی یا رسول اللہ

اگر ہے صاحب دولت نہو مغرور تو او سپر ‌ ‌ خدا کی راہ مین تو مال سب اپنا تصرف کر
یہی کام آویگا تیرے قیامت مین ہر اکجا پر ‌ ‌ رہیگا بھائیجان تو دوجہانمین تا ابد خوشتر
یہ کلمہ جسنے خوش ہوکر پڑہا ہی یا رسول اللہ ‌ ‌ مکان فردوس مین اوسکو ملا ہی یا رسول اللہ

خدا تمکو دیا ہے تو زکوٰۃ مال دو یارو ‌ ‌ یتیموں پر سدا چشم کرم دل سے رکھو یارو
غریب اور بیکسونسے تم سدا الفت کرو یارو ‌ ‌ نہ جھڑکو آوین در پر تو نہ بد اُن کو کہو یارو
یہ کلمہ جسنے خوش ہوکر پڑہا ہی یا رسول اللہ ‌ ‌ مکان فردوس مین اوسکو ملا ہی یا رسول اللہ

نزع مین گور مین میزان مین بھی کام آویگا ‌ ‌ یہی کلمہ بچاوے گا یہی جنت دلاوی گا
سخاوت سے بڑا درجہ بروز حشر پاویگا ‌ ‌ جو حافظ کا سخن مانیگا وہ کچھ غم نکھاویگا
یہ کلمہ جسنے خوش ہوکر پڑہا ہی یا رسول اللہ ‌ ‌ مکان فردوس مین اوسکو ملا ہی یا رسول اللہ

مُسدّس وفا

رکھے ہے دوستو وہ عزّ و شان کلمہ محمدؐ کا ‌ ‌ پڑہا کرتے ہین اہل آسمان کلمہ محمدؐ کا
ہے بیشک تازگی باغ جان کلمہ محمدؐ کا ‌ ‌ ہے مفتاح گلستان جنان کلمہ محمدؐ کا
برائی نار دوزخ ہے امان کلمہ محمدؐ کا ‌ ‌ رکھو اے مؤمنو وردِ زبان کلمہ محمدؐ کا

جو اس کلمہ کو پڑہتا ہی ہمیشہ شاد رہتا ہے ‌ ‌ اسی کلمہ کے باعث دین کا رستہ ہاتھہ آتا ہے
یہہ بیشک کلمۂ طیب ہی اسکا رتبہ اعلیٰ ہے ‌ ‌ یہ توشہ عاقبت کا ہی یہ سودا آخرت کا ہی
کریگا مشکلین حل بے گمان کلمہ محمدؐ کا ‌ ‌ رکھو ای مومنو وردِ زبان کلمہ محمدؐ کا

گرفتار مصیبت گرچہ کیسا کوئی انسان ہو ‌ ‌ پڑہے یہ کلمۂ طیب تو مشکل اوسکی آسان ہو
بشکل ماہ روشن دل ہو کامل اوسکا ایمان ہو ‌ ‌ فلک بے مہر کی گردش سے اوسکو کچھ نہ نقصان ہو
کہ ہے یہ موجب امن و امان کلمہ محمدؐ کا ‌ ‌ رکھو ای مومنو وردِ زبان کلمہ محمدؐ کا

اسی سے دوستو آئینۂ دلکی صفائی ہے ‌ ‌ اسی سے جانکو تقویت ہی دلکی روشنائی ہے
یہ وہ ہی کلمۂ طیب جسے پڑہتی خدائی ہے ‌ ‌ اسی سی ہوتی بیمار مصیبت کی دوائی ہی

پڑہا کرتے تھے عیسیٰ زمان کلمہ محمدؐ کا
رکھو ای مؤمنو ورد زبان کلمہ محمدؐ کا

یہہ کلمہ نور سے عرفان کے دل معمور کر دیگا
یہہ کلمہ دولت دیدار سے مسرور کر دیگا
یہہ کلمہ سختیٔ جان کندنی کو دور کر دیگا
اندھیری گور کی ظلمت کو یہ کافور کر دیگا
دیا ہو جائیگا روشن وہان کلمہ محمدؐ کا
رکھو ای مؤمنو ورد زبان کلمہ محمدؐ کا

یہ نسخہ آزمودہ ہی بگوش جان و دل سن لو
پڑہے وقت سحر جو صدق دل سے باوضو اسکو
نہ خون تھوکے نہ اوسکو زحمت بیماری سل ہو
اگرچہ لاکھ پتھر کی طرح ہو سخت دل یارو
تو اوسکو نرم کردے موم سان کلمہ محمدؐ کا
رکھو ای مؤمنو ورد زبان کلمہ محمدؐ کا

اسی کلمہ کی برکت سے تو پل سی پار اوتریگا
رہ دین پر سے بھی ہرگز نہ تیرا پانون سرکیگا
مصیبت مین بلا مین رنج مین یہ کام آئیگا
خدا اسکے سبب سے جرم و عصیان عفو کر دیگا
تمھین دلوائیگا باغ جنان کلمہ محمدؐ کا
رکھو ای مؤمنو ورد زبان کلمہ محمدؐ کا

اسی کلمہ سے ہوگا پلۂ نیکی تیرا بھاری
مٹیگی نامۂ اعمال سے تیری خطا ساری
پڑہو تم اسکو دیگا باغ جنت حضرت باری
لب غنچہ یہ ہو کیونکر نہ ذکر اس کلمہ کا جاری
پڑہے ہی عندلیب بوستان کلمہ محمدؐ کا
رکھو ای مؤمنو ورد زبان کلمہ محمدؐ کا

جو اس کلمہ سے منکر ہی مکان اوسکا جہنم ہے
وہ بیشک مورد قہر خدائ جن و آدم ہے
مُقر ہے جو کہ اسکا اوسکو روز حشر کیا غم ہے
خدا ے مہربان ہی مہربان اوسپر وہ خُرم ہی
کریگا دور غم کو بے گمان کلمہ محمدؐ کا
رکھو ای مؤمنو ورد زبان کلمہ محمدؐ کا

پڑہا کرتے تھے اسکو مرسلین اور انبیا یارو
ہوئے ہین اسکے پڑہنے سی ہزارون اولیا یارو
وہ کلمہ ہی پڑہتے تھے جسے سب اتقیا یارو
پڑہین کیونکر نہ پھر صدق و صفا سی اصفیا یارو
ہر اک عارف کو ہی تعویذ جان کلمہ محمدؐ کا
رکھو ای مؤمنو ورد زبان کلمہ محمدؐ کا

پڑہے ہین حاملان عرش اور اہل فلک اسکو
خوشی سے پڑہتے ہین سب حور و غلمان و ملک اسکو
پڑہا کر جسم مین ہے جب تلک جان وہان تلک اسکو
وفا سُن اور جانب چھوڑ کر تو مت بھٹک اسکو
کریگا دلکو روشن شمع سان کلمہ محمدؐ کا
رکھو ای مؤمنو ورد زبان کلمہ محمدؐ کا

مخمس مؤلف

آج مجلس ہے عزیزو محفل سلطان مین
سر کے بل تشریف لاؤ فیض کے سامان مین
مدح خوانو مدح احمدؐ کی ثناؤ شان مین
تاکہ پیدا ہو سکے ہووے روشنی ایمان مین
اور ترقی توشۂ عقبیٰ کے ہو سامان مین

مدحتِ سلطانِ عالم کس سے ہو یارو رقم
مدح خوانِ رب جسکا ہو وہان کیا چلے اپنا قلم
وہ شہنشاہِ رُسُل ہین اور ہین صاحب حشم
وہ نہوتے کچھ نہوتا دوستو رب کی قسم
حق نے ہی لولاک فرمایا انھون کی شان مین

جب ہوئے رونق فزا دنیا مین وہ سلطانِ دین
کفر باطل ہو گیا واللہ باللہ بالیقین
نور سے پُر نور یکسر ہو گئے چرخ و زمین
لات و عزیٰ گر گئے غالب ہوا اسلام دین
آپکے مولود کی پہونچی صدا جب کان مین

فیض پائے آپ ہی سے یا نبی موسیٰ کلیمؑ
آپ ہو ہر شئی کی خاطر یا نبی فیض عمیم
مدح خوان ہے آپکا ای سرورِ عالم کریم
آپکی ہے شان مین آیت عطا خُلقِ عظیم
دیکھ لو یہہ صاف فرمایا ہے رب قرآن مین

مین غلامانِ غلامِ سید ابرار ہون
نامِ احمدؐ پر مین جان و مال سے بلہار ہون
مین ہون حافظ مدح خوانِ سید سالار ہون
مین غمِ دوری یہان سہتا پڑا ناچار ہون
حُبِّ احمدؐ دوستو ہے میری جانکی جان مین

مخمس مؤلف

عزیزو دل سے پیمبر پہ تم درود پڑھو
خدا کے دوست و دلبر پہ تم درود پڑھو
بصدق شافع محشر پہ تم درود پڑھو
حبیب خالق اطہر پہ تم درود پڑھو
محبوب پاک پیمبر پہ تم درود پڑھو

درود پڑھنے سے ہوتی ہے تنگدستی دور
درود پڑھنے سے رہتا ہے دل سدا مسرور
درود پڑھنے سے ہوتے ہین سب گنہ مغفور
درود پڑھنے سے رہتا ہے منہہ سدا پُر نور
محبوب پاک پیمبر پہ تم درود پڑھو

درود پڑھنے سے ہوتے ہین دور سب شیطان
درود پڑھنے سے قایم رہے سدا ایمان

درود پڑہنے سے ہوتی ہی موت بھی آسان — درود پڑہنے سے یہان اور وہان ہی شادان
محبوب پاک پیمبر پہ تم درود پڑھو

درود پڑہنے سے ہو رزق مین ترقی مدام — درود پڑہنے سے دونون جہانمین ہووے نام
درود پڑہنے سے دوزخ کی آگ ہووے حرام — درود پڑہنے سے عقبیٰ مین خیر ہوانجام
محبوب پاک پیمبر پہ تم درود پڑھو

درود پڑہنے سے حافظ خوشی رہی اللہ — درود پڑھنے سے ہووین خوشی رسول احمد
درود پڑھنے سے راضی ہین سب ولی اللہ — درود پڑھنے سے دو جگ مین ہووے عالی جاہ
محبوب پاک پیمبر پہ تم درود پڑھو

مخمس مؤلف

دَور کیا آخر کا زمانہ کا بتر ہونے لگا — جو کہ بے ایمان ہین اونکا شور و شر ہونے لگا
بد مذاہب ہر بدون مین معتبر ہونے لگا — اور اہل دین پر جور و جبر ہونے لگا
جابجا اب مرتدون کا کفر و فر ہونے لگا

چین اور آرام ہی اونکے لئے جو ہین عنیف — اور اونھین تکلیف ہی جو کوئی ہین حب عفیف
فاسق و جاہل کمینہ بن رہی ہین اب شریف — بے خرد عاقل کہا ذہین جہانمین و ظریف
سب نے علم عالم کہتا کر جلوہ گر ہونے لگا

اہل دین کہلاکے لاکھون تن رہی ہین بدعتی — دین گواہی جھوٹیان قاضی بنی ہین شوتی
حق کو باطل کرنے ہین کیسی ہوئی بدبختی — کافر ہین اونہین اب کیا فرق ہیگا کیسے جی
اس زمانے مین نہایت ہی مکر ہونے لگا

جو کہ ہین چیزین حرام اونکو سمجھتے ہین حلال — اور مکر و فن سی مسکینونکا لیوین چھین مال
جو نہ قرآن او راحادیثونمین ہو مرقوم حال — وہ دل اپنی کی بناوٹ سی سُناوین بد خصال
ہر منافق اندنون مشہور تر ہونے لگا

تھے مکمل کامل واکمل گئے وہ سب گذر — اب جسے دیکھو وہی پھیلائے بیٹھا ہے مکر
اور جو ہین لاکھون مین کوئی ایک دو صاحب وقر — وہ بھی بیٹھے ہین کہین خاموش ہو گوشہ پکڑ

اور بدون کا شور و شر ہر گھر بگھر ہونے لگا

کافرون سے پاس ہا جا انسے بس جاہین مدد
یہہ نہین جانتے ہین کہ وہ اللہ الصمد
اور اونکی دوستی بھی دلمین رکھین بے عدد
دیکھتا سنتا ہی جو کچھ کرتے ہین ہم نیک و بد

اپنے کو عالم کہا پھر بے وقر ہونے لگا

بد مذاہب دین مین کرتے ہین رخنے بیشمار
مذہب کفار پر ہین جان و دلسے نثار
بلکہ محبوب خدا کے نام سے رکھتے ہین عار
ای معاذ اللہ کیا یہہ اونکو خوش آیا ہی کار

کافرون کا بزم احمد مین گذر ہونے لگا

صادق الایمان جو بندے ہین تیرے یا خدا
عاقبت باخیر کر اور اون کو ایمان کر عطا
نائب دجال کے ہر مکر سے اون کو بچا
کلمہ طیب بوقت نزع ان سب کو پڑھا

سامعین ہر ایک سنکر شاد تر ہونے لگا

یا محمد مصطفی ہے آپ کا حافظ غلام
مجھکو دوزخ سے بچاؤ یا نبی خیر الانام
بس یہی اوسکے نکلتا ہی سدا منہہ سے کلام
آپکا مداح ہو نمین جان و دلسے والسلام

سنکے یہہ آمین کا ہر جا ذکر ہونے لگا

مسدس مؤلف

آ رہے ہین ان نکلنے کے قرین دجال کے
اندنون پھرتے ہین لاکھون عاشقین دجال کے
ہوتے ہین ظاہر خلیفہ ابیقین دجال کے
بل فدا جان مال سے ہو شائقین دجال کے
کون ہی جو حال سے واقف نہین دجال کے
ہو گئے پیدا ابھی سے ہمنشین دجال کے

جا بجا دجال ملعون کے خلیفہ آشکار
اہل ایمان ہین خلل انداز ہین لیل و نہار
پھر رہے ہین کو بکو ہر ملک مین وہ بدشعار
بس وہین ای صاحبو غارت کرے پروردگار
کون ہی جو حال سے واقف نہین دجال کے
ہو گئے پیدا ابھی سے ہمنشین دجال کے

حاضران بزم جو بیٹھے یہان ہین بیشمار
جو بشر آوے نظر اس فن کا تمکو دیندار
اونکی خدمتمین یہہ میری عرض ہی اب آشکار
وعظ تم اوسکو کرو شاید اوسی پیدا ہو عار
کون ہی جو حال سے واقف نہین دجال کے
ہو گئے پیدا ابھی سے ہمنشین دجال کے

ورغلائینگے یہہ مقصد ی تھین دجال کے
بھید جانوگے ذرا تم کچھہ نہ اونکے جال کے
کون ہے جو حال سے واقف نہین دجال کے

بچ رہو انسے عزیزو بہینگے یہ بدچال کے
عاشقان مصطفیٰ واقف ہین اونکی قال کے
ہوگئے پیدا ابھی سے ہمنشین دجال کے

یا الٰہی اہل ایمان کو عطا ایمان کر
جو عدوئے دین ہین دوزخ مین اُنھین حیران کر
کون ہے جو حال سے واقف نہین دجال کے

دو جہان مین سرخرو رکھہ موت بھی آسان کر
عرصۂ محشر مین اونکو روسیہ شیطان کر
ہوگئے پیدا ابھی سے ہمنشین دجال کے

ہم تیرے بندے ہین ای بار خدایا پُر خطا
اور قایم دین احمدؐ پر ہمین رکھہ تو سدا
کون ہے جو حال سے واقف نہین دجال کے

ہم کو ہر دم فتنۂ دجال ملعون سے بچا
ہم غلامان نبیؐ کا بس یہی ہے مدعا
ہوگئے پیدا ابھی سے ہمنشین دجال کے

مومنو بہکا وینگے آ تم کو شیطان لعین
دین احمدؐ پر رہو ثابت قدم تم کر یقین
کون ہے جو حال سے واقف نہین دجال کے

تم نہ بہکو اُنکے کہنے پر کبھی ای صالحین
اپنے حامی ہین قیامت مین شفیع المذنبین
ہوگئے پیدا ابھی سے ہمنشین دجال کے

یا محمد مصطفیٰ حافظ تمھارا ہے غلام
نائب دجال ملعون سے اسی ہر دم مدام
کون ہے جو حال سے واقف نہین دجال کے

اسکے تم ہو رہنما اور اسکے تم ہی ہو امام
تم امان دو تم امان دو تم امان دو والسلام
ہوگئے پیدا ابھی سے ہمنشین دجال کے

مسدس مؤلف در مدح حضرت غوث اعظم قدس سرہ العزیز

ہے کون وہ جو وصف لکھے دستگیر کا
مشہور گرچہ نام ہے پیران پیر کا
کیا اوسکو غم ہے دوستو منکر نکیر کا

کب حوصلہ ہے ایسا جوان اور پیر کا
برحق ہر اک کرشمہ ہے روشن ضمیر کا
جو ہے مرید حضرت پیران پیر کا

سلطان اولیا ہین سبھو نکے امام ہین
سب جانتے ہین آپ سخی نیکنام ہین
کیا اوسکو غم ہے دوستو منکر نکیر کا

ہر اولیا سے آپ ہی عالی مقام ہین
ہر اولیائے خاص کے مقصود تام ہین
جو ہے مرید حضرت پیران پیر کا

ہے جسکے دلمین آپ کی الفت سما گئی — اوسکی تو بات بگڑی ہوئی سب بن آگئی
تبا نو یقین کہ دونون جہان کی بلا گئی — بدلے بدی کے نیکی ہے نامہ مین آگئی
کیا اوسکو غم ہے دوستو منکر نکیر کا — جو ہے مرید حضرت پیران پیر کا

جس کو ہے اونکے نام سے انکار ہوگیا — اوس سے خدا رسول بھی بیزار ہو گیا
دنیا سے کوچ کرتے ہی فی النار ہوگیا — اللہ کے غضب مین گرفتار ہو گیا
کیا اوسکو غم ہے دوستو منکر نکیر کا — جو ہے مرید حضرت پیران پیر کا

مُردے ہزارون آپنے زندہ بنا دیئے — اور بیکسون کی تمنے مرادین دلا دیئے
کشتی جو ڈوبتی تھی اوسے تم بچا دیئے — لاکھون ہزارون تمنے کرشمے بتا دیئے
کیا اوسکو غم ہے دوستو منکر نکیر کا — جو ہے مرید حضرت پیران پیر کا

خادم جو کوئی آپ کا یا شاہِ دین ہوا — لاریب وہ تو داخل خلد برین ہوا
مغرور آپ سے جو ہوا اہل کین ہوا — قابل جحیم کے وہ بشر بالیقین ہوا
کیا اوسکو غم ہے دوستو منکر نکیر کا — جو ہے مرید حضرت پیران پیر کا

غوث الوری کی دوستو دلسے وِلا رکھو — الفت مین اون کی دلکو ہمیشہ ملا رکھو
اکدم نہ اونکی یاد سے دل کو جدا رکھو — دونون جہان مین آبرو اپنی بنا رکھو
کیا اوسکو غم ہے دوستو منکر نکیر کا — جو ہے مرید حضرت پیران پیر کا

دن حشر کے وہ ہی تو سبھو نکو بچائینگے — اپنے گناہ حق سے سبھی بخشوائینگے
خلد برین کو ساتھ لئے سبکو جائینگے — حافظ کو بھی نہ یاد سے اپنی بھلائینگے
کیا اوسکو غم ہے دوستو منکر نکیر کا — جو ہے مرید حضرت پیران پیر کا

مسدس عبد

ایسی ہے قدرتِ غوث اعظمؓ — کیا لکھون قدرتِ غوثِ اعظمؓ
کہ ہوئے حضرت غوث اعظمؓ — حق کی ہے قدرت غوث اعظمؓ
کس سے ہو مدحتِ غوث اعظمؓ — ہے عجب شوکتِ غوث اعظم
حق نے بیشک انھین محبوب کیا — سارے ولیونمین انھین خوب کیا

آپ طالب انھین مطلوب کیا	ہر کسی کا انھین مرغوب کیا
کس سے ہو مدحت غوث اعظمؓ	ہے عجب شوکت غوث اعظم
قدمی ہذا ہے فرمو دکیا	ہر ولی کے لئے بہبود کیا
پھر کیا حق نے انھین عقدہ کشا	حل مشکل کا ہے رتبہ بخشا
کس سے ہو مدحت غوث اعظمؓ	ہے عجب شوکت غوث اعظمؓ
مصطفےٰ پیارے کا فرزند کیا	فیض تا پاوے ہر اک اہل صفا
کیا عجب حق نے ہر کی مہر وعطا	غوثیت کا انھین رتبہ بخشا
کس سے ہو مدحت غوث اعظمؓ	ہے عجب شوکت غوث اعظمؓ
شکر حق ہم کو دیا ایسا پیر	نہ ہوا ہو گا نہ پھر ایسا پیر
فخر کرتے ہین کہ بس ایسا پیر	ہم کو بخشا ہے خدا ایسا پیر
کس سے ہو مدحت غوث اعظمؓ	ہے عجب شوکت غوث اعظمؓ
کیسی حق کی ہے عنایت اکثر	کہ محمدؐ سا کیا پیغمبر
پھر دیا پیر تو ایسا خوشتر	ہے جو فرزند شفیع محشر
کس سے ہو مدحت غوث اعظمؓ	ہے عجب شوکت غوث اعظمؓ
ہین کرامات تو اُن کی مشہور	نہین نزدیک پہ موقوف اور دور
گر کسی نے کیا اک ذرّہ غرور	کھو گیا اپنی ولایت کا نور
کس سے ہو مدحت غوث اعظمؓ	ہے عجب شوکت غوث اعظمؓ
شیخ صنعان کو ہے جانے عالم	قول حضرت سے نہ کی پشت کو خم
پشت پر رکھنے لگے خوک قدم	نہ کیا پیر نے جب تک کہ کرم
کس سے ہو مدحت غوث اعظمؓ	ہے عجب شوکت غوث اعظمؓ
عبد کمتر ہے مرید ناکام	پر یہہ لیتا ہے شہا آپکا نام
نام لیوا یہہ نہوئے بد نام	حشر مین پیر ہے عالی مقام
کس سے ہو مدحت غوث اعظمؓ	ہے عجب شوکت غوث اعظمؓ

مخمس وفا

سرو باغ لافتی ہو یا محی الدین پیر
گلشن دین کی فضا ہو یا محی الدین پیر
سرورِ کل اولیا ہو یا محی الدین پیر
قطب عالم رہنما ہو یا محی الدین پیر
تم سبھون کے پیشوا ہو یا محی الدین پیر

آپکے فرمان مین ہین سب بحر و بر وحش و طیور
سر جھکاتے ہین تمہارے حکم پر سب مار و مور
تم سلیمان زمان ہو ای شہنشاہِ غیور
آپکے زیر نگین ہین اولیاے ذی شعور
خاتم کل اولیا ہو یا محی الدین پیر

سیکڑون مُردونکو زندہ تمنے شاہا کر دیا
ہاتھ پھیرا چشم پر اندھے کو بینا کر دیا
مہربانی کی ذرا قطرے کو دریا کر دیا
تمنے ہی روشن چراغ دین کو شاہا کر دیا
شمع بزم مصطفےٰ ہو یا محی الدین پیر

بلبل باغ ولایت گلشن کشف و کمال
بوستان مصطفےٰ کے تم ہو بیشک نونہال
واقف اسرار محبوب جناب ذوالجلال
نیک سیرت نیک صورت نیک خصلت نیکفال
متقی ہو پارسا ہو یا محی الدین پیر

صورت شمس آپکا ہے نام روشن ہر طرف
سب پہ ثابت ہی تمہارا قطب دین عز و شرف
عرش کے ستار ہو بحر کرم دُرِ نجف
تم نے منہ سے اپنے فرمایا مریدی لاتخف
پھر گنہ کا خوف کیا ہو یا محی الدین پیر

پا شکستونکے لئے ہین قطب عالم دستگیر
ہین دوائے درد عصیان دافع غم دستگیر
آپکا ہے نام پیر اور دہر دم دستگیر
ہو گی مشکل حل یقین ہی غوث اعظم دستگیر
سب کے تم حاجت روا ہو یا محی الدین پیر

جو مئے حُبِّ جناب غوث سے مخمور ہے
ہے وہ سرخوش بادۂ عرفان سی اور مسرور ہے
خانۂ دل آفتاب عشق سے پُر نور ہے
خالق جن و پری کا وہ بشر منظور ہے
تم پہ جو دل سے فدا ہو یا محی الدین پیر

لو خبر ای قطب عالم مصطفےٰ کیواسطے
مشکلین حل کیجیے مشکل کشا کیواسطے

شرم رکھنا حشر مین خیر النسا کیواسطے | شبر والا شہید کربلا کے واسطے
رحم بر حال گدا ہو یا محیؒ الدین پیر

عرض کرتا ہے جناب پاک مین قطب زمان | عبد قادر ابن محی الدین وقاب سر زمان
آرزو ہے دل بر آوے ہو بلا ؤنسے امان | زندہ دل ہو جاؤن پیر بخت ہو جائے جوان
آپ کی چشم عطا ہو یا محیؒ الدین پیر

مخمس مؤلف

ولی اللہ کے جانو یقین کر غوث اعظمؓ ہین | تمامی اولیاؤنسے فزون تر غوث اعظم ہین
حسن شاہ ولایت کے گل تر غوث اعظم ہین | علیؓ و فاطمہؓ کے خاص دلبر غوث اعظم ہین
رسول اللہ کے چشم منور غوث اعظمؒ ہین

سراج بزم ایمان ہین جناب غوث صمدانی | یقین محبوب سبحان ہین جناب غوث صمدانی
غریبون کے مہربان ہین جناب غوث صمدانی | معلی شاہ شاہان ہین جناب غوث صمدانی
عزیز و معدن گوہر مفر غوث اعظمؒ ہین

خدانے ہر ولی سے رتبہ ہے والا کیا انکا | مبارک نام بھی الطاف سے بالا کیا ان کا
طفیل مصطفےٰ دو جگمین اجیالا کیا ان کا | تمامی خلق سے رتبہ یقین اولی کیا ان کا
معظم اور مکرم کیا ہے سرور غوث اعظم ہین

شب معراج حضرت کو دئے کاندھا جناب آپہی | رسول حق سے باتین بھی کئی ہو جا جناب آپہی
اگرچہ اُندنون پیدا نتھے الا جناب آپہی | سدا زیر قدم حضرت رہے سر جا جناب آپہی
عجب رتبون مین فاضلتر مفخر غوث اعظم ہین

خدانے برج وحدت کا کیا یکتا تمھین انجم | بفضل حق ہزارون کی کئے آسان مشکل تم
کرو ڑون مردہ زندہ کردئے فرما کے منہہ سے قُم | تمھارا وصف کیا لکھون یہان ہے عقل میری گم
محبوب دستگیر یکسان مر غوث اعظم ہین

تمھین نے ناؤ ڈوبی کو بچایا قعر دریا سے | ہزارون کا کفر توڑا غضب کی چشم ایما سے
ملایا دین احمد مین پڑھا کلمہ معلی سے | پھرایا اونکے دلکو کفر کی ہر راہ حیلہ سے

عجائب دوستو فیض منور غوث اعظم ہین

لکھون کیا وصف مین اونکا مجھے کیا اسمین قدرت ہے — ولیکن میرے دل و رجان مین اونکی محبت ہے
یہہ اونکے ہی عنایت اور کرم کے کچھ بدولت ہے — جو صبح و شام انکی شوق سے لکھتا یہ مدحت ہے
یہہ حافظ اونکا خادم ہے وہ سرور غوث اعظم ہین

مخمسات و مسدسات دربیانِ آمدِ رمضان شریف

مسدس مؤلف

مومنو بحر ہدایت ہین یہ رمضان شریف — معدن جود و کرامت ہین یہ رمضان شریف
لولوی کان سخاوت ہین یہ رمضان شریف — مخزن سر ولایت ہین یہہ رمضان شریف
حقتعالی کی امانت ہین یہ رمضان شریف — روزہ دارونکی شرافت ہین یہ رمضان شریف

صایمونکو ترے آنیکی خوشی تھی ہردم — منتظر تیرے ہی آنیکے سبھی تھے ہردم
جب سے دیکھین ہین تیرا بدر مبارک اکرم — پھولے جامے مین سماتے نہین حافظ اسدم
دوستو عین عنایت ہین یہ رمضان شریف — روزہ دارونکی شرافت ہین یہ رمضان شریف

سمت مسجد کے ہراک بندہ خدا آتا ہے — روزہ رکھکر نہ کبھی بھوکھ سے گھبراتا ہے
حق تعالی سے ثواب اسکا بہت پاتا ہے — مالک الملک بھی مقبول اوسے فرماتا ہے
کیا دعاؤنکی اجابت ہین یہ رمضان شریف — روزہ دارونکی شرافت ہین یہ رمضان شریف

وقت سحری کے اوٹھا کرتا ہی ہراک دیندار — اور تہجد بھی ادا کرتا ہے رہکر بیدار
اور پڑھتا ہے تراویح مین تسبیح للکار — پڑھتے حافظ بھی ہین بس خوب قرأتکو سنوار
مجرمو تم کو کفایت ہین یہ رمضان شریف — روزہ دارونکی شرافت ہین یہ رمضان شریف

مسجد ومنین ترے آنیسے عجائب ہی بہار — فرش قندیلونسے مسجد کو کیا ہے تیار
جسطرف دیکھو گلاسونکی ہی رنگین قطار — مثل جنت کے ہراک ہوگئی مسجد گلزار
دوستو بحر صداقت ہین یہ رمضان شریف — روزہ دارونکی شرافت ہین یہ رمضان شریف

سب مہینون کا خدانے تجھے سلطان کیا — سب مہینونسے خدانے تجھے ذیشان کیا

تجھ مین نازل ہی خداوند نے قرآن کیا
سال بھر مین تجھے اک ماہ کا مہمان کیا
واہ کیا بحر ہدایت ہین یہ رمضان شریف
روزہ دارونکی شرافت ہین یہ رمضان شریف

چھوڑ جاویگا ہمین اب تو جو رمضان پیارے
آگے طاقت نہین حافظ ہمین غم کی مارے
سال بھر ہجر مین ہم پٹکینگے سر کو سارے
غم سے آنکھو مین بس اب ٹوٹ رہی ہین تارے
دوستو ماہ کمالات ہین یہ رمضان شریف
روزہ دارونکی شرافت ہین یہ رمضان شریف

مسدس قادر

مومنو صحن چمن مجلس باری آئی
شربت وصل سے ہر گل کو خماری آئی
آج گلچین کو چمن بیچ قراری آئی
بلکہ گلشن کی بنا باد بہاری آئی
جلوۂ دہوم سے بلبل نے عماری آئی
تخت طاؤس پہ رمضان کی سواری آئی

شور ہر سمت منور ہے کہ رمضان آمد
لیلۃ القدر درین ماہ درخشان آمد
آج گلچین کو چمن بیچ قراری آئی
گلشن گوہر ایمان مسلمان آمد
گو وہان جن و پری وصف سلیمان آمد
تخت طاؤس پہ رمضانکی سواری آئی

چشم نرگس ہے اسی ماہ پہ نگران مشہور
کیون نہو وصل سے رمضانکی گلستان پُرنور
آج گلچین کو چمن بیچ قراری آئی
ہے چمن بیچ ہر اک بلبل شیدا مسرور
جلوۂ نور سے روشن ہے بیابان معمور
تخت طاؤس پہ رمضانکی سواری آئی

روز قرآن بھی اسی ماہ مین ہوتا ہی ختم
بسکہ ہوا اتنا جو ہم پر تیرا الطاف و کرم
آج گلچین کو چمن بیچ قراری آئی
صایمونکی بھی تیری ہاتھہ ہے محشر مین شرم
پھر جدائی تیری خوش آویگی کب ہمکو صنم
تخت طاؤس پہ رمضانکی سواری آئی

ہمنے بس پائی جو نعمت ہی تیرے صبر کے بیچ
مینھہ برستا ہے سدا رحم کا ہر قبر کے بیچ
آج گلچین کو چمن بیچ قراری آئی
اسکی توصیف عیان ہمسے نہو ذکر کے بیچ
روزہ دارونکو بچاویگا تو ہی حشر کے بیچ
تخت طاؤس پہ رمضانکی سواری آئی

کیا تیری آئینگی روشن ہی جہان مین تعبیر
بس ای قادر ہو سخن اپنا غلاف شمشیر
طوق لعنت کی شیاطین کو ملی ہے زنجیر
کیمیا وصف ہی اس ماہ کا تجھہ کو اکسیر

آج گلچین کو چمن بیچ قراری آئی
تخت طاؤس پہ رمضانکی سواری آئی

مسدس شہاب

صبحدم خواب سے اکیدم جو ہوا مین بیدار
دہین اوٹھتے ہی گیا سیر کو سوئے گلزار
دیکھتا کیا ہون کہ آتی ہے عجب باد بہار
مین نے پوچھا تو یہ فرزدہ ہوا وہ گوش گذار
روز عیش و طرب و ماہ صیام است امروز
کام دل حاصل و ایام بکام است امروز

باغبان باغکے در کھولے ہے بیٹھا مسرور
بڑھکے آگے مین گیا پوچھنے اوسکی جو حضور
باغ مین جسکے برستا ہے عجب طور سے نور
دی بشارت مجھے اور اوسنے کہا کر غم دور
روز عیش و طرب و ماہ صیام است امروز
کام دل حاصل و ایام بکام است امروز

کیا عجب رونق حق داد یہ بستان آئی
واہ کیا دہوم سے یہ موسم رمضان آئی
باد بر سرو گل و سوسن و ریحان آآئی
بلبل اک وجد مین اس بیت کو خوش خوان آئی
روز عیش و طرب و ماہ صیام است امروز
کام دل حاصل و ایام بکام است امروز

مرحبا خوانی کا ایک شور ہے ہر طرف چمن
ساز رنگین سے سبھو نے کئے ہین باز دہن
گل نسرین و گل لالہ و سنبل و سمن
خوش نوا طوطی و قمری بھی یہ کہتی ہے سخن
روز عیش و طرب و ماہ صیام است امروز
کام دل حاصل و ایام بکام است امروز

مسجدین نور سے آراستہ مانند جنان
مومنین پڑہتے ہین قرآن کو با خوش الحان
اہل دین شوق سے پڑہتے ہین تراویح عیان
خوش ہو کہتے ہین اسی بیت کو ہر پیر و جوان
روز عیش و طرب و ماہ صیام است امروز
کام دل حاصل و ایام بکام است امروز

نعمتین خاص خدا داد ہین رمضان کیلئے
صائمین غم سے بھی آزاد ہین رمضان کیلئے
گھر شیاطینون کے برباد ہین رمضان کیلئے
پڑہتے اس بیت کو دلشاد ہین رمضان کیلئے
روز عیش و طرب و ماہ صیام است امروز
کام دل حاصل و ایام بکام است امروز

بس صفت حضرت رمضانکی سرایا تو شہاب
اور تخلص یہہ تیرا ایکبے پھر آیا تو شہاب
مرحبا خوب یہہ یارون کو سنایا تو شہاب
خوب اس مطلع حافظ کو نبھایا تو شہاب
روز عیش و طرب و ماہ صیام است امروز
کام دل حاصل و ایام بکام است امروز

مخمس وفا

مجبور حمت یزدان کی آمد آمد ہے
خدا کے لطفِ فراوان کی آمد آمد ہے
بہار گلشن ایمان کی آمد آمد ہے
تمام ماہونکے سلطان کی آمد آمد ہے
جہان مین حضرتِ رمضان کی آمد آمد ہے

بہار آئی جہانکے ہر اک چمن مین آج
قبائے سبز درختونکے ہے بدن مین آج
لباس شادی کا پہنا گلون نے تنمین آج
یہہ ذکر خیر ہے ہر ایک انجمن مین آج
جہان مین حضرت رمضان کی آمد آمد ہے

دکھایا جسگھڑی اس مہ نے روئے نورانی
بہار آئی ہُوا سب پہ فضلِ یزدانی
خوشی جہان مین آئی گئی پریشانی
چمن مین کرتی ہین یہہ بلبلین گل افشانی
جہان مین حضرت رمضان کی آمد آمد ہے

خوشی سے غنچۂ احباب باغ باغ ہُوا
گل آج خانۂ ابلیس کا چراغ ہُوا
دلِ حسود مین پیدا الم کا داغ ہوا
عدوئے دین کا سینہ روسشکل زاغ ہوا
جہان مین حضرت رمضان کی آمد آمد ہے

ہوئی ہین نور سے پُر نو مسجدین ساری
بچھا ہے فرش تمامی کا اور ہے تیاری
لگین سلگنے قنادیل سرخ و زنگاری
ہر اہل دین کی زبان پر ہے ذکر یہ جاری
جہان مین حضرتِ رمضان کی آمد آمد ہے

یہہ دن ہین گنتی کے انکو غنیمت اب جانو
درود کلمہ سے دلکو تم اپنے صاف کرو
صلوٰۃ وصوم پہ ای مومنو کمر باندھو
کھلے ہین خانۂ جنت کے در مسلمانو
جہان مین حضرتِ رمضان کی آمد آمد ہے

خدا کی مہر ہوا ور ظلمت گناہ ہو دور
الٰہی دونون جہان مین وفا کو رکھہ مسرور
طفیل اس مہ پُر نور کے ہو دل پُر نور
دعا کرو کہ کرے جرم عفو ربِ غفور
جہان مین حضرت رمضان کی آمد آمد ہے

مسدس مؤلف

ہر رات مستجاب ہے ہر روز ہے سعید
شکر خدا کہ اندنون شیطان ہین بعید
بار و کلام رب سے ہمین بھی یقین ہوا

کیا صایمونکے واسطے آئے ہین دن مفید
قرآن مین بھی وصف ہے اس ماہ کا پدید
رمضان شریف رہبر باب امین ہوا

کیا مسجد ونمین حمد خدا کا ہے ذکر آج
دام لعین سے کسکو نہین کچھ ہی فکر آج
یہ مزدہ سُنکے شاد ہر اک مؤمنین ہوا

اور صایمونکے لب سے ہے آواز شکر آج
ہر روزہ دار شاد ہی اور کیا ہی صبر آج
رمضان شریف رہبر باب امین ہوا

مسجد مین وقت شام کے صایم ہزار ہا
افطار روزہ کرتے ہین خوش ہو بجان تبہا
سب مومنونکو عشق خدا بالیقین ہوا

با ذوق شوق ہوتے ہین سب جمع ایکجا
کر کرکے شکر خالق پروردگار کا
رمضان شریف رہبر باب امین ہوا

کیا رشک خلد بنگئی ہر مسجد ایک بار
بعد از عشا پڑھے ہین تراویح ملکے یار
مغموم دیکھتے ہی دل مشرکین ہوا

قندیلونکی بندھی ہے ہر اک سمت کو قطار
قرآن خوش ہو پڑھتا ہی حافظ کہے پکار
رمضان شریف رہبر باب امین ہوا

یارب یہی ہے حافظ پر جرم کی دعا
اور وقت نزع منھ سے ہو کلمہ میرے ادا
شکر خدا جو امت سالار دین ہوا

رمضانکی برکتون سے ہوا ایمان پُرضیا
صدقہ نبیؐ کا خلد بھی کریو مجھے عطا
رمضان شریف رہبر باب امین ہوا

مسدّس مؤلف

پھر آئی ای محبو جہان مین ہے اب بہار
خوش ہو رہے ہین حافظ قرآن بار بار
خوش ہو عزیز و لو مہ رمضان آگیا

مانند خلد بن گئی مسجد ہے نوبہار
صایم تمام کہتے ہین ہر دم یہی پکار
شکر خدا کرو کہ مہربان آگیا

روزہ رکھو نماز تہجد ادا کرو
اپنی نجات کے لئے حق سے دعا کرو
خلد برین کی دلسے جو رکھتے ہو آرزو
ہر روزہ دار صاحبو جنت کو پائے گا

مسجد مین آؤ صاحبو یاد خدا کرو
توبہ کرو بصدق نہ پھر کر خطا کرو
دنیا کو چھوڑ و دلکو لگاؤ خدا کے سو
لاکھون طرحکے دہان پہ مزے وہ اوڑائیگا

اور جو کہ شوق و ذوق سی مسجد مین آئیگا
مقبول حق وہ ہوویگا جنت مین جاویگا
اُسکو کسی طرحکا عزیزو الم نہین
بلکہ عذاب قبر سے کچھہ اُسکو غم نہین

روزے کا صایمون کو یہہ حق سی صلا ہوا
ہر صایمون کا صوم سے رتبہ علی ہوا
جاری زبان سے سبکے ہے صل علیٰ ہوا
بولا عدو یہہ دیکھکے ہر دل جلا ہوا
کیا مومنونکا اندنون جاہ و جلال ہے
اور اہل دین خوشی سی سراک مالا مال ہے

جنت مین جائی حق سے دلاویگی یہہ نماز
نعمت طرح طرحکے چکھاوے گی یہہ نماز
نار سقر سے یارو بچاوے گی یہہ نماز
اللہ سے بھی بلکہ ملاوے گی یہ نماز
یارو نماز دل سے ہمیشہ پڑھا کرو
غافل نہ ایک لمحہ کبھی تم رہا کرو

ایک سال بعد حضرتِ رمضان آملا
پھر دن خوشی کا یہہ ہمین رب نے دکھا دیا
خوابیدہ بخت اپنے کو آکر جگا دیا
شیطان کے دام مکر سے ہم کو بچا لیا
کس مُنہہ سے شکر رب کرین ہم دوستو ادا
کیا ہم پہ اپنا فضل کیا ہی گا کبریا

ہر روزہ دار کیون نہ خدا کا حبیب ہو
صاحب نماز کیون نہ خدا سے قریب ہو
حافظ کی اب دعا یہہ خدایا مجیب ہو
دنیا سے کوچ کرتے ہی جنت نصیب ہو
مداح ہین رسول کا تیری ہون یا اِلٰہ
نار سقر سے دے مجھے ای کبریا پناہ

الوداع ماہ رمضان شریف از مؤلف

الوداع ای ماہ غفران الوداع
الوداع ای ماہ شادان الوداع
الوداع ای مہر برہان الوداع
الوداع ای ابر احسان الوداع
الوداع ای حفظ ایمان الوداع
الوداع ای ماہ رمضان الوداع

الوداع کا غلغلہ ہے جابجا
درد اور غم مین ہین صایم مبتلا
بیٹھے ہین حافظ سبھی سر کو جھکا
رو رو کرتے ہین یہی ہر دم صدا
الوداع ای شاہِ شاہان الوداع
الوداع ای ماہ رمضان الوداع

کیا خوشی سے صبح کو اوٹھتے تھے ہم
صوم کی کرتے تھے نیت دل سے ہم
کیا ہی تھا اللہ کا فضل و کرم
سال بھر کھینچینگے اب رنج و الم

الوداع ای فیض واحسان الوداع
الوداع ای ماہ رمضان الوداع

روزہ دارونکے تھے دل شادان مدام
ماہ رمضان ہو چلے ہم سے تمام
الوداع ای ماہ لمعان الوداع

اب تو یہہ ہر وقت کرتے ہین کلام
بحر غم مین چھوڑ کر ہم سب کو نام
الوداع ای ماہ رمضان الوداع

شب قدر تھی رات اور دن عید تھا
وقت مغرب ذ خوشی ہو کر بسا
الوداع ای تاج سلطان الوداع

صبح سے تا شام رہنا تھا مزا
کرتے تھے افطار روزہ ایک جا
الوداع ای ماہ رمضان الوداع

گلشنون مین ہو رہی ہے کم بہار
باغبان کہتا ہے ہر دم آہ مار
الوداع ای مونس جان الوداع

گل بنے جاتے ہین غم سے مثل خار
ہوگیا ویران گلشن نو بہار
الوداع ای ماہ رمضان الوداع

ہجر مین صایم تیرے بیجان ہین
کہہ رہے یون صاحب ایمان ہین
الوداع ای نور ایمان الوداع

کو بکو چرچے یہی ہر آن ہین
شہر رمضان الذی مہمان ہین
الوداع ای ماہ رمضان الوداع

تجھپہ تھے دل جان سے مؤمن نثار
اب جسے دیکھا وہ آہین سرد مار
الوداع ای راحت جان الوداع

تیری آمد سے خوشی تھی بار بار
کہہ رہا ہے بس یہی ہر دم پکار
الوداع ای ماہ رمضان الوداع

غم مین تیرے سال بھر روونگے ہم
روشنی چشم بس کھوونگے ہم
الوداع ای ماہ رخشان الوداع

منہہ کو اشکونسے سدا دہوونگے ہم
سال بھر حافظ نہین سووینگے ہم
الوداع ای ماہ رمضان الوداع

مسدس شہاب

دن خزانکے آن پہنچے باغبانان الوداع
بلبلون نے دی خبر یون ای گلستان الوداع
مسجد ومحراب ومنبر اور چراغان الوداع

اوٹھہ چلی فصل بہار از باغ وبستان الوداع
طایرون نے دی خبر یون ای درختان الوداع
آج ہوتی ہین جہان سے ماہ رمضان الوداع

سُن خبر تیری جُدائی کی سبھی نالان ہین
داغ ہجران کے سبب سے بےسر و سامان ہین
اہل صایم روز و شب با دیدۂ گریان ہین
بولتے ہین ماہ رمضان آجکل مہمان ہین

مسجدونمین جابجا پڑہتے خطیبان الوداع
آج ہوتے ہین جہانسی ماہ رمضان الوداع

اولین عشرہ مین سب در ذکر ربُّ العالمین
دوسرے عشرہ مین بھی در فکر ساری صایمین
اس سبب سے چشم رحمت تھی ہمیشہ بر زمین
تیسرے مین کوچ کر جاتا ہے یہہ ماہِ مبین

جابجا ہی کوچ کا ہی تیری سامان الوداع
آج ہوتی ہین جہانسی ماہ رمضان الوداع

ہای یہہ رمضان اعظم اوٹھ چلا سوئے عدم
ہی قوی امید حق سی تجھکو پھر پاوینگے ہم
مومنونکو چھوڑ اب جاتا ہے یہہ با چشم نم
ہر برس آنا ہے تیرا ای مہِ عالی ہمم

الغرض اب تو چلا ہے کر پریشان الوداع
آج ہوتی ہین جہانسی ماہِ رمضان الوداع

مومنون کو ہر برس آنیسے تیری عید ہے
ہر برس آنا تیرا دنیا مین تو جاوید ہے
صایمونکے منہہ پہ ہر دم خرمی کی دید ہے
زندگی ہے تو تجھے ملنے کی پھر امید ہے

تجھکو کرتی ہین مسلمان خیرخواہان الوداع
آج ہوتی ہین جہانسی ماہِ رمضان الوداع

جائیو ای ماہِ اکرم جلد تر نزدِ خدا
ای خدائی دوجہان بخشندۂ جرم و خطا
اور کر تو حق سے تو جاکر پھر اتنی التجا
مومنونکو بخش جنت اور کوثر کر عطا

ای شہاب الدین کہہ تو ہوکے گریان الوداع
آج ہوتی ہین جہانسی ماہِ رمضان الوداع

قصیدۂ مولف

تو ہم سے رخصت ہو چلا ای ماہِ رمضان الوداع
گر غم مین ہمکو مبتلا ای ماہِ رمضان الوداع
شیطان ہمسے دور تھا باعث تیری رنجور تھا
صایم ہر اک مسرور تھا ای ماہِ رمضان الوداع
تو معدنِ احسان تھا تو موردِ غفران تھا
تو گوہرِ ایمان تھا ای ماہِ رمضان الوداع
تو نور تھا ایمان کا تو بحر تھا احسان کا
فرمان تھا تو برہان کا ای ماہِ رمضان الوداع
صایم ہین سب تجھہ بن حزین تھے ہین سب اللہ و نگین
کہتے ہین ورد بالیقین ای ماہِ رمضان الوداع
تمین مسجدین پُرنور سب بہتا تھا مجمع روز و شب
کرتے تھے سب اذکار رب ای ماہِ رمضان الوداع
دل سب کے پُرانوار تھے شب کو ہر اک بیدار تھے
پڑہتے قرآن ہر بار تھے ای ماہِ رمضان الوداع

دن عید تھا شب قدر ہر صایمونکو سربسر — کہتے ہین اب یون شور کر ای ماہِ رمضان الوداع
ہمپر تیرا احسان تھا خالق کا تو فرمان تھا — ایک ماہ تو مہمان تھا ای ماہِ رمضان الوداع
تیرے الم مین رنگ فق ہر اک کری ہی دلکو شق — اور ہی جدائی کا قلق ای ماہِ رمضان الوداع
ہر ایک دلمین درد ہی غم سے ہر اک رو زرد ہے — بھرتا وہ آہین سرد ہی ای ماہ رمضان الوداع
ہی غم سے ہر اک نیم جان کرتا ہی فریاد و فغان — چشمون سے آنسو ہی روان ای ماہِ رمضان الوداع
منھہ موڑ کر ہمسے چلا دل توڑ کر ہم سے چلا — کہتا ہی ہر اک دل جلا ای ماہِ رمضان الوداع
تو سال پیچھے سربسر آویگا ای نورِ نظر — تب ہونگے ہم شاید کدہر ای ماہِ رمضان الوداع
روتے ہین آہین مار کر صایم تمامی سربسر — پیتے ہین سب خون جگر ای ماہِ رمضان الوداع
تو چھوڑ ہمکو جائے گا کیون صبر ہمکو آئیگا — غم تیرا جان کو کھائیگا ای ماہ رمضان الوداع
شب کو تراویح ہین سبھی مصروف رہتے تھے اخی — تھی کسقدر سب کو خوشی ای ماہ رمضان الوداع
واحسرتا واحسرتا مغموم کر سب کو چلا — کہتے ہین صایم بارہا ای ماہِ رمضان الوداع
رو رو کے یہ صبح و مسا کہتا ہی حافظ بینوا — افسوس رخصت ہو چلا ای ماہِ رمضان الوداع

مسدس قادر

آج خورشیدِ سما پر غم کا سامان ہو گیا — چشم سے جاری فلک کے آب باران ہو گیا
زیر گردون اب یہان اس غم کا طوفان ہو گیا — گھر ہر اک صایم کو اپنا مثل زندان ہو گیا
باغ و بر ہر مومنونکا بسکہ ویران ہو گیا — اب جدا ہیہات ہمسے ماہِ رمضان ہو گیا

کیون نہ ای رمضان تیری جانے پہ واویلا کرین — محفل عشرت مین ماتم سال بھر تیرا کرین
غم کی آتش سے سدا بریان جگرا اپنا کرین — نیم بسمل کی طرح ہم خاک پر تڑپا کرین
باغ مین غم سے تیرے سنبل پریشان ہو گیا — اب جدا ہیہات ہم سے ماہِ رمضان ہو گیا

گرمیٔ صحبت سے ہی صدمہ تیرے یارون پہ آج — عشق کی آتش سے لوٹین کیون نہ انگار و نپہ آج
نقد دل لے کھیلتے عابد ہین تلوارون پہ آج — سر پٹکتے ہین ہر اک مجنون بھی کہسار و نپہ آج
عرش سے لے فرش تک اس غم کا سامان ہو گیا — اب جدا ہیہات ہمسے ماہِ رمضان ہو گیا

خوف کچھہ رکھتے نہین ہم جان کی برباد کا — ہی جدائی سے تیرے بہتر قفس فولاد کا

حال دکھلایا ہے اس غم نے مجھے صیاد کا
ہوگیا ویران چمن اس بلبل ناشاد کا
غم سے ای رمضان تیری گلشن بیابان ہوگیا
اب جدا ہیہات ہم سے ماہ رمضان ہوگیا

صدقے اس ایام کے شیطان بھی ہمسے دور تھا
کوچہ و بازار مین جلسہ تیرا مشہور تھا
نشہ الفت سے تیرے شیشہ دل چور تھا
دل ہر ایک عابد کا تیرے ذکر سے معمور تھا
بزم مین ہر عاشقونکے ختم قرآن ہوگیا
اب جدا ہیہات ہمسے ماہ رمضان ہوگیا

خون دل پیتے ہین ای رمضان تیری جانیسے ہم
پیٹ بھرتے ہین عوض کھانیکے غم کھانیسے ہم
جان دینا شمع پر سیکھے ہین پروانے سے ہم
خاک مین مل جانا بہتر ایسے جل جانیسے ہم
غم کے ہاتھون سے ہر اک غلطان و پیچان ہوگیا
اب جدا ہیہات ہم سے ماہ رمضان ہوگیا

روشنی کم دیکھی ہر اک مسجد و محراب کی
غم سے تیرے کم تجلی ہوگئی مہتاب کی
خاصیت ہر دل نے قادر پائی ہے سیماب کی
خشکی مین جیتی رہین کیون مچھلیان تالاب کی
بحر دل مین صائمونکے غم کا طوفان ہوگیا
اب جدا ہیہات ہم سے ماہ رمضان ہوگیا

مسدس مؤلف

وہ کون ہے کہ جسکو تیرا غم الم نہین
یہہ غم وہ ہے کہ ماہ محرم سے کم نہین
کسکے جگر پہ ہجر کا تیرے زخم نہین
کیونکر کہ تجھہ سا ماہ دگر منعم نہین
اس ماہ مین آلہ کا کیا کیا کرم نہین
جسکی صفت مین جائے فہم اور وہم نہین

رمضان شریف سے جسے انکار ہوگیا
اور جو صلوۃ جمعہ سے بیزار ہوگیا
لاریب وہ عزیز و گنہگار ہوگیا
اللہ کے غضب مین گرفتار ہوگیا
اسمین کوئی نجات کی اونکو قسم نہین
ماہر جنھین عزیز و خدا کا حکم نہین

وہ لایق عذاب ہین جو بے نماز ہین
کافر سے بھی خراب ہین جو بے نماز ہین
باغی وہ از جناب ہین جو بے نماز ہین
مجرم وہ لاجواب ہین جو بے نماز ہین
ان پر کبھی عزیز و خدا کا کرم نہین

جنکو خدا رسول سے بالکل شرم نہین

غفلت مین ایسے دن کو عزیزو نہ کھوئیے
پیش خدا نہ حشر مین آگر کے روئیے
بحر گنہ مین عمر نہ اپنی ڈبوئیے
نیکی کے تخم صاحبو دنیا مین بوئیے
شرع نبیؐ پہ جو کوئی ثابت قدم نہین
وہ شخص یارو قابل رحم و کرم نہین

مہمان کوئی دم کا یہہ رمضان شریف ہی
گریان ہی اُسکے جانے پہ وہ جو عفیف ہی
ہر ماہ سے یہ خوب ہی اشرف لطیف ہی
اور خوار ہے جو دین نبیؐ کا حریف ہی
کیا اُنکے دل مین داغ حسد کا زخم نہین
کوئی طرح نجات کا اون کو علم نہین

بارِ الٰہ شرّ لعین سے بچا مجھے
اور مصطفےٰ کی صبح و مسا دے دلا مجھے
توفیق نیک راہ کی بس کر عطا مجھے
کر فضل وقت نزع کے کلمہ پڑھا مجھے
حافظ نبیؐ کے نام کا ہون مجکو غم نہین
رسوائے روز حشر سے بالکل الم نہین

مُسدّس قادر

چلا داغ فرقت دے رمضان آج
اوٹھا درد فرقت کا طوفان آج
کھلا دفترِ غم کا دیوان آج
ہے اندوہ جنت مین رضوان آج
چلا جلوۂ نور تابان آج
ہوا الوداع شہر رمضان آج

چلا چھوڑ الفت کے دامن کو چیر
لگا آج فرقت کا سینے مین تیر
ہین غم مین تیرے ہم صغیر و کبیر
جدائی سے تیرے ہین ہم سب حقیر
گئے چشم نم سب ہین گریان آج
ہوا الوداع شہر رمضان آج

گیا درد و ماتم بہ عرشِ برین
ملک آسمان پر ہین سارے حزین

ہے مہجور بس آج روئے زمین　　ہو مغموم بیٹھے ہین سب اہل دین
چلا رشتہ توڑ داماں آج
ہوا الوداع شہر رمضان آج

کہا جا صبا نے چمن کے قریب　　چلا الوداع ہو کے ماہِ حبیب
مچا شور تب سوئے گلشن عجیب　　گریبان ہے سن چاک رو عندلیب
ہوا غم سے ویران گلستان آج
ہوا الوداع ماہ رمضان آج

مصلی تیرے غم سے ہین پائمال　　ہوا حافظون کا تغیر سا حال
چلا روشنی مسجدونکی نکال　　سبھی اہل دین ہو کے بیٹھے نڈھال
مساجد مین ہے ختم قرآن آج
ہوا الوداع شہر رمضان آج

سبب سے تیرے بند شیطان تھے　　پڑے طوق لعنت مین حیران تھے
دگر تجھ سے مُردے جو شادان تھے　　قبر کے عذابون سے آسان تھے
چلا اہل دین کا نگہبان آج
ہوا الوداع شہر رمضان آج

چلا صاحبِ لطف ایام آج　　چلا معدن لطف واکرام آج
چلا پشتی خلق اعوام آج　　چلا رحمت حق کا احکام آج
چلا ماہ کا سارے سلطان آج
ہوا الوداع شہر رمضان آج

زہے شرح عالی شہِ نیک نام　　فضایل مین ہے جسکے والا مقام
مچا شور وغل ہر مکان سے تمام　　چلا آج رخصت ہو ماہِ صیام
اوٹھا حسرت و دل سے ارمان آج
ہوا الوداع شہر رمضان آج

اب آگے کہاں وصف تحریر ہے — تیری ہر جگہہ حسن تنویر ہے
اے قادر تو اس غم سے دلگیر ہے — یہی منطق عشم کی تفسیر ہے

ہوا نیلگون غم سے آسمان آج
ہوا الوداع شہر رمضان آج

مسدس مؤلف

افسوس چلا معدن غفران ابھی سے — افسوس چلا گوہر ایمان ابھی سے
افسوس چلا سرور ذیشان ابھی سے — افسوس چلا رحمت سبحان ابھی سے
افسوس چلا حافظ ایمان ابھی سے — افسوس چلا حضرت رمضان ابھی سے

تائید الٰہی سے سبھی شاد تھے دیندار — آتے تھے مساجد مین بہت شوق سی ہر بار
اور ذکر خدا کرتے تھے ہر حال ہر اکبار — اب ہائے جسے دیکھیئے کرتا ہی یہ گفتار
افسوس چلا حافظ ایمان ابھی سے — افسوس چلا حضرت رمضان ابھی سے

سحری کو اوٹھا کرتے تھے ہر صایم خوشتر — کرتے تھے تہجد بھی ادا شوق سے اکثر
اب سُنکے خبر حضرت رمضان منوّر — بسمل سان تڑپتے ہین سدا آہ و فغان کر
افسوس چلا حافظ ایمان ابھی سے — افسوس چلا حضرت رمضان ابھی سے

کم ہو رہی محراب کی مسجد کی تجلّی — رو رو کے پٹک سر کو گرے شور ہے کوئی
بل غم سے ہی مرجھائی کھڑی جائی وجوئی — اس فرقت رمضان سی نہین شاد ہی کوئی
افسوس چلا حافظ ایمان ابھی سے — افسوس چلا حضرت رمضان ابھی سے

اک سال کا نبلا ہمین جاتا ہے تو وعدا — گر زندگی ہو گی تو ملا دے گا خدایا
جز تیرے شکیب آ وےگا کیونکر ہمین ردا — ہر مؤمن و دیندار یہی رو کے ہے کہتا
افسوس چلا حافظ ایمان ابھی سے — افسوس چلا حضرت رمضان ابھی سے

باعث تیرے شیطان تھے محبوس تمامی — تھا ایسا تو تجھہ حضرت رمضان گرامی
رخصت ہوئے جاتا ہی جو تو اہی ہہ سامی — تو حافظ کمتر کی بھی اب لیجو سلامی
افسوس چلا حافظ ایمان ابھی سے — افسوس چلا حضرت رمضان ابھی سے

مسدس مشتاق

بیان چہ طور شود حالت شبان فراق
ہمیشہ پرُ ز الم ہست خانمان فراق
رقم چگونہ ہمہ قصۂ اوان فراق
دلم بہ باغ وجود داشت پاسبان فراق
بیان ہجر تو رمضان چرا ادا نہ کنیم
برائی مرض غم خود چرا دوا نہ کنیم

ہمارے واسطے تجھ سا نہ مہربان دیکھا
تیرے فراق مین کرتے ہین گریہ اور بکا
تمام سال مین تو ہی ہمارا حامی تھا
ہماری آنکھون سی دریائی اشک اب ہی بہا
بیان ہجر تو رمضان چرا ادا نہ کنیم
برائی مرض غم خود چرا دوا نہ کنیم

تجھی کو عرش معلّٰی پہ حق سے رفعت ہی
تیرے جو آنیسے جیسی کہ ہمکو فرحت ہی
بلند اسلئے تیری جو سبب سے درجت ہے
سو ویسی ہو گئی بار گران جو فرقت ہے
بیان ہجر تو رمضان چرا ادا نہ کنیم
برائی مرض غم خود چرا دوا نہ کنیم

جو تو نے بخشی تھی فرحت یہ جسم اور جانکو
جلایا تو نے ہمارے تھا جملہ عصیانکو
کہ جیسے تازگی ہووے ہوا سے بستانکو
تیرے جدائی نے ویران کیا گلستانکو
بیان ہجر تو رمضان چرا ادا نہ کنیم
برائی مرض غم خود چرا دوا نہ کنیم

ہزار حیف جو تو بعد سال آوے گا
مگر تو حشر مین رمضان بخشوا وے گا
کہان نصیب جو ہر شخص تجھکو پاوے گا
پر اب یہان سے ای رمضان ہائی جاویگا
بیان ہجر تو رمضان چرا ادا نہ کنیم
برائی مرض غم خود چرا دوا نہ کنیم

مثال شمع کے ہین اشک چشم سے جاری
فراق ماہ مین روتی ہی خلق اب ساری
اور اشک خونی نے دامن پہ کی ہی گلکاری
ہین مبتلا سبھی اس غم مین نوری اور ناری
بیان ہجر تو رمضان چرا ادا نہ کنیم
برائی مرض غم خود چرا دوا نہ کنیم

قلم کا سینہ رکا اب ہی غم کے لکھنے سے
رکا ہے اب دل مشتاق غم کے لکھنے سے
تر اب ہی دامن قرطاس الم کے لکھنے سے
بھرا ہے صفحہ تیرا اس رقم کے لکھنے سے
بیان ہجر تو رمضان چرا ادا نہ کنیم
برائی مرض غم خود چرا دوا نہ کنیم

مسدس مؤلف

ہی غم رمضان سے ہر صایم برنگ بیدلگون
لوٹتے ہین خاک پر بسمل کی صورت کیا کہون
بیٹھے ہین حفاظ مسجد مین بحسرت سرنگون
دل غم رمضان سے ہر اک کا بنا ہیگا زبون
رو رو کہتے ہین پٹک سر سب مصلی آج یون
ہو چلے رمضان وداع انا الیہ راجعون

آج ہی ہر بلبل و قمری کی یہ لب پر صدا
رشتۂ الفت ہی ہمسے توڑ ہو ہم سے جدا
الوداع بولو عزیزو اب یہ رمضان چلا
وادریغا وادریغا اوٹھ چلا ماہ ہدا
اہل ایمان غم سے تیرے زرد ہووین نہ کیون
ہو چلے رمضان وداع انا الیہ راجعون

گلشنو مین تیری آمد سے عجائب تھی بہار
جائی اور جوہی گل ریحان گل لالہ ہزار
سیوتی چنبا چنبیلی موتیا شبو کی دار
رحمت حق سے کھلے رہتے تھے سب لیل و نہار
اب تیری فرقت سی وہ سب ہو رہے ابتر زبون
ہو چلے رمضان وداع انا الیہ راجعون

کیا ہی رہنا تھا تجمل مسجدو مین صبح و شام
ہو کے خوش افطار کرتے تھے بہم روزہ تمام
وقت مغرب کے جمع ہو جاتے تھے صایم تمام
اب وہ مجمع وہ تجمل کا ہے کو ہوگا مدام
اب تیرے ہجرت مین سب صایم ہین بیٹھے سرنگون
ہو چلے رمضان وداع انا الیہ راجعون

تیرے باعث سی شیاطین قید تھی زندانمین
تھی محبت تیری ہر اک اہل دین کی جانمین
تجھ سبب سے روشنی تھی بالیقین ایمانمین
کیا مزہ رہتا تھا صبح و شام تجھ مہمانمین
اہل صایم کا ہی اس غم سے پریشان اندرون
ہو چلے رمضان وداع انا الیہ راجعون

کیا خوشی سے وقت سحری کی اوٹھا کرتی تھی ہم
معرفت کیواسطے حق سے دعا کرتی تھی ہم
فضل خالق سے تہجد بھی ادا کرتے تھے ہم
صبح سے تا شام ذکر حق کیا کرتے تھے ہم

اب بھلا کیون چین آویگا ہمین اسکے بدون
ہو چلے رمضان وداع انا الیہ راجعون

غرض اب تجھسے یہ کرتے ہین آلہ العالمین
بخش ہمکو مصطفٰے کیواسطے ہین مجرمین

حافظ پُر جرم تیرا نام لیوا ہے یقین
صدمۂ محشر نہ دکھلا ہین گروہ مسلمین

اب فراقِ ماہ رمضانِ مبارک کیا لکھون
ہو چلے رمضان وداع انّا الیہ راجعون

مربع مؤلّف

فراقِ ماہ رمضان ہین کوئی آنسو بہاتا ہی
کبھی تو حافظِ قرآن یہ ہر ایک کو سناتا ہی
کوئی تو غم مین رو رو خاک ڈ سر پر اڑاتا ہے
عزیز وہو کے رخصت اب مہِ رمضان جاتا ہی

بند ۲

لگا کر پہلے الفت ہمسے اب ہوتا ہی تو رخصت
تیرے آنیسے پاتے تھے گویا ہم خوان پُر نعمت
تیرے رہنے سی تھی دلکو نہایت راحت و فرحت
تیرے جانیسے ہر عاشق الم اور غم کو کھاتا ہے

بند ۳

تیرے جانیسے ای رمضان چلا صبر و قناعت بھی
تیرے باعث ادا ہوتی تھی کچھہ تھوڑی عبادت بھی
تیرے رہنے سے تھی لاریب خالق کی عنایت بھی
تراویح اور روزون کا مزہ اب یاد آتا ہے

بند ۴

ہمیشہ شوق رہتا تھا عبادت ہی کا ہر اک کو
وظایف کی صدا رہتی تھی کثرت جابجا دیکھو
جماعت خوب ہوتی تھی فجر کو شب کو مغرب کو
یہہ کم ہونیسے کیا کیا قلب کو افسوس آتا ہی

بند ۵

تیری رہنے سی الفت تھی ہماری انس اور جانمین
برکت سی تیری محبوس سب تھے سب زندانمین
ہمین آور غلاوہ اتنی طاقت تھی نہ شیطانمین
تو وہ ہی شاہ کہ اعدا کو زنجیرین پنہاتا ہی

بند ۶

ہر اک مسجد مین آتا تھا عبادت کیلئے چلکر
ادب سے سر جھکاتا تھا خدا کے روبرو ڈر کر

وہ رحمت اور برکت کے تمامی یاد دن کر کر
دل وحشی غم رمضان مین زنجیرین توڑتا ہی

بند ۷

نہین حافظ کو اب فرقت گوارا ہی تیری بالکل
ہمیشہ نام سے تیرے ہی کرتا ہی یہ شور و غل
تو ہی ہر ماہ کا سلطان ہی رمضان مثال گل
اکرون قربان جان تجھپر یہی اب دلمین آتا ہی

مسدس مولف

عزیزو رخصت رمضان پہ کیجے ہر دم غم
جدا نہ دل سے کرو اپنے تم کوئی دم غم
میرا تو صبح و مسا ہے یہہ لبسکہ ہمدم غم
کرے ہی ہر دم و ہر لحظہ چشم پرنم غم
نہ دل سے اپنے کبھی ہوگا صاحبو کم غم
کرینگے حضرت رمضان کا سال بھر ہم غم

چلی ہوا وٹھ کے سبھی باغ و گل سی فصل بہار
اب آن پہنچی یہ باد خزان ہی بس یکبار
یہہ وحش اور طیورون کے لب پہ ہی ہر بار
تمام کہتی ہین بلبل بھی یہ ہی آہین مار
نہ دل سے اپنے کبھی ہوگا صاحبو کم غم
کرینگے حضرت رمضان کا سال بھر ہم غم

سنی خبر تیری رخصت کی جب سے یارون نے
خوشی کا نام لیا ہے نہ تب سی یارون نے
خبر وداع کی سنتے ہی کب سے یارون نے
اوٹھایا ہاتھ ہے عیش و طرب سے یارون نے
نہ دل سے اپنے کبھی ہوگا صاحبو کم غم
کرینگے حضرت رمضان کا سال بھر ہم غم

تمام صایمون کی آہ چشم ہے پرنم
ہین بلکہ مومن و دیندار سب کے سب پرغم
مساجدون مین چلی ہو بہار ہر دن کم
کہے ہین حافظ قرآن بھی بس یہی ہر دم
نہ دل سے اپنے کبھی ہوگا صاحبو کم غم
کرینگے حضرت رمضان کا سال بھر ہم غم

تیرے سبب سے نہ چلنا تھا زور شیطان کا
تیرے سبب سے سبھون پر تھا فضل یزدان کا
تیرے سبب سے منور تھا دین ایمان کا
بشوق دور بھی کرتے تھے روز قرآن کا

نہ دل سے اپنے کبھی ہوگا صاحبو کم غم
کرینگے حضرتِ رمضان کا سال بھر ہم غم

رکھے گا فضل سے زندہ اگرچہ ہمکو خدا
وگرنہین توکہان تو ہے ہم کہان کس جا
تو پھر بھی تجھہ سے ملین گے ہم ای مہ والا
غرض امید ہی حافظ کی تجھہ سے یا مولا

نہ دل سے اپنے کبھی ہوگا صاحبو کم غم
کرینگے حضرتِ رمضان کا سال بھر ہم غم

مسدس مؤلف

ہر رات شب قدر کے برابر شریف ہے
اور فضل حق سے اندنون شیطان ضعیف ہی
ہر روز یار وصوم کا کیا ہی لطیف ہے
وہ خوار ہے جو دین نبیؐ کا حریف ہے
روتا ہے اوسکے جانے پہ وہ جو عفیف ہے
مہمان کوئی دم کا یہہ رمضان شریف ہے

ہر سمت کو یہہ شور ہے یہہ غل یہی صدا
روتے ہین آہ مارکے حافظ بصد بُکا
افسوس ہو کے حضرت رمضان چلا جُدا
صایم تمام کرتے ہین رو کر یہی ندا
روتا ہے اوسکے جانے پہ وہ جو عفیف ہے
مہمان کوئی دم کا یہہ رمضان شریف ہے

کیا گلشنون مین بادِ خزان سی خزان ہوئی
ہر شاخ غم سے جھک گئی اور نیم جان ہوئی
اور تازگی گلون کی گلون سے نہان ہوئی
ہر عندلیب کے یہی گویا زبان ہوئی
روتا ہے اوسکے جانے پہ وہ جو عفیف ہے
مہمان کوئی دم کا یہہ رمضان شریف ہی

مسجد مین جمع ہوتے تھے سب ملکے دیندار
اب کاہے کو وہ ہو ویگا مجمع شب و نہار
افطار روزہ کرتے تھے خوش ہو کے آشکار
افسوس کیا ہی حضرت رمضان سے تھی بہار
روتا ہے اُسکے جانے پہ وہ جو عفیف ہے
مہمان کوئی دم کا یہہ رمضان شریف ہے

شیطان کے دام مکر سے بیخوف تھے مدام
ذکر خدا سوائے نہ تھا کچھ بھی اور کام
پڑھتے تھے شب کو ملکے تراویح ہم تمام
کیونکر شکیب اب ہمیں آویگا صبح و شام
رونا ہے اوسکے جانے پہ وہ جو عفیف ہے
مہمان کوئی دم کا یہہ رمضان شریف ہے

بار آلہٰ بار گنہ سے بچا اب مجھے
صدقہ نبی کا خلد بریں کر عطا مجھے
اور وقت نزع کلمہ طیب پڑھا مجھے
حافظ ہوں تیرے نام کا دے آسرا مجھے
رونا ہے اوسکے جانے پہ وہ جو عفیف ہے
مہمان کوئی دم کا یہہ رمضان شریف ہے

مناجات من تصنیف صدیق حاجی ہاشم صاحب یمن المتخلص باخلاص

ہی یارب یہہ دعا میری فتحمندی ہو سلطانکی
عنایت ہو اگر تیری فتحمندی ہو سلطانکی
خدایا فضل کر تو اب دعا کرتے ہیں یہ ہی سب
کرم ہو جاوے تیرا جب فتحمندی ہو سلطانکی
اگر کافر کئے ہیں شور مسلمان پر ہوا اونکا جور
پہ یہ رکھتے ہیں تیرا زور فتحمندی ہو سلطانکی
بحق احمد مرسل طفیل سید اکمل
دعا یہہ ہے کہ عزوجل فتحمندی ہو سلطانکی
شکست پاویں وہ سب زندیق طفیل حضرت صدیق
جو ہیں بوبکر بالتحقیق فتحمندی ہو سلطانکی
دعا رد جائیگی یہ کب دئیے ہیں تجھکو ہمنے جب
عمر کا واسطہ یارب فتحمندی ہو سلطانکی
طفیل حضرت عثمان ہو شادان روم کا سلطان
ہے یہ ہی التجا ہر آن فتحمندی ہو سلطانکی
مسلمانوں کے گردوں پر فتح کا مہر رخشان کر
بحق حضرت حیدر فتحمندی ہو سلطانکی
طفیل حضرت حسنین جو ہیں شہزادہ کونین
نبی کے ہیں وہ نور العین فتحمندی ہو سلطانکی
ہی جبتک مہر و مہ کا دور ہو شہ روم پر کوئی اور
مسلمانوں کا ہی ہو دور فتحمندی ہو سلطانکی
محبو جان و دل سے اب بنے جسطرح ملکر اب
کرو تائید سرا یک ڈھب فتحمندی ہو سلطانکی
امیر المؤمنین جانو اوسے حامی دین سمجھو
دعا اوسکے لئے مانگو فتحمندی ہو سلطانکی
اطاعت میں قدم دھرنا نہ غفلت اسمیں تم کرنا
حمایت سے نہ تم پھرنا فتحمندی ہو سلطانکی

کہو آمین ہو خوش تر حمیت دین کی لا کر
ہے یہہ اخلاص کی امید فلک پر جبتک ہی خورشید

اسی مین جان لو بہتر فتحمندی ہو سلطانکی
رہے یہ سلطنت جاوید فتحمندی ہو سلطانکی

مثنوی مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

یا الٰہی یا الٰہی یا الٰہ
عرض تجھ سے ہے یہی شام وپگاہ

جس نے کی مطبوع یہ اقدس کتاب
اور خلقت کو کیا ہے فیضیاب

مال اپنا خرچ کر اس راہ مین
غرق ہے عشق نبیؐ کی چاہ مین

کون وہ لاثانی ایسا آج ہے
قاضی ابراہیم خیر الحاج ہے

صاحب خلق وحیا وعلم وجود
قدر دانِ علم باذل اور ودود

ایسے کو اس غم مین دیکھا مبتلا
ملتجی تب مین ہوا پیش خدا

اور کی یہہ التجا اے ذو الجلال
فضل سے پورا میرا کر دے سوال

اوسکے مال وعمر وعزت مین سدا
دے ترقی روز افزون اے خدا

وہ جو ابراہیم تھا تیرا خلیلؑ
راہ مین تیری خداوند جلیل

ایک پسر کو اپنے نذرانہ کیا
درعوض خلت کے خلعت کو لیا

یہہ بھی ابراہیم ہے اے ربنا
نذر درگہ دنس مین اولاد مین کیا

درعوض اوسکے تو کیا کیا کچھہ ندے
منھہ ہے کسکا اس سے بڑھکر کچھہ کہے

اے خداوندِ کریم ولم یزل
فیض سے امید ہے نعم البدل

فضل سے تیرے ہین سب مقصد حصول
واسطے اولاد کے ہے دل ملول

کر عطا اولاد اس کو نیک خو
یک صد وسی سال اس کی عمر ہو

بھائیون کو اسکے تو دلشاد رکھہ
فضل سے اپنے سدا آباد رکھہ

آل اور اولاد کو اون کی سدا
شاد وخرم رکھہ ہمیشہ اے خدا

اس دعا کو میری کر یارب قبول
بہرا حمدؐ اور اولاد بتولؓ

اور اصحاب محمدؐ کے لئے
بندۂ سالک کو یارب بخشدے

جواہر البیان

مداح رسول الثقلین جناب حاجی سید تجمل حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد باری تعالیٰ عز اسمہٗ

بھلا کیا ہین ہم کیا ہماری ثنا
نہو انبیا سے جب اوسکی ثنا
تو لازم ہوا یہ کہ چُپ ہو رہین
نہایت ادب سے یہی ہم کہین
ستایش کے قابل تو وہ ذات ہے
مگر منہ ہے چھوٹا بڑی بات ہے

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

یا صاحب الجمال ویا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اما بعد خاکسار ذرہ بمقدار حاجی سید تجمل حسین تجمل جلالپوری مقیم بمبئی عرض پرداز بصد عجز و نیاز ہے کہ اس مرتبہ جب حافظ الایمان کے طبع کا زمانہ آیا آقائی نامی جناب قاضی عبد الکریم ابن قاضی نور محمد صاحب مالک مطبع فتح الکریم و مطبع کریمی بمبئی مدظلہ العالی نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہمارا جی چاہتا ہی کہ اس کتاب مقبول ہر شیخ و شاب مین چند قصائد تمہاری بھی بطور رسالہ آخر مین شامل کئے جائین تو وصفان رسول مقبول تازہ لطف اوٹھائین حسب فرمان آقائی نامور اس احقر نے نئے قصائد کہنے شروع کئے بہ فضل خدا چند ماہ مین دل کے ارادے پورے ہو گئے نام اس رسالہ کا

جواہر البیان رکھا حضور کو دکھلایا تو بہت پسند فرمایا خاطر خواہ صلہ مرحمت فرماکر شاد کام کیا اور چھپنے کا حکم دیا۔ اب میری درگاہِ خداوند کریم مین التجا ہے کہ وہ اسکے مصنف اور پڑھنے والے اور چھاپنے والے کو اجرِ عظیم عطا فرماوے اور کونین مین مراتب بڑھاوے آمین ثم آمین **اطلاع ضروری** اس رسالہ جواہر البیان کا حق تصنیف مین نے جناب قاضی عبدالکریم ابن قاضی نور محمد صاحب مالک مطبع فتح الکریم و مطبع کریمی بمبئی کو ہبہ کردیا ہے لہذا کوئی صاحب بغیر اجازت اون کے قصد طبع نفرماوین وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

راقم تجمل جبلپوری

حمد باری تعالیٰ

تری کیا مین حمد و ثنا کرون تری شان جل جلالہ — ہے بجا ہی جو کہا کرون تری شان جل جلالہ
رہی پیش چشم تو جلوہ گر یہی آرزو تری نام پر — دل و جان و مال فدا کرون تری شان جل جلالہ
تری راہِ شوق مین دل ہی کوئی اور فکر نہو مجھے — مین ترا ہی ذکر کیا کرون تری شان جل جلالہ
نہ غرض رہی کسی اور سے میری ہو گذر اسی طور سے — ترے نام کو مین جپا کرون تری شان جل جلالہ
ترا داغ عشق نصیب ہو تو مجھے وہ ایسا حبیب ہو — کبھی سینے سے نہ جدا کرون تری شان جل جلالہ
نہ کسی سے شوق کلام ہو نہ کسیکی مدح سے کام ہو — جو کرون تو تیری ثنا کرون تری شان جل جلالہ
سروپا کا اپنے نہ ہوش ہو ترا ذکر سننکی یہ جوش ہو — کہ مین ٹکڑے ٹکڑے قبا کرون تری شان جل جلالہ
تو کہان نہان ہے بتا مجھے نہین ملتا تیرا پتا مجھے — کہان آکے تجھسے ملا کرون تری شان جل جلالہ

جو تجمل ایک ہے خوشنوا ترے باغ حمد کا ای خدا
مین زبان سے اوسکی سنا کرون تری شان جل جلالہ

وہ بہر رزق کب ہے خاک عالم چھاننے والا — جو ہے رزاق مطلق تجکو مولیٰ جاننے والا
تجھے جانے رموزِ معرفت کو تیرے پہچانے — نہین کوئی ہے ایسا جاننے پہچاننے والا
فنا ہو کر تری راہِ طلب مین خاک ہو جاؤن — یہی مین دل مین ہون ای میرے مولیٰ ٹھاننے والا
تجھی سے اپنا مطلب مین کہونگا کیونکہ تو ہی ہے — سمجھنے والا مقصد۔ بھید دل کا جاننے والا
پرستش تیری ہی کرتا ہون یارب بیٹھتے اوٹھتے — تجھی کو دل سے ہون معبود برحق ماننے والا

شناسائی کا تیری مین طریقہ پوچھیون اوس سے — جو ملجائے کوئی سالک ترا پہچاننے والا

تجمل ما عرفناک انبیا کا قول سنتے ہین
بھلا ہے کون شان معرفت پھر جاننے والا

کیا ضوفشان ہے نور جمال رسول حق — ہر سو عیان ہے نور جمال رسول حق
ہے مہ کی روشنی نہ خورشید کی ضیا — اہل جہان ہے نور جمال رسول حق
ہر دم عیان ہے اہل بصیرت کے واسطے — کس دم نہان ہے نور جمال رسول حق
دیکھو بچشم غور تو یارو مکان سے — تا لامکان ہے نور جمال رسول حق
کیا دیکھون مہر و ماہ کو میری نگاہ مین — اے آسمان ہے نور جمال رسول حق
پھولون کا کیا ہے رنگ گلستان دہر مین — ہان گلفشان ہے نور جمال رسول حق
ای حاضرین بزم ادب سے پڑھو درود — دیکھو عیان ہے نور جمال رسول حق
کیون ہر طرف نہ جلوۂ خالق ہو آشکار — مہر زمان سے ہے نور جمال رسول حق

آنکھو کی پتلیون مین تجمل سے ہے جلوہ گر
پنہان کہان ہے نور جمال رسول حق

رنج و غم مین مبتلا ہون یا نبی — طالب چشم عطا ہون یا نبی
آپ کا ہون آپ کا ہون یا نبی — گو بھلا ہون یا برا ہون یا نبی
بر سر بیداد ہین بیداد گر — کشتۂ تیغ جفا ہون یا نبی
ہو رہا ہون ہو رہا ہون نیم جان — مر رہا ہون مر رہا ہون یا نبی
کیون نہین آتے مری امداد کو — راہ کب سے دیکھتا ہون یا نبی
غیر سے کیا کام کیا مطلب رکھون — نام لیوا آپ کا ہون یا نبی
آپ ہی کی چاہ مین ڈوبا رہون — بس یہی مین چاہتا ہون یا نبی
آپ کے نعلین اقدس کی ہون خاک — کچھ نہین مین اور کیا ہون یا نبی
دیکھکر صورت مری پہچان لو — مین سراپا مدعا ہون یا نبی
کیا نہین ہین قابل لطف و کرم — آپ سے مین پوچھتا ہون یا نبی

آرزو یہ ہے تجلّی کی طرح
آپکے رخ پر فدا ہوؤن یا نبیؐ

کسطرح ہو ترک کیونکر آہ وزاری چھوڑ دون
مین نہین ایساکہ حضرت جان نثاری چھوڑ دون

دل رہی بیتاب ہجر شاہ مین تو کیا کرون
میری تو کوشش یہی ہی بیقراری چھوڑ دون

یاد آتا رہتا ہی چہرہ نبیؐ کا چاند سا
ای فلک مین کسطرح اختر شماری چھوڑ دون

گر گدائی ہو میسّر آستانِ پاک کی
سلطنت کو ترک کر دون تاجداری چھوڑ دون

چاہے بلوائین مدینے یا نہ بلوائین رسولؐ
یہ تو ہو سکتا نہین امیدواری چھوڑ دون

باغ عالم مین رہون مین زندہ کس اُمید پر
گر خیال اوس گل کا ای بادِ بہاری چھوڑ دون

دو نون عالم مین کہان ایسا وسیلہ پاؤنگا
کس طرح مین دامن محبوب باری چھوڑ دون

اے تجلّی وصف احمدؐ زندگی کے ساتھ ہے
جیتے جی پھر کس طرح مدحت نگاری چھوڑ دون

قصیدہ زنانی زبان مین

تم سے جو نبیؐ جی آنکھ لگی مورا چین گیا موری نیند گئی
دیوانی بھئی متوالی بھئی مورا چین گیا موری نیند گئی
ترساؤ نہ اب محبوب خدا ترڑ پاؤ نہ اتنا شاہِ ہُدیٰ
موہے درس دکھاؤ آؤ کبھی مورا چین گیا موری نیند گئی
گئے سپنے مین وہ مکھڑا جو دکھا موہے ہائے کہان کا روگ لگا
مین کیسے کہون اے پیاری سکھی مورا چین گیا موری نیند گئی
مین حق کے دُلارے پاؤن کہان تمہین ڈھونڈھنے آخر آؤن کہان
دن رین بُری حالت ہی موری مورا چین گیا موری نیند گئی
نوری بیت کی ریت ہے کیسی پیا نہین ہوت درس تڑپت ہے جیا
نہین جینے کی مورے آس رہی مورا چین گیا موری نیند گئی
مرجاؤن جدائی مین نہ کہین کھا کھا کے مین غم رو رو کے یونہین

لو جلد خبر اے پیارے نبیؐ مورا چین گیا موری نیند گئی
دکھلاؤ تجمل ماہ عرب تسکین ہو دل کو شادِ عرب
مین ہند مین دکھیاری ہون بڑی مورا چین گیا موری نیند گئی

سلطان ہند کے ہو معینِ جہان ہو تم　　کرتے نہین مدد مرے خواجہ کہان ہو تم
کیونکر نہ ہند والون پہ پھر مہربان ہو تم　　روشن جہان پہ ہے یہ ہندوستان ہو تم
کیون میرے چارہ جو نہین ہوتی ہو کیا ہوا　　مشہور ہے کہ حامیِ دلخستگان ہو تم
للہ اپنا قرب عنایت کرو مجھے　　مین ہون کہان پڑا ہوا خواجہ کہان ہو تم
کیونکر جیون جو دید نہو روئے پاک کی　　سلطان ہند باعث آرام جان ہو تم
اعجاز کا تمھارے ہے جھنڈا گڑا ہوا　　مرشد میرے وہ پیر کرامت نشان ہو تم
ہر ایک جستجو مین تمھاری ہے پھر رہا　　ہر ایک ڈھونڈھتا ہے تمہین کو کہان ہو تم
امداد کا کسی کی نہین ہون مین خواستگار　　میری مدد پہ خواجۂ ہندوستان ہو تم

لکھی غزل یہ تمنے تجمل جو شوق سے
خواجہ کی مہر ہو گئی تو شادمان ہو تم

اس ایک گل مین ہے خوبی ہزار پھولون کی　　فدا ہے روئے نبیؐ پر بہار پھولون کی
چڑھاتے رہتے ہین آکر ملک گلِ رحمت　　نہین لحد مری محتاج چار پھولون کی
وہ سیر گلشن جنت کا لطف ہر جانب　　وہ باغ کوئے نبیؐ مین بہار پھولونکی
دکھائے چہرۂ رنگین مصطفےٰ اللہ　　نہین ہوس ہے مجھے آبدار پھولون کی
پسند سرور عالم کو تھی گلونکی مہک　　ضرور قدر کرین دیندار پھولون کی
یہ آرزو ہے کہ جاکر مزار احمدؐ پر　　چڑھائین چادرین ہم بیشمار پھولون کی

تجمل اہل سخن سن کے باغ باغ ہوئے
غزل یہ ڈالی ہے کیا پُر بہار پھولون کی

مدینے مین مجکو بلا یا محمدؐ　　مجھے اپنا روضہ دکھا یا محمدؐ
سناؤن کی حاجت نہین جانتے ہو　　ہمارا جو ہے مدعا یا محمدؐ
کرون کیا تمھاری ثنا یا محمدؐ　　ہے وصف تمہارا خدا یا محمدؐ
مرے دلمین گر آپ رونق فزا ہون　　تو بنجائے عرش علا یا محمدؐ

بنا دو بھلا تم نگاہ کرم سے
برا ہوں برا ہوں برا یا محمدؐ
ستایا ہی مجکو بہت دشمنون نے
خبر لو برائے خدا یا محمدؐ
نصیب آپکی دید ہو وقت آخر
یہی ہے ہماری دعا یا محمدؐ
تمہارے ہی در پر رہوں زندگی بھر
وہین میری آئے قضا یا محمدؐ
تمہاری عنایت سے ہو جائے پورا
تجمل کا ہر مدعا یا محمدؐ

دم آخر مرے لب سے جو نام مصطفےٰ نکلے
یقین ہے موت کے منہ سے صدائے مرحبا نکلے
تعجب ہے نہ لائے تو پیام سرور عالم
تعجب ہے نہ تجھسے کام اے باد صبا نکلے
ہوا دیدار بھی مشکل بھی میری ہو گئی آسان
بہت اچھا ہوا محبوب خالق آپ آ نکلے
پڑا رہنے دو مجھ دیوانے کو واعظ مدینہ مین
خیال زلف حور خلد مین میری بلا نکلے
ہوئی جسوقت تحقیقات میدان قیامت مین
ہزارون بلکہ لاکھون طالب خیر الوریٰ نکلے
ابھی اے آفتاب آسمان تو زرد پڑ جائے
جو پردے سے ذرا روئے محمدؐ مصطفےٰ نکلے
نہ خود آئے نہ بلوایا ہمین ابتک مدینے مین
تعجب ہے کہ یاران مدینہ بیوفا نکلے
سُنا ہے قبر مین ہوتا ہے دیدار شہ والا
اگر نکلے ہمارا دم تو دل کا مدعا نکلے
نہین ملتا کوئی ہمراز عشق مصطفےٰ یارب
سناؤن درد دل کوئی اگر ہمدرد آ نکلے
جو آئے باادب تو محفل نعت محمدؐ سے
ملک کہتے ہوئے صل علیٰ صل علیٰ نکلے
تصور کی بدولت اے تجمل کچھ نہین دوری
جہان گردن جھکائی کوچۂ احمدؐ مین جا نکلے

تم کو بلوانا اگر منظور ہے
یا محمدؐ کیا مدینہ دور ہے
جب سے عشق عارض پُرنور ہے
نور سے سینہ مرا معمور ہے
در سے آقا کے رہے خادم جدا
یا نبیؐ یہ کون سا دستور ہے
آئیے کہسار طیبہ مین کلیمؑ
دیکھئے ہر کوہ کوہِ طور ہے
شاد کیجے جلوہ دکھلا کر حضور
مدتون سے دل مرا رنجور ہے
بھر دو دامن گوہر مقصود سے
آپ کا فضل و کرم مشہور ہے
ذکر ہوتا ہے جو روئے شاہ کا
آج محفل کس قدر پُرنور ہے
آپکے لنگر کی جو ہے نان خشک
نور ہے وہ نور ہے وہ نور ہے

یا نبیؐ کیجے تجمّل کی مدد
اب بہت غمگین بہت رنجور ہے

بہر دیدار ہین مضطر دل مضطر والے — میرے اجمیر کے خواجہ میرے سنجر والے
لاج میری ہے تیری ہاتھہ مین خادم ہون تیرا — کم نگاہی سے مجھے دیکھتے ہین زر والے
جسم خواجہ پہ ولایت کی وہ کالی کملی — چاند سا چہرہ وہ اور بال وہ گھونگھر والے
دین کا تو ہے معین حامی اسلام ہے تو — تجھپہ نازان ہون نکیون دین پیمبر والے
نام لیوا ہین ترا ہو کے رہون کیون ناکام — کامیاب آکے ترے در پہ ہون باہر والے
خواجہ والونکی نظر آئی ہے شوکت ایسی — دیکھکر دنگ ہوئے جاتے ہین محشر والے
واہ کیا مجکو سنبھالا ہے دم رنج و محن — واہ کیا بات تیری ہے میرے سنجر والے
وارنیوالے ہین ہم نقدِ دل و جان تجھپر — زر ترے نام پہ قربان کرین زر والے

کیون پریشان تجمّل ہے ہجوم غم سے
تیری امداد کرین گے تیرے سنجر والے

کرتا ہون نالے او کملی والے — غم سے بچالے او کملی والے
فرقت مین تیری ابتر رہی ہین — جینے کے لالے او کملی والے
افتادِ غم سے سنبھلون ابھی مین — گر تو سنبھالے او کملی والے
دلکو ہمارے تیغِ ادا کا — کشتہ بنالے او کملی والے
ہو جائین خالی فضل خدا سے — گرجا شوالے او کملی والے

ہین تیرے سلک و ندان پہ وارن — موتی کے مالے او کملی والے
بیتاب ہون مین بہر زیارت — در پر بلالے او کملی والے
کملی مین اپنی کملی مین اپنی — مجھکو چھپالے او کملی والے
عاشق ہین تیرے طالب ہین تیرے — آفاق والے او کملی والے
جتنے مخالف دین کے ہین سبکو — اپنا بنالے او کملی والے

تیری ثنا مین اکثر تجمّل
لکھے رسالے او کملی والے

لیتا ہے جو کہ نام مرے غوثِ پاک کا — اوسکی مدد ہے کام مرے غوثِ پاک کا
اعلیٰ وہ ہے مقام مرے غوثِ پاک کا — ہے عرش پاک بام مرے غوثِ پاک کا
رکھتا ہے سر پہ معرفتِ کبریا کا تاج — ہے بادشہ غلام مرے غوثِ پاک کا
کوئی بھی روک ٹوک کسی کیلئے نہین — دربار ہے وہ عام مرے غوثِ پاک کا
منکر جو تو ہے طالبِ امید وار فیض — دامن ضرور تھام مرے غوثِ پاک کا

کس طرح دخل غم کا ہو کس طرح آئے رنج
دل مین تو ہے قیام مرے غوث پاک کا

پیتے ہی جسکے سیر دو عالم ہو آن مین
عالم مین ہے وہ جام مرے غوث پاک کا

پہر سوال آئین گے مرقد مین جب ملک
آئے گا لب پہ نام مرے غوث پاک کا

توقیر جتنی میری تجلی جہان مین ہے
یہ فیض ہے تمام مرے غوث پاک کا

دیدار دکھا مولا مشتاق لقا ہم ہین
پردہ یہ نہین زیبا مشتاق لقا ہم ہین

ہر ایک ترا طالب ہر ایک ترا عاشق
کچھ ایک نہین تنہا مشتاق لقا ہم ہین

مدت سے تڑپتے ہین دیدار کی حسرت مین
مدت سے شہ والا مشتاق لقا ہم ہین

محبوب جو تیرا ہے مطلوب جو تیرا ہے
اوسکے ہی خداوندا مشتاق لقا ہم ہین

جنت کی نہین خواہش کیا کام ہے جنت سے
حورونکی نہین پروا مشتاق لقا ہم ہین

دکھلاتے نہین پھر کیون چہرے کی جھلک ہمکو
جب جانتے ہو مولا مشتاق لقا ہم ہین

ہان گلشن عالم مین ۔ مانند تجلی کے
تیرے ہی شہ بطحی مشتاق لقا ہم ہین

جا مدینے کو جا نسیم سحر
سن میرا مدعا نسیم سحر

جیسی حالت ہے میری فرقت مین
مصطفےٰ کو سنا نسیم سحر

نکہت گیسوئے حبیب خدا
لاکے مجکو سنگھا نسیم سحر

کچھ خبر ایسی آج مجکو سنا
غنچۂ دل کھلا نسیم سحر

جا سنا آپ کو پیام مرا
رک نہ پھر جلد آ نسیم سحر

جسکا مشتاق ہے دل مضطر
لیکے وہ مژدہ آ نسیم سحر

بمبئی مین خیال طیبہ مین
ہے تجلی پڑا نسیم سحر

باعقیدت محفل میلاد کرنا چاہیئے
ذکر سے حضرت کے دلکو شاد کرنا چاہیئے

آسمان کا شکوۂ بیداد کرنا چاہیئے
سرور کونین سے فریاد کرنا چاہیئے

آستان پاک پر چلیئے زیارت کیلئے
ہند مین کیون عمر کو برباد کرنا چاہیئے

ہین بھی ہون امیدوار چشم الطاف وکرم	یا محمدؐ میری بھی امداد کرنا چاہیئے
باندھہ اوٹھاکر سب کی الفت سی جہانکو بھولکر	بیٹھکر پیارے نبیؐ کو یاد کرنا چاہیئے
دیندار واپنی اپنے گھر نہایت دہوم سے	ہو سکے تو محفل میلاد کرنا چاہیئے
مدتون سے مبتلای رنج وغم رہتا ہون ہین	اے مرے مشکلکشا امداد کرنا چاہیئے
رونق افزا ہو کے ای اللہ کے پیاری حبیبؐ	دل کے ویرانے کو خلد آباد کرنا چاہیئے
اس غلام خاکپا کو چین فرقت ہین نہین	یا نبیؐ خدمت مین اپنی یاد کرنا چاہیئے
آستان پاک سے کب تک مجھی رکھئے گا دور	کچھہ تو اے شاہ عرب ارشاد کرنا چاہیئے

اے تجمل ہو گئی رویت مہ مولود کی
فکر جشن محفل میلاد کرنا چاہیئے

کسنے ایسا جمال پایا ہے	حسن حضرت خدا کو بھایا ہی	درد دل نی بہت ستایا ہی	المدد نالہ لب پہ آیا ہی
بجلیان گر رہی ہین پھولون پر	کون گلشن ہین مسکرایا ہی	میری مولا کی دیکھو فیاضی	مخزن معرفت لٹایا ہی
ہر نظر ہین یہ ایکتے دلمین	تجکو دیکھا ہی تجکو پایا ہی	کب ہوا ہی کسی نبیؐ کو نصیب	مصطفےٰ نی جو رتبہ پایا ہی
آپکا ہی وہ چہرہ روشن	داغ مہ نی جبین پہ کھایا ہی	یا نبیؐ آستان اقدس پر	جذبہ شوق کھینچ لایا ہی
ہین نے اپنی حبیب جانتو سے	جو کیا ہی طلب وہ پایا ہے	گر دکھاتی نہین جمال کبھی	اپنا دیوانہ کیون بنایا ہی

ای تجمل ہو آج کیون بیخود
کسنے جلوہ ہمین دکھایا ہی

ہین مسافر ہم مدینے کے وطن سے کیا غرض	جس چمن کو چھوڑتے ہین اوس چمن ہی کیا غرض
ہین ازل سے طالب دیدار محبوب خدا	پھر ہمین حسن بتان گلبدن سے کیا غرض
آپکے دندان ولب پر شیفتہ ہین جان ودل	گوہر خوش آب اور لعل یمن سے کیا غرض
ہے تمنا باغ طیبہ کی دل مشتاق ہین	عاشق مولا کو جنت کے چمن سے کیا غرض
سید کون ومکان حاجت روای خلق ہین	ہے نکلنے والی اس چرخ کہن سے کیا غرض
کشتہ شمشیر عشق سید والا ہین ہم	کیا لحد سے ہمکو مطلب ہی کفن سی کیا غرض

گوشہ عزلت مین ہے لطف ثنای مصطفےٰ
اے تجمل جلسہ اہل سخن سے کیا غرض

فضل مولیٰ مجھ پہ صبح و شام ہے
وِردِ لب پر مصطفیٰ کا نام ہے

کون عشق پاک مین ناکام ہے
خوب ہے آغاز خوب انجام ہے

کوچۂ خیر الوریٰ مین کس قدر
مجمع زوار صبح و شام ہے

خواہش دشتِ مدینہ ہے ہمین
گلشن فردوس سے کیا کام ہے

آپ حق حافظ ہے دین پاک کا
آپ ہی وہ ناصر اسلام ہے

ہو فدائے چشم محبوب خدا
کیا خیال گردش ایام ہے

یا نبیؐ ہم آپ کے ہین مدح خوان
آپ کی مدحت ہمارا کام ہے

منکر نعت رسول کبریا
خوار ہے بدکار ہے بدنام ہے

اِک نگاہ رحم ہو جائے ادھر
رحمتِ عالم تمھارا نام ہے

عشق حضرت کی اذیت ہے پسند
کون یارب طالب آرام ہے

ہم تجمل ہین فقیر بے نوا
اہل دولت سے ہمین کیا کام ہے

حالت اللہ کے محبوب ہماری دیکھو
فرطِ بیتابی دل۔ گریہ و زاری دیکھو

تشنہ لب آپکی اُمت کے ہین کیا کیا سیراب
چشمۂ فیض ہے کیا خلق مین جاری دیکھو

طرِقوا کہتے ہوئے ساتھ ہین جبریل امین
عرش پر آپکی جاتی ہے سواری دیکھو

ہائے جانا نہین ہوتا ہے مدینے کی طرف
ہند مین عمر کٹی جاتی ہے ساری دیکھو

مژدہ بخشش کا قیامت مین ملک دیتے ہین
ہے گنہگارون پہ کیا رحمت باری دیکھو

خضر کی طرح رواں رہتا ہے آگے آگے
یار کی راہ مین دل کی مرے یاری دیکھو

دیدۂ تر سے مرے یاد لب رنگین مین
بدلے آنسو کے لہو ہو گیا جاری دیکھو

گلشن کوچۂ احمدؐ سے چلی آتی ہے
عطر مین ڈوبی ہوئی باد بہاری دیکھو

حسرتِ دید مین اللہ کے پیارے محبوب
کم نہین ہوتی مری گریہ و زاری دیکھو

دل ہی قربان نہین سید والا حسبی
جان بھی صورت زیبا پہ ہے واری دیکھو

مرحبا کیسی تجمل یہ غزل لکھی ہے
کتنی رنگین طبیعت ہے ہماری دیکھو

توجو یا مصطفیٰ نہین ملتا — زندگی کا مزا نہین ملتا
آرہی ہو نہ باغ طیبہ سے — کیون مزاج صبا نہین ملتا
کیون نہ کرڈالون مین گریبان چاک — دامن دلربا نہین ملتا
حال دل پھر کسے سناؤن مین — کوئی درد آشنا نہین ملتا
جو ملادے مجھے پیمبر سے — ہائی وہ پیشوا نہین ملتا
جس کے خیر الوریٰ نہین ملتا — اوسکو ہرگز خدا نہین ملتا
تم تو حاجت روائے عالم ہو — کیون مرا مدعا نہین ملتا
کیا کرون کونسی کرون تدبیر — سید مہ لقا نہین ملتا
جلوہ گاہ رسول مین کیون — ہوش کا کچھ پتا نہین ملتا
واہ رے فخر اہل دولت ہے — شاہ دین کا گدا نہین ملتا
آپکے وصف کا تجمل کو — یا نبی کیون صلا نہین ملتا

دم آخر مجھے جلوہ دکھائے سید عالم — تمنا ہے مین ہوجاؤن فدائے سید عالم
اوسی سے پوچھے لطف لقائے سید عالم — جو ہو گلزار عالم مین فدائے سید عالم
عنایت کا کسیکی مین نہین خواہان نہین خواہان — رہے مجھ پر فقط چشم عطائے سید عالم
زمین کو ہوگیا افلاک پر عز و شرف حاصل — جہان مین جس گھڑی تشریف لائے سید عالم
خداوندا مجھے اب تو دکھادے چہرۂ زیبا — بہت بیتاب ہون پھر لقائے سید عالم
زہے رحمت یہ فرمان خدا روز جزا ہوگا — کہ جس عاصی کو چاہے بخشوائے سید عالم
جسے دیکھو وہی دیدار کی حسرت مین مضطر ہے — جہان سارا ہے مشتاق لقائے سید عالم
پریشان ہے طبیعت بمبئی مین جی نہین لگتا — مدینے مین ہمین یارب بلائے سید عالم
ارادہ کر چکے ہین اے تجمل زندگی بھر ہم — رہین گے مایل مدح و ثنائے سید عالم

ہمین شان رحمت دکھاؤ تو جانین — مدینے مین مولا بلاؤ تو جانین
کبھی رخ سے پردہ اوٹھاؤ تو جانین — جمال مبارک دکھاؤ تو جانین
شفیع امم ہان تمھارا لقب ہے — ہمارے گنہ بخشواؤ تو جانین
جو کام اے خضر رہبری ہے تمہارا — مدینے کا رستا بتاؤ تو جانین
سُنا ہے کھلاتے ہو تم پھول ہنسکر — ذرا یا نبی مسکراؤ تو جانین
بہت کام آتے ہو تم بیکسون کے — ہماری بھی بگڑی بناؤ تو جانین
خطا پوش تم ہو عطا کوش تم ہو — ہمین زیر دامن چھپاؤ تو جانین

سُنا ہے دکھاتے ہو رُخ عاشقو نکو
ہمین بھی جو مکھڑا دکھاؤ تو جانین
خدائی کے مختار سرکار ہو تم
کسی دن خزانہ لُٹاؤ تو جانین
بڑھائی ہے عرشِ الٰہی کی رونق
ہمارے گھر اک روز آؤ تو جانین
بڑے مدح خوانِ نبی ہو تجمّل
غزل کوئی ہم کو سُناؤ تو جانین

شبِ معراج جو مہرِ رخِ انور چمکا
واہ کیا حور و ملایک کا مقدّر چمکا
دیدۂ مہر قیامت مین چکا چوند مچی
حشر کے روز جو داغِ دلِ مضطر چمکا
کفش برداریِ مولا کی جو خدمت پائی
بخت اپنا صفتِ بختِ سکندر چمکا
وصف کا ابروئے پُرخم کے ارادہ جو کیا
بزم مین خامہ میرا صورتِ خنجر چمکا
عکسِ رخسار منور سے تیرے ہر ذرّہ
بنکے خورشید مدینے کی زمین پر چمکا
تھا ضیا کا جو بہت مہرِ فلک کو دعوی
کیون نہ پھر چہرۂ مولا کے برابر چمکا
واہ کیا روشنی اسلام کی پھیلی ہر سمت
واہ کیا رایتِ فرمان پیمبر چمکا
ہو گیا آپ کے عشاق کو اکثر دیدار
کیون مقدر نہ ہمارا کبھی سرور چمکا
آگئے یاد جو دندانِ رسولِ عربی
آج بجلی کی طرح سے دلِ مضطر چمکا
خواب مین عارضِ پُرنور پیمبرؐ دکھلا
اب نصیبے کو مرے خالقِ اکبر چمکا
فیضِ وصفِ رخِ حضرت سے تجمّل خوش ہو
نام تیرا صفتِ مہرِ منور چمکا

کرون کون جتن اے پیاری سکھی یاد آوے بہت احمدؐ نگری
نہین بھولے وہان کی یاد کبھی یاد آوے بہت احمدؐ نگری
معبود کرے جاؤن مین اودھر مقصود کے پاؤن مین گوہر
نہین ہوت سفر کی تیاری یاد آوے بہت احمدؐ نگری
بھڑکی ہے اگن جلجاوے جیا مورے من کو نہ آوے چین ذرا
نینن سے رہین آنسو جاری یاد آوے بہت احمدؐ نگری

کوئی اور طرف کا دھیان نہین کچھ اور سکھی ارمان نہین
دکھلادے خدا احمد نگری یاد آوے بہت احمد نگری
کل انگ بھبوت پہن کفنی جوگن بنکر بین جاؤن چلی
نا بھاوے یہان کی چیز کوئی یاد آوے بہت احمد نگری
نہین چین ہلت نسدن پلچھن ہے رات کٹت تارے گن گن
روؤت ہون سدا بین دکھیاری یاد آوے بہت احمد نگری
جاؤن بین تجمل سنگ جو کبھی آؤن نہ یہان بین پھر کے سکھی
ہو جاؤن فدائے قبر نبی یاد آوے بہت احمد نگری

یا حبیب کبریا بیتابی دل دیکھیے
محفل میلاد بین حضرت ہین شامل دیکھیے
دیدۂ الطاف سے سلطان عادل دیکھیے
کس قدر بیتاب ہون بین آرزوئی دید بین
اوٹھ نہین سکتے قدم ہم بین تھکی ماندی پڑے
پاسبانی کرتے ہین حضرت روح الامین
گلشن کوئے رسول اللہ بین صل علیٰ
لیچلی ہے ہند سے دشت مدینہ کی طرف
کسقدر ذکر رخ پرنور سے پھیلی ہی ضو
چاہتا ہے جی کہ ساتھ اوسکا نہ دم بھر چھوڑیے
کیسی کی امداد اسدم سرور کونین نے

ہو رہا ہے خنجر فرقت سے بسمل دیکھیے
کس قدر بین محو حیرت اہل محفل دیکھیے
ہاتھ پھیلائے ہوئی ہون مثل سایل دیکھیے
کیسی تڑپانے لگی ہے حسرت دل دیکھیے
ہوتی ہے کیونکر رسائی تا بہ منزل دیکھیے
کیا ہے پرشوکت شہ بطحے کی محفل دیکھیے
کیا ہے شور نغمہ سنجی عنادل دیکھیے
رنگ لائی ہے ہماری وحشت دل دیکھیے
رونق محفل ذرا اے اہل محفل دیکھیے
جسکو حسن سید عالم پہ مایل دیکھیے
اے تجمل ہو گئی آسان مشکل دیکھیے

دیکھ کر شان احمد مختار
ہین ملائک بھی مثل جن و بشر
بین تڑپتا ہون لیچلے کوئی
دین و ایمان ہین دیندار و نکے

دل ہے قربان احمد مختار
زیر فرمان احمد مختار
سوئے بستان احمد مختار
آل و یاران احمد مختار

ہے تمنا کہ ہو دمِ آخر
مدح مجھ خاکسار و عاجز کی
وجد مین قدسیون کو لاتا ہے
آسمان سے قمر اوتر آئے
کس قدر شاد کام ہین زوار
سر پہ اہل گنہ کے ہے سرحشر
فضل مولے سے ای تجمل ہم

جان قربان احمدِ مختار
کب ہے شایان احمدِ مختار
شور مستانِ احمدِ مختار
ہو جو فرمان احمدِ مختار
ہو کے مہمان احمدِ مختار
ظلِ دامان احمدِ مختار
ہین ثنا خوانِ احمدِ مختار

شاہ عالی نسب مرحبا مرحبا
ماہتاب عجم حبذا حبذا
اختر ہاشمی خاندان ہو تمھین
دیکھکر شان عالی تمھاری ملک
رہتی تھی فکر بخشایش اُمتی
حوض کوثر کے مالک ہو تم مصطفے
تم ہو مطلوب رب تم ہو مرغوب رب
تم رہو سامنے چشم مشتاق کے
تم ہو حامی گنہگاروں کے حشر مین
چاند سے رُخ پہ تیرے فدا جان و دل
خوب جلوہ تجمل کو دکھلا دیا

سید خوش لقب مرحبا مرحبا
آفتاب عرب مرحبا مرحبا
سرورِ ذی حسب مرحبا مرحبا
کہتے ہین باادب مرحبا مرحبا
آپ کو روز و شب مرحبا مرحبا
ہم ہین سب تشنہ لب مرحبا مرحبا
تم ہو محبوب رب مرحبا مرحبا
ہو مرے ور دلب مرحبا مرحبا
تم ہو شافع لقب مرحبا مرحبا
مہ جبین عرب مرحبا مرحبا
خوش لقب ذی حسب مرحبا مرحبا

جو رہ چکے ہین کوئے رسالت پناہ مین
فردوس کیا سمائیگا اون کی نگاہ مین
ای ناخدائے کشتی اہل گنہ مدد
ہم ڈوبتے ہین قلزم جرم و گناہ مین
موسیٰ امیدوار ہین در پر کھڑے ہوئے
پاتے نہین ہین بار تری جلوہ گاہ مین
ایسے ملے ہین لطف کبھی بھولتے نہین
کھائی ہین ٹھوکرین جو مدینے کی راہ مین
کیونکر نہ بڑھگئے جان سی دل ہو مجھے عزیز
ڈوبا ہوا ہے یوسف طیبہ کی چاہ مین

امت کے بادشاہ و گدا عدل دیکھیے / یکسان ہین ہیرے سرور دین کی نگاہ مین
تسکین ہو کوئی مژدۂ قربت اگر سنائے / بیتاب ہون مین ہجر رسالت پناہ مین
ہان قائل شفاعت خیر الانام ہو / منکر پڑا ہوا ہے تو کس اشتباہ مین
ہر دم ہے پیش چشم تصور جمال رخ / مین اپنے گھر مین ہون کہ اوسی جلوہ گاہ مین
دکھلاؤ سیر حسن خداداد کی مجھے / اللہ کے حبیب سما و نگاہ مین
بالخیر کیون نہ ہوگا تجمل کا خاتمہ / مصروف ہے ثنائے رسالت پناہ مین

اور کیا ذکر دوسرا کیجیے / نام غوث الوریٰ لیا کیجیے
آپ پر دل کو مبتلا کیجیے / اور آرام سے رہا کیجیے
گاہے ماہے شہنشہ بغداد / خاکسارون سے بھی ملا کیجیے
لیجیے اب خبر مسیح زمان / درد دل کی مرے دوا کیجیے
دامن آرزو کو بھر دیجے / گوہر مدعا عطا کیجیے
اپنے در پر بلا کے قطب جہان / رنج فرقت کا خاتمہ کیجیے
آرزو ہے یہی جناب غوث / آپ پر نقد جان فدا کیجیے
گھر یہ بہتر ہے سات پردون کا / چشم مشتاق مین رہا کیجیے
آستان جناب پیر پہ اب / چل کے اظہار مدعا کیجیے
حالت زار دیکھتے رہیے / بیکسون کی خبر لیا کیجیے
ای تجمل تمام عمر تو نہین / وصف غوث الوریٰ کیا کیجیے

سنو سنو مری فریاد یا معین الدین / کرو کرو مری امداد یا معین الدین
بہت ہی دل مرا ناشاد یا معین الدین / کرو حضوری مین اب یاد یا معین الدین
ذرا سنون مین کہ منظور آپ کو کیا ہے / زبان سے ہو کچھ ارشاد یا معین الدین
نگاہ قہر سے دیکھو ستمگرون کی طرف / وہ مجھ پہ کرتے ہین بیداد یا معین الدین
تمھارے وصف کی تصویر کھینچنے کیلئے / قلم ہے خامۂ بہزاد یا معین الدین
تصور گل رخسار سے نظر مین مری / ہے خار گلشن ایجاد یا معین الدین

اسیطرح سے ہین کب تک کیا کرون نالے — سنو گے کب مری فریاد یامعین الدین
بسر غریبون کی ہوتی ہے عمر راحت سے — رہے در آپ کا آباد یامعین الدین
خدا کی شان دکھاتا ہے چشت والونکو — تمھارا حُسن خدا داد یامعین الدین
مدینہ آپنے کی اور نہ لی خبر افسوس — فلک نے کردیا برباد یامعین الدین
ضرور اب تو کرو شادمان تجمل کو — بہت وہ رہ چکا ناشاد یامعین الدین

تری گلی مین جو امیدوار بیٹھے ہین — وہ دیکھتے ہوئے طرفہ بہار بیٹھے ہین
در نبی پہ لگا کر قطار بیٹھے ہین — بڑے قرینے سے امیدوار بیٹھے ہین
ادب کے ساتھ سر بزم سر جھکائے ہوئے — درود پڑھتے ہوئے جان نثار بیٹھے ہین
تڑپ رہے ہین جُدائی مین ہم شہ دین کی — جگر کو تھامے ہوئے بیقرار بیٹھے ہین
اب اس گلی سے اوٹھائیگا کون تا محشر — مثال نقش قدم جم کے یار بیٹھے ہین
دم اخیر یہ ہے میرے حال پر شفقت — سرہانے آکے شہ نامدار بیٹھے ہین
دل اہل محفل میلاد سے نکیون خوش ہو — مرے حضور کے یہ جان نثار بیٹھے ہین
ہوا ہے شور قیامت کا اوس جگہہ برپا — جہان تڑپ کے ترے دلفگار بیٹھے ہین
ادھر بھی چشم عنایت ہو ساقی کوثر — ہم ایک جام کے امیدوار بیٹھے ہین
رہ مدینہ مین یا شاہ ہم تھکے ماندے — شکستہ حال غریب الدیار بیٹھے ہین
سناؤ کوئی تجمل غزل پھڑکتی ہوئی — بہت سی بزم مین امیدوار بیٹھے ہین

ذکر سلطان دوجہان ہے آج — بزم مین نور حق عیان ہے آج
سیّد پاک کا بیان ہے آج — قلب ناشاد شادمان ہے آج
مولد مصطفےٰ سے محفل مین — رونق گلشن جنان ہے آج
وصف دندان سرور دین مین — کلک مشکین گہر فشان ہے آج
دیکھکر یہ بہار بزم نبی — بلبل طبع نغمہ خوان ہے آج
اہل دین آپ کو مبارک ہو — آمد شاہ انس وجان ہے آج
غم کا ملتا نہین پتا کو سون — شاد ہر پیر و نوجوان ہے آج

سرکے بل دیندار آتے ہین / ذکر خیر الوریٰ یہان ہے آج
لائے تشریف رحمت عالم / فضل خلاق دو جہان ہے آج
جلوہ گر ہوگیا حبیبؐ خدا / دہوم یہ زیر آسمان ہے آج
کیون تجمل نہین شریک بزم / وہ فدائے نبیؐ کہان ہے آج

محبوب حق تمہین ہو شفیع الوریٰ تمہین / یا مصطفیٰ ہو درد جگر کی دوا تمہین
ہمدم تمہین انیس تمہین دلربا تمہین / مطلب مرے تمہین ہو مرے مدعا تمہین
غمخوار میرا کون مددگار کون ہے / لینے نہین خبر جو حبیب خدا تمہین
کیا کام اہل دید کو خورشید و ماہ سے / ذرات یا رسولؐ ہو جلوہ نما تمہین
پھر اور مجکو راہ ہدایت بتائے کون / ہادی مرے تمہین ہو مرے پیشوا تمہین
خالق سے سب گناہ میری بخشواؤ گے / محشر مین کام آؤگے خیر الوریٰ تمہین
صورت پہ جسکی ہے رکنعان کا دل فدا / اے بادشاہ حسن وہ ہو مہ لقا تمہین
دونون جہان مین میرا ٹھکانا کہان ہے پھر / مجھ سے جو بے قصور رہوگے خفا تمہین
خادم کو سرفراز کروگے ضرور تم / اک روز سر پہ پھیروگے دست عطا تمہین
اہل زمانہ سب ہین تمہین پر مٹے ہوئے / جان جہان ہو سید خیر الوریٰ تمہین
مقبول ہو رہی ہے تجمل جہان مین / لکھتے ہو ایسی نعت شفیع الوریٰ تمہین

جب حبیب خدا جلوہ آرا ہوا / مرحبا مرحبا کا پکارا ہوا
آفتاب عرب آشکارا ہوا / نور خالق کا حاصل نظارا ہوا
دشت طیبہ مین جسدم گذارا ہوا / باغ خلد برین کا نظارا ہوا
یا رسولؐ خدا یا شفیع الوریٰ / تم مرے ہوگئے مین تمہارا ہوا
جتنے ہین انبیائے علیہ السلام / سب سے پیارا محمدؐ ہمارا ہوا
آج تک کیون مسیحائے بیچارگان / میرے درد جگر کا نہ چارا ہوا
ہے یہ حسرت بڑی ای حبیب خدا / آستان پر نہ آنا دوبارا ہوا
دیکھو چشم عنایت سے میری طرف / مین ہون مولا مصیبت کا مارا ہوا

دو جہان مین بجز سید الانبیا — اور کوئی نہ حامی ہمارا ہوا
اوسکی چشم منور پہ قربان ہم — چاند سے رُخ کا جسکو نظارا ہوا
اے تجمل ثنائے نبیؐ کے سبب — نام روشن جہان مین ہمارا ہوا

باغ عالم مین رسُولِ نامدار آنیکو ہے — پھر نہ جائے گی بہار ایسی بہار آنیکو ہے
اب مشامِ جانِ عاشق کو بسانیکے لئے — کوئے احمدؐ سے نسیم عطر بار آنیکو ہے
بلبلون کے لب پہ ہے کیون نغمۂ صلِّ علیٰ — کونسا گلشن مین یارب گلعذار آنیکو ہے
پھر کیا شوق زیارت نے نہایت بیقرار — آستان بوسی کو پھر یہ خاکسار آنیکو ہے
ماہ مولود آتے ہی آراستگی ہونے لگی — محفلون مین باغ جنت کی بہار آنیکو ہے
پھر چمکنے کو ہے پیش چشم تجلی طور کی — یا دپھر روئے حبیب کردگار آنیکو ہے
ہونیوالا ہے جو میلاد رسُول ذوالجلال — سر کے بل محفل مین ہر اک دیندار آنیکو ہے
عشق زلف ورخ مین شوق دشت پیمائی ہوا — خوب لطف گردش لیل ونہار آنیکو ہے
کب مقابل دیدۂ نمناک کے ٹھیریگا ہان — آبرو کھونے کو ابر نوبہار آنیکو ہے
آئنے دکھلائے رخسار زیبا کی پھبن — دیکھئے اب لب پہ میری جانِ زار آنیکو ہے
ای تجمل کس طرح ہو بند اپنی چشم شوق — جلوہ دکھلانے کوئی زیر مزار آنیکو ہے

روبرو آ ذرا خدا کے لئے — روئے زیبا دکھا خدا کے لئے
مصطفیٰ مجتبیٰ حبیب خدا — اپنا شیدا بنا خدا کے لئے
سیّد پاک در بدر نہ پھرا — اپنے در پر بُلا خدا کے لئے
اپنے دیدار کا رسُولِ خُدا — ایک ساغر پلا خدا کے لئے
گُل کے مقصود دلبر معبود — سُن میرا مدعا خدا کے لئے
لا کے تشریف خانۂ دل کو — عرش اعظم بنا خدا کے لئے
قرب اپنا مجھے عنایت کر — رکھ نہ مولا جدا خدا کے لئے
دیدۂ دل مین اے مہِ طیبہ — نور بنکر سما خدا کے لئے
شاہ ابرار جلوۂ دیدار — خواب ہی مین دکھا خدا کے لئے

لوح خاطر سے میرے سرور دین
نقش حسرت مٹا خدا کے لئے
آج ہمکو کوئی قصیدہ نیا
اے تجمل سنا خدا کے لئے

مناجات

الٰہی مین ہون اک بندہ گنہگار
الٰہی تو ہے ستار اور غفار
تو ہی ہے باطن وظاہر جہانمین
تو ہی ہے حاضر وناظر جہانمین
مرا مالک مرا معبود ہے تو
مرا مطلوب اور مقصود ہے تو
بشر جن وملایک جس قدر ہین
عبادت مین تیری شام وسحر ہین
کرم سب پر ہے صبح وشام تیرا
جپا کرتے ہین سارے نام تیرا
کہون کیا اور مین کیا چاہتا ہون
عطا تیری خدایا چاہتا ہون
نگاہ فضل میرے حال پر ہو
الٰہی اک عنایت کی نظر ہو
مٹا کلفت دکھا روئے مسرت
رہے جلوہ نما روئے مسرت
تمنا ہے یہی جب تک جیون مین
محبت مین تیری محو رہون مین
میرے دل کو لبھائین تیرے جلوے
نگاہون مین سمائین تیرے جلوے
تیری طاعت مین مولیٰ مرمٹون مین
تیری الفت مین مولیٰ مرمٹون مین
تیرے محبوب کا مین خاکپا ہون
ثنا خوان محمد مصطفٰے ہون
نہ ہونے پائے عالم مین تباہی
مٹا دے میری یارب روسیاہی
ہوئی مجھسے نہ کچھ تیری عبادت
غم روز قیامت ہے نہایت
گناہون کی ہے گٹھری سر پہ بھاری
ندامت کے ہین اشک آنکھوں سے جاری
رہا غافل مین تیری بندگی سے
نہین اوٹھتا ہے سر شرمندگی سے
بحق عزت وشان محمد
بحق آل ویاران محمد
قیامت مین نہ کرنا مجکو رسوا
تیری رحمت سے یارب بخشدینا
یہی لب پر تجمل کے صدا ہے
ترے فضل وکرم کا آسرا ہے

ترجیع بند

وہ ہے رسُول پاک کا نور مجرّدی
رہتے ہین جو کہ ذاکرِ ذکر مُحَمّدی
قربان ہے جسپہ دیدۂ چرخ زبرجدی
ہر دم ہے اونپہ چشم عنایات سرمدی
اے بلبلان گوشۂ گلزارِ احمدی
صلوا علیٰ محمدؐ و آلِ محمدی

غافل رہو نہ تم سر محفل درود سے
فردوس ہوگا حشر مین حاصل درود سے
ہوتا ہے باغ باغ ہر اک دل درود سے
ایمان سب کا ہوتا ہے کامل درود سے
اے بلبلان گوشۂ گلزار احمدی
صلوا علیٰ محمدؐ و آلِ محمدی

جب بزم نعت شاہ کا مژدہ سُنا کرو
پوری خدا کرے گا جو دل سے دعا کرو
آنکھون سے چل کے شوق سے حاضر ہوا کرو
للکار کر درود نبیؐ پر پڑھا کرو
اے بلبلان گوشۂ گلزار احمدی
صلوا علیٰ محمدؐ و آلِ محمدی

گلشن مین جو یہ جلوۂ نقش ونگار ہے
ہر سو نمود قدرت پروردگار ہے
ساری رخ رسُول خدا کی بہار ہے
اہل نظارہ کی یہ صدا بار بار ہے
اے بلبلان گوشۂ گلزار احمدی
صلوا علیٰ محمدؐ و آلِ محمدی

اب بزم مین حضور کے آنے کا وقت ہے
نغمے کی یہ گھڑی ہے ترانے کا وقت ہے
دیدار پاک سب کو دکھانے کا وقت ہے
صلّ علیٰ کے شور مچانے کا وقت ہے
اے بلبلان گوشۂ گلزار احمدی
صلوا علیٰ محمدؐ و آلِ محمدی

محشر کے روز جتنے ہین عشاق مصطفےٰ
سب کی زبان پہ ہوگی تب اللہ کی ثنا
پہونچین گے جب بہشت مین بافضل کبریا
رضوان پکار کر یہ کہے گا بصد ولا
اے بلبلان گوشۂ گلزار احمدی
صلوا علیٰ محمدؐ و آلِ محمدی

جو ذکر مصطفےٰ مین تحمل ہین شادکام
عالم مین مثل مہر چمکتا ہے اونکا نام
دامان حفظ حق مین وہ رہتے ہین صبح وشام
کہتے ہین وہ جو ہوتے ہین یارونسے ہمکلام
اے بلبلان گوشۂ گلزار احمدی
صَلوا علیٰ محمدؐ و آلِ محمدی

خمسہ بر غزل اطہر

کرون کیا بمبئی مین جستجوئے احمد مرسل
تڑپتا ہون بہت ہی دور کوئے احمد مرسل

نہ دیکھے آج تک رخسار و موئے احمد مرسل
ہے دلمین مدتون سے آرزوئے احمد مرسل
الٰہی جلد لے چل مجکو سوئے احمد مرسل

بڑے عالی مراتب آپکے عشاق پائینگے
جمال اپنا جناب سید عالم دکھائینگے
پھر اپنے ساتھ لیکر گلشن جنت مین جائینگے
مخالف روز محشر ہر طرح کی رنج اوٹھائینگے
جلین گے نار دوزخ مین عدوئے احمد مرسل

دل واعظ مین ایسی ہے محبت باغ جنت کی
کیا کرتا ہے صبح و شام مدحت باغ جنت کی
مدینے کے ہے آگے کیا حقیقت باغ جنت کی
رہی باقی نہ دلمین میری حسرت باغ جنت کی
اگر دیکھون بہار باغ کوئے احمد مرسل

رسول پاک کی خدمتمین جب اصحاب جاتے تھے
تو فضل حق سے ایسی دولت دیدار پاتے تھے
خوشی ہوتی تھی حاصل رنج و غم سب بھولجاتے تھے
صحابہ فیض صحبت مرحبا کیا کیا اوٹھاتے تھے
ثنا کرتے تھے ہر دم گفتگوئے احمد مرسل

ہوئی جب آمد آمد سید ختم رسالت کی
مٹی اک لخت تاریکی جہان سے کفر و ظلمت کی
نمایش ہوگئی اللہ کے افضال و رحمت کی
عرب مین کسقدر پھیلی ضیا نور ہدایت کی
ہوا جب ضو فگن خورشید روئے احمد مرسل

کہان تک فرقت شاہ رسل آخر ستائیگی
وفور غم سے مثل ابر تر مجکو رلائیگی
نہ کب تک مژدۂ قرب رسول اللہ پائیگی
یقین ہے راہ پر اک دن مری تقدیر آئیگی
چلونگا ہند سے مین سمت کوئے احمد مرسل

مری توقیر عالم مین ہے خالق کی عنایت سے
ملا کرتا ہی ہر وصف محبت اور الفت سے
تجمل زندگی اپنی بسر ہوتی ہے عزت سے
شرف حاصل ہوا ہی کسقدر اوصاف حضرت سے
کہا جاتا ہون اطہر مدح گوئے احمد مرسل

خمسہ بر غزل خود

جناب مصطفےٰ پر دل اگر قربان ہو جائے
تو ہے امید منزل آخری آسان ہو جائے
طلبگارون مین اونکے اپنی عالی شان ہو جائے
خداوندا مدینے جانے کا سامان ہو جائے

تمنا ہے کہ پورا یہ میرا ارمان ہو جائے

نظر آتا ہی جسکو جلوہ رخسار پیغمبر کا
کہا جاتا ہی عالم مین دھنی اپنے مقدر کا
تڑپ کر آسمان پر قول ہی یہ برق مضطر کا
اگر ہو سامنا محبوب حق کے روئے انور کا
مثال آئینہ خورشید بھی حیران ہو جائے

جناب احمد مرسل کی یارو ہی وہ عالی شان
کہ جنکے ذکر سے ہوتا ہی تازہ دین اور ایمان
نہین کسکو جہان مین مدح کا اونکی بھلا ارمان
نہوتا ہو جہان وصف حبیب خالق یزدان
وہ گھر برباد ہو جائے وہ گھر ویران ہو جائے

رہا کرتی ہے ہر دم خواہش اپنے شوق بیحد کی
میسر ہو کسی صورت زیارت اونکی مرقد کی
نہایت دور ہے افسوس منزل اپنے مقصد کی
بھٹکتا ہون بتا دین راہ گر کوئے محمدؐ کی
جناب خضر کا مجھپر بڑا احسان ہو جائے

نظر آیا نہ جلوہ آپ کا شاہ ہدا مجکو
یونہین ناکام میرے طالع بد نے رکھا مجکو
تمنا دید کی اسوقت ہی بے انتہا مجکو
دکھا دو مرتے دم صورت رسول کبریا مجکو
کہ وقت مرگ تو پورا مرا ارمان ہو جائے

تمھارے ذکر کی جو انجمن ہے اور محفل ہے
وہان ہر وقت رحمت کبریا کی ہوتی نازل ہے
یہ اوسکا قول ہی جو عاشق و شیدائے کامل ہے
مکان بے تکلف یا محمدؐ خانہ دل ہے
غم الفت تمھارا شوق سے مہمان ہو جائے

طبیعت رہتی ہے جو مایل مدح و ثنا میری
مدد کرتا ہے ہر اک حال مین رب العلا میری
رہیگی پھر نہ کیونکر آبرو روز جزا میری
یہ ہے درگاہ خالق مین تجمل انتہا میری
کہ چھپکر نعت مین شایع میرا دیوان ہو جائے

خمسہ بر غزل طاہر

ہمین اوسکے رخ کا نظارا ہوا ہے
زمانہ فدا جس پہ سارا ہوا ہے
مقدر کا روشن ستارا ہوا ہے
وہ محبوب بیشک ہمارا ہوا ہے
خدا کو جو لاریب پیارا ہوا ہے

ہے صلّ علیٰ عام رحمت تمہاری　　ہے اللہ کی شان صورت تمہاری
چلی وہ نسیم عنایت تمہاری　　ہوا ہے محبت مین حضرت تمہاری

ہر اک پھول کھل کر ہزارا ہوا ہے

نکیون ہم چلین حکم خیر الوریٰ پر　　نکیون بھیجین صلوات شاہِ ہدا پر
نکیون جان قربان ہو مصطفےٰ پر　　نکیون دل فدا ہو حبیب خدا پر

کہ محشر کا ہم کو سہارا ہوا ہے

مین ہون دلسے شیدائی شاہ رسالت　　اونھین سے ہے الفت اونھین سی محبت
کسی شب کو آکر بچشم عنایت　　عجب کیا کہین خواب مین مجھسے حضرت

کہ دیوانہ اب تو ہمارا ہوا ہے

مین ہو کر سب اپنے گناہون سی تائب　　زیارت کا تھا ایک مدت سی طالب
جدائی کے سہکر ہزارون مصائب　　چلا ہند سے اب جو طیبہ کی جانب

پیمبر کا شاید اشارا ہوا ہے

ہوا خوار جسنے کیا کچھ ذرا شک　　برائی ہے اوسکے لئے ہی برا شک
جو اہل عقیدت ہین اونکو ہے کیا شک　　وہ پائیگا جنت خدا سے بلا شک

جو عاشق پیمبر تمہارا ہوا ہے

بسی جب سے دل مین ہے الفت نبی کی　　نہین ہمدمون مین بہلتا ذرا جی
تحمّل یہ کہہ دو نہین چھیڑ اچھی　　سناؤ نہ للہ طاہر کو کوئی

یہ عشق محمد کا مارا ہوا ہے

خاتمۃ الطبع بفضل خالق دوجہان وطفیل سرور انس وجان یہ مجموعہ انتخاب موسومہ حافظ الایمان در نعت رسول آخر الزمان مولفہ شاعر شیرین مقال جناب شیخ اسماعیل عرف شیخ لعل المتخلص بہ حافظ باضافہ رسالہ جواہر البیان ضمیمہ حافظ الایمان مصنفہ شاعر مقبول کونین مداح رسول الثقلین حاجی الحرمین الشریفین سید تحمل حسین صاحب تحمل جبلپوری مقیم بمبئی حسن اہتمام سی امیدوار اجر عظیم مینیجر جناب سلیمان احمد صاحب سورتی مطبع کریمی کے ۱۲۸۹ سنہ کو مطبع کریمی واقع بمبئی مجگاؤن مونٹ روڈ انجیر باڑی نمبر ۱ مین چھپکر مطبع مذکور ہی سے شائع ہوا کتبہ محمد ہدایت اللہ